انه من سليمان وانه بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله والمنة که درین آوان میمنت اقتران نسخهٔ شریف پر از حقائق و معارف المسمی به

اکرام الله

سراج المجالس ۱۳۱۶

ترجمہ

خیر المجالس

مترجمہ حضرت مولانا مولوی احمد علی صاحب گوکنی باہتمام خادم صوفیائے کرام غلام احمد خان بریان

بمطبع مسلم پریس دہلی طبع شد

۲۵۶

Marfat.com

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

مختصر فہرست کتب خانہ تجارتی مولوی غلام احمد خان صاحب بریان مترجم کتب تصوف مالک مطبع مسلم پریس دہلی

اس کتبخانہ مین مصاحف بے بہا یعنی قرآن مجید ہر قسم جلی و خفی معرا و مترجم و بحاشیہ تفسیر ۔ و کتب حدیث ۔ فقہ صرف نحو منطق وغیرہ و کتب ناول تاریخ
ہر اقسام کی موجود ہین ۔ شائقین کو فہرست کلان طلب کرنے پر بھیجی جاتی ہے ۔ علی الخصوص اس کتب خانہ مین کتب تصوف کا ایک بہت بڑا ذخیرہ
ہے اس لوح کے سادہ صفحات مین وہ چند کتابین درج کیجاتی ہین جنکو مطبع نے چھاپا ہے اور دیگر مطابع کی کتب بھی ہر قسم کی موجود ہین ان سب
کتابون کے اور جس قسم کی کتابین آپکو مطلوب ہون اور انکی فرمائش مولوی غلام احمد خان بریان مترجم کتب تصوف مقام دہلی سے کیجئے ✤

تحفہ سبحانی ۔ ترجمہ الفتح الربانی والفیض الرحمانی ۔ ملفوظ مبارک حضرت
غوث الاعظم محبوب سبحانی پیران پیر دستگیر مولانا محی السنۃ شیخ محی الدین
عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ قابل دید کتاب ہے اسمین آپ کے وہ جلسہ
وعظ و نصائح درج ہین جو آپ ہر جمعہ کو جامع مسجد بغداد اور رباط
(مسافرخانہ) مین برائے افادہ خلق اللہ فرماتے تھے اور جنکے استماع سے
ہزارہا خاطی تائب اور کفار مسلمان ہو جاتے تھے خوبی اس کتاب کے
دیکھنے پر منحصر ہے بہر نوع و بہر صورت یہ نسخہ شریف لائق استفادہ ہے
قیمت فیجلد عا۔ **الفتح الربانی والفیض الرحمانی** یہ کتاب مستطاب
مقبول زمانہ کتاب تحفہ سبحانی کی اصل ہے ۔ مصنفہ حضرت سلطان الاولیاء
تاج الاتقیا محبوب سبحانی غوث الاعظم قدس سرہ ۔ اکثر احباب کلام شیخ سے
مستفیض ہونا چاہتے تھے کارخانہ نے انکی فرحت خاطر کیلئے اصلی عربی کا
نسخہ مصر سے منگوایا ہے قابل دید و لائق استفادہ ہے قیمت فیجلد للعہ
مجموعہ ملفوظات خواجگان چشت اردو ۔ سبحان اللہ عجب معرفت
خیز نصیحت آمیز کتاب ہے اور کیون نہو یہ کس کا کلام ہے انکے جامع اور
صاحب ملفوظ وہ بزرگان دین ہین جنکے سبب سے اس کفرستان مین
تاریکی کفر دور ہو کر روشنی اسلام پھیلی ۔ یہ کتاب انکے کلام کا مجموعہ ہے
جنکا قول انکے فعل سے مستفیض تھا اسکے جامع او مصنف بالترتیب حضرت
خواجہ بزرگ ولی الہند مولانا و اولنا خواجہ بزرگ معین الدین حسن سنجری ثم
الاجمیری نور اللہ مرقدہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی دہلوی
رحمۃ اللہ علیہ ۔ خواجہ غریق المحبت شیخ الشیوخ العالم فرید الدین مسعود گنج شکر
اجودہنی رضی اللہ عنہ حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء محبوب الہی
دہلوی قدس سرہ اور طوطی ہند امیر خسرو علیہ الرحمۃ ہین الحق یہ نسخہ شریف کلام
الملوک ملوک الکلام ہے اسکے ملاحظہ سے عقائد اسلامی مین ایک خاص درستگی
پیدا ہوتی ہے اور طالب حق کی طلب مزید ہو جانے کیلئے اس سے بہتر کوئی دو
کتاب نہین آپ ضرور طلب فرماوین اور فائدہ اٹھاوین فیجلد ۱۲ ✤
فوائد الفواد اردو ملفوظ مبارک حضرت سلطان المشائخ محبوب رب
العالمین مولانا نظام الدین اولیا محبوب الٰہی قدس سرہ العزیز جمع فرمودہ
حضرت امیر خسرو رح اپنی جملہ تصنیفات نظم و نثر امیر علا حسن سنجری کو دیتے
تھے لیکن انھون نے منظور نہ کیا قیمت فیجلد ایک روپیہ **مصحائف السلوک**
مکتوبات حضرت فرد الحقیقہ شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی رضی اللہ عنہ جو
آپنے اپنے خلفاء اور مریدان با اعتقاد کو تحریر فرماتے تھے ہر ایک رقعہ
موافق سینہ انور حضرت موصوف انوار و اسرار الٰہی سے معمور ہے زبان فارسی
نہایت آسان قیمت فیجلد عہ **اصول السماع** عربی اصلی معہ ترجمہ اردو
اصلی رسالہ حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی رضی اللہ عنہ کے خلیفہ اعظم
مولانا فخر الدین زراوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف سے ہے آپکا علم و تبحر
چار دانگ عالم مین مشہور ہے یہ کتاب آپکے تبحر علمی کا ادنی نمونہ ہے مطبع نے
بکوشش تمام اصلی صحیح نسخہ بہم پہنچا کر طبع کیا اصلی عربی عبارت کے نیچے بین السطور
مین ترجمہ لکھا ہے مسئلہ مختلف فیہ سماع کی تحقیق اور اسکے آداب معلوم کرنے
کیلئے اسکا معائنہ ضروری ہے قیمت ۸ **غرائب الفواد** ۔ از حضرت قطب
العالم شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ آپنے اس مین اشعار متصوفہ

انّہ من سلیمان وانّہ بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والمنۃ کہ دریں آوان میمنت اقتران نسخۂ لطیفہ از حقائق و معارف مسمیٰ بہ

سراج المجالس

ترجمہ اردو

خیر المجالس

مترجمہ حضرت مولانا مولوی احمد علی صاحب حسن کوئی باہتمام خادم صوفیاء کرام غلام احمد خاں بانی

در مطبع مسلم پریس واقع دہلی مطبوع شد ۱۳۱

128220
6/2

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الملک العلام والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد خیر الانام صاحب الحوض والمقام و علی الہ واصحابہ الکرام واولیائہ داعین الی دار السلام **اما بعد** یہ ہیچ میرز کج مج زبان معصیت اندود احمد علی بن محمد علی عفی عنہما بحکم مواخاۃ اسلامی برادران دینی کے واسطے تحفہ مرضیہ و ہدیہ پسندیدہ پیش کرتا ہے تا سلوک الی اللہ میں شیخ کامل اور تحصیل اخلاق میں اُستاد شفیق ہو اور وہ بنظر افادہ عام ترجمہ **خیر المجالس** کتاب فارسی ـ ملفوظات حضرت خواجہ **نصیر الدین محمود** چراغ دہلوی رحمہ اللہ کا ہے جسکو مجالس معدودہ میں آپکی زبان فیض ترجمان سے سُنکر انکے خلیفہ نامی حضرت حمید شاعر معروف بقلندر رحمہ اللہ نے ۷۵۶ھ ہجری میں بعبارت فارسی قلمبند کر کے بعد ملاحظہ جناب شیخ قدس سرہ نقل فرما کر دستور العمل مُریداں صادق الارادت خاندان چشت کا خصوصًا اور باقی صوفیہ کا عمومًا مقرر کیا اسکے ملاحظہ سے احوال و افعال واخلاق خواجگان علیہ الرحمۃ کے بخوبی ظاہر ہو جاوینگے اور تمیز خوب و زشت بسہولت ہاتھ آئیگی کہ جو مرید مخالف پیر ہو وہ ہرگز مرتبہ ارشاد کو نہیں پہنچتا ـ بلکہ راہ زن سلوک ہے ـ گمراہ ـ اور گمراہ کرنے والا پس جبتک قلب وجوارح ظاہرًا و باطنًا اعتقادًا و عملًا قدم بقدم اِن حضرات کرام کے نہوں اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور خواجگان سے شرمائے ـ کہ سابق بناء تصوّف ترک دُنیا اور محبّت آلہی اور نفع رسانی پر تھی ـ اور اب تحصیل مال اور خود نمائی اور راحت طلبی پر الا ماشاء اللہ تعالیٰ کہ خاصان حق سے دنیا خالی نہیں اور اس کتاب میں قریب سو مجلسوں کے ہیں جملہ حکایات عجیبہ اور فوائد نفیسہ سے حضرت محدّث دہلوی رحمہ اللہ علیہ نے کتاب

Marfat.com

اخبار الاخیار میں اسکا ذکر حالات جناب خواجہ موصوف میں لکھا ہے بعنایت الٰہی سالہا سال کی جستجو کی بعد یہ کتاب ملی اور امداد الٰہی سے ترجمہ تمام ہوا بعد اُسکے تمامی کے ترجمہ جوامع الکلم ملفوظات حضرت جناب خواجہ گیسو دراز رحمۃ اللہ کا لکھا جاتا ہے پروردگارِ قدیم توفیق انعام عنایت فرماوے مگر وہ کتاب طویل الذیل قریب تیس چالیس جزو کے ہے وما ذالک علی اللہ بعزیز اور نام اسکا **سراج المجالس** رکھا۔ اللہ تعالیٰ مجکو اور سب برادرانِ طریقت کو فائدہ مند کرے۔ اور ہمیشہ سلف سے آجتک عادت اللہ اسپر جاری ہے کہ ہر زمانہ میں بعض لوگوں کو مقبول فرما کر واسطے ہدایت مخلوق طالبان دنیاء فانیہ کے مقرر فرماتا ہے کہ مواعظ و نصائح سے لوگوں کو طرف تحصیل منجیات کے راغب کریں اور مہلکات سے باز رکھیں اور بیانات لائحہ اور زبانیات واضحہ سے بحکم۔ ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ رغبت عبادت اور اخلاق حسنہ کی دلاویں اور ذکر حالات اولیاء کرام و علماء عظام اس باب میں مفید تر کہ بی شائبہ ریا اور خود نمائی ہے اور جو بندہ خدا اس خدمت مرضیہ کے ادا پر آمادہ ہو کر اپنی اوقات عزیزہ اسمیں صرف کرے تو بموجب۔ تعاونوا علی البر والتقوی اور مسلمانوں کو لازم ہے کہ ع۔ بدمی یا درمی یا قلمی یا قدمی۔ اُسکے شریک ہو کر اعانت میں حتی الامکان کوشش کرتے رہیں چونکہ اِن دنوں تقدیر سے قرعہ اِس خدمت سراسر سعادت و افادت کا بنام نامی مولانا صوفی **غلام احمد خاں** صاحب بریاں حنفی چشتی سلیمانی مترجم کتب تصوف بن حضرت مولانا مولوی **غلام محمد خاں** صاحب چشتی سلیمانی ساکن قصبہ جھجر از مضافات دہلی واقع ہوا اور اجر جزیل اور ذکر جمیل حاصل کیا۔ لہذا مجھ سے جو کچھ ہو سکا اپنے فکر سُست اور فہم نادرست سے اُنکی کوشش میں شریک ہوا۔ اللہ تعالیٰ اُنکی معاش و معاد میں خیر و برکت روز افزوں کرے اور اجراے اس سلسلہ پر سعادت اور محبت مشائخ طریقت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں ہمیشہ سرگرم رکھے۔

آمین

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع ترجمہ کتاب مستطاب خیر المجالس

سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

مجلس اوّل سعادت پابوس کی حاصل ہوئی۔ اُسوقت خدمت خواجہ ذکرہ اللہ تعالیٰ بالخیر نے واسطے ایصال ثواب روح مطہر مولانا برہان الدین غریب کے رحمۃ اللہ علیہ کھانا پکواکر لوگوں کی دعوت کی تھی۔ اور اُنکا عُرس تھا بعد افطار اپنی زبانِ مبارک سے یوں فاتحہ کی کہ واسطے روح پاک مولانا برہان الحق والدین کی دعا کرتی ہیں ہم یہ سنکر میں نے دلمیں کہا نہ فقرا کے کیا خوب اخلاق ہوتے ہیں کہ مولانا برہان الدین رحمۃ اللہ علیہ کو مدت ہوئی کہ وفات کی اور یہ اُنکی حکایات وکرامات کا کس شوق سے بیان فرماتے ہیں اور کیسے تعظیم سے نام لیکر دعا کرتے ہیں یہی بزرگوار رعایت محبت رکھنیوالی ہیں کہ ہر سال ایک مدت سے انکا عُرس فرماتے ہیں۔ بیشک اُنکو اپنے پیرو مرشد کی خدمت سے پورا فائدہ حاصل ہوا ہے۔ غرض جب بعد دعوت کے لوگ رخصت ہوئے بندہ روبرو گیا۔ اور سر جھکا کر عرض پرداز ہوا۔ کہ فدوی نے حال آپکی ملاقات کا مولانا بُرہان الدین سے اور ایک حکایت آپ کی جو زبان مبارک سے سُنی تھی قلم بند کرلی ہے فرمایا روبرو پڑھو یہ فرماکر احباب کی رخصت کو کھڑے ہوئے اور اُسی حال میں سُننا چاہا آپ کے بھانجے شیخ زین الدین نے عمدہ طور سے عرض کی کہ بڑی حکایت ہے حضرت خواجہ بیٹھ کر سُنیں۔ جناب بیٹھ گئے۔ اور کہا پڑھو میں نے یہاں سے شروع کیا کہ مولانا برہان الدین سے میں نے سُنا وہ فرماتے تھے کہ ایک بار مجکو خواجہ نظام الحق والدین رحمتہ اللہ نے کلاہ سمدین عنایت فرمائی تھی وہ میرے پاس سے جاتی رہی۔ مجھ کو اُسکا نہایت غم ہوا اور

Marfat.com

دلمیں سوچا کہ اس حال کو اپنے دوست مولانا محمود سے جا کر بیان کروں۔ غرض اُنکی خدمت میں حاضر ہو کر
کلاہ گُننے کا حال بیان کیا۔ اُس رات مولانا محمود کچھ کام میں تھی فرمایا جاؤ اس سے بہتر اور بیشتر نعمت تمکو
ملیگی۔ میں نے اُنکے اس کہنے سے نیک فالی لی۔ اور مجھ کو یقین ہوا پھر میں جناب شیخ حضرت سلطان
الاولیاء کی خدمت میں گیا تو جناب شیخ نے جائے نماز مجکو عنایت کی اور یہ اُس سے بہتر اور بہتر نعمت تھی
کہ فقرا میں عطار مصلا دلیل جمعیت و برکت کی ہے۔ جب میں نے یہ حکایت تمام کی تو فرمایا کہ بعد بہت مدت کے
یہ قصہ تم نے یاد دلایا اور خوشی آپ کے حال سے ظاہر ہوئی فرمایا ملفوظ مولانا برہان الدین غریب کا لاؤ میں
نے عرض کی کہ مولانا برہان الدین نے آپ کی عقیدت میرے دلمیں ایسی جا دی ہے کہ بارہا مجکو خیال آتا ہے
کہ ایسا بزرگ صاحب کشف و کرامات واصل الی اللہ صاحب ولایت جب آپ کی خدمت شریف سے استمداد
کرے اور نعمت پاوے تو بزرگی آپ کی کس درجہ ہوگی پھر ہمیشہ مجکو دلمیں یہی شوق رہتا تھا کہ خداوندا میں
کب اُنکی قدم بوسی سے مستفیض ہونگا۔ پھر مجھ سے فرمایا تم مجکو قلندر کہیں یا صوفی۔ قلندر کیسے کہیں کہ تو
طالب علم ہے۔ میں نے عرض کی ایکبار میں خدمت میں حضرت سُلطان الاولیاء کے حاضر تھا۔ اور
دستر خوان حضرت کے رُوبرو آراستہ کیا گیا تھا اور آپ نے افطار فرمایا تھا درمیان کھانا نوش فرمانیکے
ایک روٹی توڑی نصف اپنے روبرو رکھی اور نصف میرے آگے میں نے اُسے لیکر اپنی آستین میں رکھ لی جب
آپ کے پاس سے باہر آیا تو راہ میں چند قلندر ملے اور مجھ سے کہا اے شیخ زادے ہمکو کچھ دے میں نے کہا
میرے پاس کچھ نہیں ہے قلندروں نے بہ کشف معلوم کیا اور کہا وہ نصف نان جو حضرت شیخ سے پائی
ہے ہمکو دے میں کم عمر تھا حیران رہ گیا کہ اُنھوں نے کیسے جان لیا اُنمیں سے تو کوئی وہاں موجود نہ تھا یہ
لاچاری وہ نصف نان آستین سے نکالکر اُنکو دی قلندروں نے لیکر وہیں دہلیز خانہ میں [illegible]
کیلوکھری کے ہے بیٹھ گئے۔ اور ٹکڑے ٹکڑے کر کے کھالی پیچھے سے میرے والد بھی خدمت شیخ سے رخصت
ہو کر میرے پاس آئے۔ کہا وہ روٹی کھالی میں نے کہا قلندروں کو دیدی یہ سُنکر غصہ ہوئے اور کہا کیوں
وہ تو بڑی نعمت تھی وہیں سے پھر حضرت شیخ کی خدمت میں لوٹ گئے اور عرض حال کیا حضرت نے فرمایا
مولانا تاج الدین خاطر جمع رکھو یہ لڑکا تمہارا قلندر رہوگا تو حضرت کے اس ارشاد سے اطمینان ہوا۔ مگر جب [illegible]

Marfat.com

شیخ نے قلندر فرمایا ہے تو آپ بھی قلندر ہی فرماویں جب جناب خواجہ نے یہ حکایت سُنی تو فرمایا مجکو یہ معلوم
نہ تھا کہ تم مُرید میرے حضرت شیخ علیہ الرحمۃ کے ہو آؤ بغلگیر ہوئیں اوٹھ کر نزدیک گیا اور خواجہ خوش ہو کر بغلگیر ہوئے
وہ عجب وقت با برکت تھا ۔

مجلس دوم - سعادت پائبوس کی حاصل ہوئی بموجب ارشاد سابق کے میں نے ملفوظ مولانا برہان الدین
کا پیش کیا - فرمایا اپنی تالیف میں یہ مقام نکالو - میں نے اُس جگہ پہلے سے ورق نشانی توڑ رکھا تھا نکالکر
روبرو کیا حضرت خواجہ ذکرہ اللہ تعالیٰ بالخیر نے وہ حکایت تمام پڑھی اور پسند فرمائی پھر سرے سے میری
تالیف کو نکالکر چند مقام پڑھے اور ہر بار فرماتے تھے درویش تم نے خوب لکھا ہے اور بہت عنایت
فرمائی اُسوقت میں نے عرض کی کہ مولانا برہان الدین بیشک درویش واصل الی اللہ تھے مگر آپ کی
ذات عالی علم میں ابو حنیفہ وقت ہے اور زہد و ورع میں بجائے حضرت شیخ نظام الدین کے مجکو شوق ہی
کہ آپ کی دُعا سے اللہ تعالیٰ توفیق اسکی اتمام تحریر کی دے غرض باعث تحریر ایں مجالس کا یہ تھا ۵۵ سنہ
میں میں نے اسے شروع کیا اور مدت ایک سال میں کہ سات سو چپن تھے تمام کر کے خیر المجالس اسکا
نام رکھا - اللہ تعالیٰ حضرت خواجہ کو بہت دنوں تک سلامت رکھے اور بندہ کو اتمام کی توفیق عنایت
فرماوے والحمد للہ رب العالمین ۔

مجلس سوم - سعادت پائبوس حاصل ہوئی اُسوقت حضرت خواجہ ذکرہ اللہ تعالیٰ بالخیر
ذکر قیامت میں مصروف تھے فرمایا یارو قیامت نزدیک آئی ہے اور اس بیان میں بشرہ مبارک سپید ہو گیا
تھا اور سب حاضرین محو تھے اُسی حال میں فرمایا کہ شیرینی یاروں کیواسطے لاؤ حاضرین کی خوف قیامت
سے زندگی تلخ تھی شیرینی درمیان میں رکھی رہی کسیکو خبر نہوئی - خود خادم کو فرمایا ابھی شیرینی لیجا پھر لانا
اُسوقت ہمکو نہیں معلوم ہم آسمان پر ہیں یا زمین پر رات ہے یا دن - غرضکہ اُسی خوف خشیت میں ایک
پہر گذرا کوئی دم نہ مارتا تھا نہ کچھ بات کہتا تھا آخر ایک مُلا نے محفل میں آکر باواز بلند سلام علیک کی اسکی
آواز سے بعضے ہوش میں آتے بعضے اُسی طرح یاد قیامت میں مستغرق رہے حضرت خواجہ نے اُس ملا سے
باتیں کیں اور حال دریافت فرمایا عرض کی تمام دن دیوانخانہ میں حاضر رہتا ہوں اور احکام وغیرہ کے

Marfat.com

اجرا سے فرصت نہیں ہوتی میرے واسطے دعائے خیر فرماویں ارشاد ہوا کہ مخلوق سے نیکی کرنیوالے کو محکمۂ دیوانی میں رہنا کچھ نقصان نہیں کرتا اسپر یہ حکایت فرمائی کہ ایک درویش بیابان میں جاتا تھا اُسی ایک بوڑھا ملا اور درویش سے کہا جب تو اس شہر میں جائے فلانے محلہ میں عبداللہ حاجب کا گھر دریافت کرنا اور اُس سے ملکر سلام کہنا اور میری طرف سے کہنا کہ میری سلامتی ایمان کیواسطے دعا کرو مگر اُس بوڑھے نے اپنا نام نہ بتایا۔ غرض وہ درویش جب شہر میں گیا عبداللہ حاجب کا مکان پوچھا اور جاکر اُس سے ملا اور کہا مجھے راہ میں ایک بوڑھا ملا تھا۔ اُس نے کہدیا ہے کہ جب شہر میں پہنچے تو عبداللہ حاجب کے مکان پر جانا اور میرا سلام کہکر میرے حفظ ایمان کیواسطے اُس سے دُعا کرانا یہ سُنکر عبداللہ حاجب نے اُسکے واسطے فاتحہ پڑھ کر دُعا حفظ ایمان کی فرمائی اور درویش سے کہا اب تم جاؤ درویش نے کہا اے خواجہ مجھ سے یہ تو کہدو کہ وہ پیر مرد کون تھا عبداللہ نے کہا بھائی تو جا یہ مت تحقیق کر درویش نے اصرار کیا کہ مجکو اُسکا نام ضرور تبلائیے۔ جب ردّوکد بہت ہوئی تو کہا وہ پیر مرد حضرت خضر علیہ السلام تھے درویش نے کہا مجھ سے بیابان میں بہت بوڑھے آدمی ملے ہیں آپ نے کیسے جانا کہ وہ خضر تھے بولا مجھے معلوم ہے تمکو اس سے کیا بحث درویش نے کہا اے خواجہ کشف و کرامات اور بزرگی تو مقام مشائخ کبار کا ہے بر لباس میں کہ تم نوکری شاہی رکھتے ہو۔ یہ کرامات و ولایت کیسی حاصل ہوئی۔ عبداللہ حاجب نے کہا جو کچھ ریاضت و عبادت مشائخ گوشۂ خانقاہ میں کیا کرتے ہیں میں اُسی کوچہ و بازار اور گھر اور بارگاہِ شاہی میں پورا کرتا ہوں۔ جب پہر رات رہتی ہے اوٹھ کر وضو کرتا ہوں اور تلاوت قرآن و ذکر میں مشغول ہوتا ہوں جب صبح ہوئی پھر تازہ وضو کیا اور سُنت فجر گھر پڑھ کر ادائے فرض کو مسجد میں جاتا ہوں پھر وہاں سے آکر اور مُصلّے پر قبلہ رو بیٹھ کر اوراد پڑھتا رہتا ہوں یہاں تک کہ آفتاب نکل آتا ہے تو اشراق پڑھ کر گھر آتا ہوں زبان میری کسی دم ذکر سے خالی نہیں رہتی اور گھر میں آکر پروردگار سے بعجز و زاری یہ دعا کرتا ہوں کہ اے پروردگار میرے میں سوا تیرے کسی غیر کو نہ جانتا ہوں نہ دیکھتا ہوں گویا تیرے روبرو کھڑا ہوا ہوں اور تیری نظر میں چلتا پھرتا ہوں اب ایک امیر کی خدمت کیواسطے کمر باندھتا ہوں اور اے پروردگار ہر دم تجھ سے عہد کرتا ہوں کہ جس کسیکا کوئی کام میرے سے

Marfat.com

پڑے تو مجکو اسقدر قوت عنایت فرمانا کہ زبان و ہاتھ پانوں اور نقد و مال سے اُسکی حاجت پوری کروں پھر چاشت کیوقت و ہاں سے ہوکر گھر میں لوٹ آتا ہوں اور دوبارہ وضو کرکے نماز چاشت پڑھتا ہوں اور مُراقبہ کرتا ہوں اور دو پہر کو قیلولہ کرکے اُٹھتا ہوں اور وضو و سنّت سے گھر میں فارغ ہوکر فرض ظہر جماعت سے مسجد میں پڑھتا ہوں پھر گھر آکر ذکر میں مشغول رہتا ہوں اور عصر و مغرب جاکر جماعت سے مسجد میں پڑھتا ہوں اور گھر میں آکر اوّابین وغیرہ نوافل عشار تک ادا کرتا ہوں اور عشار جماعت سے پڑھ کر نصف شب تک مُراقبہ میں مشغول رہتا ہوں اب کہو مشائخ اسکے سوا اور کیا کرتے ہیں اُنکا کام بھی نماز وظیفہ روزہ دوام و قیام شب ہے دائمی صائم رہتا ہوں غرض جو کچھ وہ گوشہ خانقاہ میں ذکر و عبادت یا مجاہدہ کرتے ہیں مجکو اللہ تعالیٰ مدد اور توفیق سے وہ باتیں گھر میں بے شائبہ ریا میسّر ہیں پھر حضرت مخدوم نے بعد اتمام حکایت فرمایا کہ وہ دہان باوشاہ اگرچہ کار دُنیا میں رہتا تھا مگر اُسکو مقام مشائخ ملا کہ معاملہ نیک رکھتا تھا لہذا اشتغل دُنیا اُسکو مضر نہ ہوا۔ اور خضر علیہ السلام سا کامل شخص واسطے حفظ ایمان اور خاتمہ بخیر ہونے کے اُس سے طالب فاتحہ اور دُعا کا ہوا پھر حضرت خواجہ ذکر اللہ تعالیٰ بالخیر نے فرمایا یار و اسمیں یہ نکتہ خیال کرنیکا ہے کہ حضرت خضر سے مرد کامل حفظ ایمان کی دُعا چاہتے ہیں اور نہیں جانتے کہ خاتمہ کا رکس حال پر ہونیوالا ہے خدا تعالیٰ جانے سعادت پر ہو۔ یا نعوذ باللہ شقاوت پر اسیواسطے کہا گیا ہے کہ الامور معتبرۃ بالخواتیم یعنی اعتبار خاتمہ کا ہے ظاہر حال لائق اعتماد نہیں پھر ایک حکایت بیان فرمائی کہ کسی بادشاہ کا ایک ترکشبند یعنی قراول تھا ہمیشہ اوقات طاعات میں صرف کرتا اور جہاد و غزا میں دلیر چسپت و چالاک رہتا اور وہ زمانہ سُلطان العارفین خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا تھا موضع بُسطام پر کفار نے ہجوم کرکے محاصرہ کیا تھا اہل اسلام بُسطام کے تیار ہوئے۔ اور اُنکی مدافعت کو نکلے وہ ترکشبند پہلے سب سے صدق نیت سے جنگ کفار کو نکلا اور خُوب حملے مکرّر کرکے قیدی مُسلمانوں کو کہ مُغلوں نے پکڑ لیا تھا چھڑایا اور بہت مُغلوں کو مارا اور اُنکے لشکر کو بھگایا اور بقضائے آلٰہی اُس زد و خورد میں بہت زخم کھا کر شربت شہادت نوش کیا اُس رات خواجہ بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے اُسکو خواب میں دیکھا کہ بہشت میں مرصّع تخت پر بیٹھا ہوا ہے اور حوران بہشتی اُسکے روبرو صف بستہ ایستادہ ہیں بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے اسکو دیکھ کر خواب ہی میں یہ تمنا کی کہ اے پروردگار اس شخص کو یہ سعادت اور رتبہ عالی کہاں

Marfat.com

سے ملا آواز آئی اے بایزید یہ پاک مرد ہے دین اسلام کیواسطے لڑ کر راہ خدا میں شہید ہوا ہے یہ مرتبہ جو تم نے اسکا دیکھا یہ اُسکے ہزار میں سے ایک حصّہ ہے پھر حضرت خواجہ ذکرہ اللہ تعالیٰ بالخیر نے یہ آیت پڑھی وقاتلوا فی سبیل اللہ من بعد یہ حدیث شریف بیان کی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابد للمرئ من جزاءِ عمل یعنے کسی کو جزا عمل سے چارہ نہیں ہے اگر نیک کام کیا ہے اچھا عوض پاویگا اور جو بد کیا برا پاویگا پھر آپ نے اس حدیث شریف کا شان نزول فرمایا کہ قصّہ اس حدیث کا یوں ہے کہ ایک عورت حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئی اور عرض کی میں نے آج خواب میں دیکھا کہ گویا قیامت قائم ہوئی ہے اور جس راہ میں میں جاتی ہوں وہ آگے دو راہ ہے ایک شاخ دہنی طرف گئی ہے دوسری بائیں طرف میں دہنی طرف کی راہ پر چلی وہاں اپنے باپ کو ایک حوض کے کنارہ کھڑا دیکھا کہ خود بھی اُس حوض سے پانی پیتا ہے اور غیر لوگوں کو بھی پلاتا ہے میں نے آگے بڑھ کر کہا یا ابی این اُمّی اے ابا میری ماں کہاں ہے بولا ما لحقنی اُمّک یعنی وہ میرے پاس نہیں آئی۔ میں وہاں سے لوٹ کر الٹی طرف کی راہ پر چلی دیکھا میری ماں ایک حوض پر کھڑی واعطشاہ۔ واعطشاہ پکارتی ہے میں اُسکے پاس گئی اور کہا ما در مہربان حوض تیرے روبرو پاس پانی کیوں نہیں پی لیتی بولی کیا کروں میرا ہاتھ وہاں تک نہیں پہنچتا میں نے بڑھ کر تھوڑا پانی لیا۔ اور ماں کے مُنھ میں ڈالا غیب سے یہ آواز سُنی قد یبست ید من سقاھا یعنے سوکھ جائیو ہاتھ اُسکے پانی پلانیوالے کا جب میں جاگی تو ہاتھ میرے خشک و بیکار ہو گئے تھے اب اُسکی چارہ جوئی کو آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں حضرت عائشہ صدّیقہ نے خواب اُس عورت کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا آنحضرت نے جناب صدیقہ سے فرمایا اُس عورت سے دریافت کرو کہ تیرا باپ کیسا آدمی تھا اور ماں کیسی تھی اُنکے کیا عمل تھے عورت نے کہا میرا باپ مرد صالح تھا بہت خیرات کیا کرتا مگر میری ماں اُسکے برعکس تھی جناب صدیقہ رضی اللہ عنہا نے دریافت فرما کر اُن دونوں کا حال آنحضرت کی خدمت شریف میں عرض کیا اُسوقت آنحضرت نے فرمایا کہ لابد للمرئ من جزاء عمله یعنی ضرور ہے انسان کو عوض سے اپنے عمل کے پھر حضرت خواجہ ذکرہ اللہ تعالیٰ بالخیر نے موافق اُسکے ایک اور حکایت فرمائی کہ ایک قاضی کسی شہر کا تھا ایک غریب اُسکے پاس محکمہ شریعت میں آیا اور فریاد کی کہ بادشاہ نے

Marfat.com

میری زمین مملوکہ غصب کرکے اپنے محل شاہی میں داخل کرلی ہے اور اُسپر مکان بنوایا ہے قاضی نے پیادہ شریعت کو کہا یہ حکمنامہ لیجا اور بادشاہ کے پاس جا اُس سے کہنا یہ حکم شریعت ہے وہ سُنکر اسکی تعظیم کرے گا یا نہیں کریگا اگر بادشاہ حکم شرع کی کچھ تعظیم نہ کرے تو حکمنامہ لپیٹ کر اُسکے آگے رکھ دینا اور کہنا قاضی نے کہا ہے خدمت قضا اور کسی کے سپرد فرماویں اور مجھ کو اس کام سے معاف فرماویں اور اگر تعظیم سے پیش آئے اور کھڑا ہو کر حکمنامہ لے تو کہنا آپنے ایک غریب کی زمین بزور لیکر اپنے محل میں لیلی ہے اور وہ محکمہ شرع میں فریادی ہوا ہے خود حاضر ہو کر اس سے روبکاری کرو اور جواب دے یا مدعی کو راضی و خوشنود کر۔ اور راضی نامہ اُسکا میرے پاس محکمہ میں بھیج اگر یہ سُنکر بادشاہ یہاں نہ آوے یا مدعی کو راضی نکرے تو پھر اُسکو یہ حکمنامہ دینا اور کہنا قاضی نے کہا ہے میں استعفا چاہتا ہوں اور کسیکو قاضی کریں غرض محکمہ کے سپاہی سے وہ حکم لیا اور محل شاہی پر آکر بادشاہ کو اطلاع کرائی کہ اعلام شرع آیا ہے چوبداروں نے بادشاہ کو جاکر مطلع کیا سُنتے ہی بادشاہ نے اُسکو قصر شاہی میں بُلوالیا جب وہ آکر تخت کے روبرو کھڑا ہوا تو بادشاہ بھی تخت سے اُترکر برابر اُسکے کھڑا ہوا اور کہا کیا کہتے ہو حکم شریعت بیان کرو پیادہ شرع نے کہا ایک غریب قاضی کے روبرو دادخواہ ہوا ہے کہ بادشاہ نے میری زمین چھین کر بزور اپنے محل میں لیلی ہے اب شریعت میں چلکر یا اُس سے روبکار کریں یا اُسے بلوا کر اُسے خوش کرکے راضی نامہ لیں اور قاضی کے پاس بھیجیں اور اگر نہ آپ روبکاری کو جاویں نہ اُسکا راضی نامہ داخل کریں تو اور کو قاضی مقرر فرماویں وہ کل سے محکمہ نہ جاویگے بادشاہ نے کہا یہ جو قاضی نے کہا تھا کہ دیکھو وہ تعظیم حکمنامہ شریعت کرتا ہے یا نہیں تو تو نے دیکھ لیا کہ میں نے حکم شرع شریف کی کیسی تعظیم کی ہے اور یہ جو کہا ہے کہ مدعی کو بُلا کر راضی کروں تو میں اُسکو بُلواتا ہوں اور جسطرح ہوسکیگا راضی کرتا ہوں اور مجکو جو بلوایا ہے کہ میں خود محکمہ میں چلوں تو قاضی سے کہنا میں بھی حاضر ہونگا اور یہ جو کہا تھا کہ شال قضا دیدینا کہ اور کو قاضی کروں۔ تو یہ حکمنامہ تو قاضی کے پاس لیجا اور کہنا یہ کام تمہارا ہے اور کو نہ دیا جاویگا۔ پھر بادشاہ نے اُس مدعی کو بُلوایا۔ اور کہا کہ تو پاس قاضی کے کس واسطے گیا اگر میرے پاس آکر نالش کرتا تو میں تجھ پر ہرگز ظلم نہ ہونے دیتا۔ پھر بادشاہ نے لپنے لوگوں سے کہا اس شخص کے ساتھ جاو جہانتک یہ اپنی زمین بتائے وہاں تک میرا محل گرادو اور

Marfat.com

وہ زمین اُسکے قبضہ میں دیدو اور راضی نامہ بگواہی لکھوالو مدعی یہ سُنکر روبرو ہوا اور بعجز و نیاز عرض کی کہ حضور
مَیں دعوی زمین سے دست بردار ہوا آپ محل کھودنے کا حکم نہ فرماویں بادشاہ نے نہ مانا لوگوں سے کہا جا
میرا محل گرادو درویش نے دوبارہ عرض کی کہ آپ ایسا نہ فرماویں ورنہ مَیں اپنے آپ کو ہلاک کروں گا مَیں
برائے خدا آپ سے راضی اور خوش ہوا اب آپ بھی یہ حکم نہ دیں اور للّٰہ محل گرانے سے باز آئیں بادشاہ نے
پُوچھا زمین تیری کَے گز تھی غریب نے کہا اتنے گز فرمایا اُسے پیمایش کر کے فی گز دو اشرفی دو - غرض
پیمایش کر کے اُسقدر اشرفیاں اُسے دیں پھر اُسے خلعت دیا اور عذر کیا پھر کہا اب مجھ پر تیرا کچھ حق نہیں
رہا خوش ہوا تو غریب نے کہا میں بہت خوش ہوا بعد اُسکے بادشاہ سوار ہوا اور قاضی کے پاس آیا اُس
وقت قاضی حکمنامے اور فتوے لکھ رہے تھے بادشاہ کی طرف کچھ ملتفت نہوئے جب وہ لکھ چکے تو بادشاہ
کی تعظیم کی اور اپنے نصف مصلّے پر بادشاہ کو بٹھایا پھر قاضی نے پیالہ شربت کا منگوایا اور خود پیکر بادشاہ
کو دیا - غرضکہ اُس بادشاہ نے سب حکم قاضی کے ماننے اعلام شرع کی تعظیم کی اور [illegible] کو راضی کیا اور خود
قاضی کے پاس بھی آیا مَیں نے عرض کی کیا اچھا قاضی تھا اور کیا اچھا اُسکا حکم اور کیا خوب بادشاہ حضرت
مخدوم ذکرہ اللہ تعالی بالخیر نے فرمایا یہ کام اور کوئی نہیں کر سکتا مگر وہ قاضی جو اپنے کام چھوڑنے پر آمادہ
ہو حضرت خواجہ نے یہ حکایت تمام ہی کی تھی کہ ایک شخص مشتاق ملازمت سلام کو آیا آپنے دریافت
فرمایا کہ تم کیا کام کرتے ہو عرض کی میں جوھری ہوں اسی اثنا میں گفتگو عقیدہ میں آئی کہ بعضوں کو
فقرا سے عقیدہ نہیں ہوتا اسپر ایک قصہ بیان فرمایا - کہ ایک بزرگ صاحب ولایت تھے اور اُس
شہر میں ایک قاضی متعبد تھا شیخ کی کرامات دیکھتا مگر مُرید نہوتا ایک دن قاضی اُس بزرگ کے پاس بیٹھا
تھا ایک جوھری وہاں آیا - اور ایک قیمتی موتی بطور نذرانہ شیخ کے روبرو رکھا شیخ اُسے [illegible] دیکھنے
لگے اور قاضی سے پُوچھا یہ کیا ہے قاضی نے کہا موتی ہے پھر شیخ نے وہ موتی ہاتھ میں لیکر قاضی کو دکھایا
کہا دیکھو یہ کیا ہے وہ موتی پانی ہوگیا تھا قاضی نے کہا پانی ہے پھر شیخ نے وہ قطرہ آب زمین پر گرا دیا قاضی یہ
کرامات دیکھکر بھی مُرید نہ ہوا اور شیخ سے کہا میں جب مُرید ہونگا کہ ہم تم ملکر ایک چلّے عبادت میں بیٹھیں قاضی
مجاہدے میں مضبوط تھا شیخ نے سُنکر کہا مردوں کا چلّہ بیٹھیں گے باھر توں کا قاضی سُنکر حیران ہوا الغرض چلّہ [illegible]

Marfat.com

کہیں کتابوں میں نہیں دیکھا متعجب ہوکر پوچھا چلہ مردوں اور عورتوں کا کیا معنے شیخ نے کہا چلہ مردوں کا
تو یہ ہوتا ہے کہ روز دو بکرے اور دو من کی روٹیاں کھاویں اور چالیسویں دن اُسی وضو سے جو پہلے
دن کرکے چلہ میں بیٹھے تھے باہر نکلیں اس عرصہ میں نہ کھانا کم ہو نہ وضو نیا کرے اور عورتوں کا چلہ یہ ہے۔ کہ
اوّل دن غسل و وضو کرے اور چلہ میں بیٹھ کر اُتنے دنوں کچھ نہ کھاوے اور اُسی پہلے وضو سے باہر نکلے قاضی
یہ سُنکر حیران ہوا کہا یہ البتہ ہو سکیگا جو چالیس دن کچھ نہ کھاویں اور آخر دن اسی وضو سے باہر نکلیں مگر یہ ممکن نہیں
کہ ہر روز دو بکرے اور دو من کی روٹیاں کھاویں اور چلہ بھر تازے وضو کی حاجت نہو شیخ نے کہا میں دو چلہ
چلہ کرتا ہوں اور قاضی سے کہا یہ دو حجرے خانقاہ میں خالی ہیں تم اسمیں بیٹھو میں اسمیں تمہارے برابر
بیٹھتا ہوں اور مُریدوں سے دُرستی سامان چالیس دن کا فرمادیا جب پہلا دن چلہ کا تمام ہوا اور وقت افطار
آیا مُریدوں نے سالن دو بکروں کا اور دو من روٹیاں شیخ کے حجرے کے روبرو لاکر رکھ دیں اور اُسیقدر
جداگانہ دروازے پر حجرہ قاضی کے اور ایک چراغ جلادیا جب بعد مغرب قاضی اور شیخ دونوں حجروں سے
باہر نکلے اور کھانا کھانے لگے شیخ نے تو وہ دونوں بکرے اور دو من روٹیاں تمام کیں اور قاضی صاحب ۱۲
ریاضت کش تھے کبھی شکم سیر نہ کھایا تھا دو روٹی کھاکر اُٹھ کھڑا ہوا شیخ نے دیکھا کہ قاضی رہ گیا تو پاس
قاضی کے آیا کہا یاروں کو خالی نہ چھوڑنا چاہئے اور بیٹھ کر کھانا قاضی کا بھی کھالیا اور اپنے حجرہ میں آکر نماز
عشاء پڑھی اُدھر قاضی کے شکم میں درد ہوا نماز عشاء بحیلہ گذاری شیخ نے قاضی سے آکر کہا ایسی نماز
مکروہ ہے اُٹھ چلہ اپنا توڑ ڈال قاضی حجرے سے نکلا اور چلہ اپنا توڑا اور شیخ کے قدموں میں گر پڑا شیخ نے
کہا میں نے جو چیز اپنے اوپر لازم کرلی ہے البتہ اُسکو پورا کرنا ضرور ہے ہر روز چار بکرے اور چار من کی روٹیاں
شام کو دروازہ حجرے پر رکھ دیتے شیخ بعد مغرب نکلکر وہ سب کھالیتے جب بیس روز اس طرح پورے
ہوئے تو کہا میرا چلہ تمام ہوا پھر باہر آکر جس وضو سے کہ بیٹھے تھے باہر نکلے اور صحن میں تازہ وضو کی حاجت
نہوئی یہ کرامت دیکھ کر قاضی مرید شیخ کا ہوا جب یہ حکایت کہ عجائب روزگار سے ہے تمام ہوی حضرت
خواجہ نے فرمایا کہ شربت و شیرینی لاویں جب خادم خانقاہ شربت و شیرینی میرے روبرو لایا۔ تو میں نے
شربت پیکر یہ شعر پڑھا موسم گرما تھا اور حرارت نے بہت اثر کیا تھا۔

Marfat.com

شعر

ازیں شربت دلم را زندہ کردی	خدایت شربت دیدار بخشد

مجلس چہارم ۔ سعادت پابوس حاصل ہوئی حضرت خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر نے تقویٰ کا بیان شروع کیا تھا یہ آیت شریف پڑھی یاایہا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاتہٖ فرمایا بعد نزول اس آیت کے صحابہ کرام غمگین ہوئے کہ حق تقوی کا پورا ادا کرنا کسیکا مقدور نہیں اسپر یہ دوسری آیت آئی کہ فاتقوا اللہ ما استطعتم بعض علماء نے کہا ہے یہ آیت ناسخ پہلی آیت کی ہے اور بعضوں نے اسکو مبین کہا ہے یعنے حق تقوی مقید ساتھ استطاعت کے ہے پھر ارشاد فرمایا حق تقوی یہ ہے ان یطاع ولا یعصے وان یشکر ولا یکفر وان تذکر ولا ینسے پھر یہ آیت شریف پڑھی ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب اسکے شان نزول میں مفسرین نے دو قول بیان کئے ہیں اول یہ کہ عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ آنحضرت کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا لڑکا گم ہوگیا ہے سالم نام تجارت کو گیا تھا کفار اُسے پکڑ لیگئے آپنے فرمایا اسے عوف جا پارسائی اختیار کر اور یہ بہت پڑھا کر سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم عوف بن مالک لوٹ گئے اور اُسکے وظیفہ میں مشغول ہوئے درویشی اختیار کی ناگاہ ایک دن دیکھا کہ لڑکا آنکا مع سات سو اونٹ اور مال بیشمار غنیمت کے آیا۔ انھوں نے اُس سے ملکر قصہ پوچھا اس نے کہا کافروں نے مجھکو اپنے اونٹ چرانے پر مقرر کیا تھا اور مجھپر اعتماد رکھتے تھے ہمیشہ صبحکو نکلتا اور تمام دن اونٹ چراتا شام کو اونٹ گھرلے آتا غرض جسدن میں بھاگا ہوں اُسدن آدھی رات کو باہر نکلا اور گلہ شتران میں آکر ایک تیز چلنے والے اونٹ پر سوار ہوا اور باقیوں کی مہار ایک دوسرے کی دم سے باندھیں اور چلدیا اللہ تعالیٰ مجکو محفوظ سب یہاں جلد لے آیا عوف بن مالک بعد اُسکے جناب آنحضرت کی خدمت شریف میں حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ جاء بنی مع غنائم کثیرۃ فہل لی مباح یعنی میرا فرزند بہت مال لیکر آیا ہے کیا وہ مجکو مباح ہے فرمایا آنحضرت نے اصنع بہا ما تصنع

Marfat.com

بمالک یعنے وہ غنیمت ہے اور جو تصرف اپنے مال میں کرتا ہے اسمیں بھی کر اسکے بعد یہ آیت نازل ہوئی
ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب دوسرا قول اسکے شان نزول میں
مفسروں کا یہ ہے کہ ایک بار مدینہ منورہ میں قحط پڑا تھا غلہ نایاب ہوا اگر کوئی غلہ دیتا لیتا تو پوشیدہ
معاملہ کرتا اہل مدینہ سے حبیب کلبی ایک جوان تھا غلہ خریدنے کو گھر سے باہر نکلا اور اونٹ پر سوار
ایک نصرانی کے گھر کے روبرو سے نکلا اسکی عورت نہایت حسین تھی اس نوجوان خوبصورت کو دیکھ کر فریفتہ
ہوئی اپنی لونڈی کو دوڑایا کہ اس جوان کو اندر بلالا اور کہدے کہ اگر غلہ لینے والا ہے تو آکر خریدے لونڈی آئی اور اس سے کہا اگر غلہ
لینا چاہتا ہے تو بقیمت ہم سے آکر خریدے جوان یہ سنکر لوٹ آیا اور دروازہ کے اندر جا بیٹھا عورت نصرانیہ نے کہلا بھیجا اگر
میں غلہ باہر نکالونگی ہجوم ہوگا گھر کے اندر ایک حجرہ میں آبیٹھ تا غلہ تولدوں جوان نے اونٹ باہر باندھ کر اندر ایک حجرہ میں
جا بیٹھا عورت اسکے پاس آئی اور لونڈی سے کہا جاکر باہر کا دروازہ بند کرآ لونڈی دروازہ میں قفل
ڈال آئی عورت آراستہ ہوکر پاس آئی اور فسق و فجور میں اسکو آلودہ کرنا چاہا جوان یہ قصد اسکا دریافت
کرکے اٹھا اور دروازے پر آیا دروازہ مقفل دیکھا اپنا سر در پر رکھکر حیران کھڑا ہوگیا عورت نے آکر کہا اے شخص تو
جوان حسین ہے اور میں بھی جوان شکل و صورت میں بے مثل گھر خالی خاوند سفر کو گیا ہے آکہ ہم تم وصال
سے مزا اٹھاویں اور عیش و عشرت کریں غلہ اور مال بہت ہے بے فکری سے چندے بسر ہوگی۔
جب میرا خاوند آویگا تو تو اپنے گھر چلا جانا۔ جوان نے کہا اے ماں مجھ سے کوئی کام نافرمانی خدا کا نہو وے
گا۔ تب عورت نے کہا اگر میرا کہا نہ مانے گا تو چھوکری کو حکم کرونگی کہ کوٹھے پر چڑھ کر پکارے کہ لوگو ایک
جوان مکر سے گھر میں گھس آیا ہے اور عزم فساد رکھتا ہے کہ عصمت میں فرق ڈالے آخر یہ خبر تمہارے
رسول تک پہونچیگی اور تو تمام مدینہ میں فضیحت ہوگا۔ جوان نے کہا میری جان قربان دین محمدی کے
ہو اچھا میں دنیا میں رسوا ہوں گا نہ آخرت میں عورت نے کہا میں تجھ کو لونڈیوں سے پریشان کرونگی
ورنہ میرے رضامندی مدنظر رکھ جوان نے کہا جو چاہے سو کر مجھ سے ہرگز ایسا کام نہ ہوگا۔ عورت نے
دامن جوان کا پکڑ لیا جوان نے کہا صبر کر جب تیری یہی خوشی ہے تو مجھ کو جانے ضرور تبلا کہ اول بول
سے فارغ ہولوں بعدہ تیری مراد برلاؤں۔ عورت نے ایک حجرہ بتایا اور طشت و آفتابہ وہاں رکھوادیا

Marfat.com

جوان اُس حجرہ میں گیا اور چھری اپنی کمر سے نکالکر اپنا عضو تناسل کاٹنا چاہا چھری کٹھل ہوگئی جوان نے لاچار ہوکر ہاتھ دعا کو اٹھائے کہ خداوندا جو عیب کلبی کی قدرت میں تھا کر لیا۔ اب تیرے فضل و دستگیری کا اُمیدوار ہے فی الحال دیوار پھٹ گئی جیب اودہر سے باہر نکلکر پاس اپنے اونٹ کے آیا دیکھا غلّہ سے بھرا ہوا کھڑا ہے سوار ہوکر اپنے گھر آیا اور آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوکر پورا قصہ عرض کیا اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی کہ ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لایحتسب بعد اسکے فرمایا قول اول مشہور ہے مگر یہ دوسرا قصہ بھی اس معنے میں آیا ہے اور بھی مناسب تر ہے اسواسطے کہ تقوی کیا اور راہ نجات کی پائی اور جب باہر نکلا اُونٹ غلّہ سے بھرا پایا بعد اسکے فرمایا کہ بعد نزول اس آیت کے آنحضرت نے فرمایا انی اعلم وایۃ لواخذ الناس بہا لاغنتہم بہ مطابق اسکے ایک اور حکایت فرمائی کہ حضرت امیرالمومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد دولت میں ایک شخص اُنکے پاس آیا اور حکومت کسی مُلک کی طلب کی حضرت عُمر رضی اللہ عنہ نے اُس سے پُوچھا کہ تونے قران پڑھا ہے یا نہیں عرض کی اُس نے نہیں پڑھا فرمایا جا قرآن پڑھ آ کہ تجکو کسی مُلک کا حاکم کروں کہ حکم موافق قرآن کے کرنا ہوگا جب نہیں پڑھا تو حکم کیسے کریگا وہ گیا اور قرآن سیکھنے میں مشغول ہوا اور پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس نہ آیا بعد مدّت ایک بار آپ راہ میں جاتے تھے وہ شخص روبرو آیا آپنے فرمایا اے فلانے ہم سے ملنا اُس نے عرض کی یا امیرالمومنین آپ ایسے نہیں کہ کوئی آپ سے ملنا ترک کرے مگر میں نے قرآن میں ایک ایسی آیت پائی ہے کہ اُس نے مجھکو اے عمر آپ سے بے پروا کر دیا ہے پوچھا وہ کونسی آیت ہے اسکو پڑھو اُس نے یہ آیت ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لایحتسب پڑھی پھر فرمایا جو کوئی اس آیت کو کسی نیت سے پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُسکو دنیا کے غموں سے نجات دیگا اور رزق ایسی جگہ سے پہنچاوے گا کہ گمان اسکا نہ ہوگا۔ پھر ارشاد فرمایا ایک حق تقوی کا ہے کہ فرمایا واتقوا اللہ حق تقاتہ اور ایک حق عبادت کا کہ ماعبدناک حق عبادتک اور ایک حق تلاوت قرآن کا ہے کہ یتلونہ حق تلاوتہ وارد ہے اور ایک حق معرفت کا اگر مراد اسی سے توحید ملی جاوے تو یہ ہے کہ پہچانے اُسکو تمام

Marfat.com

وحدانیۃ کے جیسا کہ وہ ذات صفات میں یگانہ ہے اور اگر معرفت اسرار ربوبیت سے مراد لیجاوے تو
اسکی حقیقت کی معرفت دشوار ہے اور آدمی اسکی معرفت میں مختلف المراتب ہیں فرماتا ہے اللہ تعالےٰ
ماقدروا اللہ حق قدرہ ای ماعرفوا اللہ حق معرفتہ بندہ نے عرض کی کہ توحید میں معرفت شرک
خفی کے دشوار ہے فرمایا ہو سکتا ہے کہ طالب صادق کو اللہ تعالےٰ حق توحید اپنا عنایت کرے کہ شرک
خفی سے محفوظ ہو۔ چنانچہ انبیاء اور صحابہ اور اولیا کو عنایت کرتا ہے مگر حق اسرار ربوبیت کا
حاصل ہونا دشوار ہے کہ ماقدروا اللہ حق قدرہ۔ والحمد للہ رب العالمین ؎

مجلس پنجم

سعادت قدمبوس حاصل ہوئی بیان نیت کا فرما رہے تھے کہ بندہ پہونچا حضرت
خواجہ نے فرمایا کہ تمام کاموں میں نیت خالص درکار ہے میں نے عرض کی کہ خلوص نیت کسکو
کہتے ہیں فرمایا جس کام کی نیت کرے اُس میں رضامندی ذات پاک اللہ تعالےٰ کی ہو پھر
فرمایا کہ جب بندہ میں امانت پیدا ہوتی ہے تو منشا ارادت اُسکا ظاہر قلب ہوا کرتا ہے یا باطن
قلب یا لطیفہ سر پس اگر امانت ساتھ خیر و ندامت کے ہے تو جان لے کہ منشا اسکا ظاہر قلب ہے
اور اگر شوق و ذوق سے ہے تو منشا اُسکا باطن قلب ہے اور اگر ساتھ ترک ماسوا اللہ کے ہے تو منشا
ارادت اُسکا سر ہے ایک نے حاضرین سے سوال کیا کہ باطن قلب کا اولیا کے سوا اور کو نہیں ہوتا
خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اکثر عوام کو عبادت اور حالت سماع یا تذکرہ حبیب کے اثنا میں ذوق شوق
باطن قلب سے پیدا ہوتا ہے کہ کچھ حد اُسکے اندازکی نہیں لیکن ترک ماسوی اللہ کہ سر ہے خاصہ
اولیا و انبیا ہی کا ہے ترک ماسوائے اللہ عوام کا تو نہیں مگر نادر مگر خواص کو تینوں صفتیں حاصل
ہیں بعض یاروں نے سوال کیا کہ بعضے اولیاء اللہ کو ایسا شغل اللہ تعالیٰ سے پیش آتا ہے کہ
نماز بھی چھوڑ دیتے ہیں حضرت خواجہ نے فرمایا ایسے لوگ پیشوائے طریقت نہیں ہوتے۔ اقتدا
کیواسطے نگہداشت شریعت کی واجب ہے پھر فرمایا کوئی مقام مقام نبوت سے برتر نہیں لو انبیا
کرام کو اللہ تعالیٰ سے ایسی شغولی باطنی ہوتی تھی کہ اور کو نصیب نہیں مگر باوجود اسکے انکی مشغولی ظاہری
میں سر مو فرق نہ آتا تھا وہ ایک وقت میں اللہ تعالیٰ سے ایسی مشغولی رکھتے تھے کہ وہ ایک وقت

Marfat.com

اُنکا جملہ اوقات پر اولیاء کی شرف رکھتا ہے۔ سو جس قدر عبادت میں نقصان واقع ہوگا تو اُسیقدر اُنکی ولایت
میں نقصان ہوجائیگا معاذ اللہ من ذلک پھر فرمایا۔ جب معنے نہایت کا رجوع بہ بدایت ہے حسب قول
فقراء کے کہ النھایۃ ھو الرجوع الی البدایۃ اِسکے دو معنی ہیں اوّل یہ کہ جیسے سالک نے اول راہ حق میں قدم
رکھکر طاعات و عبادات کو اپنے اوپر لازم کرلیا ہے چاہئے کہ نہایت میں بھی ویسا ہی رہے دوسرا یہ کہ جیسا
سالک پہلی مرفوع القلم تھا ویسا ہی نہایت میں مرفوع القلم ہو چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے ابناء
وثمانین عتقاء اللہ تعالیٰ یعنے اُسسے کوئی گناہ نہ صادر ہو جس سے پکڑا جاوے اسپر حکایت حضرت جنید
بغدادی قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز کی بیان کی کہ آپ ہر شب دو سو رکعتیں پڑھا کرتے تھے جس رات انتقال
فرمایا اُس شب بھی دو سو رکعت نماز پوری کرکے رحلت کی پھر معنے استغراق مشغولی تجلی میں یہ ایک اور
قصہ بیان کیا کہ ایک بزرگ کا نام لیکر کہا اُس نے دعا کی کہ پروردگار مجکو اپنے کسی دوست سے ملا اللہ
تعالیٰ نے اُسکے دلمیں ڈالا کہ میرے دوست جنگل میں رہا کرتے ہیں نہ شہر میں وہ صحرا کیطرف گیا وہاں
موسم شدّت گرما میں دوپہر کیوقت ایک شخص کو دیکھا کہ ایک سنگ گرم پر برہنہ پا کھڑا ہوا ہے۔ آنکھیں
آسمان کی طرف لگائے ہوئے ایسا محو ہو رہا ہے کہ اُسکو کچھ اپنی خبر نہیں۔ اُس درویش نے کہا دلمیں کہ
وہ ولی اللہ یہی ہوگا۔ پس اُسکے پاس گیا اور اُسکے قدموں پر اپنی آنکھیں ملیں اُسکو کچھ خبر نہوئی جب
سر و پر تک قدموں سے ملتا رہا تو وہ ہوش میں آیا اور اُسکے سر پر اپنا ہاتھ رکھکر کہا بس کر دوست
غیور ہے مبادا اسقدر مدت میں کہ تجھ سے مشغول ہوا ہوں غیرت فرماکر مجکو مجھ سے اور مجکو تجھ سے مشغول
و آشنا کرو سے اس بیان خواجہ نے لوگوں میں وہ ذوق پیدا کیا کہ سب نے سر زمین پر رکھکر بے حد گریہ
و زاری کی اور اُس مجلس میں ایک نے حاضرین سے نعرہ جانسوز مارا پھر حضرت خواجہ ذکرہ اللہ تعالیٰ بالخیر نے ذکر
میں اولیاء اللہ کے فرمایا کہ متابعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرور ہے قولاً و فعلاً و ارادۃً ہر ایک سے تا محبت
حق تعالیٰ کی دلمیں قرار پکڑے اسواسطے کہ محبت خدا بے متابعت حضرت محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
حاصل نہیں ہوتی اور یہ آیت پڑھی قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ میں نے عرض کی دوسری
اس آیتہ میں اللہ تعالیٰ لفظ یحبونہ کا سابق محبت بندہ سے فرماتا ہے کہ محبت خدا سابق ہے بہ نسبت محبت

بندہ کے اللہ تعالیٰ سے مجملہ مشائخ اُس طرف ہیں کہ محبت بندہ کی سابق چاہئے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اسمیں توفیق کسطرح ہو آپ نے افادہ فرمایا کہ یہ آیت شان کفار میں نازل ہوئی ہے کہ جب کہنے لگے نحن ابناء اللہ واحبائہ تو آنحضرت علیہ السلام کو حکم ہوا کہ قل یا محمد ان کنتم تدعون محبت اللہ فاتبعونی فانی حبیب اللہ والحبیب لایعادی حبیب الحبیب و انتم عادیتمونی فانتم اعداء اللہ تعالیٰ پھر فرمایا علامت محبّت خدا کے بجا آوری احکام اور بچنا منکرات و قبائح شرعیہ سے ہے من بعد ارشاد کیا محبّت تین قسم ہے ایک اسلامی دوسری وہبی جو نتیجہ کسب کا ہے تیسری محبت خاص ہے کہ ثمرہ اُسکا ترک ما سوی اللہ ہے پھر فرمایا مقدمہ محبت کا میلان طبیعت اُس شئے کیطرف ہوا کرتا ہے مثلاً ایک کافر مسلمان ہوا تو پہلے میلان خاطر اُسکا طرف اسلام کے ہوگا یہ محبّت اسلامی ہوئی بعد اُسکے محبّت وہبی ہے اس واسطے کہ موہبت نتیجہ مکاسب کا ہے تو اول کسب چاہیے کہ بعد اُسکے محبت وہبی ہوئی اور یہ حاصل ہوتی ہی متابعت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جیسی ارشاد ہوا کہ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اور بعد ان دونوں کے مرتبہ محبّت خاص کا ہے ۱۸ اور یہ نتیجہ جذبہ الٰہی کا ہوا کرتا ہے پھر فرمایا جذبتہ من جذبات الرحمن یوازی اعمال الثقلین کہ ثمرہ اس محبت کا ہے سو محبت اسلامی نصیب عوام کا ہے اور محبت موہبی حصہ ابرار کا اور محبت خاص بہرہ مقربان بارگاہِ الٰہی کا والحمد للہ رب العالمین ٥

مجلس ششم

سعادت قدمبوسی حاصل ہوئی میں اول جزو کتاب خیر المجالس کا صاف کرکے ملاحظہ خواجہ کو لایا تھا مخدوم نے مجھ سے لیکر خود مطالعہ فرمایا اور پسند فرما کر آفرین فرمائی اور مجالس بزرگوں کی یاد رکھنے کے فوائد پر یہ حکایت فرمائی کہ مولانا حمید الدین ضریر رحمۃ اللہ علیہ شاگرد مولانا شمس الدین کروزیری کے تھے جو مصنّف بزدوی ہیں اور شمس الدین فقیہ سرخسی شاگرد ہیں شمس الائمہ حلوانی کے اور حسام الدین سرخسی اور تمامی علمائے بخارا شاگرد مولانا شمس الدین کروزیری کے ہیں پھر ابتدائے حال مولانا حمید الدین ضریر کا بیان فرمایا کہ اُنھوں نے لڑکائی میں ماں سے کہا کہ اے والدہ مہربان جبکہ میں نابینا ہوں مجھ سے کچھ کام دنیا کا نہ ہو سکے گا مجکو ایسی جگہ لے چل جہاں میں قرآن شریف

Marfat.com

یاد کرلوں اُنکے پڑوس میں ایک حافظ رہتا تھا ماں اُنکو وہاں لیگئی اور حافظ سے کہا یہ میرا لڑکا کہتا ہے کہ مجکو ایسے شخص کے سپرد کر جو مجھہ کو قرآن یاد کرادے لہذا تمہاری خدمت میں اسکو لائی ہوں کہ للہ اسکو تعلیم کراؤں۔ حافظ نے قبول کیا اور پہلے دن اب ت ث پڑہائی جب مولانا حمید الدین ضریر نے حروف تہجی یاد کرلئے تو الحمد و معوذتین سیکھے اور تھوڑے ہی دنوں میں ایک پارہ یاد کرلیا اور رفتہ رفتہ کم مدت میں حافظ ہوگیا پھر ماں سے کہا میں نے قرآن تو یاد کرلیا اب مجکو کسی عالم کے پاس لیچل کہ مسائل نماز سیکھوں ماں اُسکو ایک اُستاد عالم کے پاس لیگئی اور بولی اس میرے لڑکے نے قرآن یاد کرلیا ہے اب مسائل نماز وغیرہ سیکھنا چاہتا ہے مُلّا نے اُسکو مقدمہ صلوٰۃ شروع کرایا اس نے وہ بھی چند روز میں یاد کرکے ماں سے کہا کہ جو کچھ اس اُستاد نے مجکو پڑہایا وہ سب میں نے یاد کرلیا اب جانتا ہوں کہ یہ اُستاد زیادہ اس سے اور نہیں پڑہا سکتا مجکو کسی اور اُستاد کے پاس بھجوا ماں نے لوگوں سے پوچھا اسکو کہاں لیجاؤں اُنھوں نے کہا بڑے مدرسے میں لیجا اُس وقت بخارا کے بڑے مدرسے میں مولانا شمس الدین کرونیری مُدرّس تھے اور سب علماء بخارا اُنکے درس میں آیا کرتے تھے مولانا ممبر پر بیٹھتے اور جماعت کو سبق پڑہاتے جب اُنھوں نے دیکھا کہ ایک عورت مدرسہ میں آئی ہے پُوچھا یہ عورت کیا کہتی ہے اسکو آگے لاؤ لوگ اُسکو قریب لیگئے پوچھا کیا کہتی ہے بولی اس لڑکے نے قرآن یاد کرلیا اور مقدمتہ الصلوٰۃ بھی پڑہ لیا ہے اب چاہتا ہے کہ کسی اُستاد کے پاس بیٹھوں لوگوں نے آپ کی تعریف کی لہذا اُسکو آپ کی خدمت میں لائی ہوں للہ اسکو آپ کچھ سکھا دیں۔ مولانا شمس الدین کرونیری نے اُسے منظور کیا اور کہا میں اُسکی خبرگیری خود کروں گا پھر اپنے شاگردوں سے کہا کوئی آدمی بھیجکر اسکو روز اسکے گھر سے بلوالیا کرو اور شام کو گھر تک پہونچا دیا کرو اور ہر ماہی میں ایک نیا جوڑا کپڑوں کا ملے اور ہر ہفتہ میں سرتراشی اور جامہ شوئی کا خرچ دیا جاوے تاکہ فارغ البال پڑھنے میں مشغول ہو وہ شاگرد ہمیشہ حسب الحکم مولانا کے آدمی بھیجکر اُسے بلوا اور شام کو گھر پہنچا دیا کرتے جب اول روز مولانا کی خدمت میں حاضر ہوا تو مولانا نے اُسکو ابتدا کی ایک کتاب دی اس نے جلدی اُسے تمام کی اور لوگوں کے سبق بہت خیال و غور سے سُنا کرتا جب مولانا کے پاس درس کے

Marfat.com

وقت بیٹھتا تو دامن سامنے پھیلا لیتا جب درس ہو جاتا تو دامن سمیٹ کر اپنے سینہ سے لگا لیتا۔ چند روز میں ایسا ہوا کہ جب مولانا کوئی تقریر شروع کرتے تو یہ حمید الدین ضریر اسکو بہ تفصیل تمام کیا کرتے آخر جب وقت رحلت مولانا کا قریب ہوا شاگردوں نے عرض کی کسیکو اپنا خلیفہ مقرر فرما دیجئے جو آپ کی جگہ بیٹھے غرضکہ اُنکے بعد اُنھوں نے بہت کتابیں تصنیف کیں وہ سب علماء بخارا بعد مولانا مرحوم کے شاگرد مولانا حمید الدین ضریر کے ہوئے بعد اسکے حسن ادب اور رعایت حق اُستادی کا حال بیان کیا کہ جب اسکو گھر سے مدرسہ لایا کرتے تھے تو دو رستے درمیان میں تھے ایک دُور کا دوسرا قریب کا لیجانیوالا پوچھتا کونسی راہ سے تم کو لے چلوں تو وہ دُور کی راہ سے لے چلنے کو کہتا نزدیک کی راہ ہرگز نہ جاؤنگا۔ جب لوگ پوچھتے قریب کی راہ چھوڑ کر دور کی راہ کیوں جاتے ہو تو کہتے قریب کی راہ ایک شخص مخالف میرے اُستاد کا رہتا ہے اور اکثر اُنکو بُرا کہا کرتا ہے تو جس راہ میں بدگو میرے اُستاد کا ہو میں وہ راہ کیوں چلوں غرض ادب مجلس اُستاد کا وہ تھا اور محبت یہ جب خواجہ ذکرہ
۲۰ اللہ تعالیٰ بالخیر نے یہ حکایت تمام کی تو میں نے بھی رُوبرو خواجہ کے کہ استاد و مربی و مخدوم میرے ہیں دامن پھیلایا اور واسطے قوت حافظہ کے درخواست فاتحہ کی اور دلمیں نیت کی کہ جو محب و معتقد حضرت خواجہ کا نہوگا اُسے محبت نکروں گا اور اُسکی گلی سے نہ گذروں گا۔ بلکہ حتی الامکان اُسکا مُنہ نہ دیکھونگا اسی عرصہ میں مولانا مجد الدین امام زادہ ملاقات کو آئے تھے حضرت خواجہ نے اُن سے متوجہ ہو کر پوچھا۔ کہ تمہارے بھائی اب بھی وعظ کہا کرتے ہیں عرض کی کہ ہاں کہتے ہیں فرمایا واعظ کو چاہیئے مرد صالح تارک دُنیا ہو اور کسی کے در پر نجاوے مخلوق سے طامع نہ ہو جو کچھ کہے خدا کیواسطے کہے نہ اپنے نفع کے خیال سے نہ اپنی شہرت کی غرض سے بعد اسکے یہ حکایت بیان فرمائی کہ مولانا رکن الدین امام زادہ کہ مصنف کتاب شرعتہ الاسلام ہیں اور یہ کتاب علماء میں معتمد اور معتبر ہے بخارا میں پارسا اور صالح تارک الدنیا تھے وعظ کہا کرتے تھے اساتذہ شہر اُنکے وعظ میں جمع ہوتے اور وہ ایسے نکات و فوائد بیان کرتے کہ کسی کان نے نہ سُنا ہو اور وہ باتیں کسی کتاب میں نہ ہوتیں اور قواعد علمیہ سے مخالف بھی نہ ہوتیں ایک دن سب اساتذہ اور علماء نے جمع ہو کر ان سے پوچھا

12 82 20

Marfat.com

کہ یہ باتیں تم کہاں سے کہتے ہو کہ ہمکو نہ کسی کتاب میں ملتی ہیں نہ کتاب سے باہر ہوتی ہیں کہا میں
ریزہ چین تمہارے احسان کا ہوں یہ سب کچھ تمہارا دیا ہوا ہے علماء نے کہا خیر جو کچھ تم نے کہا اور
بتایا ہمکو معلوم ہے اور یہ کہنا تمہارا کسرنفسی اور حسن ادب سے ہے۔ لیکن کچھ حقیقت اور تو کہو کہ جو
کچھ بیان کرتے ہو ہم کہیں نہیں پاتے نہ کتاب کے مخالف ہوتی ہیں یہ کہاں سے کہتے ہو چونکہ بھی
سب اُستاد اور بزرگ مولانا رکن الدین امام زادہ کے تھے اور مضر اسبات کے ہوئے تو کہنا ضرور
ہوا بعد پرسشِ بسیار کے کہا کہ اے حضرات جب میں منبر پر وعظ کو بیٹھتا ہوں تو ایک کاغذ سبز تحریر کا
غیب سے میرے روبرو رکھ دیتے ہیں۔ میں اُسمیں دیکھتا جاتا ہوں تب انکو یقین ہوا اور بولے ہم
جب ہی کہتے تھے کہ یہ بیان طاقتِ دانشِ انسانی سے خارج ہے پھر اُسکے مناسب ایک اور حکایت
بیان فرمائی اور حضرت شیخ العالمین نظام الحق والدین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ میں نے
آپکی زبانی سُنا ہے کہ فرمایا ایک واعظ تھا اُسکے وعظ میں لوگوں کو رقت اور ذوق بہت ہوا کرتا
تھا اور اُسکے بیان بہت پسند کرتے تھے اور اُسکا کوئی وعظ نہ ہوتا تھا جسمیں اکثر بندگان خدا
تائب نہ ہوتے ہوں بہت لوگ اُسکے وعظ میں کپڑے پھاڑ کے مبہوش ہو جاتے وہ اتفاق
سے زیارت کعبہ شریف کو مشتاق ہو کر گیا وہاں بھی لوگ مشتاق ہوئے کہ اُسکا بیان ایسا ہی مؤثر
تھا جب حج اسلام ادا کر کے لوٹا تو لوگ منتظر اور مشتاق تر ہوئے کہ بعد حج اثر اُنکے وعظ کا صد گونہ بڑھ
گیا ہوگا جب آیا اور لوگوں نے وعظ سُنا تو عشر عشیر بھی اُس اثر کا نہ پایا۔ جو سابق تھا لوگ اُسکے
پاس جمع ہوئے اور دریافت کیا کہ ہم نہایت تمہارے آنے کے مشتاق و منتظر تھے کہ آپ آئینگے
اور اپنے وعظ سے ہمکو ذوق و راحت بڑھائینگے اب حج سے آکر آپنے وعظ کہا تو نسبت سابق کے
دسواں حصہ بھی اُس اثر کا نہیں پایا یہ کس فعل کی شامت ہے واعظ نے کہا یارو خداوند عالم
الغیب خوب جانتا ہے کہ جیسے میں گیا اور آیا ہوں کوئی جرم و گناہ مجھ سے نہیں ہوا ہے سوا
ایک قصور کے اور میں نے جب ہی جان لیا تھا کہ عمدہ نعمت تجھ سے چھین لیجاویگی اور ویسا ہی
اور وہ خطا یہ تھی کہ ایک نماز جماعت کی مجھ سے راہ میں فوت ہوئی کہ امام کے ساتھ ہو کر

Marfat.com

جماعت سے محروم رہا یہ بے لطفی اُسکی شامت سے ہے یہ کہہ کر حضرت خواجہ روئے اور حاضرین بھی رونے
لگے کہ بسبب فوت ایک نماز باجماعت کے کہ وہ بھی وقت پر پڑھی مگر تنہا یہ خرابی واقع ہوئی اور قبولیت
عام جاتی رہی جو لوگ بیچارے بالکل جماعت میں نہیں جاتے اکثر اُنکی نمازیں قضا ہو جاتی ہیں اُن کا
کیا حال ہوگا اور کتنی نعمتوں اور فوائد سے محروم رہتے ہونگے پھر مناسب اسکے ایک اور فائدہ بیان
فرمایا اس باب میں کہ رعایت حفظ اوقات نماز پنجگانہ کی بڑا کام ہے چنانچہ ایک بزرگ کے پاس لوگ
بہت جایا کرتے تھے اور ہجوم خلق اُسپر اسقدر رہتا کہ باوجود اور بڑے شیوخ اُس وقت کے ازدحام
اُسکے پاس زیادہ تھا اُسنے دلمیں خیال کیا کہ خداوندا مجھ میں نہ کچھ طاعت ہے نہ عبادت جسقدر اور
بزرگوں کو ہے یہ ہجوم خلق کا میرے پاس کیا باعث اور اس قبولیت کا کیا سبب غیب سے آواز آئی
کہ اسکا یہ سبب ہے کہ تو جماعت کے شامل ہونے میں بہت کوشش کیا کرتا ہے اور ہر دم منتظر رہتا
ہے کہ مبادا فوت نہو جائے یہ بات ہم کو پسند آئی اور ہم نے اُسکے عوض تجکو یہ قبولیت عام عنایت
فرمائی والحمد للہ علی ذالک ؎

مجلس ہفتم ۔ سعادت خدمت حاصل ہوئی اکثر مُریدان حضرت خواجہ ذکرہ اللہ تعالی بالخیر جو
علم و عمل میں کامل تھے حاضر ہوئے مجکو جس روز خدمت میں آنا ہوتا تھا اُسکی شب کو نیند نہ آتی
اس شوق میں کہ صبحکو مجلس خواجہ میں کہ از روے علم مجلس امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی ہے اور از روے
سلوک و فقر کے مجالس مشائخ طبقات رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حاضر ہونا ہے دیکھئے آپ کیا فوائد
فرماویں اور مجکو کیا کچھ ذوق و لطف ہوگا متع اللہ المسلمین بطول بقائہ غرض حضرت خواجہ نے
ہر ایک یار و مُرید کو اُسکے مرتبہ سے بٹھایا بعد اُسکے بیان فوائد میں مشغول ہوئے اور فرمایا میں اس
وقت اِس فکر میں تھا کہ النوم اخ الموت کے کیا معنے ہیں یعنی خواب بھائی موت کا ہے پھر وجہ مناسبت
اُسکی فرمائی کہ جو خیالات انسان کو بیداری میں لاحق ہوتے ہیں جب سوتے ہیں تو وہی خیالات اُنکو
پیش آتے ہیں اسیطرح جب مرتا ہے تو جو کچھ حیات میں شغل رکھتا تھا ۔ اور جسکو چاہتا تھا وہ پیش
آتا ہے جیسا ارشاد ہوا ہے کما تعیشون تموتون و کما تموتون تبعثون اگر خواستگار دنیا تھا تو دُنیا کو

Marfat.com

اُسکی نظر میں آراستہ کر کے پیش کرتے ہیں اور اگر آخرت اور بہشت و حور و قصور سے محبت رکھتا تھا تو وہ اُسکو دکھاتے ہیں پھر گریہ کر کے کہا اگر وہ نہ طالب دُنیا تھا نہ نعیم آخرت کا مائل بلکہ کوشش اسکی فقط رضاء ذات پاک حق تعالیٰ کے تھے بعد موت مشاہدہ حضرت عزت میں ہوگا پھر فرمایا جو کوئی کام موافق اپنے خواہش اور ہوائے نفس کے کرتا ہے تو اللہ اُسکا وہی ہوائے نفس اُسکا ہے اسپر یہ آیت پڑھے افرایت من اتخذ الٰھہ ھواہ اور آہ سرد سینہ مبارک سے کھینچکر کہا کہ جب مُردہ کو قبر میں رکھتے ہیں اوٹی اوپر ڈالتے ہیں تو منکر و نکیر آکر اوسکو بٹھاتے ہیں اللہ تعالیٰ از سر نو اُسکو زندہ کر دیتا ہے اور اُس سے یہ تین سوال کرتے ہیں من ربک وما دینک ومن نبیک یعنی پروردگار تیرا کون ہے اور دین تیرا کیا ہے اور پیغمبر تیرا کون ہے اگر وہ مُردہ مسلمان تھا اور اعمال شرعیہ بجالاتا تھا اور حالت ایمان و اسلام میں مرا تو جواب دیگا اللہ ربی و دینی الاسلام و نبی محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم فرشتے اُسے کہیں گے عِشتَ حمیداً مُتَّ حمیداً اور اُسکی قبر میں دروازہ بہشت کیطرف کھولدیتے ہیں اور یہ حدیث پڑھی کہ فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے القبر روضۃ من ریاض الجنۃ او حفرۃ من حفر النیران اور اگر العیاذ باللہ وہ شخص حیات میں مشغول بدنیا تھا اور خداوند کریم سے کچھ خبر نہ رکھتا تھا اور ناشایستہ کاموں میں مشغول رہتا تھا اور بے توشہ آخرت حاصل کئے مرا تو جب منکر نکیر آکر قبر میں تینوں یہ سوال کریں گے تو چونکہ اُمور دُنیا واہیات میں مشغول اور اُسکے تحصیل میں حریص تھا۔ غافل پروردگار سے رہتا تھا تو حیران ہو کر چپ ہو جاویگا فرشتے یہ دیکھکر کہینگے عشت شقیا و مت شقیا یعنے بدبخت جیا اور بدبخت مرا پھر اسکی قبر میں ایک کھڑکی دوزخ کیطرف کھولدیتے ہیں اور اُسیطرف اشارہ ہو او حفرۃ من حفر النیران کا بعدہ فرمایا حب الدنیا راس کل خطیئۃ یعنی دنیا کی دوستی سر جملہ گناہونکی ہے پھر کہا جو دُنیا نہیں رکھتا مگر دوستی دُنیا کی اُسکے دلمیں ہے اور اسکی یاد میں شب و روز سرگرداں رہتا ہے تو وہ بھی اہل دُنیا سے ہے کہ ارشاد نبوی ہے حب الدنیا راس کل خطیئۃ محبت فعل دل کا ہے اور حب ہر چیز کی اُسکے وجوہ پر تقاضا کرتی ہے پھر مناسب ان فائدوں کے یہ حکایت فرمائی کہ فلاں نام ایک بزرگ تھا خواب میں ایک جوان کو دیکھا کہ کرسی زر پر بہشت میں بیٹھا ہوا ہے اور اقسام نعمتوں کے اُسکے روبرو رکھی ہیں

Marfat.com

اور حور و غلمان دست بستہ روبرو کھڑے ہیں اُس نے فرشتوں سے پوچھا کہ یہ کون جوان ہی کوئی ولی ہے یا نبی فرشتوں نے کہا اسکا نام مالک بن دینار ہے اُسنے دُنیا میں طاعت و عبادت بہت کی تھی اور مقصود اسکا حور و قصور بہشت تھی یہاں وہی پایا پھر وہ خواب دیکھنے والا یہ سُنکر آگے چلا گیا دیکھتا ہے کہ ایک اور جوان اُسی برتر مقام میں ہاتھ کمر پر رکھے مشاہدہ حق میں ٹکٹکی باندھے مست و حیران کھڑا ہے اُسنے پھر فرشتوں سے اُسکو پوچھا کہ ولی ہے یا نبی جو ایسا درجہ بلند اور مقام عالی پایا ہے مگر اُسکے آگے کچھ کھانا پینا حور و غلمان نہ تھے فرشتوں نے کہا نبی نہیں ولی اللہ ہے معروف کرخی نام پوچھا اسکے آگے بہشت کی نعمتوں سی کسواسطے کوئی چیز نہیں اور نہ حور و غلمان روبرو کھڑے ہیں اور یہ ہاتھ کمر پر رکھے نظر اُوپر کیطرف لگائے کھڑا ہے فرشتوں نے کہا اسکو دُنیا میں تمنا حور و قصور کی نہ تھی طاعت و عبادت خاص واسطے مشاہدہ ذات خداوند تعالیٰ کی کیا کرتا تھا سو اب بھی مشاہدہ حق سبحانہ تعالیٰ میں بے خبر ماسوی سے کھڑا ہوا ہے اور حور و قصور طعام و شراب سے من و تو سے کچھ نہیں رکھتا خواجہ ذکرہ اللہ تعالیٰ بالخیر نے جب یہ حکایت تمام فرمائی تو کہا یہ سب مثالیں اور نظیریں اُسی حدیث شریف کی ہیں جو سابق پڑھی گئی تھی کہ النوم اخ الموت سننے والوں کو اس بیان و حکایت سے ذوق بے حد و اندازہ حاصل ہوا خلاصہ یہ کہ مالک بن دینارؒ نے خدا سے دُنیا نہ چاہی آخرت اور اُسکا آرام مطلب تھا وہاں وہی اُسکو حاصل ہوا بعد اُسکے یہ آیت پڑھی قل کل یعمل علی شاکلتہ یعنی عمل کرتا ہے موافق مذہب اور طریقہ اپنے کے اور بعضے مفسروں نے کہا کہ معنے شاکلتہ کے یہ ہیں کہ بقدر ہمت اور طاقت اپنے کے پھر یہ رباعی زبانِ مُبارک سے ارشاد فرمائی *

رباعی

دنیا شہ را و قیصر و خاقاں را
دوزخ بدرا بہشت مرنیکاں را
تسبیح فرشتہ را اصنام انسان را
جانان مارا و جان ما جاناں را

من بعد یہ حکایت فرمائی کہ شیخ ابو القاسم فارمدی رح ایک بار سفر میں تھے کسی شہر میں گئے ایک دیوانہ کو دیکھا کہ طوق گلے میں ہتھکڑی ہاتھوں میں بیڑی پانوں میں پہنے ایک شفاخانہ کے دروازے پر

Marfat.com

بیٹھا ہوا ہے انکو دیکھ کر کہا اے مرد خراسانی میرے پاس آ حضرت ابو القاسم اُنکے قریب گئے اُس نے کہا آج رات کو جب تو مشغول ہو تو یہ ایک پیغام میرا دوست سے کہہ دینا کہ میرا گناہ اُسیقدر تھا کہ میں نے ایکبار کہا تھا کہ تجکو دوست رکھتا ہوں اُسپر طوق و ہتکڑی بیڑی پہنی مجکو تیری عزت و جلال کی قسم ہے کہ اگر بلائیں ہفت آسمان و زمینوں کی طوق و ہتکڑی بیڑی بنا کر مجکو اُنمیں جکڑ دے تو بھی سرمو تیری محبّت اِن تکلیفوں سے میرے دل سے کم نہو گی اس بات کے اثر سے ذوق یاروں کے دلمیں حاصل ہوا پھر اُس پر حضرت نے یہ مصرعہ پڑہا ع باد لگفتم کہ جامۂ عشق مپوش ۔ بعد اسکے یہ اور حکایت فرمائی کہ حضرت ابو سعید ابو الخیر رحمۃ اللہ علیہ کے وقت میں ایک رئیس تھا اور ایک فرزند رکھتا تھا ابو القاسم نام یہ لڑکا ایک عورت پر عاشق ہوگیا ایک رات اُس عورت نے اپنے عاشق امیرزادہ کو کہلا بھیجا کہ میں فلاں شب دُلہن بنکر با زینت و آرایش تیرے دروازہ کے آگے سے نکلوں گی سر راہ حاضر و مستعد رہنا وہ حسب وعدہ پہلی شب سے بیدار منتظر بیٹھا۔ اور زار زار روتا اور یہ شعر پڑھتا ۔

اشعار

در دیدہ بجائے خواب آبست مرا	زیرا کہ بدیدنت شتاب است مرا
گویند بخسپ تا بخوابش بینی	اے بے خبراں چہ جائی خوابست مرا

آخر شب خواب نے اُسپر غلبہ کیا سو رہا صبح کے قریب دُولہ اُسکا نکلا یہ خواب غفلت میں بے خبر پڑا رہا جب دن ہوا تو وہ دن حضرت ابو سعید ابو الخیر کے وعظ کا تھا لوگ اُنکا وعظ سننے کو جمع ہوئے وہ رئیس مع پسر بھی محفلِ وعظ میں گیا حضرت شیخ نے بیان شروع کیا ایک شخص نے حاضرین محفل سے کھڑے ہو کر سوال کیا اے شیخ علامت محبت کیا ہے حضرت نے فرمایا اے سائل [illegible] اثناء بیان میں دریائے محبت جوش میں آویگا اُسوقت اسکا جواب دونگا تھوڑی دیر میں شیخ کو حال و وجد پیدا ہوا پکارا اے سائل اوٹھ آگے آ اپنا سوال پیش کر اُس نے کھڑے ہو کر وہی سوال کیا کہ علامت محبت کیا ہے فرمایا علامت محبت یہ ہے کہ خواب و طعام فراموش ہو جائے اور اگر سوئیگا تو اپنے مقصود سے محروم رہیگا جیسے یہ جوان دیدار حبیب سے اپنے محروم رہا اور اس کے کہنے میں

Marfat.com

انگشت سے اشارہ طرف اُس امیرزادہ ابوالقاسم کے کیا پھر شیخ نے فرمایا اسے وعدہ دیدار آخر شب کو تھا یہ شب بھر منتظر بیدار اشعار پڑھتا رہا جب وقتِ وصل آیا سو رہا محروم رہا اور یہ مصرعہ پڑھ کر کہ در دیدہ بجائے خواب بست مرا اُس جوان سے کہا کہ ہاں اسکے آگے کیا مصرع ہے وہ جوان بیچارہ یہ سُنکر بیہوش گر پڑا شیخ یہ شعر پڑھتے ہوئے منبر سے اُترے ؎

در دیدہ بجائے خواب آب بست مرا	زیرا کہ بدیدنت شتاب است مرا
گویند مخسپ تا بخوابش بینے	اے بے خبراں چہ جائی خواب است مرا

اتفاقاً رئیس اُس روز کے وعظ کا باعث ہوا تھا اور دعوت کا طعام تیار تھا حضرت شیخ معہ خدام رئیس کے گھر آئے حرارت زیادہ ہوگئی تھی رئیس نے اپنے فرزند سے کہا کہ کوزہ آب سرد لئے قریب کھڑا رہ جب حضرت پانی مانگیں پیش کرنا حضرت نے جب اُسکو آمادہ خدمتِ فقرا میں دیکھا اُسکے باپ سے فرمایا ابوالقاسم ہمارا ایک مرد ہوگا غرض وہ ابوالقاسم اپنے عہد میں بڑے بزرگ ہوئے پھر مناسب ان باتوں کے یہ ایک اور حکایت بیان فرمائی کہ خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شب مناجات میں کہا یا اللہ آپ نے جو دو فرقوں کا ذکر فرمایا ہے کہ فریقٌ فی الجنۃ وفریقٌ فی السعیر میں ان دو فرقوں میں سے کس فرقہ میں ہوں ہاتف نے آواز دی تو فریق فی الجنۃ میں سے ہے پھر دعا میں دوبارہ عرض کی کہ الٰہی جب مجھپر نظر کرم کی اور فرقہ ناجیہ میں سے کیا ہے تو یہ بھی تبلا دے کہ مُصاحب و ہمنشین میرا بہشت میں اہلِ دُنیا سے کون ہوگا غیب سے آواز آئی کہ فلاں نام کا چرواہا و فلاں شہر کا بہشت میں تیرا دوست و مُصاحب ہوگا۔ بعد صبح حضرت جنیدؒ اُس شہر کیطرف روانہ ہوئے تا جاکر اُس یارِ بہشتی سے ملاقات کریں اور اُسکا حال و معاملہ باہمی دریافت فرماویں غرض اُس شہر میں جاکر دریافت کیا کہ اس نام کا چرواہا کہاں رہتا ہے لوگوں نے کہا وہ ایک پہاڑ میں رہتا ہے اور بعد ہفتہ کے شہر میں آتا ہے حضرت جنیدؒ اُس پہاڑ کی طرف گئے دیکھا کہ چند شباں باہم رہتے ہیں حضرت جنید وہاں تین دن رہے تا اُنکا معاملہ باہمی دیکھیں دیکھا وہ سب نماز پنجوقتی جماعت کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ جب وقت ہوتا ہے اذان کہتے ہیں ایک بڑھ کر امام بنتا ہے باقی مقتدی ہوتے ہیں۔ بعد ادائے

Marfat.com

فرائض وسنن کے شبانی میں مشغول ہوتے ہیں اسکے سوا اور کچھ انکا عمل مجاہدہ اور طاعت کا نہیں حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے جاکر اُن سے پُوچھا کہ درمیان تمہارے یہ نام کسکا ہے ایک بولا میں ہوں فرمایا میرے پاس آ تجھ سے کچھ مصلحت کرنا ہے کہا بہتر وہ اُنکے پاس آیا اور ایک جگہ باہم بیٹھے اور شباں سے کہا۔ تم مجکو پہچانتے ہو میں کون ہوں بولا نہیں اُنہوں نے کہا میں جنیدؒ ہوں جب چرواہے نے نام جنید کا سُنا تعظیم کو اُٹھا اور کہا کیا ارشاد ہے اُنھوں نے کہا میں تیرے پاس آیا ہوں شباں نے کہا مُجھ سے آپ کی کیا ضرورت تھی فرمایا میں نے ایک رات اللہ تعالیٰ سے مناجات میں درخواست کی تھی کہ میں کس فرقہ سے ہوں آیا فریق فی الجنۃ سے یا فریق فی النار سے الہام ہوا کہ تو فریق فی الجنۃ سے ہی پھر میں نے عرض کی کہ جب مجکو اپنے کرم وفضل سے فرقہ ناجیہ میں شامل کیا ہے تو براہ کرم یہ بھی تبلادے کہ بہشت میں میرا یار و مُصاحب کون ہوگا آواز آئی وہاں تیرا ہمنشین فلان نام فلانے شہر کا ایک چرواہا ہے۔ مَیں نے چاہا جاکر ملوں اور مُصاحب بہشتی کا معاملہ دیکھوں یہاں مَیں تین دن سے ہوں تم فقط پنجوقتہ نماز جماعت سے پڑھتے ہو اور کوئی کام سوا اسکے تمہیں نہیں معلوم ہوتا مگر یہ مرتبہ عالی قبولیت پروردگار کا جو تم نے پایا ہے شاید تمہارے کسی معاملہ باطنی کے سبب ہوگا وہ مجھ سے بیان کرو کہ معاملہ باطنی تمہارا اللہ تعالیٰ سے کیا ہے چرواہے نے کہا اے خواجہ جنید میں ایک مرد جاہل عامی ہوں نہیں جانتا معاملہ کسکو کہتے ہیں اور باطن کیا ہوتا ہے مگر البتہ مجھ میں دو خصلتیں ہیں ایک یہ کہ اگر اللہ تعالیٰ ان سب پہاڑونکو سونے کا کردے اور میرے قبضہ تصرف میں ہوں اگر وہ سب میرے پاس سے جلتے رہیں تو مجکو اُنکے نہونے کا کچھ رنج وغم نہ ہوگا دوسرے یہ کہ اگر کوئی مجھپر جفا کرے یا مجھ سے احسان و وفا کرے تو میں وہ جفا و وفا اسکی طرف سے نہیں جانتا بلکہ یہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے جانتا ہوں اور اُسیکو فاعل مختار علی الاطلاق سمجھتا ہوں حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے سنکر کہا اے عزیز یہی اصل نیک خصلتوں کی تو یہی دو نو ہیں جنکی برکت سے تم کل بہشت میں میرے ہمنشین ہوگے پھر حضرت خواجہ نے گریہ فرمایا اور کہا یارو دیکھو حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ سا بزرگ دریافت کرتا ہے کہ میں کون سے فرقہ سے ہوں نمعلوم خاتمہ کا رایمان پر ہو یا نعوذ باللہ تعالیٰ شقاوت پر پھر فرمایا یہ مُحال ہے کہ مخلوق کیساتھ دُنیا میں مشغول رہے اور طالب خدا بھی بنے

Marfat.com

اور یہ میرا شعر زبانِ مبارک سے پڑھا **شعر**

در عشق چہ جائے خانہ دار بہ بست	مجنوں شود کوہ گیر و بحر روش

اور چند بار اسکو پڑھا سب کو ذوق و لذت پیدا ہوئی - پھر فرمایا وہ بھی کیا دل ہے جو بغیر خدا تعالیٰ کے آرام پائے اسپر یہ آیت شریفہ پڑھی الا بذکر اللہ تطمئن القلوب فرمایا بذکر اللہ جار و مجرور ہے متقدم فعل پر حصر کا فائدہ دیتا ہے یعنی دلوں کو اطمینان نہیں ہوتا - مگر ساتھ ذکر اللہ تعالیٰ کے پھر یہ مصرع پڑھا - جاناں مارا و جان ما جاناں را - والحمد للہ رب العالمین ٭

مجلس ہشتم - سعادت پابوس کی حاصل ہوئی ایک عزیز آیا اور خدمت خواجہ ذکرہ اللہ تعالیٰ بالخیر میں کہنے لگا یہ کہاں سے درست ہوا کہ مزامیر و دف و نائے و رباب محفل میں ہوں اور صوفیہ انکی آواز پر رقص کریں اگر کوئی طریقت سے کرے تو چاہیئے شریعت کے اندر رہے اور اگر شریعت سے گرے گا تو کہاں جائیگا اور نجات کی کیا صورت ہوگی اول سماع ہی میں اختلاف ہے بعض علماء کے نزدیک کئی شرطوں سے مباح ہے وہ بھی اُسکے اہل کو مگر یہ مزامیر تو کسی کے نزدیک درست نہیں چونکہ گفتگو سماع اور اُسکے اہل میں تھی حضرت خواجہ نے یہ حکایت فرمائی کہ ایک بادشاہ تھا اور اسکا ایک لڑکا لہذا اسکو چاہتا تھا شب و روز روبرو سے دور نہ ہونے دیتا ناگاہ وہ لڑکا بیمار ہوگیا اطبا و حکما بلائے گئے ہر چند نبض و قارورہ دیکھا کچھ تشخیص مرض نہوئی جو علاج کریں سب نے لاچار ہوکر بے علمی اپنی ظاہر کی کہ جب مرض اور اُسکا سبب نہ دریافت ہو تو ہم علاج کیا کریں اور اس لڑکے نے کھانا پینا بات چیت سب کچھ چھوڑ دیا مبہوت متحیر رہا کرتا جب ہوش میں ہوتا تو اسیقدر بیان کرتا کہ میرا دل جلا جاتا ہے پھر بیہوش ہوجاتا اور سوا اسکے اور کچھ نہ کہتا آخر اُس نے اس عارضہ میں انتقال کیا بادشاہ نے کہا اسکا شکم چاک کرکے دیکھو اندر کیا مرض تھا کہ وہ بھی کہا کرتا تھا میرا دل جلا جاتا ہے ہر چند اطبا نے تحقیق کی مرض نہ پایا غرضکہ جب موافق حکم شکم چیرا تو اندر سے ایک پتھر نکلا وہ حکما کو دکھایا کہ یہ کیا بیماری ہے وہ بولے ہمنے یہ مرض کہیں طب میں نہیں دیکھا بادشاہ کو چونکہ وہ لڑکا بہت عزیز تھا لہذا حکم دیا کہ اس پتھر کے دو انگوٹھیں بنائیں تا یادگار اُسکی رہیں جب دو انگوٹھیں تیار ہوئیں بادشاہ نے ایک خزانہ بر

Marfat.com

رکھی ایک آپ پہن لی جب ماتم اُٹھا اور بادشاہ مسند پر جلوہ گر ہوا تو ایک دن قوال سرود مجالس ساتے
گانے لگے بادشاہ گانے میں مشغول تھا خبر نہ ہوا کہ وہ انگوٹھی راگ سے پگھل گئی اور خون بن گئی
جب بادشاہ کے ہاتھ کو تری لگی دیکھا کہ انگوٹھی پگھل گئی خون ہوگئی ہے اور کپڑا اُس سے بھرا ہوا ہے
حیران ہوکر اطبا کو دکھایا کہ یہ کیا بھید ہے سب نے اُسوقت پہچانا اور بادشاہ سے کہا وہ لڑکا آپ کا
عاشق ہوگیا تھا اور افسوس جب ہمکو معلوم نہ ہوا کہ اُسکے روبرو گانا کرتے یہ سنگ شکم میں پگھل جاتا۔
اور اُسے صحت ہوجاتی بنا بر زیادہ تحقیق کو بادشاہ نے دوسری انگوٹھی خزانہ سے منگوائی اور پہنکر قوالوں
کو حکم گانے کا دیا جب وہ گانے لگے بادشاہ اور سب لوگ اُس انگوٹھی کو دیکھتے تھے وہ بھی سب کے
سامنے پگھل کر خون ہوگئی خلاصہ یہ کہ اہل سماع کو سماع دوا جملہ درد و امراض کے ہے پھر اہل سماع
کی کرامت میں ایک اور حکایت بیان فرمائی کہ ایکبار کسی بادشاہ نے کہا تھا کہ فرقہ صوفیہ شہر میں نہ رہنے
پاویں دیہات و قریات میں رہا کریں ایک دن بادشاہ کچھ ناخوش تھا۔ غلام نے وہ حکم یاد دلایا۔
بادشاہ نے حکم کیا کہ جا اہلکاروں کو حکم پہونچا دے کہ سب مشائخ اس شہر سے چلے جاویں اور کسی
بڑے شہر میں نہ رہنے پاویں بلکہ دیہات میں رہا کریں جب یہ فرمان شاہی مشائخوں سے کہا اُنھوں
نے قبول کیا اور کہا بہتر ہم سب جاتے ہیں مگر بادشاہ سے عرض کریں تا ہمکو سماع سُنوا دے بعد اُسکے
باہم رخصت اور ہمکنار ہوکر چلے جاوینگے بادشاہ نے کہا کیا مضائقہ اچھا مجلس سماع مع دعوت انکے
واسطے دُرست کرا دو جب حکم شاہی ہو تو معلوم کیا تاخیر ہوگی اُسیوقت اسباب جمع کیا کھانے پکوائے
بارگاہ آراستہ کی۔ فرش بچھائے مشائخ کو بٹھایا بادشاہ محل کے اوپر سے انکو دیکھتا تھا بعد فراغت
کے کھانے سے قوالوں کو بلایا اور سماع شروع ہوا مشائخ وجد و حال میں تھے کہ ناگاہ پسر بادشاہ
کا خوردسال جو گود میں باپ کے بیٹھا تھا کھڑکی میں اوٹھ کر جھانکنے لگا ادھر اُسکا جھانکنا تھا ادھر
نیچے گرنا محل بلند بہت تھا زمین پر گرتے ہی ہاتھ پانوں سر پھوٹ گئے اور قضا کی بادشاہ نے بھی
چاہا کہ اوپر سے گر پڑے لوگوں نے پکڑا بولا ان فقرا کا قدم گھر میں نامبارک ہوا ایک بزرگ اُس
جماعت سے نکلکر بادشاہ کے پاس آیا اور لڑکے کو گود میں لیکر ایک چادر منگوائی اور لڑکے کو اُسمیں

Marfat.com

لپیٹ کر محفل صوفیہ میں لے آیا اور پھر سماع شروع ہوا۔ تو بادشاہ بھی وہاں آن کر حیران کھڑا تھا
کہ دیکھئے کیا ہوتا ہے جب مشائخ کو حال شروع ہوا۔ تو انہیں بزرگ نے لڑکے کے سر پر آکر کہا اُٹھ
کھڑا ہو لڑکا تندرست صحیح سالم اُٹھ کھڑا ہوا بادشاہ فقراء کے قدموں پر گرا اور عذر کیا فرمایا تم سب اپنے
گھروں میں بدستور رہو مجھ سے لاعلمی میں غلطی ہوئی تم سب میرا قصور معاف کرو پھر سب کو انعام و
خلعت دلاکر کے رخصت فرمایا بعد اسکے ایک اور حکایت بیان کی اول کہا حضرت شیخ الاسلام خواجہ
قطب الدین قدس اللہ سرہ العزیز شاید اس قصہ کے وقت حیات تھے یا شاید قضا فرمائی تھی خوب
یاد نہیں قاضی حمید الدین ناگوری زندہ تھے اُسوقت باران کی حاجت زیادہ ہوئی لوگ خشک سالی سے
گھبرا گئے تھے بادشاہ نے مشائخ کے پاس کہلا بھیجا جنگ و جدال ہمارا کام ہے اور دعا ہنگام حاجت
تمہارا ذمہ اب دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ باران رحمت برساوے قاضی حمید الدین ناگوری نے محفل سماع
کی فرمایش کی اور کہا انشاء اللہ تعالیٰ ضرور پانی برسیگا۔ بادشاہ نے درستی سامان کا حکم دیا کھانا تیار ہوا
فقراء حاضر ہوئے قاضی حمید الدین بھی آئے بعد طعام سماع شروع ہوا فقرا وجد میں آئے۔ اودھر
باران شروع ہوا۔ اسقدر برسا کہ لوگ کہنے لگے اب موقوف ہوجاتا تو بہتر تھا +

والحمد للہ رب العالمین +

مجلس نہم

- سعادت قدمبوس میسر ہوئی۔ جناب خواجہ ذکر اللہ تعالیٰ بالخیر اُسوقت
حال و کیفیت میں تھے پوچھا کیا لکھتا ہے پھر فرمایا اس باب میں کچھ کہو ہی صوفی گہی قلندر بندہ نے
فی الحال یہ مصرع کہا ع گاہ صوفی و گہہ قلندر چیست + فرمایا دوسرا بھی کہو کہع چوں قلندر شدے
قلندر باش + پھر تھوڑی دیر فکر فرمائی اور کہا کیا لکھتا ہے پھر فرمایا میرا کیا وقت ہے کہ وعظ کہوں
اور تیرا کیا وقت ہے کہ قلندر ہوئے تو بہتر سب سے مشغولی بخدا ہے جا گوشہ گیری اختیار کر یہ صورت
جس شخص کی تو نے اختیار کی ہے وہ انہیں سے تھا کہ موئے سر بھی اُسپر گراں ہوئے تھے سر منڈا کر ایک مدت تک
قبر میں قبلہ رو جا بیٹھا اور ٹکٹکی آسمان کو باندہ کر حیران و مبہوت ہوگیا۔ دیکھ خود تو نے کیا کہا ہے +

س در عشق چہ جائے خانہ واریست + مجنوں شو و کوہ گیر و بخروش + مجھ میں اس بات نے اثر

کیا مگر اس طرح عرضداشت کی میں نے کہ اگرچہ مست ہوں مگر آپکی عنایت سے لوگوں میں رہتا ہوں اور لباس پہنتا ہوں اور تحصیل علم میں کوشش کرتا ہوں حضرت خواجہ نے بعد فکر کے سر اٹھایا اور آہ کی چشم حق بین سے بہائے فرمایا اگر ارشاد جناب شیخ کا نہوتا کہ ٹھہر رہنا اور جفا و قفا خلق کے اٹھانا تو کہاں میں اور کہاں شہر ہوتا میں ہوتا اور کوہ وشت اور مکرر یہ شعر زبان مبارک سے پڑھا۔

شعر در عشق چہ جائے خانہ داری ہست ✤ مجنوں شو و کوہ گیر و نخجروش ✤ مجھ میں اس کا ایسا اثر ہوا کہ مجلس سے باہر نکل آیا حیران تھا کہ کیا کروں کبھی دلمیں کہتا تھا کہ مقام خضر علیہ السلام میں جا کر مشغول ہوں کہ موضع باترہ عمدہ جگہ ہے کنارہ دریا فقرا رہاں حضرت خضر سے ملا کرتے تھے پھر یہ سوچا کہ جمعہ و جماعت فوت ہوگی بہتر ہے کہ کیلوکھری میں جا بیٹھوں وطن مالوف میرا اور قرب دریا بھی ہے میرے والد مولنا تاج الدین علیہ الرحمۃ وہیں رہتے تھے اور میرا مولد بھی وہیں ہے اور مزار شریف حضرت شیخ قدس سرہ العزیز کا بھی نزدیک ہے پھر یہ سوچا کہ یہ سب باتیں اپنی نمود کی ہیں کہاں جاؤں یہیں رہنا بہتر ہے کہ ملفوظات جناب شیخ الاسلام نصیر الحق والدین محمود سلمہ اللہ تعالی کی جو شروع کی ہیں اگرچہ احاطہ اُن سب باتوں کا نہو سکے مگر جو کچھ میری فہم ناقص میں آوے لکھا کروں کہ یادگار زمانہ رہے اور خیال میں آتا تھا کہ من بعد حضرت خواجہ اب کوئی فائدہ بیان نہ فرمائینگے مگر بعد چار روز کے جب حاضر خدمت شریف ہوا تو آپنے بہت فوائد بیان فرمائے بلکہ پچھلے فوائد کہے ہوئے بھی مکرر کہے والحمد للہ رب العالمین ✤

مجلس دہم دولت قدم بوس حاصل ہوئی۔ میرے آنے سے پہلے چند احباب بہار کی طرف سے آئے ہوئے تھے اور حضرت خواجہ فوائد بیان کرکے استغراق میں تھے خبر کچھ نہ تھی آنکھ اٹھا کر مجکو دیکھا اور بیٹھنے کا حکم کرکے پھر آنکھیں بند کرلیں اور دیر تک مستغرق رہے پھر آنکھیں کھولکر فرمایا اسوقت حضرت خواجہ فضیل کے بیان حکایت میں تھی کہ جاذبہ حق آیا اور حق کیجانب کھینچ لے گیا۔ پھر فرمایا سالک متدارک ساتھ جذبہ کے ہے اور مجذوبات مطلق ہیں اور فرمایا سلوک مشروط بارادت ہے ہاتھ کسی مرشد کا پکڑنا چاہئے کہ رہبر ہو اور طریقہ ذکر و فکر کا تعلیم کرے اور جہاں

Marfat.com

وقفہ عارض ہو دستگیری کرکے نکال لیجاوے میں نے عرض کی جسکا شیخ موجود ہو کیا اُسکو بھی وقفہ
واقع ہوتا ہے فرمایا ہاں اُسکو بھی سُلوک میں توقف واقع ہوتا ہے کہ المخلصون علی خطر عظیم نزدیکاں
راہیش بود حیرانی * پھر فرمایا ایک سالک متدارک بجذبہ ہے اور ایک مجذوب متدارک بسلوک یہ دونو
شیخی کے ہیں مگر مجذوب مطلق جیسے مجانین اور سالک نا متدارک بجذبہ یہ دونوں شیخی اور متابعت
کے لایق نہیں بن بعد فرمایا کہ سالک متدارک بجذبہ وہ ہوتا ہے کہ بقوت علم و عمل اور ارادت کے جوش
میں ہے سلوک کرے پھر آخر میں اُسکو جذبہ پیدا ہو اور مجذوب متدارک بسلوک وہ ہے کہ اول اُسکو
جذبہ حاصل ہو پیچھے سلوک کرے تیسرا واقف ہے کہ اُس نے بزور علم و مجاہدہ سلوک کیا ہے مگر بسبب
کسی لغزش کے کہ اُسے اُس راہ میں ہوئے یا بہ سبب فقدان کسی شرط کے شرائط اس راہ سے اوسی
اوپر نہیں چل سکتا جبتک شیخ وہاں سے اوپر نہ لیجاوے اسواسطے کہ اگر اُس کا کوئی شیخ نہوگا تو شیطان
ہر دم طمانچہ مارکر دور پھینک دیگا کہ من لیس لہ شیخ فشیخہ ابلیس مشہور ہے مگر جسکے حق میں عنایت ربانیہ
ہے اُسکو منزلِ مقصود پر پہنچا دیتی ہی پھر یہ بیت پڑہی **بیت** اُستادِ تو عشق است جو آنجا برسی * ۳۲
از خود بزبان حال گوید چوں کن * من بعد فرمایا کہ حضرت خواجہ فضیل عیاض قدس اللہ سرہ العزیز
مجذوب سالک تھے اور خواجہ بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ علیہ یہ دونوں مجذوب
سالک ہوئے ہیں اور یہ حکایت فرمائی کہ ایکدن خواجہ بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کاغذ زمین پر پڑا
پایا اُسکو اٹھاکر دیکھا تو اُسپر نام پاک اللہ تعالیٰ لکھا ہوا تھا اُسکو گرد و غبار سے صاف کرکے عطر ملا اور اوپر
طاق میں پاک و صاف جگہ رکھدیا ہاتف نے آواز دی یا بشر طیبت اسمی فطیبناک بعد اسکے قصہ حضرت
ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ کا کہا کہ وہ ایک دن تخت سلطنت پر بیٹھے ہوئے تھے خواجہ خضر اُس مکان
میں آئے کسی نے انکی ہیبت سے نہ روکا سب دروازوں سے گذرتے ہوئے خواجہ ابراہیم ادھم کے پاس
آئے اور کہا اے ابراہیم تمنے یہ سلطنت کس سے پائی ہے بولے باپ سے کہا انکو کس سے ملی تھی بولے دادا
سے کہا انکو کس سے پہنچی بولے پردادا سے حضرت خضر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا جب تمہارے پردادا مر
تو کیا کچھ اس سلطنت سے کوئی چیز اپنے ہمراہ لیتے گئے بولے کچھ نہیں لیگئے سوائے اعمال صالحہ کے

Marfat.com

پھر پوچھا جب تمہارے باپ کا انتقال ہوا تو اس مملکت سے کیا ہمراہ لے گئے بولے کچھ نہیں مگر اپنے اعمال پھر پوچھا تم آخر وقت کیا لیجاؤ گے بولے میں بھی کچھ نہ لیجاؤنگا سوا اپنے اعمال کے حضرت خضر نے کہا جب جانتے ہو کہ کچھ نہ لیجاؤ گے سوا نیک کاموں کے تو پھر نیک کاموں میں کیوں نہیں مشغول ہوتے اور یہ کہہ کر غائب ہو گئے خواجہ ابراہیم نے پوچھا لوگوں سے یہ کون شخص تھا اور کہاں گیا لوگ چاروں طرف دوڑے مگر کسی کو نہ پایا - لاچار لوٹ آئے خواجہ ابراہیم تخت سے اترے اور دلمیں انکے ایک وحشت پیدا ہوئی - پریشانی میں پھرنے لگے کاروبار ملک و بادشاہی کا مشکل ہے آسانی سے نہیں چھوٹ سکتا سوچا کہ محل میں جاؤں شاید مجمع حرم و کنیزوں میں دل کو آرام و راحت آوے اور یہ پریشانی کچھ رفع ہو مگر جب اندر گئے تو ہر عورت انکو شیر و مار کیطرح دکھائی دیتی تھی باہر نکل آئے اور دلمیں سوچنے لگے کہ شکار کو جاؤں شاید سیر و تماشے میں پریشانی کچھ کم ہو گھوڑے آراستہ ہو کر آئے ہمراہی تیار ہوئے سوار ہو کر شہر سے نکلے میدان میں ایک ہرن دیکھا انکے پیچھے گھوڑا دوڑایا کچھ دور بھاگ کر وہ ہرن کھڑا ہو گیا اور منہ پھیر کر عبارت فصیح میں کہا یا ابراہیم الخلقت لہذا وامرت بہذا یعنی اے ابراہیم کیا تو اسواسطے پیدا ہوا اور اس کام کا تجھ کو حکم ہوا ہے یہ آواز سنکر کھڑے ہو گئے اور ہرن کا پیچھا چھوڑا پھر گھوڑے کے نیچے زمین سے آواز آئی کہ واللہ ما خلقت لہذا وما امرت بہذا یعنی قسم خدا کی تو اس واسطے نہیں پیدا ہوا اور اس بات کا تجکو حکم ہوا ہے پھر تو خواجہ ابراہیم کو طاقت نہ رہی گھوڑے سے اترپڑے اور تنہا جنگل کو چلے لشکر میں شور و واویلا پڑا سب نے جمع ہو کر منت کی گھوڑا سواری کو پاس لائے خواجہ ابراہیم نے کہا میں نے ترک سلطنت کی جسکو چاہو یہ کام سپرد کرو ہر چند فہمائش اور کوشش کی کچھ مفید نہ ہوئی - لوگوں کو لوٹا دیا تنہا رہ گئے وہاں جنگل میں ایک ساربان تھا اسکی کملی اس سے مانگ لی اور لباس شاہی اسکو دیا پھر اس کملی کو پیچھے سے پھاڑ کر گردن میں ڈال لی اور بیابان کی راہ لی ایک جگہ جنگل میں ستر مرد مرقع پوش سر پر خاک ڈالی ہوئی پڑے دیکھے حیران ہوئے یہ کیا معاملہ ہے ہر شخص کے پاس جا کر کان لگایا کہ کوئی بات سننے میں آئے کسی کی آواز نہ سنی سب مرے ہوئے پڑے تھے یہ ہر ایک کو اسیطرح دیکھتے ہوئے جب تشریف

Marfat.com

درویش کے پاس آئے تو اُسنے سر اُٹھایا اور آنکھ کھولی اور کہا اے ابراہیم ہم ستر درویش محبت الٰہی میں مرقع پوش ہوکر نکلتے تھے۔ اور وعدہ کیا تھا کہ خدا کیواسطے سفر کریں اور کسی چیز سے خوش نہوں سوائے جمال پروردگار عزشانہ کے جب اس بیابان میں پہونچے تو خواجہ خضرؑ ہم سے ملے اُن سے ملکر ہمکو خوشی ہوئی اور دلمیں سمجھے کہ مُلاقات ایسے بزرگ سے ہوئی۔ یہ سفر ہمارا مقبول ہے اُسیوقت غیب سے آواز آئی کہ اے مُدعیاں کاذب کیا تم نے اقرار نہ کیا تھا کہ ہم کسی چیز سے سوائے مُشاہدۂ جمال واحد متعال کے خوش نہونگے اب کیسے ایک فقیر کے آنے سے خوش ہوئے۔ خضر کون ہے ہمارا ایک بندہ ہے سو اس بات کے خوف سے سبنے وفات کی فقط مجکو باقی رکھا کہ تو آوے تو تجھ سے یہ راز کہدوں اور یہ کہکر اُسنے بھی وفات کی وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ ؀

مجلس یازدھم - سعادت قدم بوس حاصل ہوئی جناب خواجہ ذکرہ اللہ تعالیٰ بالخیر باتوں میں تھے اور شرح اس قول کی شروع کی تھی کہ کما تکونوا یولّی علیکم یعنے تم جیسے ہوگے حاکم و والی بھی تمہاری اُسیطور کے مسلّط ہونگے جب میں محفل میں حاضر ہوا اور احباب اپنے اپنے مقاموں پر باطمینان بیٹھ گئے تو جناب خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کلام پھر سرے سے شروع کرتا ہوں اور یہ قصہ کہا ایک درویش تھا کسی شہر میں گیا دیکھا شہر خوب آباد و آراستہ ہے مکانات مکلف عمدہ دورویہ دوکانیں طباخ و قصّاب و حلوائی و بزاز وغیرہ سامان والوں کے اسباب سے بھرے ہیں بلند و پختہ کوچے صاف درویش نے دلمیں کہا کیا خوب یہ شہر ہے اسمیں کچھ مدّت رہنا چاہیے پھر کہا تحقیق کرلینا چاہتے۔ کہ بادشاہ یہاں کا کیسا ہے اسمیں ایک گروہ مُسلمانوں کا قریب آیا اُس نے اُن سے جاکر پُوچھا اے بھائیو میں اس شہر میں ابھی آیا ہوں اسکو عمدہ و آراستہ معمور و آباد دیکھ کر چاہتا ہوں کہ یہاں سکونت کروں پھر دلمیں آیا کہ اول دریافت کروں بادشاہ یہاں کا کیسا ہے فی الفور تم لوگ سامنے آئے اب مجکو حال بادشاہ سے مطلع کرو کہ تعلق اللہ سے اُسکا معاملہ کیسا ہے اُن سبنے کہا بادشاہ سنّت جماعت عامل دیندار رعیّت پرور ہے یہ کہکر وہ لوگ چلے گئے۔ بعد اُنکے ایک اور گروہ مُسلمانوں کا آگے آیا اُسنے اُنسے بھی وہی سوال کیا اُنھوں نے کہا بادشاہ

Marfat.com

یہاں کا ظالم مفسد جاہل رعیّت آزار ہے درویش یہ اختلاف تقریر سُنکر حیران ہوا کہ میں کس گروہ
کے قول پر عمل کروں کہ ایک اچھا کہتا ہے دوسرا بُرا اسی حال میں ایک عالم متقی روبرو آیا درویش
نے اُس سے بڑھ کر کہا مولانا مجکو ایک مشکل واقع ہوئی ہے وہ یہ ہی کہ میں کس گروہ کے کہنے پر عمل
کروں اور تمام ماجرا بیان کر دیا اُس عالم نے کہا دونوں کے قول پر عمل کر یہ بولا بڑی مشکل ہوئی۔
دونوں قول باھم مخالف ہیں دونوں پر کس طرح عمل ہو سکے عالم نے کہا شاہ صاحب جس گروہ نے
بادشاہ کو عادل رعیّت پرور اچھا کہا ہے اُن لوگوں کا معاملہ اللہ تعالیٰ سے اچھا اور بہتر ہے اللہ
تعالےٰ نے اُنپر بادشاہ کو ساتھ نیکی کے مقرر کیا ہے وہ اُنپر عدل و مرحمت کرتا ہے اور جس گروہ نے
ظالم مفسد رعیّت آزار کہا اُنکا معاملہ اللہ تعالیٰ سے اچھا نہیں اللہ تعالیٰ نے اُنپر بادشاہ کو جابر کر دیا
ہے موافق مضمون اس حدیث شریف کے کہ کما تکونوا یولی علیکم ایک عزیز نے اھلِ محفل سے عرض
کی کہ ملفوظ حضرت خواجہ عثمان رح ہارونی قدس اللہ سرہ العزیز میں لکھا ہوا ہے کہ درویشوں کا مقولہ ہے
کہ جو دو گاؤ ذبح کرے اُسنے گویا دو خون کئے اور جو چار ذبح کرے گویا چار خون کئے اور چار گوسفند
ذبح کرے اُسنے گویا ایک خون کیا حضرت خواجہ نے فرمایا لفظ ہارونی نہیں ہے بلکہ ہرونی بلا الف کے
ہے اور ہرون نام اُس گانوں کا ہے جہاں کے حضرت خواجہ عثمان قدس سرہ العزیز تھے پھر فرمایا
ایسے ہی بزرگوں کے حق میں آیا ہے کہ الرجال فی القری یعنے مرد گانوں میں ہوا کرتے ہیں اور اکثر
مشائخ اور مردانِ خدا گانوں میں ہوئے ہیں پھر فرمایا وہ ملفوظ اُنکا نہیں ہے میری نظر میں بھی
آیا ہے اُسمیں بہت ایسی باتیں ہیں کہ مُناسب اُنکے ارشاد و علم کے نہیں پھر فرمایا یہ ہے حضرت
پیر و مُرشد جناب سلطان الاولیا قدس سرہ العزیز فرماتے تھے میں نے کوئی کتاب تصنیف
نہیں کی اسواسطے کہ خدمت شیخ الاسلام حضرت فریدالدین رح اور شیخ الاسلام حضرت مولانا قطب الدین
رحمۃ اللہ علیہ اور باقی خواجگان چشت وغیرہ مشائخ جو داخل ہمارے شجرہ میں ہیں کسی نے کوئی تصنیف
نہیں کی ہے میں نے عرض کی فوائد الفواد میں ہے کہ ایک شخص نے جناب سلطان الاولیا قدس سرہ
العزیز کی خدمت میں عرض کی میں نے ایک معتبر سے سُنا ہے وہ کہتا تھا کہ میں نے آپ کی تصنیف

Marfat.com

سے ایک کتاب دیکھی ہے حضرت سلطان الاولیا رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اُسنے غلطی کی میں نے
کوئی کتاب تصنیف نہیں کی ہے اس واسطے کہ ہمارے خواجگان نے کوئی تصنیف نہیں کی یہ سنکر
حضرت خواجہ ذکرہ اللہ تعالیٰ بالخیر نے ارشاد کیا کہ واقعی حضرت سلطان الاولیا نے کوئی کتاب نہیں
تصنیف کی پھر میں نے عرض کی کہ یہ جو رسالے اسوقت میں دستیاب ہوتے ہیں ملفوظات
حضرت شیخ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ اور ملفوظات حضرت شیخ عثمان ہرونی رحمۃ اللہ علیہ کیا ان بزرگوں کے
حضرت کے وقت میں ظاہر ہوئے تھے خواجہ ذکرہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا نہ تھے اگر اُن حضرات کی
تصنیف سے ہوتے تو بڑے حضرت ذکر انکا فرماتے اور دستیاب ہوتے اور یہ حکایت فرمائی
کہ حضرت خواجہ عثمان ہرونی رحمۃ اللہ علیہ کو صحبت ایک مجذوب کی رہی ہے اسکا نام چرک تھا ایک بار
وہ مجذوب کسی شہر میں گیا اور جامع مسجد میں جاکر درمیان محراب کے سو گیا اُس مسجد کی چھت اور
دیواریں سب چوبیں تھیں نماز کیوقت موذن نے آکر پانوں پکڑے اُسکو کھینچا وہ جاگ اُٹھا اور
ایک آہ کی منہ سے آگ نکلنے لگی اور مسجد جلنے لگی اور مجذوب وہاں سے چل نکلا آگ شہر کے مکانوں ۳۶
میں پہونچی اور شہر جلنے لگا حضرت عبداللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ اُس شہر میں تھے آپسے لوگوں نے یہ ماجرا
ذکر کیا کہ ایک درویش مسجد جامع میں سوتا تھا موذن نے گستاخی سے اُسکا پانوں پکڑ کر کھینچا اُس
نے ایک آہ کی آگ اُسکے منہ سے نکلی اوّل مسجد میں لگی پھر شہر میں اور وہ درویش چلا گیا اب شہر جل
رہا ہے شیخ عبداللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا وہ فقیر کدھر کو گیا لوگوں نے کہا فلانی طرف شیخ اُس
طرف گئے اور اُس سے ملے کہا اے درویش یہ شہر مجھکو بخشدے بولا نہ بخشوں گا اتنا مہربانی کرو اور
مجھکو بخشدو بولا جاتا تہائی شہر تجھکو دیا اُنہوں نے کہا اور کچھ اسپر زیادہ کرو بولا دو ثلث دئے شیخ لوٹ آئے
ایک ثلث شہر جل گیا تھا اور دو ثلث سلامت اور اُسیکے ساتھ یہ بھی بیان کیا کہ ایک بار حضرت
خواجہ عثمان ہرونی رحمۃ اللہ علیہ [illegible] مکانوں میں پہنچے کہ وہاں آتش پرست رہتے تھے اور ایک کنڈ میں
بڑا سالہا سال سے آگ جلاتے تھے اور بجھنے نہ دیتے تھے سب اُس آگ کو پوجتے اور تعظیم
کرتے تھے خواجہ صاحب [illegible] کے پاس گئے اور اُن آتش پرستوں سے کہا تم اتنی مدت سے اس

Marfat.com

آگ کو پوجتے ہو کیا ممکن ہے کہ تم اسکے اندر جاؤ اور یہ تمکو نہ جلائے سب نے کہا یہ ہم سے نہیں ہو سکتا
حضرت خواجہ نے فرمایا اگر میں اسکے اندر چلا جاؤں اور آگ مجھکو نہ جلائے تو کیا تم مسلمان ہو جاؤ گے وہ
بولے اگر تو اسکے اندر جاوے اور آگ تجکو نہ جلا جاوے تو بیشک ہم سب مسلمان ہو جاوینگے حضرت خواجہ
نے اُنکے ایک بچہ کو گود میں اُٹھا لیا اور آگ میں گھسکر اسکے ساتھ آرام سے بیٹھ گئے وہ لڑکا آپ کے پہلو کے پاس
بیٹھ کر کھیلنے لگا آتش پرستوں میں ایک شور و غُل ہوا سب جمع ہوئے اور اُنکی سلامتی دیکھ کر سب نے
کلمہ پڑھا اور مُسلمان ہوئے پھر حضرت خواجہ آتشکدہ سے باہر آئے اور اُس لڑکے کو بھی باہر لائے۔
اُن لوگوں نے لڑکے سے پوچھا کہ آگ میں تیرا کیا حال تھا اُس نے کہا میں ایک سبزہ باغ میں بیٹھا ہوا تھا
بعد اسکے کرامت اولیا میں بیان شروع کیا فرمایا کرامت بطریق دوام نہیں ہوتی اور بیشک مسئلہ کرامت
دو علماء نے اس آیۃ شریف کلام مجید سے کیا ہے فتقبلها ربها بقبول حسن وانبتها نباتا حسنا وكفلها زكريا
كلما دخل عليها زكريا المحراب وجد عندها رزقا قال يا مريم انى لك هذا قالت هو من عند الله یعنی ہر
کہ حضرت زکریا پیغمبر علی نبینا وعلیہ الصلوات والسلام جب بیت المقدس میں آتے حضرت مریم کے پاس
پاس کھانا پینا موجود پاتے پوچھتے یہ کہاں سے آیا ہے حضرت مریم فرماتیں یہ اللہ تعالی کے پاس سے آیا
ہے بس ہر بار سوال حضرت زکریا کا اور جواب مریم کا [illegible] حضرت مریم ولیہ تھیں
کرامت اولیا بطریق دوام نہیں ہوا کرتی من بعد حکایت بیان فرمائی حضرت جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالی عنہا کی بیان فرمائی کہ جب چند لوگوں نے حضرت عائشہ صدیقہ پر تہمت لگائی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر میں تشریف لائے اور عائشہ صدیقہ بیٹھی ہوئی تھیں آنحضرت
نے فرمایا یا عائشہ ان کنت الممت ذنبا فاستغفر الله فان العبد اذا تاب [illegible] الله عليه [illegible] رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کلام سنکر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نہایت غمگین اور [illegible] ہوئیں
اور اپنے والد حضرت ابوبکر سے کہا تم میری طرف سے آنحضرت کو جواب دو انہوں نے کہا واللہ میں
نہیں جانتا کیا جواب دوں آنحضرت کو پھر اپنی والدہ سے بولیں کہ تم میری طرف سے آنحضرت کو جواب دو
انہوں نے بھی عذر کیا ناچار حضرت عائشہ صدیقہ بولیں کہ [illegible]

Marfat.com

یعنے اگر سچ کہونگی تو مجکو جھوٹا جانوگے اور جو جھوٹ کہوں تو سچا سمجھوگے اسی اثنا میں اثر وحی پیشانی مبارک
پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر ہوا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ حال دیکھ کر کہا عنقریب
اللہ تعالیٰ میرا سچا ہونا بیان فرماویگا۔ مگر ماں باپ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کے دونوں سجدہ میں گر پڑے
تھے اور بگریہ وزاری جناب باری میں دُعا کرتے تھے کہ اے پروردگار ہماری عزت وناموس تیرے ہاتھ
ہے ہمکو مخلوق میں شرمندہ وبدنام نہ کرنا ادھر بعد نزول وحی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پکار کر کہا اے
عائشہ بشارت اور مُبارکی ہو مجکو اور تجکو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جواب میں کہا۔
الحمد للہ لا بحمدک بحمد اللہ تعالےٰ یعنے شکر واحسان خاص اللہ پاک کا ہے اور اس آیۃ نے نزول فرمایا الذین
جاؤ بالافک آخر رکوع تک پھر ان لوگوں پر جنہوں نے تہمت لگائی تھی حد قذف جاری کی اور مروی
ہے کہ زمانِ تہمت میں کہ ہنوز آیتہ برات نازل نہوئی تھی اور صحابہ رنج وفکر میں تھے حضرت ایوب انصاریؓ
نے اپنے گھر میں یہ قصہ اپنی بیوی سے بیان کیا کہ لوگوں نے تہمت حضرت عائشہ صدیقہ پر لگائی ہے
انکی بیوی نے سنتے ہی کہا واللہ یہ تہمت جھوٹی بنائی ہوئی ہے ایوب انصاری نے کہا جسبات کا
علم نہ ہو اُسمیں قسم مت کہا انھوں نے کہا اے ایوب اگر بجائے عائشہ کے میں ہوں اور بجائے صفوان
کے تم تو کیا تم کو مجھ پر گمان ایسی بات کا ہوگا انھوں نے کہا ہرگز نہیں وہ بولیں واللہ عائشہ مجھ سے
پاک وصاف زیادہ ہیں پھر کہا اگر بجائے صفوان کے تم ہو اور بجائے عائشہ میں ہوں تو تمکو اپنے اوپر
ایسی بات کا گمان ہوگا کہا نعوذ باللہ ہرگز نہوگا بولیں واللہ صفوان تم سے زیادہ پاک وبہتر ہے ایک
دوست محفل میں حاضر تھا عرض کی میں نے کتاب منہاج العابدین میں ایک بات دیکھی ہے وہ
مجھ کو بہت مشکل معلوم ہوئی ہے اول لکھا ہے کہ التعلق بالاسباب حتو جہل بعد اسکے لکھا ہے کہ
سالک راہ حق کو اگر شیطان وسوسہ ڈالے کہ تیرے اہل وعیال میں اگر تونے توکل کیا تو وہ سب خراب
ہوجاوینگے تو جواب اسکا یہ ہے کہ سمجھے میرے فرزند وعیال یا اولیاء ہیں یا اشقیا اگر اشقیا وبدبخت
ہیں تو مجکو انکا کچھ غم نہیں اور اگر اولیاء وصالحین ہیں تو وہ سایہ عنایت آلہی میں ہیں میں کیوں انکا غم
کروں انکا مددگار تو خداوند کریم ہے پھر جناب خواجہ نے فرمایا کہ کسب کرنا مانع توکل کا نہیں ہے اگر کوئی

Marfat.com

عیالدار کچھ کسب کرے اور نظر اُسکے دلکی اُس کسب پر نہو بلکہ اللہ تعالیٰ کیطرف ہو تو وہ متوکّل ہے اور اگر کسب کرتا ہے اور نظر دل کسب پر ہے تو ایسا تعلّق اسباب کا حمق اور جہالت ہے اور یہ آیت شریف

پڑھی وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ؀ اور اس پر یہ حکایت امام طائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی فرمائی کہ آپ سفرِ حج میں ہمراہ ایک قافلہ کے گئے تھے - قافلہ راہ بھولکر ہر طرف پھرتا تھا اُنکی نگاہ ایک حبشی پر پڑی کہ دامنِ کوہ میں بیٹھا تھا برہنہ پشت شکم سے لگا ہوا آپ اُس حبشی کے پاس گئے اور پوچھا ہم کس طرف جاویں اور راہ کدھر ہے اُس نے راہ بتائی اُنھوں نے دلمیں کہا یہ حبشی بیابان میں رہتا ہے بھوکا معلوم ہوتا ہے کچھ کھانا اسکے پاس لیجاؤں شاید یہ کھاکر سیر ہووے پھر قافلہ سے خشک روٹیاں جمع کرکے اُسکے پاس لیگئے حبشی یہ دیکھ کر اُنپر گرم ہوا اور نام لیکر کہا اے فلانے یہ کیا حرکت ہے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ حیران ہوئے کہ اس نے میرا نام کیسے جانا - اُس نے کہا تو اس خدمت سے خوش ہوا نہیں جانتا کہ حق تعالیٰ بلا واسطہ تیرے مجھ کو ہمیشہ رزق پہونچاتا رہتا ہے انھوں نے تعجب کیا اور دلمیں کہا کیا قوت ایمان اور توکّل پورا اسکا ہے حبشی نے انکے اس خطرہ سے مطلع ہوکر کہا کہ کیا تعجب کرتا ہے اگر بندگانِ خدا کہیں تو یہ سب پہاڑ اپنی جگہوں سے چلنے لگیں ہنوز اُسنے یہ بات پوری نہ کی تھی کہ سب چلنے لگے اُس نے دیکھ کر کہا میں بات کہتا ہوں تمکو حکم نہیں کرتا اپنی جگہ پر ٹھیرے رہو وہ پہاڑ ٹھہر گئے مقصود یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ پر توکّل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکو ہر کام میں کافی ہوتا ہے ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ والحمد للہ رب العلمین ؀

مجلس دوازدہم - سعادت قدمبوس میسر ہوئی پہلے یہ فرمایا کہ اسوقت زیارت شیخ الاسلام حضرت قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ سے آیا ہوں اور یہ بات بڑے ذوق شوق سے کہی پھر کچھ دیر مراقب و خاموش رہے تا حق تعالیٰ شانہ کیا کہلواتا ہے اسی درمیان میں ایک عزیز نے سوال کیا کہ یہ حال جو درویشوں کو ہوا کرتا ہے کہاں سے ہے اور کسطرح ہوتا ہے آپ نے فرمایا حال نتیجہ اعمال ہے اور عمل دو قسم ہیں عمل جوارح اور یہ ظاہر ہیں دوسرا عمل قلب اور اس عمل کو مراقبہ کہتے ہیں والمراقبۃ ان تلازم قلبك العلم بان اللہ تعالیٰ ناظر الیك پھر فرمایا اوّل انوار علم علوی سے ارواح پر نازل ہوتے

Marfat.com

ہیں پھر اُنکا اثر دلوں پر پڑتا ہے اسکے بعد جوارح پر اور اعضا کہ تابع دل کے ہیں جب دل متحرک ہوتا ہے
اور اعضا بھی حرکت کرتے ہیں پھر فرمایا جب آدمی کو انابت ظاہر ہوتی ہے تو اگر بسبب ندامت کے
معصیت سے ہے تو جانے منشا اس ارادت کا ظاہر قلب ہے اور اگر شوق و ذوق سے ہے تو منشا
اُس ارادت کا باطن قلب ہے اور اگر اس انابت کے بعد ترک ماسوی اللہ پیش آوے تو منشا اُس ارادت کا
لطیفہ سر ہے اُسپر عبارت عوارف کی ارشاد فرمائی کہ للمبتدی صاحب وقت وللمتوسط صاحب حال والمنتہی
صاحب انفاس اور عزیزوں کو یہ بات مشکل معلوم ہوئی مطلب دریافت کرنے لگے حضرت خواجہ رحمۃ اللہ
علیہ نے اوّل تو جواب سائل کی طرف فرما کر کہا کہ اوّل تم کہو اس بارہ میں کیا سُنا ہے عوارف پڑھی ہے
یا نہیں اُسنے کچھ جواب نہ دیا حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے افادہ فرمایا کہ المبتدی صاحب وقت کیا معنے
صوفی مبتدی وہ ہے کہ اپنا وقت غنیمت جانے اور خیال کرے کہ سوا اُسکے اور وقت پاتا ہوں یا
نہیں اور اپنے اُس وقت کو غنیمت سمجھکر تلاوت یا نماز یا فکر میں صرف کرے اور جب سالک حفظ
اوقات پر مستقیم ہوا اور اپنے اوقات کو انواع عبادات و ریاضات سے معمور کیا اور استقامت پائی
تو امید ہے کہ اب صاحب وقت ہو جاوے اور موہبت نتیجہ مکاسب کے ہیں اور حال اثر ان انوار کا ہے
جو عالم علوی سے ارواح پر نازل ہوتے ہیں پھر اُنکا اثر دلوں پر پہونچتا ہے اور دل سے طرف اعضا کے
سرایت کرتا ہے اور حال پر طریق دوام نہیں ہوتا کہ الوقت سیف قاطع وارد ہے اور اگر حال کو دوام
ہو تو وہ مقام ہو جاتا ہے پھر فرمایا منتہی صاحب انفاس ہے اور ارباب طریقت نے ایک اور معنے
بھی کہے ہیں یعنی جو کچھ وہ کہے یا ارادہ کرے اللہ تعالیٰ وہی کر دیتا ہے پھر کہا یہ باتیں اصطلاح سے
متعلق ہیں بعض مشائخ کی اصطلاح میں صاحب وقت اسکو کہتے ہیں کہ وقتاً فوقتاً اسکو حال پیدا ہوا کرتا ہے
مگر غالب نہیں ہوا کرتا سو یہی المبتدی صاحب وقت کے ہیں اور متوسط صاحب حال اُسکو کہتے ہیں کہ حال
اسکو غالب ہو یعنے اکثر اوقات اُسپر حال ظاہر ہوا کرے والمنتہی صاحب انفاس صاحب انفاس اُسکو
کہتے ہیں جسکا حال بمقدار انفاس ہو جاوے وہ نہیں ہوتا کہ حال کوئی دم منقطع ہو اُسکے نفس کا
نہیں ہوتے کیونکہ حال اُسکا مقام ہو گیا ہے اور یہ فرما کر سرد سانس لئے اور یہ حدیث شریف پڑھی۔

Marfat.com

ان لربکم فی ایام دھرکم نفحات الا فتعرضوا لھا یعنے تحقیق تمہارے پروردگار کو تمہارے ایام روزگار میں

خوشبوئیں ہیں پس ساتھ اور فرمایا یہ امور وجدانی ہیں جب عبادت میں شب بیدار رہیں تو صبح کو

بوئے خوش محسوس ہوتی ہے پھر فرمایا اگر درویش رات کو بھوکا سووے اور آخر شب کو عبادت میں جاگے

اور ایسا مشغول بخدا ہو کہ تعلق باطن اسکا کسی چیز سے نہ ہو تو نزول انوار کا ارواح پر مشاھدہ کرتا ہے خواہ

اسیوقت کوئی جاوے اور ترک علایق کر کے مجاھدہ کرے بیشک یہ احوال اسپر ظاہر ہونگے اسمیں انشاء اللہ

تعالیٰ کچھ شبہ نہیں اور اسکے مناسب یہ شعر پڑھا

شعر

نظر در دیدہا ناقص فتاد است	وگرنہ یار من از کس نہان نیست

پھر فرمایا اصل کار محافظت نفس کی ہے مراقبہ میں صوفی کو لازم ہے کہ اپنے نفس کو نگاہ رکھے یعنے سانس

روکے تا جمعیت باطن حاصل ہو جب سانس لیگا تو باطن پریشان ہوگا اور خرابی پاویگا ایک عزیز نے

پوچھا کہ سانس بزور روکے یا خود رک جاوے فرمایا اول میں خود روکے اور اسمیں مبتدی کو سعی و

کوشش چاہیے بعد کو سانس خود رکنے لگتا ہے مراقبہ میں اسیواسطے کہا ہے کہ صوفی وہ ہے جو سانس

گنتے ہوئے لے کہ ایک معنی المنتھے صاحب نفس کے بھی کہے ہیں اور گروجوگیوں کے جنکو سدہ کہتے ہیں

سانس گنتے ہوئے لیا کرتے ہیں یہ کہکر پھر ایک آہ سرد سینہ مبارک سے لی اور فرمایا ہماری تمہاری مثال

اس بھوکے درویش کی سی ہے کہ روبرو دوکان باورچی کے جاوے اور پختہ نعمتیں دیکھکر انکی

خوشبوئیں سونگھنے لگے رفیق سے کہے تیرے پاس قیمت ہو تو خرید کر کھا اب مجھکو فرصت مشغولی اور

اور خلوت کی نہیں ہے دن بھر مخلوق کے ساتھ بیٹھنا چاہیے بلکہ قیلولہ بھی میسر اکثر نہیں ہوتا بارہا قیلولہ

کرنا چاہتا ہوں جگا دیتے ہیں کہ فلانا آیا ہے اٹھئے اور تم لوگوں کو کہ فرصت ہے کیوں مشغول نہیں رہتے

اسیر میں نے عرض کی کہ ہر چند جناب کا ظاہر خلق سے مشغول معلوم ہوتا ہے مگر باطن شریف ہمیشہ حق

سے مشغول ہے پھر فرمایا اگر شب بیدار رہوں تو البتہ کچھ ذکر و شغل یا وظیفہ ادا ہوتا ہے مگر دن میں ہرگز

کچھ نہیں ہوسکتا لیکن عنایت ربانیہ سے نا امید نہیں ہوں اور یہ بات نہایت شکستہ دلی سے

Marfat.com

فرمایا گریہ کیا اور یہ بیت پڑھی شعر

ایں دل تو تہی کہ در چہ انداختہ ام	ناامید نیم کہ برآید روزے

بعد اسکے گفتگو وصول الی اللہ اور طمانیت قلب کے ذکر میں آئے فرمایا نظر دل پر رکھ کر اور دلکو طرف حق کے متوجہ کرکے اور غیر حق کو دل سے نفی کرکے واسطے مشغولی کے بیٹھنا چاہئے۔ تب دیکھے کیا کچھ حاصل ہوتا ہے اور اس باب میں یہ حکایت فرمائی کہ ایک درویش سے پوچھا تمنے مشغولی کس سے سیکھی ہے کہا گربہ سے اس واسطے کہ دیکھا ہے تمنے بلی چوہے کے بل پر ایسی حاضر اور متوجہ ہوکر بیٹھتی ہے کہ دم اور مونچھ تک کے بال اسکے نہیں ہلتے ؛

مجلس سیزدہم ۔ سعادت پابوس حاصل ہوئی جناب خواجہ ذکر اللہ تعالی بالخیر باتوں میں تھے اور یہ فرمارہے تھے کہ علماء طریقت کے نزدیک اگر حضوری نہو تو نماز روا نہیں اور اسکو قیاس ایک مسئلہ شرعی پر کیا ہے کہ اگر امام یعنی والی مسافر ہے تو حکم مقتدی کا بھی وہی ہوتا ہے اگرچہ اس نے نیت اقامت کی کری ہو اور اگر امام مقیم ہے تو مقتدی بھی مقیم ہوتا ہے اگرچہ نیت سفر کی کرے یہی حال دل کا نسبت ۴۴
اور اعضاء کے ہے حسب ارشاد جناب نبوت مآب کے ان فی جسد ابن آدم مضغۃ اذا صلحت صلح جمیع البدن واذا فسدت فسد جمیع البدن الا وہی القلب فرمایا دل امیر اور اعضاء کا ہے اور قبلہ دل کا ذات پاک حق سبحانہ کی ہے اور قبلہ جوارح متابعت دل کے ہے پس جب دل اپنے قبلہ سے منہ پھیرے تو اور سب اعضاء بھی پھر جاتے ہیں پھر فرمایا ایک بزرگ سے پوچھا کہ اگر مصلے کے اوپر نماز میں دل پر دنیا کا خیال گذرے تو کیا واجب آتا ہے اور اگر عقبیٰ کا خیال آوے تو کیا واجب ہوگا اس نے کہا اگر دنیا آوری تو وضو واجب ہوتا ہے کہ دنیا مردار ہے الدنیا جیفۃ مردار چیز کو اگر دل میں سوچے جو مقام مناجات کا ہے ساتھ حق کے یا نہ سوچے دونوں حال میں وضو کافی ہوگا اور اگر عقبیٰ کا خطرہ گذرے جو مطلوب زہاد و عباد کا ہے تو بنظر تشدید میں کہتا ہوں غسل لازم آویگا پھر حال استغراق کا نماز میں فرمایا کہ ایک بار سخت کانٹا پائے مبارک حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ میں چبھ گیا تھا اور درد اندر تک تھا لہذا اسکو نہ نکال سکتے تھے لوگوں نے باہم صلاح کی کہ جب یہ نماز میں مشغول ہوں تو کانٹا نکالا جاوے حضرت

Marfat.com

امیر نے نماز میں سجدہ کیا لوگوں نے وہ خار پائے مبارک سے نکال لیا اور آپکو کچھ خبر نہ ہوئی سبحان اللہ کیا استغراق ہے کہ خار محکم پانوں سے نکالیں اور آپکو خبر نہ ہو پھر حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی حکایت بیان فرمائی کہ ایک بار آپ قرآن شریف کی تلاوت کرتے تھے اُنکے چھوٹے بھائی شیخ احمد نے آکر سلام کیا۔ امام نے کچھ جواب نہ دیا جب تلاوت سے فارغ ہوئے تو بھائی پر عتاب کیا کہ میں تلاوت میں تھا مجھے سلام کیوں کیا انہیں باتوں کیواسطے علم سیکھتے ہیں آپکے بھائی شیخ احمد نے علم زیادہ نہ پڑھا تھا مگر نہایت صاحب کشف تھے اُنہوں نے یہ سنکر کہا کہ اے بھائی جسوقت میں نے آپکو سلام کیا تھا آپ اُسوقت منڈی کی دوکانوں میں تھے اور واقعی ایسا ہی تھا کہ موقع اُنکے تشریف لانے کا امام کا خیال اُسطرف گیا تھا میں نے بعد تمام اس حکایت کے خدمت مخدوم میں عرض کی کہ وفور علم امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا تو معلوم ہے مگر انکا خطاب حجۃ الاسلام نہ معلوم کیسے ہوا کسی بادشاہ کا دیا ہوا یا کسی اور کا فرمایا اُسوقت کے علماء نے انکو اپنی تحریر میں حجۃ الاسلام لکھا ہے اور اُسوقت کے اکثر علماء اُنکے شاگرد تھے پھر فرمایا جب سالک کامل ہو جاتا ہے تو اُسکو قوت طیران کی حاصل ہو جاتی ہے خواہ عالم علوی میں ہو خواہ سفلی میں اور بعضے ایسے ہیں کہ تابع قالب کے ہیں اور قالب تابع روح کا پس جہانتک روح طیران کرتی ہے قالب جوارح بھی وہاں تک طیران کرتے ہیں پھر اسی معنے میں یہ حکایت فرمائی کہ غزنی میں محمود نام ایک دیوانہ تھا سید اجل غزنی کہ متولی تمام مدارس کی بھی اُسکو مفوض تھی اُس دیوانہ کا معتقد ہو گیا ایکبار وہ سید اجل متولی مدارس اُس دیوانہ کے پاس آیا دیوانہ نے اُس سے کہا اے سید آج بعد نماز عشاء کے کنجیں مدارس کی اپنے خود ہاتھ میں لیکر جانا اور ہر حجرہ کو خود کھولکر اندر جانا سید نے یہ بات قبول کی اور پہر رات گئے کنجیں مدارس کی خود اپنے ہاتھ میں لیکر گھر سے نکلا پہلے قریب کے مدرسہ کو جاکر کھولا جب اندر گیا دیکھا محمود دیوانہ محراب کے روبرو بیٹھا ہوا ہے قرآن شریف رحل پر روبرو کھلا رکھا ہے اور شمع و قندیل روشن ہے تبتل و مشغولی کمال درجہ میں مشغول ہے سید خاموش وہاں سے لوٹ آیا اور دوسرے مدرسے میں گیا وہاں بھی محمود دیوانہ کو اسی طرح دیکھا غرضکہ سب مدرسوں میں گشت کی یہی حال معائنہ کیا پھر کلام مکان میں واقع ہوا کہ روا ہے ایک شخص ایک وقت میں مشرق میں بھی ہو اور مغرب میں بھی یا ایک مکان کے متعدد گوشوں میں موجود ہو مگر علماء نے فرمایا ہے کہ اعتقاد کرنا ایک شخص کا ایک وقت دو مکانوں میں نہ چاہئے۔

Marfat.com

والحمد للہ رب العالمینؐ

مجلس چہاردہم - سعادت قدم بوس حاصل ہوئی - ایک شخص موضع سامانہ سے آیا تھا - جناب خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اُسکا حال دریافت کیا وہ بھائی مولانا فخر الدین زرادی کا تھا ارشاد فرمایا کہ میں اور مولانا فخر الدین ایک جگہ پڑھتے تھے مگر مولانا کا عقیدہ درویشوں سے نہ تھا ایکدن میں نے مولانا سے کہا کہ ایکبار میرے ہمراہ جناب مستطاب شیخ معظّم سلطان الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ میں چلو مولانا نے کہا وہاں جاکر کیا کرونگا اور اُنکی مُلاقات سے مجکو کیا حاصل میں نے مکرّر سہ کرّر کہا اور اُدھر چلنے میں بہت اصرار کیا تو اُنہوں نے قبول کیا جب ہم دونوں خدمت فیضدرجت شیخ میں گئے تو حضرت نے فوائد علمی بہت بیان کئے یہاں تک کہ مولانا شیخ کی حُسن تقریر اور بیان شافی سُنکر حیران ہوگئے - جب ہم خدمت سے لَوٹ آئے تو گھر آکر میں نے پُوچھا مولانا کہو راضی ہوئے یا نہیں کہا بھائی بیشک تم حق پر تھے اور میں باطل پر بعد چند روز کے مولانا نے کہا شیخ کیخدمت میں چلنا چاہیے - غرضکہ جاکر مُرید ہوئے اور قصر کیا بعد چند مُدّت کے محلوق ہوئے پھر فرمایا کہ ان مولانا فخر الدین کیواسطے قبل مُرید ہونے سے اُنکی والدہ ضعیفہ نے اپنے بھائی کی لڑکی سے منگنی کی تھی اور وطن قدیم انکا سامانہ تھا جب یہ وہاں سے دھلی آئے اور بیعت کی تو عزم نکاح فسخ کیا لڑکی والوں نے اُنکی طلب میں خط لکھا کہ سامانہ میں آکر شادی کر دو اور کہلا دیا جو ابد والہ لڑکی مقیّد بیٹھی ہے کسی اور جگہ اسکی شادی کردیں مولانا نے شادی سے انکار کیا اور اقارب مولانا بھی یہ نکاح نہیں چاہتے تھے فقط اُنکی والدہ مصر تھیں کہ اگر یہاں شادی نہ کریگا تو میں دودھ نہ بخشونگی لہذا وہ حیران و پریشان ہو کر میرے پاس آئے اور مُجھ سے کہا یہ قصہ میرے نکاح کا حضرت شیخ کی خدمت شریف میں عرض کیجئے آپ ارشاد فرماتے ہیں مینے ایک دن مقرر کیا اور اُس روز ہم دونوں خدمت بابرکت شیخ میں حاضر ہوئے حضرت نے باتیں شروع کیں اور جب آپ تقریر فرماتے تو سب لوگ ایسے آدھر متوجہ ہوتے تھے کہ سب باتیں بھول جاتے کچھ یاد نہ رہتا کہ دلمیں کیا تھا میں بھی ایسا محو ہوا کہ مولانا کا کام عرض کرنا بالکل بھول گیا ہر چند دو تین بار مولانا نے اشارہ کیا مگر میں شیخ کی باتوں میں ایسا محو تھا کہ کب مجکو کوئی بات یاد آتی یہاں تک کہ اُٹھتے وقت مولانا نے میرے زانو پر یاد دہانی کیواسطے ہاتھ رکھا تب

Marfat.com

مجکو انکا کام یاد ہوا میں نے بڑھکر عرض کی کہ مولانا کی وطن میں پہلے منگنی ہو گئی تھی اب انکو لڑکی والوں
نے خط لکھا ہے کہ آکر شادی کرو اور مولانا کے سب اقارب وہاں کی شادی سے راضی نہیں مگر انکی والدہ
کہتی ہیں جبتک تو وہاں شادی نہ کریگا میں دودھ نہ بخشونگی حضرت شیخ نے فرمایا مولانا کیا کہتے ہیں وہاں
شادی سے راضی ہیں یا نہیں میں نے عرض کی یہ راضی نہیں اور انکار صاف کرتے ہیں پھر جناب شیخ نے
پوچھا کہ وہیں سے انکار شادی ہے یا اور جگہ سے بھی مولانا نے خود جواباً عرض کیا کہ میرا ارادہ اور کہیں
بھی شادی کا نہیں ہے یہ سنکر حضرت شیخ نے ایک مصلا سفید نکلوا کر مولانا کو دیا اور فرمایا اپنی والدہ سے
میرا سلام کہنا اور یہ جائے نماز میری طرف سے انکو دینا اور سوا اسکے اور کچھ نہ فرمایا مجلس برخاست ہوئی ہم
اپنے گھر آئے دوسرے دن میں نے مولانا سے پوچھا کہو کیا حال گذرا انھوں نے کہا جب میں گھر میں گیا تو
اپنی والدہ سے کہا کہ خدمت شیخ نے تمکو سلام کہا ہے اور یہ مصلا عنایت فرمایا ہے وہ یہ سنکر اٹھیں
اور تعظیم کرکے اس مصلے پر دوگانہ نفل کا پڑھا اور یکایک یہی کہنا شروع کیا کہ میں جانتی ہوں تو یہ شادی
ہرگز نہ کریگا جا میں تجھ سے خوش ہوں اور تیری رضا سے راضی میری طرف سے کچھ اندیشہ نہ کر۔
والحمد للہ رب العالمین ط

مجلس پانزدہم ۔ سعادت قدمبوس حاصل ہوئی ایک عالم ہدایہ اور بزدوی اور کشاف پڑھا
ہوا بیعت کو آیا تھا اور اس سعادت سے شرف اندوز ہو کر مخلوق ہوا بعد اسکے جناب شیخ نے باب
تصوف میں یہ فائدہ ارشاد فرمایا کہ جب کوئی طریقت میں داخل ہو اسکو چاہئے آستین چھوٹی
کرے اور دامن اونچا رکھے اور سر منڈوائے آستین چھوٹی کرنا اسواسطے ہے کہ جب صوفی سلوک میں آیا
تو اوسکو ہاتھ قلم کرنا چاہئے تا انکو مخلوق کے آگے نہ پھیلائے اور جو چیز یا کام نہ کرنے کا ہو وہ ہاتھ میں لے
نہ اسکو ہاتھ لگائے لیکن ہاتھ قلم کرتا ہے تو بہت سی عبادتوں سے محروم رہیگا چنانچہ وضو غسل مصافحہ
کر سکیگا تو اب کیا کرے جو پیر ہاتھ سے قریب ہے یعنے آستین اسکو کچھ کاٹے تا اسکو یاد رہے کہ تو بے دست
ہے گویا تیرا ہاتھ قطع ہو گیا ہے بعد اسکے ہاتھ کسیکے آگے نہ پھیلائے نہ لینے کی چیز کو ہاتھ لگائے اور دامن
اونچا کرنے میں یہ اشارہ ہے کہ جب صوفی طریقت میں آتا ہے تو اسکو لازم آتا ہے کہ اپنے پاؤں قطع

Marfat.com

تا بُری جگہ نہ جائے اور محلِ معصیت میں نہ داخل ہو لیکن اگر پانوں کاٹتا ہے تو ثواب جماعت و جمعہ اور بہت بھلائیوں سے باز رہیگا اب کیا کرے تو جو چیز پانوں کے پاس ہے یعنے دامن کوتاہ کرے گویا پانوں کاٹتے ہیں اور سر منڈانے میں یہ اشارہ ہے کہ جب طریقت میں آیا تو لازم ہے کہ اپنا سر کاٹ ڈالے اسواسطے کہ اوّل قدم راہِ حق میں سربازی ہے لیکن اگر سر کاٹتا ہے تو مریگا سب چیزوں سے محروم رہیگا کیا کرے موئی سر ترشوائے گو سر کٹایا تو جیسے سر بریدہ سے کچھ کام نہیں ہوسکتا یوں ہی سر منڈوائے ہوئے سے بھی کوئی امر خلاف شرع ظہور میں نہ آوے اور خیال رکھے کہ میں نے راہِ خدا میں سر کٹایا ہے دوسرا فائدہ اسکا یہ ہے کہ نیچے ہر بال کے شیطان ہے اور یہ آیہ شریف پڑھتے انہ یراکم ھو وقبیلہ من حیث لا ترونھم سو جنے سر ترشوایا گویا اس نے خانہ شیطان کا خراب کیا پھر فرمایا اگلی امتوں پر توبہ ساتھ قتل نفس کے ہوا کرتی تھی چنانچہ فرمایا ہے فتوبوا الی بارئکم فاقتلوا انفسکم بعدہ ارشاد کیا بعض کتابوں میں ہے کہ یہ آیت منسوخ نہیں کہ توبہ اگلی امتوں کے ساتھ قتل نفس کی تھی اور اُمت مرحومہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توبہ یہ مقرر ہوئی کہ گناہوں سے نادم ہو کر آیندہ کو ترک معاصی پر مضبوط رہے تو جو شخص ترک شہوات ولذات کرتا ہے وہ معنے میں اپنے نفس کو قتل کرتا ہے والحمد للہ رب العالمین ۵

مجلس شانزدہم

سعادت قدمبوس میسر ہوئی مولانا کمال الدین علامی آپ کے بھانجے نے سوال کیا کہ میں نے ایک کتاب میں لکھا ہوا دیکھا ہے کہ مقام مشاہدہ مقام ذکر سے افضل ہے خواجہ ذکرہ اللہ تعالیٰ بالخیر نے فرمایا وجہ اسکی یہ ہے کہ کوئی ذکر ہو وہ متضمن سوال کو ہے اگر یا رزاق کہیگا تو گویا سوال رزق کا کرتا ہے اور جو یا غفور کہیگا تو مغفرت کا سوال کرتا ہے اسیطرح سب صفات میں سوال ہے اور اگر یا اللہ کہیگا تو یہ خود جامع جمیع صفات کمالیہ کا ہے لہٰذا مشاہدہ ذکر سے افضل ہوا بندہ نے عرض کی کہ ذکر قلب کس طرح ہے جو فرمایا اللہ تعالیٰ نے الا بذکر اللہ تطمئن القلوب حضرت خواجہ نے فرمایا مراد اس سے ذکر لسانی ہے مگر ساتھ حضوری دل کے یعنے جب زبان سے ذکر میں مشغول ہوگا تو دلکو اطمینان حاصل ہوگا پھر فرمایا کوئی ذکر ہو زبانی یا قلبی اسمیں سوال ہی میں نے عرض کی کیا سوال جناب باری عزشانہ سے خلاف ادب ہے اگر بندہ اپنے پروردگار سے سوال نہ کرے تو کس سے کرے اس پر

Marfat.com

جناب کو بے رحمہ اللہ علیہ نے قدمبوسی کی ...
ما اعطی السائلین، کہا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ یعنے جب بندہ میرا دعا سے میری عبادت کیطرف مشغول ہوتا ہے یعنی دعا چھوڑ کر عبادت کرتا ہے تو میں اُس بندہ کو بہتر اور زاید دیتا ہوں اُسسے جو دیتا ہوں سوال کرنیوالوں کو جبکہ دعا چھوڑ کر طاعت میں مشغول ہو لہذا مقام مشاہدہ ذکر سے افضل ہوا پھر فرمایا ذکر میں طلب ہے اور مشاہدہ اور حضور میں طلب نہیں ایک عزیز نے عرض کی نہ معلوم یہ کلام حدیث ہے یا قول کسی بزرگ کا کہ الفقیر لا یسئال من اللہ تعالےٰ استحیاء ولا عن الناس استکفافا یعنے فقیر سوال نہیں کرتا اللہ تعالیٰ سے تو بباعث شرم وحیا کے کہ میں نے کونسا عمل خیر کیا یا کونسی عبادت کا حق بجالایا کہ سوال کروں اور لوگوں سے بھی نہیں سوال کرتا کہ معطی و مانع اور قابض و باسط پروردگار عالم جل جلالہ ہے آدمی کیا چیز ہے جو اُسسے کچھ چیز کا سوال کرے پھر میں نے عرض کی کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے فاذکرونی اذکرکم اور کلمات قدسیہ میں ہے انا جلیس من ذکرنی یہ مقتضی اسکا ہے کہ ذکر افضل ہو مشاہدہ سے فرمایا حضور متضمن ذکر کو ہے کہ ذکر روح عبادت حضوری سے ہے مگر ذکر میں کبھی حضور ہوتا ہے کبھی نہیں بعدہٗ فرمایا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ مصنف احیاء العلوم نے فرمایا ہے ذکر اللسان لقلقۃ وذکر القلب وسوسۃ وذکر الروح مشاہدۃ والحمد للہ رب العالمین ٭

مجلس ہفتدہم سعادت قدم بوس حاصل ہوئی ایک مُرید خدمت میں حاضر تھا آپ فرما رہے تھے کہ مشائخ سلف مُریدوں کو تاکید قلت طعام اور قلت کلام اور قلت صحبت کی انام سے کیا کرتے تھے کہ ہمیشہ خلوت میں رہے پھر فرمایا پانوں توڑ کر ایک گوشہ میں مشغول رہے اُس مرید نے عرض کی کہ فدوی ہرگز گھر سے باہر نہیں جاتا اگر جاتا ہوں تو زیارت بزرگان طریقت کو یا قدمبوسی جناب خواجہ کو فرمایا میں یہ جانتا ہوں مگر ہر دم مشغولی چاہیئے اگر مراقبہ میں ذوق پاوے تو مراقبہ کرے اور اگر ذکر میں ذوق دیکھے تو ذکر کرے پھر یہ حکایت فرمائی کہ ایک بار مولانا حسام الدین ملتانی اور مولانا جمال الدین قصر تحانی اور مولانا شرف الدین علیہم الرحمۃ خدمت میں حضرت شیخ ... کے ساتھ ... شیخ علیہ الرحمۃ نے مولانا حسام الدین کیطرف متوجہ ہو کر فرمایا اگر کوئی ... روز صائم اور ... شب

Marfat.com

قیام لیل کرے تو ایک بیوہ عورت کے برابر کام کیا کہ یہ عبادت بیوہ عورت بھی کر سکتی ہے مگر وہ مشغولی کہ بندگان خدا اُسکے واسطے سے قرب الٰہی تک پہونچے ہیں وہ اس مشغولی اور عبادت کے سوا ہے مولانا حسام الدین وغیرہ احباب منتظر ہوئے کہ حضرت خواجہ شاید اسوقت اُسکا بیان فرماوینگے مگر اُس مجلس میں جناب نے کچھ ارشاد نہ فرمایا فقط اُسیقدر کہا کہ تم سے اِسکو بیان کرونگا اُسکو قریب چھ مہینے کے گذر گئے بعد اسکے پھر مولانا حسام الدین اور بھی احباب ایکدن حاضر خدمت فیضدرجت تھے اور اسوقت محمد کاتب صاحب سلطان علاؤ الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ بھی کہ مُرید حضرت خواجہ کا ہوتھا آیا اور زمین بوسی کر کے بیٹھا ہوا تھا حضرت نے اُس سے پوچھا کہاں تھے اُسنے عرض کی بارگاہ سلطانی سے حاضر ہوا ہوں آج جناب بادشاہ نے پچاس ہزار تنکہ کم وبیش بندگان خدا کو بطریق انعام بانٹے ہیں حضرت خواجہ نے یہ سُنکر مولانا حسام الدین کیطرف مُونھ کیا اور فرمایا کہو انعام سلطان بہتر ہے یا ایفائے وعدہ جو تم سے کیا ہے سب احباب نے سر جھکا کر عرض کی کہ وفائے وعدہ بعد اُسکے جناب خواجہ قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ سالکوں کی مشغولی مبنی چھ چیزوں پر ہے **اوّل** خلوت وہ بھی ایسے کہ باہر نہ نکلے مگر بواسطے تکان وتنگدلی وقبض فیضان اور ضروریات طہارت وغیرہ کو **دوسرے** وضو ہمیشہ کا کہ اگر غلبہ خواب سے سو گیا تو اٹھکر فی الفور وضو کر لیا کرے کہ دوام طہارت میں خلل نہ واقع ہو **تیسری** صوم دوام **چوتھے** سکوت دائمی یعنی غیر ذکر وقرارت سے خاموش رہے **پانچویں** دوام ربط دل کا شیخ کیساتھ جو عبارت ہی تعلق سے مُرید کے دلکی شیخ کی طرف **چھٹے** مٹانا خواطر وخیالات غیر حق کا والحمد للہ رب العالمین۔

مجلس ہیجدہم - سعادت قدم بوس حاصل ہوئی۔ میں نے عرض کی کہ اس شہر میں میرا دل کسی چیز سے متعلق نہیں۔ مگر جو کچھ تعلق ہے وہ روضہ متبرکہ حضرت شیخ طاب ثراہ سے ہے یا اس محفل فیض شامل جناب سعادت مآب سے کہ براہ نوازش آپ کبھی مجکو قلندر خطاب فرماتے ہیں کبھی صوفی حضرت خواجہ ذکرہ اللہ تعالیٰ بالخیر نے فرمایا کہ صوفی جب تک سلوک نہ کرے اور قطع منازل نہوں حد مقصود کو نہیں پہونچتا جیسے کوئی اگر ایک جگہ بیٹھا رہے راہ نہ چلے اور چاہے منزل کو

Marfat.com

پہنچوں تو کب پہنچیگا اور فرمایا والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا جاھدوا شرط ہی لنھدینھم اسکی جزاہے
شرط کی تحقیق جزا کیسے وجود میں آئے بعد اسکے فائدہ مجاھدہ کا بیان کیا کہ حاصل مجاہدہ کیا ہی جاننا
چاہئے کہ فائدہ مجاہدہ کا صرف القلب من التفات لغیر اللہ الی الاستغراق فی طاعت اللہ ہے یعنی پھیرنا
دل کا غیر خدا سے طرف استغراق کے طاعت خدا میں بعدہٗ فرمایا یہ سر کلمہ لا الہ الا اللہ کا ہے صرف
قلب غیر اللہ سے حاصل نفی کا ہے اور استغراق فی طاعت اللہ حاصل اثبات میں نے عرض کی کہ
تبصدق خواجہ کے یہ بندہ مشغولی رکھتا ہی لیکن دوام صوم ممکن نہیں کہ ہوا دہلی کے موسم گرما میں معلوم
ہے گویا آگ برستی ہے وسبدم تشنگی زیادتی کرتی ہے فرمایا اسے درویش اگر روزہ نہیں رکھ سکتا تو تقلیل طعام
کریں نے نصیحت قبول کی پھر پوچھا کسجگہ مشغول رہتے ہو گھر میں یا اور کہیں میں نے عرض کی گھر میں
اگرچہ کاروبار وشور وغل مزاحمت کرتے ہیں مگر مجکو شغل سے مانع نہیں ہوتی اگر کبھی دل تنگ ہوجاتا ہی
تو کسی باغ یا جنگل میں چلا جاتا ہوں اور کسی درخت کے نیچے جہاں کوئی مجھ کو اور میں کسیکو نہ دیکھوں اور مقام
صاف وپاکیزہ ہو تو وہاں کچھ دیر مشغول ہوتا ہوں اور اگر وہاں پر بھی کوئی خلش پیدا ہوتی ہے تو اور دور
نکلجاتا ہوں فرمایا دوات وقلم اور کاغذ تو ہمراہ رکھتا ہے اور شعر وغزل میں مشغول ہوتے ہو سو میں اس
مشغولی کو نہیں کہتا مشغولی خاص اللہ تعالی کیساتھ چاہتے میں نے عرض کی یہ سچ ہے جناب نے از روئے
کشف یہ فرمایا ہے اکثر دوات قلم کاغذ ساتھ رکھتا ہوں اگر کچھ نظم یاد آوے تو لکھ لوں لیکن جب خاطر جمع
کرتا ہوں تو مشغولی میں کوئی خلل انداز نہیں ہوتا مشغولی صرف ہوتی ہے فرمایا اگر دل سب خطرات
سے پھیر کر مشغول ہوتے ہو تو یہ بہت اچھی بات ہے کہ کوئی اور حجاب شعر کہنے سے زیادہ نہیں میں نے
عرض کی میں ایسا شاعر نہیں بلکہ پہلے بالکل شعر کہنا ترک کر دیا تھا۔ جناب خواجہ نے فرمایا کہ بالکل شعر گوئی
نہ چھوڑو گاہ گاہ کہہ لیا کرو *

مجلس نوزدہم ۔ سعادت قدمبوس حاصل ہوئی اسدن دوسرا روزہ ماہ رجب المرجب
کا تھا مجھ سے پوچھا روزہ کا کیا حال ہے رکھ سکو گے یا نہیں میں نے عرض کی کل پہلی تاریخ ماہ رجب
کی دن جمعہ کا تھا نیت روزہ کی کری جب نماز جمعہ سے لوٹا تو بے حال گھر آیا حسبقدر پانی جو کو

پیاس و خشکی بڑھتی گئی افطار کے وقت پانی بہت پیا تیوںکا غلبہ ہوا عشا نہ پڑھ سکا تہجد کو جب اُٹھا تو بھول گیا جانا نماز پڑھ لی ہے نماز فجر کیوقت گھر والوں سے پُوچھا کہ آج عشا پڑھ لی تھی یا نہیں وہ بولے تم بے حال ہو گئے تھے نہ معلوم پڑھی یا نہیں بعد غور معلوم ہوا کہ نہیں پڑھی ہے فرض عشا قضا ہوئی اور روزہ نفل خدا جانے قبول ہوا یا نہیں یہ سُنکر جناب خواجہ نے افسوس کیا اور فرمایا کہ ہم تو جو کبر سنی کے روزہ رکھ سکتے ہیں تم کیوں نہیں رکھ سکتے ہیں میں نے عرض کی کہ میں نے تقلیل طعام کی ہے فرمایا تقلیل طعام میں غرض حاصل ہے پھر پوچھا خواب کیا دیکھا ہے میں نے شب کو خواب دیکھا تھا اور بالکل بھول گیا تھا آپنے براہِ کشف دریافت فرمایا اِس سے یاد آگیا کہ میں نے جناب خواجہ کو دیکھا ہے اور اُسی حال میں عرض کرتا ہوں کہ میں ملفوظ جناب کی لکھتا ہوں بعد بیداری خیال ہوا کہ اِن دنوں لکھنا چھوڑ دیا ہے اور خدمت عالی میں عرضی لکھنی کی کری ہے بعد اتمام اِس کلام کے پُوچھا کسقدر لکھا ہے عرض کی قریب سات جزو کے مرتب ہو گئے ہیں فرمایا خاص میری ملفوظ عرض کی ہاں جناب کی فرمایا میں جانتا تھا ابھی نہیں لکھنا شروع کیا عرض کی جب پھر جلد اوّل تمام ہو جاویگی تو سُنانیکو حاضر ہونگا فرمایا جسقدر لکھی ہے لے آؤ غرض جو واقعہ خواب میں ہوا تھا بعینہ بیداری میں وقوع ہوا والحمد للہ رب العالمین ✤

مجلس ہشتم سعادت قدم بوس میسّر ہوئی میں نے قبل شروع تحریر ملفوظات کی زبان مبارک حضرت خواجہ سے ایک حکایت سُنی تھی دلمیں سوچا کہ عرض کروں تا وہی حکایت پھر ارشاد فرماویں جناب خواجہ کسی عزیز کا خط ملاحظہ فرما رہے تھے دیکھ کر اُسکو جواب دیا پھر ایک کتاب جو روبرو رکھی ہوئی تھی اٹھا کر ہاتھ میں لی اور کھولکر ملاحظہ فرما کر بند کی اور رکھ دی اور میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کیا کہتا ہے میں نے عرض کی کہ جناب نے پہلے ایک بار حکایت حضرت مخدوم آدم کی فرمائی تھی وہ بھولگیا ہوں تمنا اُسکے پھر سننے کی ہے جناب خواجہ نے بمقتضائے مرحمت فرمایا کہ مخدوم نام حکیم سنائی کے والد ماجد کا ہے اور آدم نام اُنکے دادا کا ہے اُسوقت میں ایک مجذوب تھا سنیہ نام یہ مخدوم اُسکے پاس جایا کرتا۔ اور خدمت اُسکی کیا کرتا ایک دن وہ مجذوب خوش تھا مخدوم سے بولا تیرے یہاں ایک ایسا لڑکا پیدا ہوگا کہ شہرہ اُسکا ہفت اقلیموں میں پہونچیگا اور وہ صاحب ولایت اور کشف و کرامت والا ہوگا یہ کہہ کر بعد چند روز کے وہ دیوانہ گ

Marfat.com

مخدوم کے گھر حکیم سنائی پیدا ہوئے۔ جب بڑے ہوئے تو وہ کوئی علامت اُنمیں نہ تھی اور کچھ نشان صلاحیت

ہر نہ تھا ایکدن مخدوم آدم نے سنائی کو روبرو بُلایا اور کہا ایک دیوانہ یہاں تھا سنیہ نام بڑا بزرگ صاحب کشف و

ت اُس نے تیرے حق میں کچھ کہا تھا اور اُسکی بات خلاف نہیں ہوتی مگر میں تجھمیں کوئی علامت اُسکی نہیں

بل میں تجھ کو اُسکی قبر پر لیچلوں سنائی کو اُسکی قبر پر لیجا کر سامنے کھڑا کیا اور کہا اے خواجہ آپنے اِس لڑکے کے

جو کچھ فرمایا تھا آپکا ارشاد خلاف نہیں مگر اس لڑکے میں اُسبات کی کوئی علامت ہم نہیں پاتے یہ کہہ کر وہاں سے

آئے اور سنائی سے کہا چالیس دن بلاناغہ اس قبر پر حاضر ہو کر فاتحہ پڑھا جایا کر سنائی نے یہ بات قبول کی

ہر روز مخدوم آدم بعد نماز صبح سنائی کو اُنکی قبر پر بھیجا کرتے اسی طرح اُنتالیس ۳۹ دن گذرے چالیسویں ۴۰ دن سنائی

طرف جاتے تھے شیخ عثمان خیر آبادی راہ میں ملے اور وہ اُن دونوں کو دکھتے تھے سنائی اور اُنمیں باہم محبت

ن پوچھا کہاں جاتے ہو سنائی نے کہا مجذوب کی زیارت کو جاتا ہوں شیخ عثمان نے کہا میں بھی چلتا ہوں

ن نے کہا چلو غرضکہ یہ دونوں ملکر زیارت کو گئے اور زیارت کر کے لوٹے راہ میں ایک دوکان پر ایک

ویش بیٹھا تھا مبتلا مرض جذام کا کہتے ہیں اُس فقیر نے یہ مرض اللہ تعالیٰ سے عاکر کے چاہا تھا کہ کوئی اُس کے

ہ آوے جب اُسنے سنائی اور شیخ عثمان کو دیکھا تو پکارا اے لڑکو جلد یہاں آؤ۔ یہ دونوں اُسکے پاس

و اور باادب کھڑے ہوئے اُسنے کہا جلدی جا کر میرے واسطے کاک و شوربا خرید لاؤ۔ یہ جلدی بازار میں آئے

ے نے اپنے دستار گروی رکھکر شوربا لیا دوسرے نے جبہ رکھ کر کاک خریدے اور بہ تعظیم تمام اُس فقیر کے روبرو

ئے درویش نے کاک لیکر شوربے میں ڈالدئے اور اُنگلیوں سے خوب مسلا کہ خون اور پیپ اُسکی انگلیوں

شوربے میں خوب ملگیا پھر اُن دونوں سے کہا بیٹھو کھاؤ۔ اُنھوں نے بلا کراہیت وہ ثرید کھایا اور پیالہ

تب درویش نے کہا آدمی جتبک خون نہیں کھاتا مرد نہیں ہوتا اب تمنے خون کھالیا۔ جاؤ مرد ہوگئے

اجہ سنائی پر علم النظم کھل گیا کہ وہ اُسمیں شہرہ آفاق ہوئے۔ اور صاحب سخن اور صاحب ولایت دونوں ہوئے

شیخ عثمان خیر آبادی کو ولایت ہوئی کہ راہ تصوف اُن پر روشن ہوئی بعد اتمام اس حکایت کے جناب

حضرت سرور کی فرمایا۔ یعنی عالم بے نیازی ہے بندہ کو اس بات سے دلمیں ایک شورش پیدا ہوئی سوچا

اس راہ میں کسی کی قرابت اور محبت پر اعتماد نچاہئے۔ اور اپنے ذکر و فکر پر ناز نہ کرے کہ پروردگار بے

Marfat.com

نیاز ہے اگر تمام عالم اُسکا مطیع ہو تو ذرہ برابر اُسکے مُلک میں زیادہ نہو گا۔ اور اگر سب نافرمان ہو جاویں تو کچھ نقصان نہ آوے گا کہ مالک بے نیاز ہے والحمد للہ علی ذلک ٭

مجلس بست و یکم۔ دولت استفادہ حاصل ہوئی بہت لوگ آئے ہوئے تھے۔ بعضے فقیر بعضے عالم بعضے سائل اُنمیں ایک لنگڑا تھا ایک نابینا جناب خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے بمقتضائے مکارم اخلاق کے اوّل نابینا کا حال پوچھا اور بہت پُرسش اور دلجوئی اُسکی کی اور جو مانگا اُسکو دیا۔ پھر لنگڑے پر مرحمت فرمائی۔ جب یہ سب لوٹ گئے تو یہ حکایت فرمائی کہ جن روزوں شیخ الاسلام حضرت رکن الحق والدین سہروردی ملتان سے یہاں دھلی تشریف لائے تو جماعت قلندروں اور جوالقیوں کے فقرا ملنے کو آئی قلندروں نے کہا شیخ ہمکو شربت پلوائیں۔ شیخ نے اُنکو کچھ دلوایا پھر جناب خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا جو سردار اور سرگروہ اس جماعت کا ہو اُسے تین کام چاہئیں ایک کچھ مال ہو کہ اگر یہ لوگ کچھ طلب کریں تو دے سکے قلندروں نے اُسوقت شربت مانگا اگر کچھ نہو گا تو کہاں سے دیگا۔ وہ لوگ بُرا کہتے جاوینگے اور ۵۲
بسبب ناحق بدگوئی کے عذاب قیامت میں گرفتار ہونگے دوسرے علم چاہئے کہ عالم ہو کہ اگر اہل علم ملنے آویں تو اُن سے اُنکے موافق ملے تیسرے صاحب حال و کشف و کرامات ہو کہ درویشوں سے موافق اُنکے حال اور رتبے کے صحبت رکھے مگر میں یہ پسند کرتا ہوں کہ مال کی کچھ حاجت نہیں فقط علم و حال کافی ہے پھر مناسب اُن فوائد کے یہ حکایت فرمائی کہ ایکبار جناب شیخ نجیب الدین متوکل رح المجاز عید سے لوٹ کر گھر کو آتے تھے اور تمام مخلوق اُنکے ہاتھ پاؤں تبرکاً چومتی تھی ایک ہجوم خلق اللہ تھا۔ اُسمیں چند درویش مسافر آئے اور اُنھوں نے پہلے سے حضرت شیخ نجیب الدین کو نہ دیکھا تھا۔ لوگوں سے پوچھا یہ کون شیخ ہے کہ اسقدر خلق نے اُسپر ہجوم کر رکھا ہے لوگوں نے کہا یہ حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رح ہیں فقیروں نے باہم کہا یہ کوئی بڑا شیخ معلوم ہوتا ہے۔ چلو آج اسکے دسترخوان کھانا کھائیں جب حضرت شیخ گھر آئے اور لوگ رخصت ہوئے تو وہ مسافر فقیر کے پاس آئے اور کہا اے شیخ ہم اس شہر میں مسافر آئے ہیں تم کو بزرگ دیکھا دلمیں سوچا کہ یہ بڑا شیخ ہے آج اسکے خوان سے کھاویں شیخ نے اُنکو مرحبا کہا اور بٹھایا مگر حضرت شیخ کا گھر بہت تنگ تھا۔ فقط ایک حجرہ معہ بالاخانہ

Marfat.com

کاہ پوش کے تھا شیخ اوپر رہتے اور گھر والے نیچے شیخ بیوی کے پاس آئے اور کہا چند فقرا مسافر آئے ہوئے ہیں کچھ ہو تو نکالو - بیوی نے فرمایا مالک خانہ تم ہو دیکھو اگر کچھ رکھا ہو نکال لاؤ شیخ نے کہا اپنی چادر سر سے اتار دو کہ بازار میں بیچکر نان و شوربا خرید لادیں - اُس پارسا نے فقرا کے لیے اوڑھنی اتار دی شیخ نے اُسمیں چند پیوند لگے دیکھے فرمایا اِسے کون خریدیگا - پھر اپنا مصلا دیکھا وہ بھی پیوندی تھا شیخ باہر نکل آئے عادت فقرا ہے کہ اگر درویش صاحب خانہ کے پاس کچھ موجود نہ ہو تو کوزہ آب ہاتھ میں لیکر پایان مجلس کھڑا ہو شیخ نے بھی ویسا ہی کیا - لوٹا پانی کا بھر کر ہاتھ میں لیا اور کنارہ مجلس میں کھڑے ہوئے - وہ فقرا صاحب دل تھے سمجھ گئے اور تبرکاً کوزہ آب ہاتھ میں لیکر تھوڑا تھوڑا پانی لیا اور رخصت ہوئے اور شیخ بالاخانہ پر جا کر مشغول بیٹھے - دلمیں کہا ایسا عید کا دن جاوے اور میرے اطفال کے مونھ میں کچھ طعام نہ جاوے اور مسافر آویں اور نامراد جاویں - شیخ اسی فکر میں تھے کہ ایک شخص یہ شعر پڑھتا ہوا اوپر آیا +

شعر

	دل گفت مرا اگر نمائی بینم		با دل گفتم دلا خضر را بینی	

شیخ سمجھ گئے کہ خواجہ خضر رحمۃ اللہ علیہ ہیں تعظیم کو اوٹھے خضر پاس بیٹھے اور کہا دل سے کیا لڑائی کر رہے تھے کہ ایسی عید جاوے اور میری اہل و عیال بھوکے رہیں جا میرے واسطے کچھ کھانا لا شیخ نے کہا خواجہ پر روشن ہے کہ میری لڑائی دلسے یہی تھی کہ گھر میں کچھ موجود نہیں حضرت خضر نے فرمایا دل مطمئن رکھ گھر میں جا جو کچھ ہو لے آ شیخ اوپر سے نیچے اُترے اور گھر میں گئے - خوان پر طعام رکھا ہوا دیکھا - بیوی سے پوچھا یہ کھانا کون لایا ہے بیوی نے کہا ایک مرد آیا تھا میں چُھپ گئی وہ کھانا رکھ کر چلا گیا - شیخ کچھ کھانا اُسمیں سے دامن میں لیکر اوپر آئے دیکھا حضرت خضر نہیں ہیں اُنھوں نے دلمیں کہا یہ سعادت جو مجھکو ملی ہے بے نوائی اور بے سرو سامانی کی برکت سے ہے - بعد بیان اس قصہ کے حضرت خواجہ نے فرمایا کہ جیسے اہل دُنیا کو خوشی و اطمینان مال و منال اور دیہات و زراعت سے ہوتا ہے اور جانتے ہیں کہ ہم کو دیہات و زراعت سے ملتا رہیگا یا تجارت کرتا ہوں مال موجود ہے اسیطرح فقیر کو چاہئے کہ جانے میرا حافظ و مددگار ذات پاک پروردگار عزاسمہ کی ہے جو کچھ چاہے اُس [illegible] ہو کوئی [illegible]

Marfat.com

پھر فرمایا حدیث میں آیا ہے فرمایا حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کل من کد یمینک وعرق جبینک
ولا تاکل مزدینک اپنے ہاتھ کی محنت سے کھاؤ اور جو کوئی کچھ کام میں محنت کرتا ہے پسینہ محنت سے
اُسکی پیشانی پر آجاتا ہے اور فرمایا مت کھا اپنے دین سے یعنی اپنی عبادت مت بیچ کہ ریاکاری سے
لوگوں کو معتقد کرکے کچھ مال دُنیا فانی کا جمع کرے بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ یہ معنے علمار کے ہیں اہل تصوف
یوں معنے کہتے ہیں کہ کل من کد یمینک یعنی جب تجھ کو کوئی حاجت پیش آئے تو ہاتھ اللہ تعالیٰ کے آگے پھیلا
اور اپنی حاجت اُسی سے طلب کر اور الحاح وزاری سے دعا مانگ اسمیں مَیں نے عرض کی کہ اس
صورت پر عرق جبینک کیسے درست آویگا فرمایا جب ہاتھ درگاہ خدا میں بلند کرکے الحاح وزاری
سوال میں کریگا تو غالب ہے کہ پسینہ پیشانی پر آجاویگا اسواسطے کہ دل اُس وقت گرم ہوگا اور حرارت
غالب ہوکر پیشانی پسیجگی اور لاتاکل من دینک یہ ہے کہ درویش گدڑی پہنے اور کلاہ دراز سر پر رکھے
اور ملوک وامرا کے گھر جاوے اور یہ ظاہر کرے کہ میں مرد درویش ہوں کچھ مجکو دو یا کسی غنی مالدار
کی مسجد میں بہت نماز و وظیفہ پڑھے تا صاحب مسجد جانے کہ ایسا ایک درویش مشغول آیا ہے یا لوگوں
کے گھر جاکر پنج آیت پڑھا کرے تو ان سب صورتوں سے منع فرمایا کہ یہ گویا اپنا دین کھاتا ہے۔

والحمد للہ رب العالمین ۵

مجلس بست ودوم ۔ سعادت پابوس حاصل ہوئی گفتگو تبدیل اوصاف ذمیمہ میں ساتھ
صفات حمیدہ کی تھی۔ فرمایا شیخ بوعلی محارمدی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرشد حضرت ابو القاسم گرگانی
سے روایت کی ہے کہ فرماتے تھے سالک کو چاہئے اسقدر مجاہدہ کرے کہ ننانویں اوصاف جو نود
نام حق تعالیٰ میں ہیں وہ سب اوصاف اس سالک کے ہوجاویں اور وہ باوجود اُسکے ہنوز سالک غیر
واصل ہو اس سے مُراد شیخ ابو القاسم کی یہ ہے کہ جو اسم یا صفت کہ مناسب صفت بشری اور
سوافق حال انسانی کی ہی حاصل کرے چنانچہ معنے اسم رحیم سے رحمت اور علی ہذا القیاس باقی اوصاف
کو اسپر ایک عالم نے سوال کیا کہ صفت کبریائی میں کس طرح ہوگا۔ حضرت خواجہ نے صفت کبریائی
کے معنے میں یہ قصہ فرمایا کہ ایک بار بغداد میں پانی بکثرت برسا دجلہ نے طغیانی کی شہر میں پانی آگیا

Marfat.com

اکثر گہرے بغداد کے لوگ شیخ الشیوخ حضرت شہاب الدین سہروردیؒ کے پاس آتے اور اس حال سے مطلع کیا شیخ نے خادم سے کہا درّہ لاوہ حجرے سے لے آیا آپنے اُس خادم سے کہا یہ درّہ لیجا اور دجلہ میں جہاں گھاٹ سے بڑھ آیا ہے مار اور کہدے یہ درہ شیخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ کا ہے آگے نہ آ۔ لوٹ جا خادم نے جاکر اُسمیں درّہ مارا۔ اور پیغام کہدیا ہر دُرّہ پر دریا ہٹتا جاتا تھا یہاں تک کہ اپنی جگہ سابق پر پہنچا بعدہٗ خادم لوٹ آیا جب یہ ماجرا شیخ ابوالغیث یمنیؒ نے سُنا تو اُنھوں نے شیخ الشیوخ کو بحوالہ اس قصہ کے خط لکھا کہ مردانِ خدا اسرار الٰہی ظاہر نہیں کرتے ہیں شیخ نے خط پڑھ کر رکھ دیا اور فرمایا عوام اس سر کو کیا سمجھیں بعد اسکے حضرت خواجہ نے فرمایا یہ صفت کبریائی ہے شیخ الشیوخ نے ابوالغیث کو نہ دیکھا اُسی مقام بالاتر پر نظر کی اور یہ بات کہی کہ عامی اس امر کو کیا جانے بعدہٗ فرمایا کہ کبرو تکبّر بعض مقام میں آیا ہے اور یہ حدیث نقل کی کہ تمابہ مع المتابہ یعنی ارشاد نبوی ہے کہ تکبر سے تکبر کرو اور اسی باب میں یہ دوسری حدیث پڑھی التکبّر مع المتکبّر صدقۃ یعنی تکبروں سے تکبر کرنا صدقہ کی فضیلت کے برابر ہے پھر فرمایا کہ عز و ذل یہ دونوں صفت پروردگار کی ہیں مگر حق بندی کا عز و ذل میں یہ ہے کہ اپنے آپ کو ملوک و اُمرا کے در پر خوار و ذلیل نبائے کہ دل کہے صدرِ مجلس میں بیٹھنے کو تو صف النعال میں بیٹھے پھر فرمایا کتاب میں ہے کہ جو شخص کسی صفت پر مرتا ہے قیامت کو اسی صفت اور اُسکی مناسب صورت پر اُٹھیگا مثلاً اگر کسی کو شہوت بہت ہے اور اُسی صفت پر مرا تو اُسکو صورت خنزیر میں حشر کرینگے اور اگر صفت غضب پر ہوگا تو صورت پلنگ پر اُٹھیگا بعد اُسکے آپ نے ایک آہ کی اور کچھ دیر چُپ رہے پھر فرمایا مشکل کام ہے کہ خلق حال پر نظر رکھتی ہے اور انجام کو نہیں دیکھتی اور یہ آیتہ شریفہ پڑہی افمن شرح اللہ صدرہٗ للاسلام فھو علی نور من ربہٖ بیان شرح صدر فرمایا کہ خود آنحضرت سے سوال کیا کہ ما علامتہ شرح الصدر یا رسول اللہ قال علیہ السلام التجافی عن دار الغرور والانابۃ الی دار الخلود والاستعداد للموت قبل وصولہ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے لوگوں نے سوال کیا کہ علامت شرح صدر کی کیا ہے آپ نے فرمایا نشان کشادگی دل کا یہ ہے کہ دور رکھے اپنے آپ کو سرائے غرور سے اور رجوع کرے طرف دار الخلود کے

Marfat.com

اور مرنے کو تیار رہیں موت کے آنے سے پہلے والحمد للہ رب العلمین ہ

مجلس بست و سوم

سعادت قدم بوس حاصل ہوئی حضرت خواجہ ذکرہ اللہ تعالیٰ بالخیر نے حکایت شیخ جلال الدین تبریزیؒ کی شروع کی تھی بندہ پہنچا فرمایا ان شیخ جلال الدین تبریزیؒ کا یہ قاعدہ تھا کہ نماز اشراق پڑھ کر سو جاتے تھے اور اُسکی دو وجہ ہیں ایک یہ کہ حدیث شریف میں آنحضرت سے مروی ہے کہ فرمایا جو بعد اشراق سوئے گا اُسکو فقر و محتاجی آویگی روپیہ پیسہ اُسکے ہاتھ میں نہ رہے گا تو شیخ جلال الدین تبریزیؒ اسی نیت سے سویا کرتے تھے کہ دنیا کچھ اُنکے پاس نہ رہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ شیخ نماز عشاء پڑھ کر مراقبہ کیا کرتے تمام رات نہ سوتے سو جو رات بھر جاگے گا البتہ اشراق کو اُس پر نیند غالب ہوگی پھر فرمایا درویشوں میں دو طرح سے دشنام دیتے ہیں کہتے ہیں فلانا مقلد ہے یا فلانا حرب ہے مقلد اُسے کہتے ہیں جو بے علم و ریاضت صورت درویشوں کی بنائے اور مخلوق سے سوال کرے اور حرب وہ ہے کہ سوال تو نہ کرے مگر خرقہ و کلاہ مکلف فقیرانہ پہن کر اُمرا و سلاطین کے یہاں آمد و رفت رکھے اور بے مانگے منھ سے یہ اظہار کرے کہ میں درویش ہوں کچھ مجھے دو تو ایسے کو حرب کہتے ہیں کہ در حقیقت یہ دین فروشی ہے بمصداق اس حدیث شریف کے کہ فرمایا ہے کل من کد یمینیك وعرق جبینك ولا تاکل من دینك پھر فرمایا ایک کد یمین عوام کا ہے اور ایک خواص کا عوام کا کد یمین تو یہ ہے کہ وقت حاجت بازار میں جاکر محنت مزدوری کرے اور کد یمین خواص کا یہ ہے کہ جب کچھ حاجت پڑے تو دروازہ گھر کا بند کرکے ایک گوشہ میں قبلہ رو بیٹھ کر خداوند کریم کے آگے دست دعا بلند کرے اور حاجت چاہے اگرچہ زوال مرض کا طالب ہو بعد اُسکے یہ حکایت فرمائی کہ ابو سعید تین شخصوں کا نام ہے ایک ابو سعید ابو الخیر دوسرے شیخ ابو سعید تبریزی مرشد شیخ جلال الدین تبریزی کے تیسرے شیخ ابو سعید اقطع ابو سعید ابو الخیر شیخ موضع میہنہ میں تھے اور ابو سعید تبریزی موضع تبریز میں اور ابو سعید اقطع بغداد میں تھے اور اُنکو اقطع اسواسطے کہتے ہیں کہ انکا ہاتھ تہمت طراری میں کاٹا گیا تھا۔ حکایت قصہ اُنکے ہاتھ کٹنے کا یوں ہے کہ اول حال میں جب یہ ابو سعید اقطع مشہور نہ تھے تو ایکبار ان کے گھر میں متواتر چند فاقہ ہوئے ان کی بیوی نے

Marfat.com

طعنہ سے یوں کہا کہ میں یہ زہد و تقویٰ تیرا برابر دانگ کے نہیں جانتی بازار جا کر کچھ لا کہ قوت اہل و عیال کا ہو یہ بازار گئے اور کسی سے کچھ سوال کر کے لیا اُسیوقت کسی نے ایک شخص کی جیب کاٹی تھی اُس نے انکو پکڑا کہ تو نے میری جیب کاٹی ہے آخر شیخکو اس جھگڑے میں حاکم کے پاس لے گئے حاکم نے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا جلاد نے ہاتھ کاٹ دیا۔ اُنھوں نے پیادگانِ سرکار سے کہا کہ حکم جاری ہو چکا اب یہ کٹا ہاتھ تمھارے کس کام آویگا اگر مجکو دیدو تو تمھاری عنایت ہے غرض وہ ہاتھ لیکر گھر آئے اور اپنے روبرو رکھ کر رونا شروع کیا اپنے نفس کو ملامت کی کہ جو خزانہ آلہی چھوڑ کر غیر کے آگے ہاتھ پھیلاتا ہی اُسکی یہی سزا ہوتی ہے تو نے خزانہ آشنا چھوڑ کر خزانہ بیگانہ کو ہاتھ بڑھایا اور اپنی حاجت خدائے تعالیٰ سے طلب نہ کر کے اُسکی غیر سے خواہش کی لہذا اس تہمت میں ہاتھ کٹا پھر دل سے کہا اے دل تو نے دیکھا کہ ہاتھ پر کیا گذرا اگر تو بھی خزانہ خدا کو چھوڑ کر خزانہ غیر سے اُمید رکھیگا تو تیری بھی یہی سزا ہوگی بعد اُس کے پھر شیخ نے کسی سے سوال نکیا بعد اُسکے جناب خواجہ نے فرمایا صوفیہ نے کہا ہے الصوفی غنی من اللہ تعالیٰ یعنی صوفی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کیجانب سے غنی ہو اسواسطے کہ اُسکو دُنیا کی طرف کچھ حاجت نہیں ہوتی کہ خدائے تعالےٰ سے طلب کرے پس وہ غنی ہوا پھر فرمایا سوال کے تین مرتبے ہیں اول یہ کہ جو حاجت ہو خدا سے طلب کرے دوسرے یہ کہ اپنی سب حاجتیں خدا کے تفویض کرے اور کسی چیز کی طلب و عدم طلب سے کام نہ رکھے تیسرا مقام اعلیٰ ان دونوں سے ہے کہ خدا تعالےٰ سے اُسکے قرب کی بھی دُعا نہ مانگے مصروفِ عبادت رہے کہ فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث قدسی کہ من اذا اشغل عبدی طاعتی عن الدعاء اعطیتہ افضل ما اعطی السائلین یعنی جب بندہ میرا عبادت میں مشغول ہوتا ہے دُعا سے کہ دعا چھوڑ کر عبادت میں تو بار عطا ہے تو دیتا ہوں میں اُسکو بہتر اور زائد اُسے جو دیتا ہوں سائلوں کو فرمایا شغل عندلے مونہہ پھیرا اُسنے اسمیں ایک عزیز نے سوال کیا کہ مقام رضا برتر ہے یا مقام تفویض کا فرمایا تفویض میں اختیار او فعل بندی کا ہے کہ افوض امری الی اللہ مگر رضا میں مشائخ کا اختلاف ہے حضرت حارث رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں الرضا سکون القلب تحت جریان الحکم اور فرمایا حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے الرضاء

Marfat.com

سرور القلب بسرور القضا حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے رضا سے سوال کیا اُنہوں نے
فرمایا رضا یہہ ہے کہ جیسے کوئی نعمت سے خوش ہوتا ہے یہہ مصیبت سے خوش ہو یعنی شادی و مصیبت
دونوں کے پہنچنے سے برابر راضی رہے بعدہٗ فرمایا اول مرتبہ بقرہ ہے من بعد صبر کا پھر تفویض کا سب
کے بعد مرتبہ رضا کا اور رضا سب مقامات سے بلند تر ہے پھر اُنکی شرح فرمائی کہ تقریہ ہے کہ اگر شدائد
محن روزگار کی کسیکو لاحق ہوں اور اُسکا نفس کہے کہ یہاں سے اُٹھکر اور جگہہ چل تا یہ شدائد تجھ سے دفع ہوں
تو اپنے اس خطرۂ نفس کو دفع کرے لیکن اگر یہ خطرہ اور دفع اُسکی عادت ہوگیا ہو تو صبر کہیں گے بعد اسکے
تیسرا مرتبہ تفویض کا ہے یعنے اپنے کام سب خدا کے سپرد و تفویض کرے اگر شدائد ہوں یا نعمت خواہ
دوزخمیں جاوے خواہ بہشت میں اور یہہ مصرعہ پڑھا ؏ بارِدّ و قبول تو مرا کارے نیست ٭ چوتھا مقام رضا
کا ہے کہ رتبہ صحابہ کرام کا تھا اسیواسطے اُنکے حق میں رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ واقع ہے یہ وہ مقام ہے کہ اُس
میں طوق شدائد اور وصول نعمت یکساں ہے بعد اسکے یہ آیتہ پڑھی لکیلا تاسوا علی ما فاتکم ولا تفرحو ۵۸
بما اتکم فرمایا کشاف میں لکھا ہے کہ وقتِ وُصول رنج و محنت کے ممکن نہیں کہ حزن و غم نہ ہو یا وقتِ
وصول نعمت کے فرحت نہو پس یہ نہی و ممانعت کیسے دُرست ہوگی فرمایا جواب اسکا یہ ہے کہ وقت
وصول محنت کے جو حزن حاصل ہوتی ہے وہ بمنزلہ خطرہ کے ہے اُس سے ماخوذ نہو گا مگر اُسکے تصمیم کرنے کا
تو ماخوذ ہے مثلاً کسیکے دلمیں معصیت کا خیال گذرا اور اُس نے قوتِ نور ایمان سے اسکو دفع کیا تو یہ خود
محض ایمان ہے اِسی باب میں اِرشاد ہے کہ ذلک محض الایمان چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالےٰ عنہا نے جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یارسول اللہ جو خطرات دلمیں آتے ہیں اگر
میں جلکر کوئلہ ہو جاؤں تو بہتر ہے اُنکے ظاہر کرنے سے آنحضرت نے پوچھا کیا تم اُنکو دفع کرتی ہو عرض
کی ہاں دفع کرتی ہوں فرمایا یہہ ایمان خالص ہے پھر دوسری مثال بیان فرمائی کہ فتح بدر سے آنحضرت کو
فرحت ہوئی اور شکست اُحد سے محزون ہوئے تھے اور سب صحابہ مغموم تھے مگر یہ حالتیں بطور خطرہ
کے تھیں کہ قوت ایمانی مندفع ہوئیں تو محلِ اعتبار سے خارج ہیں لیکن اگر یہ خطرہ مصمم اور راسخ ہو جاتے
اور مقرون بفعل ہو تو اسپر مواخذہ ہے اور اُسی پر قیاس مرتبہ اہل استغراق کا ہے کہ وہ اپنے حالت

Marfat.com

استغراق میں مشاہدہ حضوری کا رہتے ہیں اور باقی حالتوں سے انکو غفلت ہوتی ہے مگر جو اہل دعوت ہیں
وہ اُس استغراق و مشغولی حق میں دعوتِ خلق بھی کرتے ہیں۔ مشغولی دعوت سے اور دعوت مشغولی
سے مانع نہیں ہوتی اور یہہ مرتبہ انبیائے کرام کا ہے جب آدمی باوجود موانع اور دواعی کے تعلقات بشری
کو اپنے سے دور و جدا کرتا ہے تو اُسمیں اُسکو تعجب اور مشقت حاصل ہوتی ہے کہ اگر تعجب اور محنت نہ ہوتو
اجر نہوگا۔ پھر حدیث شریف جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرمائی
تھی بیان کی کہ انما اجرُ علی قدر تعبك ونصیبك پھر کہا ملائکہ علیہ السّلام کو عبادت جبلی اور طبعی ہے انکو دواعی
اور موانع نہیں ہیں انسان جو باوجود دواعی وموانع کے قطع علایق کرتا ہے اور عبادت اور امرِ الٰہی میں مشغول
ہوتا ہے اِسواسطے مرتبہ اسکا ملائکہ سے بالاتر ہوا پھر فرمایا حکما میں سے درمیان ارسطو اور افلاطونِ الٰہی
کے خطرات میں اختلاف ہے ایک نے کہا سالک اُسوقت مرتبہ کمال کو پہنچتا ہے کہ خطرہ کا اُسپر گذر نہ
ہوئے دوسرے نے کہا کہ خطرہ نہونا ممکن نہیں اور دلیل اپنی یہ کلیہ مسئلہ بیان کرتی ہے کہ حسنات
الابرار سیئات المقربین کو مقربین کی حسنات ابرار کے سئیات ہیں سو جب حسنہ اُسکے حق میں سئیہ ہوا تو
خطرہ بطریق اولی ہوگا اور یہ حدیث شریف فرمائی کہ فرمایا ہے جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
انہ لیغان علی قلبی کہ البتہ حجاب و پردہ کیا جاتا ہے میرے دل پر اور بیان معنی خطرہ میں یہہ حکایت فرمائی
کہ حضرت شیخ ابو سعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ کی دختر نیک اختر نہایت صاحب حُسن و جمال تھیں ناگاہ اُنکے یہاں
ایک شخص پیر آن کر مہمان ہوا کھانا کھاتے میں مہمان نے پانی مانگا شیخ کی صاحبزادی نے کوزہ آب لا کر بلاذ
تمام اُسکو پلایا۔ اُسوقت شیخ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ کے دلمیں یہ خطرہ گذرا کہ دیکھیں کونسا نیک بخت آدمی ہوگا کہ
اُس سے اِس دختر کا نکاح ہو مجرد اِس خطرہ کے وقوع کے شہر میں شہرہ ہوگیا کہ شیخ ابو سعید ابوالخیر چاہتا ہے
کہ اپنی دختر کو نکاح میں لاوے پس وہی خطرہ اُنپر موجب اس آوازے کا ہوا والحمد للہ رب العالمین +

مجلس بست و چہارم - سعادت قدم بوس ہاتھ آئی گفتگو محبت مال وجاہ میں واقع ہوئی
فرمایا جبتک محبت غیر خدا کی دلمیں ہے کچھہ بو اُسی جانب سے نہیں آتی اُسپر یہ حدیث شریف فرمائی کہ
آخر ما یخرج عن روس الصدیقین حب الدنیا یعنے آخیری چیز جو صدیقوں کے سر سے دور ہوتی ہے وہ

Marfat.com

محبت جاہ و مال کی ہے کہ محبت جاہ اور شرف نفس بدتر معاصی کا ہے صداقت کے ساتھ جمع نہیں ہوتے
پھر فرمایا جاننا چاہئے کہ جاہ کیا چیز ہے جاہ مشتق وجاہت سے ہے یعنی جسکو قرب خدا حاصل ہوا گویا اُسکو وجاہت
حاصل ہوئی پس جب قرب سبب وجاہت کا ہوا جب قرب آیا تو کیسے اُسکے دلمیں کوئی چیز سوائے خدا کی
رہے گی پھر یہ بیت پڑھی **بیت** نیک و بدخود گذاشتیم جملہ بدوست ٭ گر بخشد و یا زندہ کند او داند ٭
سپردم بتو مایۂ خویش را ٭ تو دانی حساب کم و بیش را ٭
پھر مناسب محبت الٰہی کے یہ فرمایا کہ جب خدائے تعالےٰ کسی بندہ کو دوست رکھتا ہے تو حضرت جبرئیل
علیہ السلام کو خطاب فرماتا ہے کہ میں نے فلانے بندہ کو دوست اپنا کیا ہے تو بھی اُسے دوست رکھ
پس جبرئیل بھی اُسکو دوست رکھتے ہیں اور آسمان میں پکار کر دیتے ہیں کہ اے ملائکہ آسمان خدا فلانے
بندہ کو دوست رکھتا ہے تم بھی اُسے دوست رکھو پس اہل آسمان ہفتم اُسے دوست رکھتے ہیں اور
اسیطرح ہر آسمان والے نیچے کے آسمان والوں کو پکار دیتے ہیں یہاں تک کہ قبولیت اُسکے دلوں
میں اہل زمین کے رکھی جاتی ہے پھر یہ دو حدیثیں بندہ سے لکھوائیں عن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن
دینار عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہم اجمعین قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان اللہ تعالیٰ اذا احب عبدا یقول بجبرئیل انی احب فلانا فاحبہ فحبہ جبرئیل فی السماء ان اللہ قد
احب فلانا فحبہ اھل السماء موضع لہ القبول فی الارض بعدہ فرمایا مروی ہے کہ دوستی اُسکی دریا میں
ڈالی جاتی ہے جو اُسکا پانی پیتا ہے اُس بندہ کو دوست رکھتا ہے پھر فرمایا بہت میٹھی چیز ہے محبت جاہ
و مال کی دوسری یہ حدیث شریف لکھوائی کہ ماذیبان ضاءیان ارسلا فی غنم باکبر فسادا فیھا من
حب المال والجاہ فی قلب المراء للمسلم والحمد للہ رب العالمین ٭
مجلس بست و پنجم شرف پابوس حاصل ہوا۔ ایک عالم نے آکر عرض کی کہ فلانے سردار شاہی
نے سلام عرض کیا ہے حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اُسکا کیا حال ہے کہا اُسے کچھ زر سرکاری
کا مطالبہ ہے لہذا اُسکو قید کیا ہے اور مار پیٹ کرتے ہیں فرمایا شغل دنیا یہی پھل دیتا ہے خاص کر
اس زمانہ میں کہ اگلے وقتوں میں سب کام والے دنیا کے کار خدائے تعالےٰ میں زاید اُس سے

60

Marfat.com

اُس سے متوجہ ہوتے تھے کہ دُنیا کے کاموں میں مشغول ہوں گویا لباس دُنیا میں معاملہ جنید وشبلی
کا رکھتے تھے اور اس بات کو مکرر فرمایا پھر مناسب اُسکے یہ حکایت فرمائی کہ سلطان علاءالدین جہانسوز
مُغل تھا جب اُس نے غزنی پر فوجکشی کی تو سپاہ اُسکی بہت تھی یہاں جن افسران فوجکو میر ہزارہ کہتے
ہیں وہاں انکو میراں لک کہتے ہیں بعد فتح غزنی کے اپنے بھائی کو وہاں حاکم کرکے اپنے ولایت کو لوٹ
آیا رعایائے غزنی جو ڈر سے متفرق ہوگئے تھے اور خوف سے بھاگ گئے تھے بعد چلے جانے سلطان کے
اپنے مکانوں اور دوکانوں پر آگئے اور جماعت شہریوں کی بہت ہوگئی برادر سلطان کے پاس لشکر کم
تھا کہ جان لیا تھا ملک زیر حکومت ہمارے ہوگیا بہت فوج رکھنے کی حاجت نہیں جب شہریوں نے
دیکھا کہ سپاہ اِسکی کم ہے غدر کرکے برادر سلطان کو مار ڈالا اور جب خبر غدر اور قتل بھائی کی سلطان نے
سُنی تو قسم کھائی کہ اب ایک آدمی غزنی کا زندہ نہ چھوڑونگا غضبناک ہوکر معہ لشکر دوبارہ غزنی پر آیا۔
اور قتلِ عام کرکے شہر کو جلادیا یہاں تک مُردوں کو قبروں سے اُکھاڑ کر جلادیا۔ اسیواسطے اُسکو
علاءالدین جہانسوز کہتے ہیں پھر حکم دیا کہ گھوڑوں کو زراعت سبز کھلادیں لشکریوں نے گھوڑوں کو خوب ٦١
خوید مسلمانوں کی زراعت سے کھلائی مگر ایک ترک لشکر کا اپنے گھوڑے کی باگ پکڑے کاہ خشک
چرا رہا تھا ایک مُغل نے اُسکو دیکھ کر کہا کہ خوید کیوں نہیں کھلاتا عجب ترک ہے اسواسطے ترکوں کو
نادان کہتے ہیں ہم یہاں بمشقت یلغار کرکے آئے اپنے گھوڑوں کو تباہ کیا تو بھی ہمارے گھوڑوں کے
ساتھ اپنے گھوڑے کو خوید چرا کہ تروتازہ ہوجاوے ترک یہ سُنکر چُپ ہو رہا دوبارہ اُس مُغل نے پھر کہا
کہ خوید کیوں نہیں کھلاتا سوکھی گھانس کیوں کھلاتا ہے اِسپر بھی وہ ترک نہ بولا تیسری بار اُس نے
کہا کیا تو جنید اور شبلی پیدا ہوا ہے جو خوید مسلمانوں کے گھوڑے کو کھلا کر آسودہ نہیں کرتا۔ یہ بات
اُس ترک کو بُری معلوم ہوئی کہا اے کافر تو مجھے جنید وشبلی کہتا ہے میں لائق نہیں ہوں کہ اُن کا
مرتبہ حاصل کروں مگر مردانِ خدا اگر اس حصار کو کہیں رواں ہو تو چلنے لگے ہنوز اُس نے یہ بات پوری
نہ کی تھی کہ فقط اُسکی اشارت انگشت سے وہ حصار چلنے لگا ترک نے دیکھ کر کہا اے حصار میں نے
بات کہی تھی ٹھہر جا وہ ٹھہر گیا مُغل یہ دیکھ کر حیران رہ گیا اور تُرک کے قدم پر گر کر مسلمان ہوا۔

Marfat.com

جب حضرت خواجہ نے یہ حکایت تمام کی ایک صوفی آیا پیر بھائی ہمارا اور بعد بیٹھنے کے شکایت زمانے
کی شروع کی حضرت خواجہ نے بسبب اخلاق کے کہ آپ کی ذات شریف میں ازلی ہیں سب سنکر عمدہ
جواب فرمایا اُس صوفی نے یہ نقل بیان کی کہ ایکبار ایک مرید مریدان جناب شیخ الاسلام فرید الحق
والشرع والدین قدس اللہ سرہ العزیز سے ہمارے شیخ جناب سلطان الاولیا رحمۃ اللہ علیہ کیخدمت
میں آیا اور قصہ اپنا بیان کیا کہ مینے ایکبار حضرت شیخ کیخدمت میں عرض کی کہ شیخ تیری ایک دختر کورہی
اور میری پانچ چھ دختریں کور ہیں شیخ نے فرمایا کیا کہتا ہے اَب کیا کروں کہا مجھے کسی کے سپرد کردو
کہ خدمت میری کیا کرے اُسی حال میں ظفر خاں حاضر خدمت ہوا حضرت شیخ نے اُس سے سفارش
کی اُسنے عرض کی کہ گھر اور کھانا موجود ہے آپ اُنسے فرماویں کہ وہاں چلکر رہیں میں ہر طرح خدمت کرتا
رہوں گا حضرت شیخ نے اُس سے کہا اِنکے ہمراہ جاکر اِنکے یہاں رہاکرو وہ بآرام تمام رہنے لگے حضرت خواجہ
نے جب یہہ حکایت سُنی فرمایا اے عزیز اُسوقت معتقد بہت تھے - اس ہمارے تمہارے زمانہ میں ۶۳
کسے کہیں بہر حال گذر کرنا چاہئے اُس درویش نے کہا میں سمجھا کہ صبر کرنا چاہئے اور شکایت کرنا اچھا
نہیں لیکن آج ہمارے شیخکی جگہ آپ ہیں بجا ہے میں اپنا درد آپ سے بیان کروں ایک غلام زادہ ہے
وہ ہر روز مزدوری کیا کرتا ہے اُس میں سے دو حصہ اُسکو دیتا ہوں ایک حصہ آپ خرچ کرتا ہوں بعد
اسکے حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے باب صبر اور نگاہ داشت انصاف میں یہہ حکایت فرمائی کہ مولانا
فخر الدین مروزی مُریدان سلطان الاولیا قدس سرّہ سے تھے کتابت کیا کرتے بعد لکھنے کے وہ کتاب
لوگوں کو دکھلا کر پوچھتے کہ یہ کتابت کتنے کی ہے وہ کہتے ہر جزو اسکا ششکانی مزدوری رکھتا ہے وہ کہتے
ہیں اسکی قیمت فی جزو چار جیتل لونگا نہ زیادہ اگر کوئی بارہ پیسے دیتا نہ لیتے وہی چار جیتل لیتے جب یہ پیر
معمر ہوا اور لکھنا ترک ہوا تو قاضی حمید الدین ملک التجار نے سلطان علاء الدین کی خدمت میں عرض کی
کہ اس شہر میں ایک بہت بڑے عالم و بزرگ ہیں عمر بھر کتابت کر کے گذران کی اب بسبب کبرسنی کے
نہیں لکھ سکتے عسرت سے گذرتی ہے بیت المال سے روزینہ اُنکا مقرر ہوجانا بہتر اور موجب برکت جان
و مال سلطانی کا ہے بادشاہ نے روزانہ ایک تنکہ اُن کا مقرر فرمادیا مگر اُنھوں نے نہ قبول کیا بادشاہ نے

Marfat.com

بہ لاچاری فرمایا خیر جو یہ کہیں اُتنا ہی دیا کرو اُسپر یاروں کی سعی و کوشش سے وہی شسکانی زوزینہ قبول فرمایا حضرت خواجہ کی چشم مبارک میں یہ کہہ کر پانی بھر آیا اور کہا کیا پختہ توکل اور پورا ترک تھا اور یہ حکایت فرمائی کہ جب جناب شیخ الاسلام فریدالحق والدین رحمۃ اللہ علیہ ہانسی سے واسطے زیارت روضہ متبرکہ حضرت قطب الدین طاب ثراہ کی دہلی میں آئے تو مولانا شیخ بدرالدین غزنوی جو خلیفہ حضرت یہاں تھے اُن سے ملنے گئے تو اُنسے پوچھا کہ جناب شیخ نے وقت رحلت کیا کچھ وصیت فرمائی تھی اُنہوں نے کہا یہ وصیت کی ہے کہ میرا مُصلا خاص مولانا مسعود کو سپرد کرنا حضرت شیخ الاسلام فریدالدین کا نام مسعود تھا اور دوسری وصیت یہ تھی کہ میری زوجہ سے اگر چاہیں نکاح بھی کرلیں میری خوشی ہے حضرت فریدالحق والدین یہ سنکر کہا دوسری وصیت مَیں قبول نہیں کرسکتا پھر اُنہوں نے وہ مُصلائے مبارک شیخ فریدالدین قدس سرہ کو دیا لہٰذا اُنپر ہجوم مخلوق کا ہونے لگا اور کثرت آمد و شد سے خلل اوقات شریفہ میں واقع ہوا حضرت شیخ نے کہا مَیں یہاں مشغول رہ نہیں سکتا اور بلا اطلاع دہلی سے نکلکر ہانسی تشریف لے آئے اور وہاں بھی قرار نہ لیا کہ بڑا شہر تھا اژدہام ہو اکرتا چل نکلے جس قصبہ میں جاتے توقف نہ فرماتے لوگوں کی آمد و رفت سے اور فرماتے مجھے ایسے موضع میں رہنا پسند ہے جہاں کوئی معتقد میرا نہ ہوتا میں فارغ البال ہو کر مشغول رہا کروں یہانتک کہ اجودھن میں آئے وہاں کے لوگوں کو سخت دل بدخو پایا کہ فقرا کے معتقد نہ تھے حضرت شیخ نے فرمایا یہ مقام لائق میری سکونت کے ہے وہاں ٹھہر گئے کوئی متوجہ اُنکے حال کا نہوا باہر شہر سے کریل کا بن تھا شیخ اُسمیں بفراغت مشغول رہتے اور اکثر اوقات مسجد جامع میں مراقب رہتے وہاں اطمینان کلی پایا وہیں آپکے چند پسر متولد ہوئے کبھی دائی آکر عرض کرتی کہ آج مخدوم زادہ پیدا ہوا ہے اور فاقہ ہے اور فلانی بیوی کے یہاں تین دن سے فاقہ ہے آپکی دو تین حرمین تھیں حضرت شیخ فرمایا کرتے کہ مَیں اُسکا یہ کہنا مثل ہوا کے جانتا ہوں کہ ایک کان میں آئی دوسرے سے نکل گئی دل اللہ تعالیٰ سے ایسا مشغول تھا کہ ایسی باتیں فقر و فاقہ کی آپ کے دلمیں گذر نہ پاتی تھیں آخر اللہ تعالےٰ نے دروازہ نعمتوں کا آپ پر کھولا اور دنیا متوجہ ہوئی ٭

والحمد للہ رب العالمین ٭

Marfat.com

مجلس بست و ششم - سعادت قدم بوس حاصل ہوئی خدمت خواجہ ذکرہ اللہ تعالیٰ بالخیر
اول یہ بات فرمائی کہ ضرور ہے محبت اس مُردار دنیا کی دل میں نہ ہو اور جو کچھ اُسکے پاس آئے اُسے راہِ
خدا میں صرف کرے پھر یہ حکایت بیان کی کہ قزل بادشاہ مغل تھا یہ قزل سوا اُس قزل سابق کے ہے
اُسکا ایک داروغہ مطبخ تھا نہایت سخی دینے والا جو موجود ہوتا دیدیا کرتا بلکہ قرض لیکر ہر سائل کو دیتا مال
شاہی کے صرف میں کچھ تامل نہ کرتا انجام کار وقتِ محاسبہ اُسپر ایک لاکھ چوبیس ہزار دینار برآمد ہوئے
کہ خرچ باورچی خانہ شاہی سے فقرا کو بانٹ دئے تھے پھر فرمایا جہاں ایک مطبخ کا یہ خرچ ہو اور کارخانوں
کا اُسی پر حساب کیا چاہئے کہ کیا کچھ صرف ہوگا اُسکے عہد میں یہ قاعدہ مقرر تھا کہ جسپر مال شاہی نکلتا اُسپر
مار دھاڑ اور قید نہ کرتے تھے قاضی شرع کے یہاں بھیجدیتے قاضی موافق اپنے حساب لیتا اگر اُسکے ذمہ
مال ثابت ہوتا تو اُسکے وصول تک وہ قید خانہ میں مقید کردیتا جب بعد حساب اُسکو مقید کیا تو اُس
قید خانہ میں کچھ اوپر ساٹھ آدمی اور قید تھے داروغہ مطبخ نے اپنے لڑکے کو قید میں بُلاکر دوات و قلم اور کاغذ
منگوایا اور خفیہ اُن سب کے نام لکھے اور جسقدر اُنمیں ہر ایک کے ذمہ مطالبہ سلطانی تھا تعداد اُسکی ہر ایک
کے نام کے ساتھ لکھی وہ سب قرضہ بتیس ہزار تنکہ ہوا اپنے فرزند سے بُلاکر پوشیدہ کہا گھر جاکر قبا ہائیں زرین
اور سیلہ مندیل پشمینہ زیور وغیرہ جو کچھ ہے اندازہ کراکر فروخت کر اور قیمت اُسکی لے آ۔ لڑکا کیا جانے کیا کریگا
فقط یہ سمجھا کہ اپنے ذمہ کا مال دیکر قید سے چھوٹا چاہتا ہے لڑکے نے سب مال و اسباب فروخت کرکے
روپئے لے آیا داروغہ نے جو شمار کیا تو وہی بتیس ہزار تنکہ نکلے داروغہ نے ہاتھ اپنی ڈاڑھی اور مونھ
پہ پھیر کر الحمد للہ کہا لڑکا یہ سُنکر حیران ہوا کہ باپ پہ مطالبہ ایک لاکھ چوبیس ہزار دینار کا ہے یہ کس واسطے
بتیس ہزار تنکہ سے خوش ہوکر الحمد للہ کہتا ہے اسقدر سے کب اسکی گلوخلاصی ہوگی پھر اُس داروغہ نے
اُس نقد سے ساٹھ گرہیں کچھ اوپر کپڑوں میں پھاڑ کر باندھیں مختلف العدد ہر ایک قیدی کیواسطے ایک
گرہ بتعداد اُسکے قرض کے اور چونکہ اُن قیدیوں کو مقدور تھا کہ مال اپنے حصہ کا دیکر رہا ہوں داروغہ
نے ہر ایک کو ایک گرہ اُسکے قرض کے موافق دیکر کہا تم سب یہ اپنا قرضہ دیکر بعد رہائی گھر جاؤ اور سب
کو چھڑا دیا قزل بادشاہ نے جب قصہ اپنے داروغہ کا سُنا براہِ معدلت فرمایا ایسا شخص خائن نہیں ہوتا

Marfat.com

اس نے بیشک یہ ایک لاکھ چوبیس ہزار دینار فقرا اور درماندوں کو دیتے ہیں درحقیقت وہ تو اب مجھ کو ہے ہیں نے اسکو بخشا اُس سے کہدیں بخوشی اپنے گھر جاوے بعد اس حکایت کے خدمت خواجہ نے یہ آتیہ شریف پڑھی ویوثرون علی انفسہم ولوکان بہم خصاصہ یعنی پسند کرتے ہیں غیروں کو اپنی جانوں پر اگرچہ خود حاجت مند ہوں والحمد للہ رب العالمین ۔

مجلس بست و ہفتم

سعادت پابوس حاصل ہوئی خدمت خواجہ ذکرہ اللہ تعالی بالخیر نے فرمایا لوگوں نے اس حدیث سے سوال کیا تھا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم والتحیۃ نے لوکانت الدنیا بورکۃ دما اکل المؤمن الا الحلال یعنے اگر دنیا تمام حوض خون کا ہوجاوے مومن سوٰ حلال کے نہ کھاوے گا جواب فرمایا دوسرے حدیث میں آیا ہے المومن لا یاکل الاعن فاقتہ یعنے فاقہ کیوقت کھاتا ہے اور حالت مخمصہ میں اُسکو مُردار حلال ہوجاتا ہے یہ توجیہ اھل علم کی ہے لیکن اھلِ طریقت نے اسکے معنے دو طرح کہے ہیں ایک لایق بیان کرنے کے ہے اور دوسرے نہ کہنے کے سو لایق بیان یہ ہے کہ اگر تمام دنیا حوض خون کا بنجاوے تو مومن اپنا قوت ذکر الٰہی سے کرتا ہے اور آتیہ شریفہ بھی انما المومنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبہم واذا تلیت علیھم ایاتہ زادتھم ایماناً وعلی ربھم یتوکلون انما کلمہ حصر کا ہے اور مومنون مقابل کافرون کے ہے اور زیادت ایمان سے مُراد زیادتی تقوی ہے وعلی ربہم مفعول مقدم مقتضے حصر کو ہے یتوکلون کے معنے یعتمدون ہیں اسپر ایک عالم نے اعتراض کیا کہ موافق اس توجیہ کے جو کوئی فاقہ سے نہ کھاوے تو وہ مومن نہ ہو فرمایا ارشاد نبوی ہر کہ ابیت عند ربی یطعمنی ویسقنی قوت آنحضرت شریف کا ذکر الٰہی سے تھا اور قرب بارگاہ رب العزت سے پھر یہ حکایت شیخ عقال مغربی کی فرمائی کہ اُنھوں نے سات برس کچھ نہ کھایا حرم کعبہ میں مراقب رہتے اور نماز کیوقت ہوش میں آتے اُٹھ کر نماز پڑھتے پھر مُراقبہ میں ہوجاتے اسمیں ایک اہل علم نے پوچھا انکا ذکر لسانی تھا یا دلی فرمایا ذکر زبان بھوک پیاس زیادہ پیدا کرتا ہے کہ اعضا حرکت میں آتے ہیں اور اُنکی حرکت سے گرسنگی بڑھتی ہے مگر جب ذکر دلمیں پہنچتا ہے تو خواہش طعام جاتی رہتی ہے یہ ارشاد خواجہ کا لوگوں کو دشوار معلوم ہوا کہ آدمی سات برس تک بے کھائے کیسے زندہ رہے گا حضرت خواجہ نے فرمایا

Marfat.com

ہمکو اسکی مثال عالم ظاہر میں تبلاؤں - اس شہر میں ایک شخص رشید پنڈت نام تھا خدا تعالیٰ اُسے
غریق رحمت کرے سوداگروں کی رسم ہے کہ دوکان فروخت جداگانہ مکان سکونت سے ہوتی ہے
انکی چھوکری آکر کہتی خواجہ نہاری تیار ہے کھالو کہتے ذرا صبر کرو اور حساب میں مشغول ہوجاتے تھوڑی دیر
بعد وہ پھر آتی کہتی میاں دنکا کھانا سرد و خراب ہوگیا چلکر کھالو یہ کہتے چپ رہ تھوڑا حساب رہ گیا ہے
یہاں تک کہ دوپہر ڈھلجاتا وہ پھر آتی کہتی نماز ظہر ہوگئی تمنے کھانا نہیں کھایا یہ کہتے کیا آج اب تک
نہیں کھایا ہے وہ کہتی کہاں کھایا ہے میں چند بار بُلانے آئی کوشش کی مگر تم نے نہیں کھایا غرضکہ وہ
حساب میں ایسے مشغول ہوتے کہ طعام یاد نہ آتا کہ کھاچکا ہوں یا نہیں پھر فرمایا عالم عشق میں ایسا ہی
ہوا کرتا ہے کہ جب عاشق کا دل معشوق سے متعلق ہوا تو اُسکو طعام یا خواب یاد نہیں رہتا پس جب
عالم ظاہر میں یہ معاملہ ہے تو عالم باطن کا معاملہ بطریق اولیٰ مؤثر زیادہ ہوگا جو شخص مشغول مشاہدات عالم
غیب کا ہوگا اُسے طعام کسکا پانی کسکا خواب کس کا اسپر ایک طالب علم نے سوال کیا کہ میں نے ایک
حدیث دیکھی ہے فرمایا آنحضرتؐ نے کمل من الرجال کثیر و لم یکمل من النساء غیر مریم بنت عمران و آسیہ
امراۃ فرعون اسمیں کمال نسا کو مقابل کمال رجال کے رکھا ہے سو وہ کیا کمال ہے خواجہ ذکرہ اللہ تعالیٰ
بالخیر نے معنے کمال اور نہایت کمالیت رجال کا بیان فرمایا کہ للنہایۃ ھوالرجوع الی البدایۃ - فرمایا مرد
نہایت سے بازگشت طرف بدایت کے ہے یعنے جیسے لوگ بدایت میں مرفوع القلم ہوتے ہیں نہایت
میں بھی مرفوع القلم ہو وہ منتہی اور کامل ہوگا پھر فرمایا کہ مرد بہت رتبہ کمال کو پہونچے ہیں مگر عورتوں سے
بھی دو عورتیں مرتبہ کمالیت کو پہونچی ہیں مگر بہ نسبت اپنے زمانہ کے ایک مریم بنت عمران دوسری
آسیہ زوجہ فرعون کہ جب انکو تکالیف و محنتیں پہونچیں تو انہوں نے صبر کیا رتبہ کمال حاصل ہوا لیکن ازواج
مطہرات ہمارے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کاملتر سب سے تھیں اسیواسطے وہاں تخصیص زمانہ کی
کہدی گئی کہ اسوقت میں اُنھوں نے صبر میں کمال پایا لیکن مرد اکثر کمال کو پہونچے ہیں پھر فرمایا یہ حدیث
مشارق الانوار میں ہے پھر فرمایا کمال انبیا کا کم کمال رسل سے ہے اور کمال اولیا کم کمال انبیا سے ہے پھر
کمالات اولیا باہم متفاوت ہوتے ہیں کہتے ہیں فلانا عالم علم میں کامل ہے یا فلاں زاہد زہد میں کامل ہے

Marfat.com

اس سے یہ مراد نہیں کہ اوروں کو کمال نہیں لیکن اُس نے اس وصفِ خاص میں شہرت پائی ہے جیسے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صدق میں کمال پایا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عدل میں اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حیا میں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے شجاعت میں تو کیا اور صحابہ کرام سے کسی میں صدق و عدل و حیا و شجاعت نہ تھی مگر ان خلفائے راشدین نے اُن اوصاف سے شہرت پائی جیسے حاتم سخاوت میں مشہور ہوا تو کیا اوروں میں سخاوت نہ تھی لیکن حاتم سخاوت میں مشہور ہو گیا والحمد للہ رب العالمین۔

مجلس بست و ششم - سعادتِ قدم بوس حاصل ہوئی۔ ایک سید خدمت شریف میں بارادہ بیعت آیا تھا پوچھا کیا نام ہے عرض کی شرف پوچھا کیا کام کرتے ہو اُسکے جواب میں تاخیر ہوئی میں نے کہا یہ داروغہ جوہری بازار کے ہیں نہایت مرد صالح ہیں انکی ایک والدہ عابدہ ہیں ان کا گھر خانہ صفا ہے اکثر ملاقات انکی درویشوں سے رہتی ہے بعد اسکے حضرت خواجہ نے کلاہ منگوائی اور دستِ مبارک واسطے بیعت کرنے کے بڑھایا اور اقرار لیا پھر دوگانہ نفل پڑھوائی بعد نماز اندر آکر بیٹھا۔ اُسسے ارشاد کیا کہ متابعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر امر میں کرنا چاہئے اور تم سے زیبا تر ہے کہ تم فرزند رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہو اور متابعت رسول فقط دو چیز میں ہے کہ جو کچھ خدا اور رسول نے کہا وہ کرنا چاہئے اور جس سے خدا اور رسول نے منع کیا اس سے بچنا چاہئے اور خرید و فروخت میں ہرگز جھوٹ بات زبان پر نہ آوے مثلاً ایک چیز پانچدرم کی خریدی ہوئی ہے جب مشتری کو آمادہ لینے پر دیکھے تو یہ نہ کہے کہ میں نے چھ درم کو لی ہے سات درم کو دونگا اسمیں ہرگز کچھ برکت نہیں ہوتی بلکہ نقصان واقع ہوتا ہے اور مال اُسکا تلف ہو جاتا ہے ہاں اگر کہے کہ پانچدرم ایک دانگ کو دونگا تو اُسکے اس ایک دانگ میں برکتیں پیدا ہونگی۔ اور مال اُسکا اسطرح بڑھیگا کہ وہ نہ جانے گا کہاں سے بڑھا پھر یہ حکایت فرمائی کہ حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے حال ایک تاجر بزرگ کا لکھا ہے کہ بغداد میں تھے انکو خواجہ محمد منکدر کہتے تھے دوکان بزازی کیا کرتے موسم سرما میں کپڑے بنوا کر بیچتے جب دوکان سے کہیں کام کو جاتے تو غلام کو بٹھا جاتے اور تاکید کر جاتے کہ خبردار یہ لبادہ دو دینار کو دینا اور یہ تین دینار کو اسمیں کم و بیشی نہ کرنا ایک دن ایک اعرابی آیا اور غلام سے پوچھا فلاں لبادہ کس قیمت

Marfat.com

دیگا وہ دو دینار کی قیمت کا تھا غلام نے کہا تین دینار کا اعرابی کو سستا معلوم ہوا تین دینار دیکر خرید لیا
راہ میں اُسے محمد منکدر ملے اپنا لبادہ پہچان کر اُس سے پوچھا کہ شیخ یہ لبادہ کتنے کو لیا ہے کہا تین دینار میں
محمد منکدر نے کہا اس قسم کے لبادے دو دینار کو آتے ہیں نہ زیادہ کو دوکاندار نے ایک دینار تجھ سے زیادہ لیا
ہے لوٹ آؤ لبادہ پھیر دو اور یہ ظاہر نہ کیا کہ میری دوکان کا ہے۔ اعرابی نازک مزاج ہوا کرتے ہیں۔ سمجھا
اس نے یہ پسند کیا ہے اور سستا جانکر پھیروا تا ہے کہ خود خریدے غصہ ہوکر کہا خواجہ یہ لبادہ ہمارے ملک
میں دس بارہ دینار کا ہے تو براہِ فریب مجھ سے پھرواکر خود خریدنا چاہتا ہے۔ حضرت محمد منکدر نے جب دیکھا
کہ اسکے دلمیں شک ہوا اللہ اغصہ ہوتا ہے کہا شیخ بے ذوق نہو یہ لبادہ میری دوکان کا ہے میں غلام سے
کہہ آیا تھا کہ اس قسم کا لبادہ دو دینار کو دینا اُس نے تم سے تین دینار لے لئے ہیں میری ہمراہ چلو ایک دینار
تمکو پھیر دوں یا اس سے عمدہ لبادہ تین دینار والا تم کو دوں۔ اعرابی یہ سنکر ہمراہ آیا حضرت محمد منکدر نے
ایک دینار اُسکو دوکان سے واپس دلوایا۔ اعرابی نے وہاں سے لوٹکر لوگوں سے پوچھا یہ دوکاندار کون
ہے نہایت امین دیانتدار معلوم ہوتا ہے اُنہوں نے کہا انکو شیخ محمد منکدر کہتے ہیں اعرابی نے تعجب سے کہا
شیخ محمد منکدر یہی ہیں ہم تو اپنے وطن میں بڑے سخت حوادث میں انکے نام کو اپنا شفیع کرتے ہیں انکے نام
کی برکت سے سب مشکل آسان ہو جاتی ہے ہم جانتے تھے محمد منکدر کوئی بڑا شیخ ہے خانقاہ میں رہتا ہوگا
یہ نہ معلوم تھا کہ وہ یوں زمرہ تاجروں میں ہونگے۔ مقصود اس حکایت سے صدق انکا ہے +

والحمد للہ رب العالمین +

مجلس بست و نہم سعادت قدم بوس میسر ہوئی۔ حضرت خواجہ پر حال طاری تھا کیفیت
میں خاطر شریف منفعل تھی۔ دستِ مبارک زمین پر تکیہ کیا تھا۔ اور غلبہ حال سے ایک پیچ دستار
مبارک کا کھل گیا تھا۔ عالم بے خبری تھی۔ پھر آہستہ فرمایا انا عند المنکسرۃ قلوبھم والمندرسۃ
قبورھم پھر خاموش رہے اور دو تین بار درد سے سر ہلایا اور فرمایا عین القضاۃ ہمدانی نے اپنی
کتاب میں لکھا ہے :- **ع** برخاستہ زجان و تن و می باید + سرآمدہ خویشتن مے باید + در
ہر قدمے ہزار بند افزون است + زیں گرم روے بند شکن مے باید + پھر فرمایا ایک بند شرعی

Marfat.com

ہے ایک بند نفسانی چاہئے کہ بند شرعی بھی توڑدے اور بند نفسانی بھی۔ بند شرعی زن و فرزند ہیں اور بند نفسانی شہوات و لذات ہیں جس دلمیں محبت آلہی نے جگہ کی اسکی نظر میں زن و فرزند کس کے ماہن کیسی چہ یہ مثنوی مولانا نظامی علیہ الرحمتہ کی پڑھی ؎

شعر

یارب تو مرا بروے لیلے	ہر لحظہ بدہ زیادے میلے

پھر یہ حکایت فرمائی کہ شیخ عثمان حیری رحمۃ اللہ علیہ حالت نوعمری میں مجذوب ہوئے اُنکو ایک حال پیدا ہوا کہ گیارہ بارہ سال کی عمر میں مکتب کو جاتے تھے۔ چند غلامان ترکی اُسکے ہمراہ تھے انکا باپ مرد معتبر و دولتمند تھا یہ عثمان سوداگروں کا ساجبہ قیمتی پہنے دستار مصری سر پر تھے جاتے ہوئے راہ میں اُنہوں نے ایک گدھا لاغر دیکھا کہ پشت اُسکی زخمی تھی۔ کوّے گوشت اور چمڑا اُسکا نوچتے تھے وہ ایسا عاجز تھا کہ مکھی بھی نہیں اُڑا سکتا تھا کہ اُڑادے خواجہ عثمان اُسکو ایسا لاچار دیکھ کر کھڑے ہوگئے اور اُسکے حال پر افسوس کیا اور براہِ رحم دلی جبہ اپنا اُتار کر اُسپر ڈالا اور پگڑی اُتار اُسپر باندھی کہ گرنہ پڑے غلامان ترک سے کہا خوب لپیٹ کر باندھو کہ کھلنے نہ پاوے اُسکا یہ رحم گدھے پر بارگاہِ کبریائی میں مقبول ہوا جذبہ آلہی متوجہ ہوا وہ مجذوب ہوگیا اور اُسیطرح سروتن برہنہ فقط پائجامہ پہنے بازار میں جاتا تھا کچھ خبر نہ تھی کہاں جاتا ہوں یہاں تک کہ دروازہ پر حضرت معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ کے جانکلے شیخ اپنی دہلیز میں بیٹھے تھے اور بہت مُریدگرد آپ کے تھے انکو دیکھ کر باادب سلام کیا اور خدمت میں بیٹھ گئے شیخ بیانِ سلوک میں تھے لڑکے کو سروتن برہنہ غلامان ترکی کو پیچھے شور کرتے ہوئے دیکھ کر نور معرفت سے معلوم کرلیا کہ اس طفل کو جذبہ آلہی پہونچا ساعت محبت آلہی بڑھتی جاتی ہے۔ غلامان ترکی دوڑکے اُسکے گھر گئے اور عثمان کے والدکو دیوانگی کی اطلاع دی باپ سُنکر دوڑتا ہوا آیا۔ فرزند کو حضرت شیخ معاذ رازی کے پاس دیکھا کہ سر اُنکی چوکھٹ پر رکھے ہوئے ہے باپ غم دیدہ پایان مجلس میں بیٹھ گیا شیخ نے پوچھا یہ لڑکا تمہارا ہے بولا ہاں فرمایا اسے قُرب آلہی تک پہونچا دیا ہے یہ مجذوب کامل ہوگیا ہے اس بیان میں شیخ کو حال پیدا ہوا گاہے خاموش گاہے روتے اور یہ شعر پڑھتے **شعر** در ہر قدمے ہزار بند افزون است ؎ زیں گرم

روے بند شکن مے باید ✤ پھر شیخ نے پوچھا اس لڑکے کی ماں ہے باپ نے کہا اسکے ماں بہن سب ہیں اور پریشان حال گریہ وزاری کر رہے ہیں تب شیخ نے اُس سے مخاطب ہو کر کہا بابا اگر چاہتا ہے کہ یہ حال معرفت تجھ کو ہمیشہ رہے تو اپنے والد کے ہمراہ گھر جاؤ اور ماں باپ کی خدمت میں رہا کر اُس نے فرمانِ شیخ قبول کیا اور باپ کے ہمراہ گھر گیا - وہاں باپ نے کہا اے پدر مہربان تمہاری اور راہ ہے اور میری راہ اور ہے - اُس کا باپ سوداگر تھا اہلِ دُنیا سے کہا کہ اگر آپ چاہیں کہ میں کام آپکا کیا کروں تو یہ ہرگز مجھ سے نہو سکیگا مجھ سے آپکو اسقدر راحت ہوگی کہ مجکو دیکھا کریں سو اسکے اور کچھ مجھسے فائدہ نہوگا مجکو گھر میں کوئی جگہ الگ تابع ہیں کہ میں وہاں مشغول رہا کروں باپ نے کہا اے فرزند سعید آجتک تو بیٹا تھا اور میں باپ اور یہ ماں اور یہ بہن اب تم مالک و مختار ہو اور ہم سب تیرے لونڈی غلام ہیں اور یہ گھر مال و اسباب ملک تیرا ہے کس بندے کی دلی تمنا یہ نہوگی جو ہم کو اللہ تعالےٰ نے روزی کی ہے جہاں پسند ہو رہو پھر اُسے ایک حُجرہ گھر کا دیا وہ اُسمیں دَر بند کئے ہوئے ہمیشہ مشغول رہتا نماز کیوقت اذان سنکر دروازہ کھولتا اور مسجد میں جا کر نماز با جماعت پڑھتا پھر آکر مشغول ہو جاتا - یہاں تک کہ عمر بست سالگی میں عارفِ کامل ہوگیا پس مولانا کمال الدین سامانہ نے عرض کی کہ کیا مرتبہ اجتبا یہی ہے جو اس آیت شریفہ اور حدیث میں ہے ثم اجتباہ ربہ اور یہ حدیث پڑھی اذا احب اللہ عبدا ابتلاہ فاذا احبہ الحب البالغ اجتباہ فرمایا جو شخص پھول ہنتا ہے خار وخس دُور کر کے نرے پھول چن لیتا ہے اس پھول چننے کو اجتباہ کہتے ہیں سو جسکو جذبہ آلہی آلیتا ہے اوصاف ذمیمہ اُسکے دُور ہو جاتے ہیں وہ شخص مخلص ہو جاتا ہے پھر فرمایا مخلَص مخلِص سے افضل ہے مخلَص وہ مجذوب متدارک بسلوک ہے اور مخلِص سالک متدارک بجذبہ ہے فرمایا جسکو جذبۂ آلہی آلیتا ہے وہ جو کام کرتا ہے قوتِ جذبہ سے کرتا ہے اُسمیں شیطان و نفس کا دخل نہیں ہوتا اسپر یہ آیت پڑھی قال فبعزتک لاغوینہم اجمعین الا عبادک منہم المخلصین اور جو سالک متدارک بجذبہ عمل کیا کرتا ہے تو اُسکو سو بار نفس و شیطان معصیت کے دَلدل میں گرا دیتے ہیں مگر وہ سلوک میں ویسا ہی کوشش کرتا ہے پھر جب جذبہ آتا ہے تو شیطان و نفس سے مطمئن ہو جاتا ہے پھر قاضی آدم نے سوال کیا کہ اس صورت میں مجذوب متدارک بسلوک فاضل تر ہوا خدمت خواجہ ذکرہ اللہ تعالےٰ بالخیر نے فرمایا یہ بات مختلف فیہ مشائخ کی ہے شیخ الشیوخ فرماتے ہیں کہ مجذوب متدارک ۷۰

Marfat.com

سلوک افضل ہے اور دوسرے مشائخ کہتے ہیں سالک متدارک بجذبہ فاضلتر ہے اور ہر فرقہ اپنے دعوی پر دلائل لاتا ہے اور جو لوگ سالک متدارک بجذبہ کو افضل کہتے ہیں اُنکی یہ دلیل عمدہ ہے کہ وہ اپنے اعمال میں خونِ جگر کھاتا ہے رنج وتعب زیادہ اُٹھاتا ہے ہر زماں اُسکو نفس وشیطان معصیت میں آلودہ کرتا ہے اور وہ نکلکر تائب وعابد بنتا ہے اور یہ حدیث شریف بھی اسیطرف اشارت کرتی ہے قال علیہ السلام انما اجرك علی قدر تعبك ونصيبك چونکہ اُسکو تعب ونصب زیادہ ہوا لہذا وہ افضل ہوا اور مجذوب متدارک بسلوک کو جذبہ حاصل ہوا اور سلاح ہاتھ میں آئے اب جو عمل کرتا ہے جذبہ کی قوة سے کرتا ہے شیطان اُسے بھاگتا ہے جیسے ایک عاشق زینہ بام معشوق تک پہونچا اور قرب حاصل کیا اگر اُسکو ماں باپ اقارب روکیں اور نصیحت کریں کہ یہ کام اچھا نہیں وہ کب سنتا ہے اسیطرح جسکو عشق و محبت حاصل ہوئی وہ شیطان کی کب سنتا ہے۔ اور نفس کی بات کب مانتا ہے۔ ان دونوں کو اُسپر دخل نہیں رہتا والحمد للہ رب العالمین ٭

مجلس سی ام

سعادتِ قدم بوس میسر ہوئی خدمتِ خواجہ ذکرہ اللہ تعالی بالخیر نے یہ حکایت بیان ہمت میں فرمائی ایک بزرگ تھے اُنہوں نے شب کو نذر کی کہ جو فتوح کل مجکو ملیگی وہ اُس درویش کو دیدوں گا۔ جو مجکو پہلے ملیگا اتفاقاً اُس فجر کو خلیفہ وقت نے اُسے ہزار دینار بطریق فتوح بھیجے۔ وہ اُن ہزار دیناروں کو لیکر گھر سے باہر نکلا دیکھا ایک غریب حجام سے اصلاح بنوا رہا ہے اور اپنے دلمیں سوچ رہا ہے کہ میرے پاس کچھ نقد نہیں ہے حجام کو کیا دونگا اُسی حال میں یہ بزرگ اُسکے پاس آئے اور موافق نذر شب کے وہ ہزار دینار اُسکو دئے اُس شخص نے لیکر وہ سب مال حجام کو دیا اُن بزرگ نے جانا اس نے بے دیکھے یہ حجام کو دیا ہے اگر جانتا اسمیں ہزار اشرفی ہیں تو سب نہ دیتا لہذا اُس سے کہا اے عزیز اسمیں ہزار اشرفی ہیں اُس فقیر نے سنکر کہا کیا نذر شب کی بھولگیا ہے یاد کر تو نے کیا اقرار کیا تھا اور جب حجام نے دیکھا کہ مجکو ہزار دینار دیتا ہے اُس فقیر سے کہا جب میں نے تیرا خط بنانا شروع کیا تھا تو جان لیا تھا کہ تو مرد فقیر ہے مجکو کچھ نہ دیگا سو میں نے بہ نظر آخرت للہ تیرا خط بنایا ہے اب میں ثواب آخرت اپنا بہ ہزار دینار لیکر باطل نہیں کرتا اور جسکو چاہے دے غرضکہ وہ ہزار دینار نہ اُس فقیر

Marfat.com

نے لئے نہ اس حجام نے دونوں نے موفق ہمت عالی کے کام کیا پھر یہ آیت تعریف ارشاد فرمائی ما زاغ البصر وما طغی بعدہ فرمایا تمام خزانے روئے زمین کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ملاحظہ کرائے بلاحساب آخرت کے مگر آپنے انکو گوشۂ چشم سے بھی نہ دیکھا اور کچھ التفات انکی طرف نہ کی اسپر یہ حدیث پڑھی والذی نفس محمد بیدہ لو سالت ربی ان یجری معی جبال الدنیا ذھبا لاجراھا حیث ذھبتھا ولکن آخرت بوعھا علی شبعھا وفقرھا علی غناھا وحزنھا علی فرحھا اور یہ شعر پڑھا ؎

شعر

	کوہ زریں رود گو ہر ناک چیست		پیش وجہ اللہ ذکر خاک چیست

مجلس سی ویکم - سعادت قدم بوس میسر ہوئی - ایک شخص نو وارد تھا اپنے حصول مطلب کی دعا اور مدد چاہتا تھا جناب خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اُسکے واسطے فاتحہ پڑھی اور دعا کی پھر فرمایا راحت خانۂ فقیر میں ہے اور دنیا دار کے گھر میں کسیطرح راحت و آرام نہیں سوائے غم و اندوہ کے یہ فرق ہے کہ فقیر کے یہاں غم و اندوہ دنیا کا نہیں اگر ہے تو غم و اندوہ طلب حق کا ہے اور اس غم و اندوہ کے ضمن میں ہر گونہ شادی و فرحت ہے اور کیا خوب کہا ہے اس باب میں۔

شعر

	بادوست کنج فقر بہشت است و بوستاں		بے دوست خاک بر سر جاہ و تونگری

فرمایا خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کو جو دیکھتا یہ تصور کرتا تھا کہ ابھی انکا شاید کوئی فرزند عزیز یا مادر و پدر نے انتقال کیا اُنکے غمگین و متفکر رہنے سے اور یہ حدیث فرمائی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طویل الحزن کثیر الفکر پھر یہ حکایت بیان کی کہ بوسعید بادشاہ کو ایک وقت ایسا حال پیدا ہوا کہ دیوار محل سے سر اپنا مارتے تھے اور زار زار رو کر یہ کہتے کہ میں نے کیا کیا جو مجھ بدترین مردم کیا ایک سردار انکا محرم راز کہ قرابت بھی رکھتا تھا روبرو آیا اور یہ حال دیکھ کر کہا اے بادشاہ آپ کو اللہ تعالےٰ نے اپنے کلام پاک میں تیسرے مرتبہ میں یاد فرمایا ہے کہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولو الامر منکم اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے من اطاع امری فقد اطاعنی ومن اطاعنی فقد اطاع اللہ

Marfat.com

آپ یہ بات کیسے کہتے ہیں کہ مجکو بدترین مُرحوم کیا ہے سلطان بوسعید نے اُسنے ہوا کہا مجھے اس

دعویٰ پر ایک دلیل قطعی سُن وہ یہ ہے کہ مثال میرے مانند اُس سوداگر کے ہے کہ اُسکے بہت غلام ہیں

وہ ایک کو بہ نظر کسی استحقاق کے عزت بخش کر اور سب پر امیر کردے اور سب کو اُسکی اطاعت کا حکم

کرے کہ اُسکا مطیع و فرماں بردار رہے اور جو اطاعت اُسکی نہ کرے اُسکو میں عتاب و عذاب کرونگا پھر

وہ غلام برگزیدہ عزت یافتہ اپنے مولی مربی کے دشمنوں سے ملے او موافقت کرے اور جو کچھ دشمن اُسکے

مولی و مہربان کی کہیں یہ غلام ویسا ہی کرے تو کیا وہ بدترین مُرحوم ہوگا یا نہیں اُس سردار نے کہا

بے شک ہوگا سلطان نے کہا وہ غلام طاغی باغی میں ہوں کہ پروردگار عالم عزاسمہ نے مجکو بلا استحقاق

کسی خدمت کی او مخلوق سے برگزیدہ اور بلند مرتبہ فرمایا میں نے نفس و شیطان سے کہ دشمنان آلہی

ہیں یاری اور موافقت کی ہے جو یہ کہتے ہیں کرتا ہوں مولا کے امر و نہی کا لحاظ نہیں رکھتا تو کہو مولا

مجازی اُس غلام سے کسقدر ناراض و خشمگین ہوگا اللہ تعالےٰ مالک حقیقی نے مجکو امر و نہی فرمائے

ہیں حکم نہیں بجالاتا او ممنوعات کرتا ہوں۔ مبادا غیرت آلہی متوجہ انتقام ہو پھر فرمایا دُنیا دار کو اگر

شدائد و محن پیش آویں تو یہ اُسکے خیر و نجات کی دلیل ہے کہ اُسکے گناہوں کے مکفرات ہو جاتے ہیں

اور خطائیں اُسکی بخشی جاتی ہیں اور جب مشغول دنیا کو رنج و تکلیف نہ پہونچے اور خوش و خرم کامیاب

ہو کر ترک او امر اور اقدام منکرات و قبائح پر کرے تو یہ اُسکے حق میں استدراج ہے نعوذ باللہ

تعالےٰ منہا لوگ تھوڑی مقدرت میں دنیا کی جو چاہتے ہیں کرتے ہیں اور بندگان خدا کو رنج پہونچاتے

ہیں اور آہ دل سوختہ سے حذر نہیں کرتے آخر آہ مظلوموں کی اُنپر خرابی لاتی رہی کہ آہ دلہا اثرے است

شعر

دانی کہ رہ سوختگاں را اثر بود	بگذار نالہ کہ برآید ز سینہ ہا

اور یہ حکایت فرمائی کہ حضرت شیخ الاسلام فریدالحق والدین قدس سرہ العزیز کے ایک عزیز خواجہ

عزیزالدین نام کہ لیک مدت اُنکے فوت کو گذری ہے رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے تھے کہ میں ایک جگہ دعوت

کو گیا تھا وہیں جب بعد عصر وہاں سے کھا کر آیا تو حضرت سلطان الاولیاء کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت

Marfat.com

نے پوچھا کہ کہاں تھا۔ عرض کی فلاں جگہ دعوت میں گیا تھا وہاں اکثر اعزہ یہ باتیں کرتے تھے کہ جناب سلطان الاولیا کی خاطر شریف امور دنیاویہ سے فارغ ہے آپ کو کوئی غم اور فکر اس جہان کی نہیں جناب شیخ قدس سرہ العزیز نے یہ سنکر فرمایا جسقدر محکوم غم واندوہ رہتا ہے کسیکو اس جہان میں نہوگا اسواسطے کہ مخلوق خدا جو میرے پاس آتی ہے اور اپنے رنج وتکلیف بیان کرتی ہے اُن سب کا بوجھ میرے جان ودل پر پڑتا ہے اور ہر ایک کیواسطے دل کڑھتا ہے وہ عجب دل ہوگا جو مسلمان بھائی کا غم سُنے اور اُسمیں اثر نہو یہی حکمت ہے کہ کامل بندے اللہ کے جو شہروں کو چھوڑ کر کوہ وبیابان میں بسر کرتے ہیں تاکوئی اُنکے پاس نہ آوے اور اپنا رنج سُنا کر اُنکو رنجیدہ نہ کرے اُسپر یہ حدیث شریف پڑہی کہ المؤمنون کرجل واحد ان اشتکی عینہ اشتکی کلہ وان اشتکی راسہ اشتکی کلہ فرمایا یہ حدیث مصابیح میں ہے قاضی آدم نے موافق اُسکے دوسری حدیث پڑہی مثل الناس کالبنیان یشد بعضہ بعضا + پھر فرمایا میرے پاس آنے والا یا اہل دنیا سے ہے یا اہل فقر سے اگر اہل دُنیا سے ہے تو دل اُوسکا متعلق بدنیا ہوتا ہے جب وہ آتا ہے تو میں اُسکو دیکھ کر احوال دریافت کرتا ہوں وہ کچھ کہتا ہے مگر جو کچھ اُسکے دلمیں ہوتا ہے وہ مجھپر بطریق انعکاس میرے دل پر منکشف ہوتا ہے لہذا قلق واضطراب پیدا ہوتا ہے اور اگر وہ اہل فقر سے ہے تو دل اُسکا متعلق بحق ہوتا ہے اُسکی کیفیت مجھ میں ظاہر ہوتی ہے دل خوش ہوتا ہے کہ یاد خدا ورسول کی ہوتی ہے مگر بے فائدہ باتوں سے دلمیں نفرت پیدا ہوتی ہے بعضے ایسے بے قید وحشی مزاج ہوتے ہیں کہ فلانا کام ہمارا جلدی کردے ورنہ بُرا کہتے ہیں جھگڑتے ہیں نہیں جانتے کہ درویشوں کو ہر کام میں تحمل کرنا چاہیے اور اسباب میں یہ حکایت فرمائی کہ میرے بھائی خواجہ عطا نبیرہ حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ کے لاابالی مزاج تھے ایکبار حضرت شیخ سلطان الاولیا کی خدمت شریف میں آئے اور دوات وقلم نکالکر حضرت شیخ کے روبرو رکھدی اور کہا فلانے امیر کو رقعہ لکھدو کہ مجکو کچھ دے شیخ نے عذر فرمایا وہ میرے پاس آمد ورفت نہیں کرتا غیر شخص کی سفارش کیسے کروں مگر تم کو جو اُس سے توقع ہو بیان کرو کہ میں اپنے پاس سے دیدوں بولے جو نہ ہارستہ دل میں آئے دیدو مگر رقعہ سفارشی بھی لکھدو شیخ نے فرمایا خیر بادیہ طریقہ درویشوں کا

نہیں ہے لڑکے لکھا ریں حضور صاحبلہ میں کے اتنے نہ دیکھا ہو نہ اتنے بجے اور نہ یہاں آیا ہو
یہ کہہ کر آپ کی آنکھوں میں پانی بھر آیا فرمایا اُس نیکبخت نے شیخ کو بُرا کہنا شروع کیا کہ لے دولانے مُرشد
میرے دادا کا اور غلام ہمارا ہے تو میں تیرا خواجہ زادہ ہوں ایک رقعہ لکھنے کو کہتا ہوں اور تو نہیں
لکھتا یہ کہکر دوات اُٹھا کر زمین پر زور سے ماری اور جانے کو اُٹھے خدمت شیخ نے ہاتھ بڑھا کر دامن
اُسکا پکڑ لیا فرمایا بے خوش ہوئے مت جاؤ۔ رضامند ہو کر جانا قاضی آدم نے عرض کی یہ اخلاق بہ
کسب حاصل ہوتے ہیں یا صحبت پیر کامل سے کہا کسبی بھی ہوتے ہیں مگر صحبت سے خوبتر ہوتے
ہیں اور یہ آیت شریفہ پڑھی اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین کہ تشیر اسیطرف ہے
والحمد للہ رب العالمین ‌+

مجلس سی و دوم

سعادتِ پابوس ہاتھ آئی۔ ایک عالم خدمت میں آیا خدمت خواجہ کرہ
اللہ تعالیٰ بالخیر نے پوچھا کہاں سے آتے ہو عرض کی کہ میں غلامان حضوری سے ہوں موضع سہانے
کا وہاں کے لوگ اکثر صالح ہیں اور بیشتر ہیں کے مُرید ہیں اور وہاں کی عورتیں بھی بہیں بیعت رکھتی
ہیں اور مردوں سے زیادہ تر صالح ہیں میں نے کہا کہ یہ صلاحیت وہاں کے لوگوں کی آپ کی بیعت
کی برکت سے ہے پھر اُس مولوی سے پوچھا کیا شغل رکھتے ہو کہا لڑکوں کو پڑھایا کرتا ہوں فرمایا بہتر
کام ہے مطالعہ کتب میں مشغول رہنا اور دوسروں کو قرآن پڑھانا جو اس کام میں رہتا ہے وہ ہمیشہ
باوضو رہتا ہے یہ عمدہ مشغولی ہے پھر یہ حکایت فرمائی کہ شیخ الاسلام شیخ قطب الدین بختیار کا کی قدس
اللہ سرہ العزیز اوش میں تھے اُوش نام ایک شہر کا ترکستان میں ہے وہاں جب آپکی عمر کم تھی اور آپ
کے والد ماجد نے رحلت فرمائی تو والدہ ماجدہ شریفہ سے فرمایا میں قرآن شریف پڑھنا چاہتا ہوں مجھے
کسی اُستاد کے پاس بٹھادو۔ والدہ نے تختی اور شیرینی دیکر ایک لڑکے کے ہمراہ حافظ جی کے پاس
جو محلہ میں پڑھاتا تھا بھیجا راہ میں انکو ایک پیرمرد ملا خواجہ قطب الدین نے انکو سلام کیا انہوں نے پوچھا
لڑکے کہاں جاتا ہے کہا قرآن شریف پڑھنے جاتا ہوں میری ماں نے مسجد میں حافظ جی کے پاس
بھیجا ہے اُس بزرگ نے کہا مسجد جاتا ہے تو میرے ساتھ چل جہاں میں نے چلوں کہ قرآن وہاں پڑھنا

Marfat.com

خواجہ قطب الدین نے فرمایا بہت خوب اُس بزرگ کے ہمراہ ہوئے وہ انکو ایک مسجد میں لایا کہ حافظ بیٹھا
ہوا چند لڑکوں کو قرآن مجید پڑہا رہا تھا اُس نے اُس بزرگ کو دیکھکر تعظیم کو کھڑا ہوا اور قدموں پہ گرا پہر
اُس حافظ سے اُس بزرگ نے کہا میں اِس لڑکے کو تیرے پاس لایا ہوں اسپر کوشش کرکے قرآن پڑہانا
اُس نے قبول کرکے اپنے پاس بٹھالیا جب وہ بزرگ لوٹ گئے تو حافظ نے قطب الدین سے پوچھا یہ ہمراہ
تمہارے کون شخص ہے کہا میں آتا تھا راہ میں کہ میری ماں نے محلکی مسجد میں حافظ کے پاس قرآن پڑھنے
بھیجا تھا یہ بزرگ مل گئے پوچھا کہاں جاتا ہے میرے ساتھ آ جہاں میں لیچلوں مجکو آپ کی خدمت میں
لے آئے حافظ نے پوچھا کبھی انکو دیکھا ہے اور پہچانتے ہو کہا نہ دیکھا نہ پہچانتا ہوں حافظ نے کہا یہ حضرت
خضر علیہ السّلام تھے یہ کہہ کر حضرت خواجہ آنکھوں میں اشک بہر لائے اور فرمایا خواجہ قطب الدین نے اُس
حافظ سے قرآن ناظرہ تمام کیا مگر جب بڑے ہوئے اور اُس شہر میں آئے تو بعد عمر تیس برس کے قرآن یاد
کیا والحمد للہ رب العالمین *

مجلس سی وسویم

سعادت پابوس حاصل ہوئی۔ خدمت خواجہ ذکرہ اللہ تعالی بالخیر نے فرمایا
کہ حرکات و سکنات اعضا کی بواسطے ارادت دل کی ہوتی ہے دل آمر ہے اور اعضا مامور اول ارادت
دل میں پیدا ہوتی ہے کہ فلاں کام کروں گا من بعد اعضا کام میں آتے ہیں اور اُسکے عکس میں یہ معاملہ
دل کے تابع اعضا کے ہوں یہ صورت ہے کہ جب کوئی حرکت جوارح سے وجود میں آتی ہے تو وہ ارادت ویسے ہی
مگر اُس حرکت سے دل میں کچھ اثر ضرور ظاہر ہوگا یہ عکس معاملہ کا ہے وہاں دل تابع جوارح کا تھا صوفی
چاہئے کہ نگہبان جوارح کا ہو اسواسطے کہ وہ حرکت عبادت ہے بعد اُسکے دلمیں ظاہر ہوگی۔ اور اگر
معصیت ہے تو ظلمت اُسکے دلمیں پیدا ہوگی پہر فرمایا صوفی ابن الوقت ہے اور معنے اُسکے یہ ہیں کہ اگر
عبادت کرنا چاہے تو بالفعل کرے تاخیر اسمیں نہ کرے اور اگر چاہتا ہے کہ وہ حجاب جو درمیان مردم اور
حق کے ہے مرتفع ہو جاوے تو مجاہدہ کرے اور سختی نفس پر لازم پکڑے تا وہ پردہ درمیان سے اُٹھ جاوے
اور اسی معنی میں فرمایا ہے کہ ایک بزرگ تھے انکو شیخ ابوبکر محمد کہتے تھے منجملہ مجذوبان حق سے تھے
کوئی پیر معین اُنکا نہ تھا مگر تصرفات جذبات الٰہی سے مقامات عالیہ پاتے تھے اور جاتے مسافت سلوک

Marfat.com

مع عقبات کے طے کی تھی سو اُن سے منقول ہے کہ فرمایا چالیس سال میں سلوک میں تھا ایک ایسا مقام سخت پیش آیا کہ دو سال تک اُسکی سختی سے خونِ شکم میں پڑا اور بہت خون پیا تا بہ عنایت آلٰہی اُس مقام سے مجکو عبور حاصل ہوا قاضی آدم نے اُسوقت سوال کیا کہ حجاب کیا ہیں حضرت خواجہ نے فرمایا اوّل معاملہ خلق کا بیان کرتا ہوں اُس سے حال حجابوں کا خود معلوم ہو جاویگا پس خلق تین قسم پر ہے عوام اور خواص اور اخص الخواص حجاب عوام کے معاصی ہیں اور حجاب خواص کے اُمور مباحہ اور حجاب اخص الخواص کے حسنات اور اسی طرف اشارہ اس قول میں ہے کہ حسنات الابرار سئیات المقربین پھر اس باب میں یہ حکایت فرمائی کہ شیخ ابو سعید ابو الخیر رحمۃ اللہ علیہ جب اذان سُنتے طمانچے اپنے مُونہہ مُبارک پر مارتے اور فرماتے ابو سعید بیچارے کو کہاں سے کہاں لائے ہیں ابھی عالم لاہوت میں تھا اب اُسکو عالم ناسوت میں لاتے ہیں اسواسطے کہ عالم لاہوت عبارت قُرب و مشاہدہ سے ہے اور عبادت امر ہے اور اوامر عالم ناسوت میں ہوا کرتے ہیں اور یہ پہلے عالم سے کمتر و احسن ہے پھر یہ حدیث فرمائی کہ لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب و لا نبی مرسل میں نے عرض کی کیا یہ وقت سوائے انبیاء علیہ السلام کے اولیاء کو بھی ہوتے ہیں فرمایا ہاں ہوتے ہیں اور یہ حکایت بیان کی کہ حضرت خضر علیہ السلام ایک بزرگ کے در پر تشریف لائے خادم نے اُن سے کہا خواجہ خضر باہر کھڑے ہیں کہا اس وقت کہو لوٹ جاویں میرا یہ وقت خاص ہے خضر جا کر پھر آجائینگے اور اگر یہ وقت میرا گیا تو پھر نہ آویگا پھر فرمایا البتہ سالک کیلئے وقت آتا ہے مگر اُسکو دوام نہیں ہوتا اگر اُسوقت کوئی اُسکے پاس آتا ہے تو اُسپر گراں گذرتا ہے کہ اُسکو جو مشغولی حق میں ذوق حاصل ہے جاتا رہتا ہے پھر فرمایا جملہ مشائخ رحمہم اللہ تعالےٰ اسپر متفق ہیں کہ جسکو جاذبہ آلٰہی حاصل ہوتا ہے اُسکو بارگاہِ قُرب حضرت عزت تک پہونچا دیتا ہے شب ہو یا روز مگر وہ بہت کم ہوتا ہے اور اکثر ایسا وقت صبح کو میسر ہوتا ہے اور اسپر یہ حدیث پڑھی ان لربکم فی ایام دھرکم نفحات الا فتعرضوا لھا اور اکثر یہ خوشبوئیں صبح کو محسوس ہوتی ہیں اُسوقت جو بیداری کی علوت کریگا البتہ اُن خوشبوؤں کو پاویگا اور یہ اُمور وجدانی ہیں بعدہ یہ فرمایا ان النبی علیہ السلام سال جبرئیل عن افضل الاوقات فقال لا ادری ولکن اذا مضی نصف اللیل تنزل الملائکۃ و یھتز العرش پھر کہا

Marfat.com

فقط یہی بو خوش نہیں ہوتی بلکہ اُس بو سے خوش لیساتھ او رہبت نعمتیں ہوتی ہیں اور یہ حدیث پڑہی

من اخلص للہ تعالی اربعین صباحاً ظہرت ینابیع الحکمۃ من قلبہ الی لسانہ اور کہا آنحضرت علیہ الصلوۃ

والسلام شبہائے تسبر کم میں نسو یا کرتے چنانچہ راتوں میں عشرہ ذی الحجہ کی شب بیدار رہتے پہر فرمایا ان

سننا آسان ہے چاہئے سُنکر اُسپر عمل کرے اگر تمام و کمال نہو سکے تو وس میں دو پر عمل کریں ایسا نہو

کہ ایک کان سے سُنا دوسرے سے نکالدیا +

شعر

اُستاد تو عشق است چو آنجا برسے	او خود بزبان حال گوید چوں کن +

پہر یاروں سے فرمایا نماز چاشت ادا کر دمیں باہر نکلا اُس ہیں جماعت قلندروں کی آئی انکو اندر

بلوایا بندہ اگرچہ بصورت قلندر ہے مگر صحبت ساتھ صوفیوں کے رکہتا ہے جب قلندر خدمت خواجہ سے

رخصت ہو کر باہر آئے تو پہر یاروں کو اندر بلوایا میں باہر مجلس گذشتہ لکھنے لگا تہا حضرت خواجہ نے چاہا کوئی

حکایت کہیں لہذا بندہ کو یاد کیا کہ فلاں کہاں ہے میرے بڑے بھائی مولانا سراج الدین نے عرض

کی کہ وہ ملفوظ گرامی لکھ رہا ہے کہا بلاؤ جب میں حاضر ہوا تو جناب خواجہ نے یہ حکایت شروع کی کہ شیخ

عبداللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جو فرقہ آتا وہ اُن سے ایسا ملتے کہ وہ جانتے کہ شیخ ہمارے ہی

مذہب میں ہے مثلاً اگر قلندر آتے تو اُن سے اس محبت سے اُنکے موافق باتیں کرتے کہ وہ کہتے کہ

شیخ صورت میں صوفی ہے لیکن درحقیقت معنے میں قلندر ہے اور اگر جوالقی آتے وہ بھی ایسا ہی خیال

کرتے اگر علما آتے اُن سے بھی یہی معاملہ ہوتا وہ کہتے شیخ تو بڑا عالم ہے صورت صوفیہ کی بنائی ہے سوداگر

بھی ملکر یہی کہتے غرض ہر قوم کا یہ قاعدہ تھا کہ گورستان ہر فرق کا جدا ہوا کرتا تھا۔ قلندر اگر مرتا تو اُسکو

مقابر قلندروں میں دفن کرتے نہ اور جگہ اسیطرح صوفی صوفیوں میں اور جوالقی جوالقیوں میں اور عالم

عالموں میں وعلی ہذا القیاس اگر اہل کلاہ یا سوداگر یا طباخ یا قصاب مرتا تو اپنے جنس کے لوگوں میں

دفن ہوتا جب شیخ کی رحلت کا وقت قریب ہوا تو فرزندوں کو بُلاکر کہا یہ شخص مرنے والا ہے مگر میں

نے اپنی حیات میں اس خوش اخلاقی سے عمر بسر کی ہے کہ ہر طائفہ اگر کہے گا شیخ عبداللہ انصاری ہمارے

Marfat.com

گروہ سے تھا تم اب لیکر گیا کروگے صاحبزادوں نے کہا جو شیخ فرماویں ہم اُسپر عمل کریں فرمایا بعد وفات جنازہ درست کر کے باہر گھر سے رکھدینا اور ہر گروہ سے کہنا کہ جنازہ اٹھاویں جنکے ہاتھوں سے جنازہ اوٹھے میں اُسی طائفے سے ہوں اُسی گروہ میں دفن کرنا غرض جب شیخ نے رحلت کی سب گروہ حاضر ہوئے ہر گروہ شیخ کو اپنی جماعت سے بتاتا تھا شیخ کے فرزندوں نے جنازہ گھر سے باہر لاکر رکھدیا اور کہا ہر گروہ آکر اٹھاوے جنکے ہاتھوں سے جنازہ شیخ اُٹھے وہ اپنے گورستان میں لیجاکر رکھے اول قلندروں نے آکر اٹھایا مگر جنازہ نہ ہلا گویا زمین سے سلا ہوا ہے وہ لوٹ گئے۔ جوالقی آئے پھر دولتمند اور سوداگر اہل کلاہ ہر ایک جدا جدا آئے مگر کسی سے جنازہ نہ اٹھا آخر گروہ صوفیہ کا آیا انکے ہاتھ لگاتے ہی جنازہ اٹھا وہ لے گئے اس حکایت میں لوگوں کو ذوق بہت حاصل ہوا۔ پھر فرمایا درویش کو لایق ہے کہ مخلوق کے ساتھ ایسا معاملہ رکھے کہ ہر کوئی جانے فلانا درمیان ہمارے ہے میں نے عرض کی کہ قول کن مع الناس کواحد منہم کے یہی معنے ہیں یا اور فرمایا یہ حدیث مشارق میں نہیں ایک عالم حاضر تھے بولے میں نے فلانی کتاب میں دیکھی ہے اسکو حدیث لکھا ہے فرمایا یہ قول متعلق اخلاق سے ہے یعنے تصنع اور تکلف نہ کر ہر خلق کے ساتھ مثل اُسکے رہو انحضرت علیہ السلام ساتھ مخلوق کے مانند اُنکے ہوا کرتے یہاں تک کہ لوگوں نے کہا مَالِهٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ بعد اسکے یہ آیت شریف پڑھی اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ - وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

مجلس سی و چہارم - سعادت پابوس ہاتھ آئی - قوال سرود کہہ رہے تھے اور جناب خواجہ سماع میں مستغرق تھے گاہ گاہ آنکھ کھول لیتے مگر بات نہ کرتے تھے جب مطرب خاموش ہوئے تب حضرت خواجہ نے ہر ایک کا حال پوچھا ایک شخص بیعت کو آیا تھا اُسے مرید کیا اور خدمت فرمایا مولانا برہان الدین اور دو صوفی اور تھے مجکو نزدیک بُلا کر فرمایا مادجہ رلجم الامن الطریق کہا نفس شیطان جسکو بہکا کر راہ حق سے پھیرتے ہیں تو یہ بربادی اُنکے درمیان سلوک اور وسط راہ میں ہوتی ہے اور جنسے سلوک تمام کیا اور مقصود کو پہونچا تو نفس شیطان اُسکی راہ نہیں مار سکتے کہ وہ راہ طے کرکے منزل پہونچگیا فرماتا ہے اللہ تعالے اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ اور جو درمیان راہ سے

ہے تو شیطان اُسکی نظروں میں دُنیا کو آراستہ اور مزین کرکے دکھاتا ہے چونکہ وہ ابھی راہ میں ہے اور خام ہے کمتر اور حقیر چیز سے فریفتہ ہوجاتا ہے مثلاً کسیکو دیکھتا ہے کہ خلق اُسپر متوجہ ہے اور دور تک مشہور ہے تو ہر گھڑی اسکو نفس کہتا ہے تو ایسا نہیں کوئی ایسی تدبیر کرکہ تو بھی ویسا مرجع خلق بنے اور مشہور ہوئے یہ نہیں سمجھتا کہ اُسکو حق تعالےٰ نے یہ مرتبہ عنایت کیا ہے وہ اپنی خواہش و رغبت سے ایسا نہیں بنا ہے اگر چاہتا تو اُسکی خواہش سے کچھ نہوتا سو ایسے تفکرات و تخیلات بھی از قبیلہ دنیا ہے اور دنیا کی خاصیت ہے کہ اگر اُسکو طلب کرے تو بھاگتی ہے اور جو اُس سے بھاگو تو پیچھے دوڑتی ہے پھر فرمایا صوفی کو چاہئے اپنے نفس پر مجاہدہ اختیار کرے مجاہدہ سخت کہ ایک دو ماہ یا ایک دو سال برابر مجاہدہ کرے علی الدوام اور مشائخ سلف نے ہر امر میں تقلیل کا امر فرمایا ہے کہ قلت الطعام و قلت المنام و قلت الصحبۃ مع الانام کم کھاوے کم سووے لوگوں سے ملنا ترک کرے پھر یہ دو شعر زبانِ مبارک سے فرمائے۔ کہ دلوں کو راحت حاصل ہوئی ؏

اشعار

راہ زنانند رہِ دل زنند	راہ بنزدیکیِ منزل زنند
ترسم ازیشان کہ شب خون کنند	خوار ازیں دائرہ بیروں کنند

والحمد للہ رب العالمین ؏

مجلسِ پنجم

سعادتِ پابوس میسر ہوئی۔ خدمتِ خواجہ ذکرہ اللہ تعالیٰ بالخیر نے فرمایا اس وقت سید جھو کردیزی میرے پاس آئے تھے اور بیان کیا کہ شیخ حاجی رحمت بیمار ہیں لہذا اسوقت انکی مزاج پرسی کو جاتا ہوں پھر دربارہ بیماری کے فرمایا کہ ایکبار شیخ الاسلام حضرت فریدالدین رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہوئی نہایت سخت بیماری کہ اشتہا بالکل ساقط ہوگئی کہ چند روز آپنے نہ کچھ کھایا نہ پانی پیا آپ کے صاحبزادے اور اہل قرابت جمع ہوئے اور طبیب کو لائے اُسنے نبض دیکھ کر کہا احکام نبض سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انکو کوئی عارضہ نہیں علاج کیا کروں یہ کہہ کر لوٹ گیا مگر بیماری شیخ کی زیادہ ہوئی یاروں کو روبرو بلوایا میرے حضرت سلطان الاولیاء فرماتے تھے کہ میں انہیں دنوں

Marfat.com

اجودھن میں گیا تھا۔ مجکو بھی بلایا اور شیخ بدرالدین اسحاق اور باقی یار اور مُرید بھی آئے حضرت شیخ نے فرمایا تم سب جاکر مشغول ہو اور مُراقبہ میں پروردگار سے یہ دعا کرو کہ مجکو صحت عطا فرماوے سب نے اُس رات مراقبہ کیا بدرالدین سلیمان حضرت شیخ کے صاحبزادے نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص آکر کہتا ہے تمہارے باپ پر جادو کیا ہے اُنہوں نے پوچھا کس نے کیا ہے اُس نے کہا شہاب کے فرزند نے اور اجودھن میں ایک شخص تھا اُسکو شہاب ساحر کہا کرتے تھے فنِ سحر میں کامل مشہور تھا پھر اُسی نے خواب میں کہا کوئی جاکر شہاب ساحر کی گور کے سرھانے بیٹھ کر یہ پڑھے شیخکو صحت ہوجاویگی بدرالدین سلیمان نے کہا جب اُس نے وہ عبارت پڑہی تو مجکو خواب میں ہی یاد ہوگئی وہ یہ تھی ایھاالمقبورالمبتلی اعلم مالك اینك لحل سروادی فقل لہ لیکف باسہ عنا والالحق بہ ما لحق بنا فجر کو اپنے والد جناب شیخ سے جاکر عرض کی کہ مَیں نے یہ خواب دیکھا ہے آپ نے مولانا نظام الدین سلطان الاولیا کو بلواکر فرمایا یہ عبارت یاد کرلو اور قبرستان میں جاکر تربت شہاب ساحر کی دریافت کرکے اُسکے سرھانے بیٹھ کر یہ کلمات پڑہنا میرے شیخ حضرت نظام الدین فرماتے تھے میں گیا اور شہاب ساحر کی قبر دریافت کرکے اُسکے سرھانے بیٹھا اور یہ پڑہنا شروع کیا اُس قبر کا چبوترہ گچ کا بنا ہوا پختہ تھا مگر سرھانے تھوڑی جگہ پر مٹی پڑی ہوئی تھی اتفاقاً میرا ہاتھ اُس کچّی زمین پر لگا۔ مٹی الگ ہوئی مَیں نے اور کریدا ایک گڑہا ہوگیا مَیں نے اُسمیں ہاتھ ڈالا اور سمجھا شاید نیچے سے چبوترہ خالم ہوا اور چونہ ہے غرض اتنا گڑہا ہوا کہ میرا ہاتھ اُسمیں چلا گیا اور اُسکے اندر ایک پُتلی میرے ہاتھ کو لگی۔ مَیں نے اُسے نکالکر دیکھا تو ایک مُورت ماش کے آٹے کی بنی ہوئی تھی۔ اور بہت سوئیاں اُسمیں چبھی ہوئی تہیں گھوڑے کے دُم کے بال اوپر لپٹے ہوئے تھے مَیں جلد اُسکو خدمت شریف شیخ میں لے آیا فرمایا ایک ایک سوئی نکالو ہر سوئی نکلنے سے بیماری شیخ کی کم ہوتی جاتی تھی اور آرام معلوم ہوتا تھا جب سب سوئیں نکالیں تو فرمایا اس مورت کو توڑو اُسکے توڑنے کے بعد فرمایا میں بالکل اچھا ہوگیا غرض وہ مُورت توڑکر پانی میں ڈالدی خدمت شیخ نے بالکل صحت و عافیت پائی قاضی آدم نے عرض کی کہ جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی سحر کیا تھا دختران لبید نے اور پتلا بناکر چاہ میں ڈالا تھا اُسی کے دفع شر کو معوذتین نازل ہوئیں اور کہا مشہور ہونا اور شہر میں رہنا ہی بلا لاتا ہے پھر کہا میرے شیخ مولانا نظام الدین پر بھی جادو کیا تھا اور یہ آیت شریفہ پڑہی۔

Marfat.com

اتبعوا ماتتلوا الشیاطین علیٰ ملک سلیمان وما کفر سلیمان ولکن الشیاطین کفروا یعلمون الناس السحر وما انزل علی
الملکین ببابل ھاروت وماروت وما یعلمان من احد حتی یقولا انما نحن فتنة فلا تکفر پھر یہ دوسری
حکایت بیان فرمائی کہ اودھ میں ایک بزاز تھا اُسکا لڑکا سخت بیمار ہوا مولانا داود کو اُس سے محبت تھی
اُسکے فرزند کی عیادت کو گئے وہ اُنکو دیکھ کر دوڑا اور قدموں میں گر پڑا اور رو کر کہا شیخ میرے ایک ہی لڑکا
ہے وہ بھی ہاتھ سے جاتا ہے دُعا کرو کہ اللہ تعالیٰ اُسکو صحت دے مولانا داود نے کہا کچھ مال مجکو دینے کا اقرار
کرو تو دُعا کروں گا۔ کہا چوتھائی مال دونگا مولانا داود اُسکے فرزند بیمار کے سر پر جاکر کھڑے ہوئے اور کچھ پڑھا
پھر اُسکا ہاتھ پکڑ کر کہا کھڑا ہو وہ فی الفور اُٹھ کر بیٹھ گیا گویا کچھ بیمار نہ تھا پھر اُس بزاز سے کہا تیرا لڑکا اچھا ہوا جو نذر
کی ہے حاضر کرو وہ گیا اور حساب کرکے ربع مال سے کچھ زیادہ لایا اور مولانا کے روبرو رکھا پانسو ٹنگہ تھے
مولانا اُسمیں سے تین سو ٹنگہ لیکر باہر نکلے جو ملتا اُسے کچھ دیتے یہاں تک کہ جب گھر پہنچے سب صرف ہو چکا
تھا پھر مناقب مولانا داود میں یہ حکایت فرمائی کہ اُس طرف اُنکے قصے بہت مشہور ہیں مگر ایکبار اودھ میں ۸۳
ایک اور بزرگ تھے وہ سخت بیمار ہوئے یہاں تک کہ اُنپر چادر اوڑھا دی گئی اور تجہیز و تکفین اُنکی لوگ کرنے لگے
مولانا داود اور ایک دوسرے بزرگ مولانا رضی الدین منصور یہ دونوں وہاں گئے وہ حال دیکھ کر آپس
میں کہا اب ہم جو یہاں آگئے ہیں تو اُسکو اس طرح چھوڑ جانا مناسب نہیں آؤ دعا واسطے انکی صحت کی کریں
پھر مولانا رضی الدین نے کہا ایک طرف اس مریض کے تم قبول کرلو اور دوسری طرف میں۔ مولانا داود نے
سر کیجانب قبول کی اور مولنا رضی الدین نے پاؤں کیطرف پھر ان دونوں نے بیٹھ کر کچھ پڑھا اور اُٹھ کھڑے
ہوئے اور اُس مریض کا ہاتھ پکڑ کر کہا اُٹھ کھڑا ہو وہ فی الفور اُٹھ کھڑا ہوا بالکل تندرست تھا پھر مولانا داود
کی تعریف فرمائی کہ وہ بعد نماز صبح کے گھر سے نکلکر صحرا کو جاتے وہاں مشغول ہوتے غزالان صحرائی گرداگرد
اُنکے کھڑے ہو جاتے اور اُنکا تماشہ دیکھ کر حیران رہا کرتے پھر حضرت خواجہ یہ حکایت فرما کر کچھ عالم تفکر میں رہے بعدہ
فرمایا ایک آیت یاد کرتا ہوں یاد نہیں شاید مطابق حکایت سابق کے کوئی آیت دلمیں گذری ہوگی مگر اُس
وقت یاد نہ آئی حمائل شریف جو اُتار کے کھولی تو قدرت الٰہی سے وہی آیت نکل آئی حمائل رکھہ کر فرمایا نکلی
اور وہ آیت یہی یا ایہا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین ۝ اور بعضے رحمہ ہے فرمایا کشاف میں

Marfat.com

ہے کہ ومن اتبعک کا عطف کاف حسبک پر نہیں ہے اسواسطے کہ محل کا مجرور ہے اور عطف اسم ظاہر کا ضمیر مجرور
پر روا نہیں جیسی تسائلون بہ والارحام میم کی فتح سے پڑھا ہے اسواسطے کہ عطف ضمیر مجرور پر بغیر اظہار حرف جر کے
روا نہیں ہے پھر فرمایا عطف ومن اتبعک کا لفظ مبارک اللہ پر بھی بعضوں نے کہا ہے ای یکفیک اللہ
ومن اتبعک پھر فرمایا کفایت کرنے میں اللہ تعالےٰ نے مومنین تبعین کو اپنے ساتھ شریک کیا ہے یعنے کافی
ہے تجھ کو اللہ تعالیٰ اور جو تابع تمہارے ہیں مومنین سے کیے اس فائدہ شرکت میں راحت بے نہایت حاصل
ہوئی۔ والحمد للہ رب العالمین ؕ

مجلس سی و ششم

سعادت ملاقات حاصل ہوئی حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے چند فوائد ذکر فرمائے
ایک عالم بیٹھے ہوئے تھے اُسمیں بندہ پہونچا عنایت سے نزدیک بیٹھنے کو فرمایا اور کہا ایک شخص رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیخدمت فیضدرجت میں آیا اور عرض کی اوحنی یارسول اللہ فقرا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ فقال الرجل کفانی
یارسول اللہ فقال علیہ السلام فقہ الرجل۔ غرضکہ شنیدہ پر عمل کرنے سے انسان فقیہ ہوجاتا ہے
پھر ایک شخص بڑا امرا دُنیا سے کہ اپنے منصب سے معزول ہوگیا تھا خواجہ کی خدمت میں واسطے استمداد دُعا
کے آیا تھا اور آپ کی برکت سے اُس ضیق سے خلاصی پاکر کامیاب ہوا تھا حاضر ہوا اُسکے آنے سے خواجہ
کا وقت خوش ہوا فرمایا خوش آمدی مرحبا بنشین کخلاص ہوگیا عرض کی بہ برکت دعائے مخدوم کے آج کی
رات خلاص ہوا ہوں فرمایا جب کوئی خار کسی کے پانوں میں چُبھے یا چینونٹی کاٹے تو یہ سمجھے یہ میرے عمل
کی جزا ہے جیسا اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے ما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم فرمایا
مصیبت کے معنے اصابت مکروہ کے ہیں از قسم مجاز متعارف کے پھر کہا جو مکروہ کسی کو پہونچتا ہے تو
سے گناہ اُس شخص کے بخشے جاتے ہیں کہ اُسکو وہ مصیبت متنبہ اور آگاہ کردیتی ہے متوجہ بخدا ہوتا ہے
اور جو حسرت وندامت حاصل ہوتی ہے اُس سے خطائیں اُسکی معاف ہوتی ہیں پھر فرمایا جسکو خدائے
تعالےٰ کچھ رنج ومصیبت پہونچاتا ہے تو یہ اُسکی سعادت اور نیک انجامی کی دلیل ہے مگر جسکو عمر دراز اور
اسباب دنیا بفراغت ہوں اور کچھ رنج وتکلیف نہ پہونچے اور عبادت میں کوتاہی کرے تو یہ اُسکے حق میں

Marfat.com

استدراج ہے اور موجب عذاب سَنَستَدرِجُهُم مِن حَيثُ لَا يَعلَمُونَ میں یہی اشارہ ہے پھر فرمایا فرعون کبھی سر نہ دکھا عمر دراز پائی دعوئی خدائی کا کیا فرمایا مال و فرزندوں کو شارع نے فتنہ کہا ہے انما اموالکم واولادکم فتنہ انکا فتنہ ہونا یوں ہے کہ تو چاہتا ہے کوئی دم گھر کے کونے میں بیٹھ کر مشغول بخدا ہو فرزند آتے ہیں اور دامن کھینچتے ہیں کہ ہمکو تیری اس مشغولی سے کیا فائدہ باہر جاکر کچھ لا جو ہم کھاویں وہ فرزندوں کی جہت سے ترک مشغولی کرتا ہے اور باہر نکلکر پریشان و سرگرداں پھرتا ہے پس اولاد فتنہ ہوئی اور مال بھی فتنہ ہے اسواسطے کہ جبتک مال نہیں خدا سے مشغول ہے جب مال ہوا تو کنیزان حسین یاد ہوئیں اور راحت و ذوق کی طلب ہوئی لہذا مال بھی فتنہ ہوا مگر جسکو خدا نے مال دیا اور وہ اُسکو راہِ خدا میں صرف کرتا ہے کہ فقرا کو دیتا ہے صلہ رحم بجالاتا ہے یا عمارت۔ مسجد۔ یا پل یا چاہ یا رباط وغیرہ خیرات میں صرف کرتا ہے۔ غرضکہ مال کو آلہ حصول حسنات کا بناتا ہے تو وہ مال اُسکے حق میں فتنہ نہیں پھر فرمایا انسان جس کام میں ہو اُسے کیا کرے حکومت اور شغل دنیا بھی کرے مگر چاہیے کہ زبان کسی دم ذکر الٰہی سے خالی نہ ہو کھڑے بیٹھے لیٹے یادِ خدا میں رہے اور آیت شریف پڑھے الذین یذکرون اللہ قیاما و قعودا و علی جنوبہم جب زبان ذکر خدا میں لگی رہیگی تو اُمید ہے کہ تمام غم و فکر دنیا کے تیرے دل سے دور ہو جاوینگے اور بے غم رہے گا پھر فرمایا اس سے بڑھ کر کیا سعادت ہوگی کہ اپنے گوشہ گھر میں یا مسجد یا قبرستان میں یادِ خدا میں انسان مشغول رہے اور شیاطین انس سے میل جول نہ رکھے شیاطین انس وہ لوگ ہیں جو یادِ خدا سے روکتے ہیں۔ جب تو چاہتا ہے یاد خدا کرے تو ہمنشین تیرا اُسوقت خدائے تعالےٰ ہوتا ہے فرماتا ہے انا جلیس من ذکرنی اور قرآن شریف میں ارشاد فرماتا ہے فاذکرونی اذکرکم یعنے اے بندو تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا جب تو ذکر خدا سے دور رہوگا تو تیرا جلیس شیطان ہوگا فرماتا ہے ومن یعش عن ذکر الرحمن نقیض لہ شیطانا یعنے جو ذکر خدا سے روگرداں ہوتا ہے ہم اُسپر شیطان کو مسلط کرتے ہیں پس خیال کرنا چاہیے کہ ذکر الٰہی کون مصاحب ہے پھر آسمان کی طرف دیکھ کر فرمایا اُسوقت اللہ تعالیٰ مصاحب ہوتا ہے دیکھو فرمایا ہے انا جلیس من ذکرنی یعنے میں ہمنشین اُسکا ہوں جو میرے ذکر میں رہے پھر فرمایا حضرت ابوبکر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ شیخ الشیوخ قدس اللہ سرہ العزیز نے عوارف میں فرمایا ہے اصبحوا

Marfat.com

مع اللہ تعالی فان لم تستطیعوا فاصبحوا مع من یصحب مع اللہ تعالی لیوصلکم برکت صحبتہم الی صحبۃ

اللہ تعالی + پھر یہ حکایت کہی کہ حضرت موسی علیہ و علی نبینا الصلوۃ والسلام کے زمانہ مبارک میں بنی اسرائیل میں ایک بُت پرست تھا کہ چارسو برس بُت پرستی کی تھی کبھی ناغہ نہ کی سر کو بُت کے قدموں میں ڈالے رکھتا ایک دن اُسے بخار آیا دَوڑا گیا سر بُت کے قدموں پر رکھ کر کہا تو میرا خدا ہے اور میرا پروردگار ہے مجھ سے یہ تپ دور کر دے دیر تک بُت سے کہا تھر سے کیا جواب سنتا ادھر بخار زیادہ ہوا تو اُٹھ کر بُت پر ایک لات ماری اور کہا تو پروردگار نہیں مندر سے نکلکر چلا راہ میں ایک مسجد سامنے آئی آمیں گیا اور ایکبار کہا اے خدائے موسی تو ہر طرف سے آواز سنے لبیک عبدی لبیک عبدی مروی ہے کہ ستر بار لبیک سنے بلا واسطے غیر کے بت پرست حیران رہا کہ چارسو برس سر بُت کے قدموں سے نہ اٹھایا اور کبھی کوئی حاجت اُس سے نہ مانگی آج ایک حاجت چاہی تھی وہ حاصل نہ ہوئی ہر چند الحاح و زاری کرتا رہا اور یہاں ایک بار موسی کے خدا کو پکارا تو اُس نے جواب میں ستر بار لبیک عبدی کہا میں آج سے اُسکا بندہ ہوں وہ عمر میری ضائع ہوئی پھر عرض حاجت کی کہ اے سچے معبود بخار مجھ سے دور کر۔ فی الفور تپ جاتی رہی وہاں سے اُٹھکر حضرت موسی کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا اے موسی اگر کوئی چارسو برس تک دم بھر بُت کے قدموں سے سر نہ اٹھاوے پھر اُسے ترک کرے اور بنیرا ہو تو آپ اُسکے حق میں کیا فرماتے ہیں یہ سُنکر حضرت موسی کے چہرہ مبارک پر غصہ ظاہر ہوا بُت پرست یہ دیکھ کر بھاگا اور

بار بار پیچھے پھر کر دیکھتا جاتا تھا باعتماد کرم آلہی کے کہ شاید حضرت موسی علیہ و علی نبینا الصلوۃ والسلام مجھ کو واپس بلوائیں جب دور چلا گیا فی الفور حضرت موسی پر وحی نازل ہوئی کہ اے موسی جلد جاکر میرے بندہ سے ملو اور کہو کہ چارسو برس تو کیا اگر چار ہزار برس بت پرستی کرتا اور وقت حاجت اُس سے نااُمید ہوکر مجھ کو ایکبار پکارتا تو میں بمقتضائے کرم و رحم کے ستر بار تجھ کو بلا واسطہ جواب دیتا اور جو حاجت چاہتا بر لاتا غرض حضرت موسی علیہ و علی نبینا الصلوۃ والسلام اُسکے پیچھے ننگے پاؤں دَوڑے اور بُلایا کہ تیری توبہ اور ایمان قبول ہوا حکم خداوندی یہ ہوا ہے کہ اگر چارسو برس کیا چار ہزار برس تک اگر بُت پوجتا اور سر اُسکے قدموں میں ڈالے رکھتا پھر جب اُس سے نااُمید ہوکر ہماری بارگاہِ عالی پر آتا اور ایکبار پکارتا تو

Marfat.com

ستر بار ہم بلا واسطہ جواب دیتے اور جو حاجت ہوتی بلاتا فقط حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کے اس بیان حکایت
میں حاضرین زار زار روتے تھے اور شور پڑ گیا تھا میں فرطِ گریہ سے بے حال تھا اور کچھ باتیں فرمائیں سمجھ
میں نہ آئیں پھر اپنے آپکو سنبھالکر اُدھر متوجہ ہوا تو فرمایا مالک ہمارا کریم و رحیم ہے فرماتا ہے سبقت رحمتی
علی غضبی پس جب رحمت غالب ہوئی تو غضب دب گیا پھر فرمایا اُس نے جان دی نعمت ایمان عطا
کی ذوق ایمان بخشا وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ایسے خدا کو کون بھولے جنے چار سو سال
بُت پوجا اسکو محروم نہ فرمایا تو اگر مسلمان کلمہ گو معاصی سے توبہ کرے تو وہ رحیم و کریم قبول فرماوے
گا پھر یہ آیتہ شریفہ پڑھی اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ شرک نہیں بخشتا
اور اُسکے سوا سب گناہ بخشتا ہے والحمد للہ رب العالمین +

مجلس سی و ہفتم - سعادت پابوس حاصل ہوئی ایک درویش یمن سے آیا تھا حضرت خواجہ
رحمۃ اللہ علیہ نے اُسکو کچھ دیکر عذر کیا درویش اُٹھا آپ نے اشارہ بیٹھنے کو فرمایا اُس نے بیٹھ کر کہا ۸۶
آج میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ مجھکو پیراہن پہناتے ہیں اور کوئی کہتا ہے یہ جامہ شیخ محمود کا ہے
اسوقت وہ جامہ مجھ کو عنایت ہو جو خواب میں دیکھا تھا حضرت خواجہ نے اُسکو اپنا پیرہن خود دست
مبارک سے عنایت کیا اور وہ رخصت ہوا اسکے بعد آپ نے یہ حکایت فرمائی کہ شیخ ملک یار پران کے
ایک مُرید نے خواب میں دیکھا کہ مجھ کو شیخ حکم فرماتے ہیں کہ اپنی گھوڑی حضرت شیخ نظام الدین کو دے اُس
نے بیدار ہو کر اُس دن اُس نصیحت کی تعمیل نہ کی دوسری شب بھی یہی خواب دیکھی کہ پیر فرماتے ہیں
یہ گھوڑی شیخ نظام الدین کے نذر کر غرض تین رات متواتر یہی خواب دیکھی تب وہ مادہ اسپ شیخ کی
خدمت میں حاضر کی اور کہا میں تین دن سے پیہم یہ خواب دیکھتا ہوں لہذا اسے آپ کی خدمت
مبارک میں لایا ہوں اسے قبول فرماویں اور اُن دنوں جناب سلطان الاولیا کا ابتدائے وقت تھا
فتوحات کم تھی گرمی میں غیاث پور سے کیلوکھری کا کہ آدہ کوس ہے نماز جمعہ کو پیادہ تشریف لیجاتے
اور صائم الدہر تھے ایسے حال میں اتنی دور پیادہ جانا دشوار ہوتا تھا اکثر آپ کو خطرہ گذرتا کہ اگر کوئی
سواری ہوتی حمار یا خچر تو اُسپر سوار جایا کرتے جب ملک یار پران کا مُرید یہ خواب دیکھ کر مادہ اسپ

Marfat.com

آپ کی خدمت میں لایا تو خواجہ علیہ الرحمتہ نے فرمایا تم سے تمہارے پیر نے خواب میں کہا ہے کہ یہ گھوڑی
فلانے کے پاس لیجا لہذا تو نے اُسکی تعمیل کی اگر مجھ کو بھی میرے پیر و مرشد خواب میں لینے کو فرماوینگے
تو جب ہیں قبول کرونگا اُسدن وہ گھوڑی پھیر دی پھر چار روز بعد ملک یار پران کا مُرید وہ گھوڑی لایا
تو آپنے لیلی - چونکہ ہمارے شیخ نے خواب میں دیکھ لیا ہوگا لہذا قبول کیا پھر جناب خواجہ نے فرمایا میرے
دلمیں بھی بطریق دل لگی آیا تھا کہ کہوں تو نے خواب میں دیکھا کہ جامہ پہنایا ہے مگر میں بھی دیکھ لوں
تو دوں مگر میں خاموش رہا کہ اُسکی دلشکنی نہ ہو پھر کہا یہ یمن سے آیا ہے اور وہ موضع متبرک ہے بہت
اولیاء کرام یمن میں ہوئے ہیں اور یہ حکایت فرمائی کہ شیخ ابو الغیث یمانی علیہ الرحمتہ یمن میں تھے وہ ایکبار
سخت بیمار ہوئے اُنکے فرزند اور مُرید جمع ہوئے اور سب نے عرض کی کہ مشائخ کا قاعدہ ہے جب جہان
سے سفر کرتے ہیں تو کسیکو اپنا قایم مقام اپنا کر جاتے ہیں کہ اُن کا مصلا خالی نہ رہے آپ بھی کسیکو اپنا
جانشین فرماجاویں شیخ نے کہا میرا جانشین فیروز ہے وہ لوگ پاس سے لوٹ آئے اور کہنے لگے یہ
شیخ نے کیا کہا ہمارے درمیاں فیروز کسیکا نام نہیں دیکھئے فیروز کون شخص ہے غرضکہ شیخ نے اُس عارضہ
میں رحلت کی مُریدوں نے کہا وصیّت شیخ تھی کہ فیروز سجادہ نشین ہو اور خلاف وصیّت شیخ کے ہم کچھ نہیں
کر سکتے اور ہمارے اندر کسیکا یہ نام نہیں تمام شہر یمن میں ڈھونڈا اس نام کا کوئی مرد صالح نہ ملا - پھر بڑی
تلاش سے معلوم ہوا کہ اِس نام کا ایک شخص خمار یعنے شراب بنانے والے کا شاگرد ہے کہ وہ ہمیشہ شرابخانہ
میں رہا کرتا ہے اُسکے سوا شہر میں کوئی اِس نام کا نہیں بعضے فرزند و مرید بے ذوق ہونے بولے ہم
اُسے ہرگز اِس واسطے قبول نہ کرینگے کہ سجادہ نشین شیخ بنے اور ایسے بزرگ کے مصلے پر شراب ساز کا شاگرد
بیٹھے بعضوں نے کہا ہم کو اِس بات سے کیا کام جب شیخ نے پسند کرکے اُسے کہا تو ہمکو اُس سے چارہ نہیں
مگر پہلے چلکر اُسکا معاملہ دیکھنا چاہئے اور چند مُرید تحقیق حال کو شرابخانہ میں گئے اور جو فیروز کو پہچانتا تھا اُسے
آگے کیا تو پہلے اس سے کہ یہ سب شرابخانہ میں جاویں فیروز اندر سے نکلا مٹکا شراب کا سر پر رکھے ہوئے
اُس نے اوروں کو بتایا کہ فیروز شاگرد خمار یہی ہے اسیں فیروز انکے قریب پہونچا اور سب نے کچھ بات چیت کئے
ان سے آہستہ سے کہا یارو یہ آخری مٹکا ہے تم سب چلو میں پیچھے سے آتا ہوں یہ سب لوٹ کر خانقاہ میں

آئے اور کہنے لگے جسکے واسطے شیخ نے وصیت فرمائی تھی ہم اُس سے مل آئے ادہر فیروز نے وہ سبوے
شراب پہونچاکر غسل کیا اور بدن اور کپڑے دُھوکر خانقاہ میں آیا اکثر مُریدوں نے نکلکر اُس کا استقبال کیا
اور تعظیم بجالاتے اور بعضے بیٹھے رہے اور سُوچا جو شخص ایک مدت خراب کام میں رہا ہے اور آج نہاد ہوکر آیا ہی
ایسے مقام کے کیا لائق ہوگا فیروز بولا شیخ نے مجھے وصیت کی ہے اور تم تقیین نہیں لاتے اگر دوبارہ شیخ
میرے واسطے فرماویں جب تو تقیین کروگے سب لوگ حیران ہوئے بولے شیخ نے انتقال فرمایا جواب کون
دیگا فیروز نے کہا مزار شیخ پر چلو اور پوچھو اگر شیخ مجکو کہیں تو مانو ورنہ خیر سب نے کہا بہتر ہم جب تو بیشک مان لینگے
اسبات کا شہر میں شہرہ ہوا جسنے جہاں سُنا دوڑا ہوا آیا اور حاکم شہر بھی حاضر ہوا یہ ہجوم ہوا کہ بازار میں قدم
رکھنے کی جگہ نہ رہی فیروز ایک جم غفیر کے ساتھ تربت شیخ پر گیا اور سرہانے کھڑا ہوکر بولا شیخ آپ نے میرے
واسطے وصیت کی ہے یہ لوگ مجھے قبول نہیں کرتے کیا حکم ہے آپ کی جگہ کون بیٹھے تین بار قبر سے آواز آئی
کہ فیروز - فیروز - فیروز - پھر بیان کیا کہ یہ فیروز ایک شخص عوام الناس سے تھا جب مصلائے شیخ پر بیٹھا - تو
تسبیح پھرایا کرتا اُسکی تسبیح میں ہزار دانہ تھے سو بار ہر روز وہ تسبیح پڑھا کرتا اور اُسیقدر رات میں - پھر نماز اشراق
وچاشت و تہجد بھی اُنہیں صوفیوں سے سیکھی شب و روز مشغولِ تسبیح رہا کرتا اور خلوت اختیار کی اس سے
اُسکا کام پورا ہوا پھر فرمایا مجذوب متدارک بسلوک یہ لوگ ہیں کہ اول حال میں اُنکو سلوک نہ تھا جذبۂ الٰہی آیا
بعد اُسکے سالک ہوئے میں نے عرض کی کہ سلوک کس چیز سے عبارت ہے تصفیہ و تزکیہ ہے یا ذکر و نماز و
روزہ ہے فرمایا اے درویش ایک طریق یہ بھی ہے کہ بوسیلۂ ذکر کے مقام قُرب کو پہونچیں اما الطریق
الی اللہ شتی والمقصود واحد پھر یہ آیۂ شریفہ فرمائی وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا ہذا
سُبُلَنَا لفظ جمع کا فرمایا لفظ سبیل کا مفرد نہ فرمایا - کہا ایک بار جناب امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت فیضدرجت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ دلّنی علی اقرب
الطرق الی اللہ تعالی واسہلہا علی عباد اللہ وافضلہا عند اللہ تعالی فقال علیہ السلام یا علی علیک
بما نلت النبوۃ فقال علیہ السلام ذکرہ اللہ تعالی قال علی ھکذا فضیلت الذکر وکل الناس یذکرون
اللہ فقال علیہ السلام یا علی لا تقوم الساعۃ وعلی وجہ الارض من یقول اللہ اللہ قال علی کیف

Marfat.com

اذکر فقال علیہ السلام غمض عینیک وانصت حتی اذکر ثلث مرات وانت تسمع هذا یعنی رسول
اللہ علیہ السلام الذکر لعلی جب یہ ذکر جناب خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے تین بار یہ کلمہ طیبہ اپنی زبان
مبارک سے ادا کیا تو میں نے چشم باطن سے دیکھا کہ آدھا گھر نور سے بھر گیا تھا پھر کہا یہ طریقہ مبتدیوں
کا ہے ذکر لا الٰہ الا اللہ میں نفی و اثبات ہے اول میں نفی جملہ تعلقات و خواہش بشری کے ہے کہ یہ
لا الٰہ کا ہے یعنے جو تیرا مقصود اور محبوب قلبی ہے وہی معبود تیرا ہے اول اسے محو کر اور دل سے مٹا
بعد اسکے اثبات وحدانیہ پروردگار جل جلالہ کا کر کہ مطلب الا اللہ ہے پھر فرمایا کہ اسکی مثال عالم ظاہر میں بتاتا
ہوں اگر کوئی بزرگ یا امیر کو اپنے گھر مہمان بلایا چاہے تو پہلے اپنے گھر کو جھاڑ کر کوڑا کرکٹ دور کر کے صاف
ستھرا کریگا اور حسب حیثیت مکلف عمدہ فرش بچھائیگا پھر اس مہمان عزیز گرانمایہ کو گھر میں لائیگا اور اگر
گھر جھاڑ کر صاف ستھرا نہ کرے اور معہ کوڑے کرکٹ بے فرش و روشنی کے بلائے تو ہر چند وہ بزرگ اسکی
خاطر سے آجاوے مگر توٹ کر دلمیں کہیگا یہ شخص بڑا نادان بے سمجھ ہے کہ بے جھاڑے بوارے اور بے فرش
و روشنی کے مجھ کو اپنے گھر لایا پھر فرمایا ان دونوں میں ہر شخص جانیگا کہ پہلے نے اچھا کیا مہمان کو خوش
کیا اسکو تعظیم و تکریم اور اس غرض سے اسکو مہمان کے دلمیں تقرب اور محبت ہوئے ٭

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝

مجلس سی و ہشتم ۳۸ سعادت قدمبوسی میسر ہوئی ماہ مبارک رمضان شریف کا تھا بندہ
کو واسطے افطار کے بلایا تھا۔ بعد ادائے اوابین دسترخوان بچھا خدام نے چاہا ہاتھ دھلائیں ایک قلندر
ابدال صفت کہ حاضر تھا اٹھ کھڑا ہوا اور مجلس سے جانا چاہا جناب خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے خود باواز بلند پکارا
کہ درویش کہاں جاتے ہو بیٹھو مگر اس نے نہ سنا جلدی نکلگیا۔ خواجہ نے خادموں کو دوڑایا جبتک
پہونچے دروازہ تک چلا گیا تھا خادموں نے اسکا ہاتھ پکڑ کر معذرت کی اور لوٹا لائے صف میں آکر
اپنی پہلی جگہ نہ بیٹھا میرے پاس آکر سیدھے ہاتھ کیطرف کہا یہاں بیٹھوں گا دیوانوں کی طرح ایک نالہ
اٹھا کر بیٹھا خدمت خواجہ ذکر اللہ تعالٰے بالخیر نے یہ حکایت شروع کی مگر آہستہ فرماتے تھے کہ ایک دن
کوئی قلندر خانقاہ شیخ الاسلام مولانا فرید الدین قدس سرہ العزیز میں آیا اور حضرت شیخ حجرہ کے اندر مشغول

Marfat.com

تے اور جب آپ حجرے سے باہر تشریف نہیں ہوتے کو دروازے بند ہوا کرتے کسیکو قدرت کھولنے کی نہ ہوتی مگر وہ قلندر

آکر آپ کے سجادے پر بیٹھ گیا شیخ بدرالدین اسحاق نے کہا شیخ اندر مشغول ہیں وہاں کوئی جا نہیں سکتا

تم یہ کھانا کھاؤ پھر شیخ کے پاس لے چلوں گا قلندر نے کھانا کھایا پھر خلطہ سے بوٹی جو قلندر پیتے ہیں

نکالکر کچکول میں گھولنے لگا کہ اُسکے قطرے شیخ کے سجادہ پر گرے بدرالدین اسحاق نے قریب آکر کہا قلندر

یہ کام یہاں نہ کرو قلندر غصہ ہوا اور کچکول اُٹھاکر بدرالدین اسحاق کو مارنا چاہا جناب شیخ حجرے سے دوڑتے

ہوئے آئے اور قلندر کا ہاتھ پکڑ کر کہا اے قلندر بواسطے میرے رحم کر اُس نے کہا جب درویش ہاتھ اٹھاتے

ہیں تو خالی بے وار کئے نیچے نہیں لاتے شیخ نے فرمایا اس دیوار پر مار اُس نے کچکول دیوار پر مارا دیوار

گر پڑی پھر فرمایا ہر عام میں ایک خاص ہوا کرتا ہے اور مناسب اسکے یہ حکایت فرمائی کہ جب شیخ الاسلام

بہاؤالدین ذکریا رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت سے

رخصت ہوکر بغداد سے نکلے تو راہ میں ایک جگہ شام کو مقام کیا وہاں سرائے نہ تھی میدان میں پیڑوں 90

کے نیچے اُترے اور برابر آپ کے جماعت قلندروں کی بھی آکر اُتری۔ شب کو شیخ مشغول ہوئے ایک

قلندر کو دیکھا کہ اُسکے سر سے آسمان تک نور تھا شیخ اُس قلندر کے پاس گئے اور کہا اے مرد خدا تو ان

میں کیا کرتا ہے قلندر نے کہا اے بہاؤالدین ذکریا جان لے کہ ہر عام میں ایک خاص ہوا کرتا ہے کہ انکو بہ

برکت اُس خاص کے بخشتے ہیں پھر فرمایا جسنے یہ طریقہ ایجاد کیا ہے وہ ایک بڑا عالم تھا اُسے کتب خانہ روا

کہا کرتے تھے شیخ جمال الدین ساوجی نام رحمۃ اللہ علیہ تعالیٰ جسکو فتوے میں کوئی مشکل پیش آتی اُس کے

پاس آتے وہ جواب دیتے بے کتاب دیکھے ہوئے اور اُسوقت میں ایک اور بزرگ تھے نام اُنکا یاد نہیں

ہے سو اُن بزرگ کے پاس ایک جماعت فقرا آہن پوشوں کی آئی اور یہ آہن پوش لباس و خرقہ کچھ نہیں

رکھتے فقط آہن بدن پر جکڑے ہوتے ہیں اور کمل بغل میں لنگوٹ رانوں میں باقی برہنہ کسی چیز کی پروا

نہیں رکھتے جب یہ فقرا اُن بزرگ کے پاس سے باہر آئے تو اُن بزرگ نے کہا یہ کیا گذران کرتے ہیں

اُسوقت اُنکے پاس شیخ جمال الدین ساوجی بیٹھے ہوئے تھے بولے میں مرجب ہوں کہ ان سے بڑھکر

سکہ نکالوں خدا جانے کیا وقت تھا جب اُنھوں نے یہ کلمہ کہا تھا کہ وہاں سے باہر آتے ہی اُن پر ایک

Marfat.com

حال وارد ہوا سب چیزوں سے تجرید حاصل کی حتے کہ ریش بھی جان کر تراشی ایک کملی لیکر ٹوٹی قبر میں رو بقبلہ جا بیٹھے اور حیرانوں کیطرح ٹکٹکی طرف آسمان کے باندھی لوگوں نے اُن بزرگ سے کہا۔ مولانا جمال الدین ساوجی کا یہ حال ہوا ہے کہ ڈاڑھی منڈوا کر ایک قبر میں جا بیٹھا ہے وہ بزرگ ہمراہ اپنی جماعت کے اُنکے دیکھنے کو نئے دیکھا قبر میں خاموش آسمان کی طرف مونھ کرکے بیٹھے ہیں۔ کھار انگ پگھلا کر اُنکے مونھ میں ڈالیں سبحان اللہ وہ سرد پانی کیطرح اُنکے حلق میں اُتر گیا اور کچھ ضرر نہ پونہچا اُن بزرگ نے یہ حال دیکھ کر کہا یہ صورت اسیکو سزاوار ہے پھر وہاں کے علماء اُنکے ملاقاتی یہ حال سُنکر آئے اتفاقاً اُسوقت مولانا جمال الدین ساوجی قدرے ہوش میں آئے ہوئے تھے مولویوں نے کہا تم نے خلاف شریعت کیا کہ ڈاڑہی منڈوائی پوچھا تم لوگ ڈاڑہی چاہتے ہو او ٔ منہ خرقہ میں چھپا کر جب کھولا تو جناب خواجہ نے اشارے سے فرمایا کہ شکم تک سفید گھنی ڈاڑھی تھی فقط دولت خانہ خواجہ سے لوگ رخصت ہوئے اور خواجہ اور وہی قلندر بیٹھے رہے تو افطار کو اُس نے چند لقمے کھائے پھر ہاتھ روک لیا جناب خواجہ نے اپنے رُوبرو سے کچھ کھانا اُسے بھیجا وہ لے لیا خادموں نے کہا اسے قلندر یہ روٹیاں خوان پر رکھیں ہیں اُٹھا لے مگر اُس نے توجہ نہ کی میں نے ہر چند اُسکو بنظر پہچانا۔ مگر نہ معلوم ہوا کون ہے کہ کبھی سابق قلندروں میں اُسے نہ دیکھا تھا والحمد للہ رب العالمین ؁

مجلس سے ونہم

سعادتِ پابوس حاصل ہوئی حضرت خواجہ نے فرمایا حدیث شریف ہے کہ من اصبح امنا ق منزلہ معافا فی بدنہ وفی بیتہ قوت یومہ کانما جمعت لہ الدنیا بحذافیرھا ؛ پھر یہ شعر زبانِ مُبارک سے پڑہا ؎

صحت نفس و قوت یک روزہ	بہتر از تاج و تخت نیمروزہ

پھر کہا لوگوں نے قرآن و حدیث کو چھوڑ دیا اُس پر عمل نہیں کرتے لہذا خراب و پریشان ہیں ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا و یرزقہ من حیث لا یحتسب اگر دنیا مطلوب ہے تو پارسائی کو لازم پکڑے کہ بہت رزق کو ساتھ تقوے کے متعلق کیا ہے وہاں سے ملیگا کہ گمان میں نہ ہو فرمایا ایک شخص حضرت امیر المؤمنین عمر بن الخطاب کی خدمت میں آیا بولا اے خلیفہ مجکو کہیں کی حکومت دیجیے آپ نے پوچھا تو نے

Marfat.com

قرآن پڑھا ہے کہا نہیں فرمایا اوّل قرآن پڑھ پھر تجھ کو کسی مُلک کا حاکم کردوں گا جب یہی قاعدہ تھا کہ موافق حکم قرآن کے کام کیا کرتے تھے جو قرآن جانتا وہ امیرِ ولایت ہوا کرتا۔ جو نہ جانتا اُسکو حکومت نہ ملتی۔ غرض اُس جوان نے جا کر قرآن پڑھا اور پھر جناب خلیفہ کے پاس نہ آیا ایک دن حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہیں جاتے تھے اتفاقاً وہی جوان راہ میں آپ کو ملا آپنے اُس سے فرمایا۔

یا فلان لم یلحقنا قال یا امیر المومنین دست من تهجر ولکن وجدت ایة من القران اغنتی عن عمر قال عمر فاتلک الایۃ فقرا ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب کہا جب سے یہ آیت پڑھی دروازہ اپنا بند کرلیا ہے اور پارسائی اختیار کی ہے نہ معلوم رزق وافر مجھکو کہاں سے آجاتا ہے کہ حاجت مجھکو تلاش کی نہیں ہے پھر جناب خواجہ نے یہ حدیث شریف پڑھی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انی لاعلم آیتہ اولا عرف آیتہ لواخذ الناس بہا لکفہم فقرا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکرر ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب ؕ ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ۔ ۹۲

پھر یہ شعر پڑھا ؎

	نظامی تا توانی پارسا باش		کہ نور پارسائی شمع دلہاست

والحمد للہ رب العالمین ؕ

مجلس چہلم سعادت پابوس میسر ہوئی ایک عورت نے اپنے مُرید ہونے کو کسی شخص کی معرفت کہلا بھیجا تھا۔ جناب خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے کوزۂ آب منگوایا اور کچھ دیر اُسے روبرو رکھہ کر کچھ پڑھا پھر انگشت شہادت اپنی اُسمیں ڈبو کر اُس شخص سے کہا یہ کوزہ آب لیجا اور پھر اسلام اُس عورت سے کہو اور کہنا اپنی انگشت اُس پانی میں رکھے اور کہو کہ میں مُرید فلانے کی ہوئی اور اُس شخص سے کہا اُسطرف سے کہدینا کہ بعد اسکے نماز پڑھنا اور روزہ ایام بیض رکھنا اگر جو غدر ہوا اور غلام باندی کو نہ ستانا اور مار پیٹ نہ کرنا اور اپنے بیگانے سب سے اخلاق کرنا پھر فرمایا ایک بیعت اسلام کی ہے اور ایک ارادت کی۔ بیعت اسلام میں عورتوں سے نسبت مردوں کے شرطیں زیادہ ہیں جیسا کہ اللہ تعالے نے اس کلام پاک میں خبر دی ہے یاایھا النبی اذا جاءک المومنات یبایعنک علی ان

Marfat.com

لا یشرکن باللہ شیئا ولا یسرقن ولا یزنین الخ اور بیعت ارادت میں مرد و عورتوں کی شرائط [illegible]
جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عورتوں کو بیعت کرتے تو فرماتے ایک پیالہ پانی بھرا ہوا لاؤ اور
اپنا دستِ مبارک اُس پیالہ پر آب میں رکھتے اور شرائط مذکورہ آیۂ ان سے فرماتے اور وہ اُن
شرطوں کو قبول کرتیں اور بعضے کہتے ہیں کہ آپ بیعت کیوقت چادر یمنی اپنے دستِ مبارک پر
ڈال لیتے پھر ان سے مصافحہ کرتے تا کہ ان کا دستِ مبارک سے بے پردگی کے نہ لگے یہ طریقہ
بیعت کا تھا اور بعضوں نے کہا ہے کہ امیر المؤمنین علیؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف سے عورتوں
مصافحہ کرتے بعد اسکے یہ فوائد بیان فرمائے کہ نہایت حال الولی بدایۃ حال النبی ایک شخص نے
حاضرین مجلس سے اسکے معنے پوچھے فرمایا یعنے فیض نبوت کے بعد متابعت کے ہیں اور ولی جو
کمال حاصل کرتا ہے بعد فیض پانے کے تو وہ بسبب متابعت نبی کے ہوتا ہے پس متابعت کے
سبب سے کامل ہوتا ہے اور بعد اپنے کمال کے اوروں کی تکمیل کرتا ہے اس میں میں نے عرض کی کہ انبیاء ۹۲
علیہم السلام قبل نبوت کس کی متابعت کرتے ہیں فرمایا درویشوں کو حجب سرادقات جلال [illegible]
کے بہت ہیں کمالیت انبیاء کا اور طریقہ ہے کہ اولیاء اُسکے ادراک میں عاجز ہیں وہ کسب سے تعلق
نہیں رکھتے اور کمالیت اولیاء کی تعلق بہ کسب رکھتے ہیں اس بیان میں بات [illegible]
آپ خواجہ نے یہ حدیث شریف پڑھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے فرمایا لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین فقال عمر رضی اللہ عنہ
احب الی من کل شیٔ الا من نفسی فقال علیہ السلام لا حتی اکون احب الیک من نفسک فقال عمر الآن
انت احب الی من نفسی فقال علیہ السلام الآن الآن یعنے اب تیرا ایمان کامل ہوا پھر فرمایا علامت
محبت آنحضرت علیہ السلام کی متابعت شریعت کی ہے جو متابعت کرتا ہے اسے محبت پیغمبر کی حاصل
ہوتی ہے ایمان کامل پاتا ہے مگر رسل کہ بعد او کمالات کے کمال فیض رسالت کا پاتے ہیں اور انکے درجے
و مرتبے مختلف ہیں تلک الرسل فضلنا بعضہم علی بعض سے ظاہر ہے میں نے عرض کی کہ
کلم اللہ کیا بیان تفضیل ہے فرمایا ہاں اور مراد اس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں [illegible]

Marfat.com

درجات سے مراد حضرت خلیل اللہ اور موسیٰ کلیم اللہ اور محمد رسول اللہ علیہم الصلوۃ والسلام ہیں یعنے بلند کیا درجہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ساتھ خلت کے اور موسیٰ علیہ السلام کا ساتھ کلام کے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ محبت کے وفضلنا بعضہم علی بعض فی الدرجة والمقام لا فی الرسالة والنبوۃ اور فضیلت بعض انبیاء کے بعض دیگر پر از جہت درجہ اور مقام کا ہے مگر حق رسالت اور نبوت میں سب برابر ہیں رہا نہیں جو اختلاف سو وہ درجہ اور مقام کا ہے کہ اسیطرف اشارہ اس حدیث نبوی میں ہے لا تفضلونی علی اخی یونس یعنی فی النبوۃ والرسالۃ اور بیان درجات میں اپنے فرمایا انا سید ولد آدم ولا فخر اور یہ حدیث بطریق افتخار کے نہیں ہے بلکہ بطریق اخبار کے ہے تا امتی جان لیں کہ آپ فاضلترین بنی آدم کے ہیں اسواسطے کہ ایمان لانا پیغمبر پر کماہو بصفاتہ لوازم و واجبات سے ہے بعد اسکے قاضی آدم نے یہ حدیث پڑھی قال علیہ السلام من حفظ القرآن فکانما ادرجت النبوۃ بین جنبیہ ۞ سو یہ مشابہت کس طرح ہوگی خواجہ نے فرمایا مراد حفظ قرآن سے عمل بالقرآن ہے کہ لفظ کانما کا فرمایا کاف تشبیہ تقاضائے عموم نہیں کرتا جیسا کہتے ہیں فلاں کالقمر کسی طرحکی مشابہت چاہئے پھر فرمایا امام ابو یوسف نے اس حدیث سے تمسک کر کے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سارق اموا تنا کسارق احیائنا کہا ہے قطع ید کیا جاوے اور رونے جو یہ کہا کاف تشبیہ عموم کا تقاضا نہیں کرتا اور اسکے دلائل و نظائر بیان کر کے کہا اسکے حق میں قطع نہ چاہئے کہ مردمیں حفظ نہیں ہے۔ والحمد للہ رب العالمین ۞

مجلس چہل و یکم

سعادت پابوس میسر ہوئی خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے خدام سے شربت طلب فرمایا کہ ایام صیام ستہ شوال کے تھے اور اکثر یار روزہ دار تھے کتر بے روزہ ایک عالم بھی حاضر محفل تھے شربت پیکر بولے یہ روزے برابر نہیں رکھتے ہیں تا نصاریٰ سے مخالفت ہو کہ وہ برابر متواتر رکھتے ہیں خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ سنکر یہ حدیث مشارق کی پڑھی کہ فرمایا ہے آنحضرت علیہ السلام نے من صام رمضان ثم اتبعہ ستا من شوال کان کصائم الدہر یعنی ثم اتبعہ فرمایا بجائے ثم واو عاطفہ نہ کہا کہ ثم واسطے تراخی کے ہے پس مخالفت نصاریٰ کی بفاصلہ افطار روز عید کے حاصل ہوگئی کہ وہ عید کے دن بھی روزہ رکھتے ہیں اور بعضے علماء متفرق بھی رکھتے ہیں پھر چند قلندر آئے اور صوفیوں کو میٹھا دیکھ کر لوٹ جانے لگے اور

Marfat.com

جناب خواجہ چاشت کے وضو کو اُٹھا چاہتے تھے آپ نے قلندروں کو لوٹا یا اور صوفیوں سے عذر کر کے محفل خالی کی اور اُسکے مُناسب یہ حکایت فرمائی کہ ایکبار چند عالم شہر کے میرے شیخ قدس سرہ العزیز کیخدمت میں آئے اقبال نے عرض کی کہ علمائے شہر آئے ہوئے ہیں شیخ اوٹھے اور وضو فرما کر نماز چاشت ادا فرمائی عالموں نے کہا باہم دیر ہوئی شیخ نے ہمکو نہ بلوایا اسمیں گروہ قلندروں کا آیا اقبال نے دوبارہ عرض کی چند قلندر بھی آئے ہیں اور علما دیر سے بیٹھے ہوئے ہیں شیخ نے نماز سے فراغت حاصل کر کے کہا علما اور قلندروں کو اکٹھا بُلالو علما بے ذوق ہوئے کہنے لگے جب قلندر آئے تو ہمکو اُنکے طفیل میں بلوایا جب روبرو گئے تو جناب شیخ نے قلندروں کو کچھ دلوا کر رخصت کیا پھر عالموں سے کہا جب آپ لوگ آئے تھے اقبال نے جب ہی مجھ سے کہا تھا میں تجدید وضو کو اُٹھا تھا پھر وضو کر کے نماز چاشت پڑھی تا جمعیت خاطر اور فراغت تمام سے مُلاقات کروں اور قلندروں کو پہلے اسواسطے بُلایا تھا اُنکو جلدی رخصت کروں پھر کچھ دیر تم سے مشغول رہوں مقصود اِس بیان سے کشف جناب شیخ کا ہے کہ عالموں نے باہم کہا تھا کہ ہمکو بیٹھے ہوئے دیر ہوئی شیخ نے کمال کشف سے اُسے بیان کیا اور عذر خواہی سے اُنکو خوش کیا پھر جناب شیخ قدس سرہ العزیز نے کہا اِن قلندروں میں ایسا کامل بھی کوئی ہوتا ہے جسکو درگاہِ حق جل و علا میں خصوصیت ہوتی ہے اُسپر اُسی قلندر کی حکایت کہی جو شیخ الاسلام حضرت فریدالدین کیخدمت میں آیا تھا مولانا برہان الدین پر کچکول اُٹھایا جسکا سابق ابھی بیان گذرا اور پھر یہ حکایت بیان کی کہ ایکبار سفر میں مولانا بہاؤالدین ذکریا کسی مسجد میں شام کو اُترے اُسمیں ایک جماعت قلندروں کی بھی آکر مقیم ہوئی کہ اُس منزل میں اور کوئی سرائے وغیرہ مقام مسافروں کے اترنے کا نہ تھا شب کو جب قلندروں نے خواب کیا تو آپ نے دیکھا اُن میں سے ایک کے سر پر نور آسمان تک بلند ہے اور متعجب ہو کر اُس حال کو گئے دیکھا ایک قلندر مشغول بیٹھا ہے اور باقی سو رہے ہیں اور نزول نور اُسپر ہے اُس سے کہا تم ان لوگوں میں کیسے شامل ہوئے وہ بولا اے زکریا میرا ہونا انمیں اسواسطے ہے کہ جناب اللہ تعالیٰ ہر عام میں ایک خاص کرتا ہے کہ اُن عوام کو اُوس خاص کے سبب بخشتے ہیں پھر یہ حدیث شریف فرمائی لولا الصالحون لهلك الطالحون کہا بعضے لوگ وصیت کر جاتے ہیں کہ ہمکو مقابر صلحا یا فلانے بزرگ کے پائین دفن کرنا

Marfat.com

بہت اسباب ہیں کہ انکی برکت سے عذاب قبر سے نجات پاویں اور نزول رحمت ہو فرمایا تصوف
راہ صدق و اخلاق حسنہ کا نام ہے اگر کوئی اور زیادہ عمل نہ رکھتا ہو فقط یہی پنجوقتہ نماز پڑھے اور یقین
صادق رکھے تو یہ بہت بہتر اس سے ہے جو بلا صدق بہت عبادت کرتا ہے اور اسکی مناسب یہ حکایت
فرمائی کہ ایک عورت تھیں بی بی فاطمہ نام ہمیشہ دن کو روزہ دار ہوتیں سوائے ایام ممنوعہ افطار نہ کرتیں انکی
ایک چھوکری تھی وہ مزدوری کرکے شام کو دو نانِ جویں اور کوزہ آب لاکر اپنی بی بی کے مصلے کے پاس
رکھ دیتی اور پھر جاکر چرخہ کاتنے لگتی ایک رات بی بی فاطمہ نے نماز مغرب پڑھ کر وہ نان و آب روبرو
رکھ کر کھانا چاہا تھا کہ یہ خیال گذرا کہ اے فاطمہ اگر اس رات تو مر جاوے تو افسوس ہے کہ دنیا سے پیٹ بھری
جاوے یہ سمجھ کر وہ روٹی پانی فقیر کو اٹھا دیا اور مشغول عبادت ہوئیں غرض اسیطرح چالیس دن رات
گذرے کہ کھانا نہ پیا ہر شب یہی کہتیں کیا معلوم آج آخر شب حیات کی ہو شاید یہی آخری سانس ہوں۔ اور
96 چالیس رات برابر عبادت میں بیدار رہیں اکتالیسویں دن ایک شخص با ہیبت و عظمت کو گھر کے صحن میں
دیکھا پوچھا تو کون ہے وہ بولا میں ملک الموت ہوں پوچھا کہاں آئے ہو کہا تمہاری قبض روح کو
کہا ذرا اتنی فرصت دیجئے کہ نیا وضو کرکے دو رکعت تحیۃ الوضو اور دو رکعت اور اسکے بعد پڑھ لوں ملک الموت
نے اتنی فرصت دی وہ اٹھیں اور وضو کرکے تحیۃ الوضو اور دو رکعت پڑھیں اور سجدہ میں سر رکھا۔ کہ
اسی حال میں حضرت ملک الموت نے انکی جان قبض کی بعدہ فرمایا۔ الصوفی ابن الوقت۔ ابن الوقت
کے یہی معنی ہیں کہ اپنا وقت اور فرصت غنیمت سمجھ کر عبادت میں مشغول رہے اور کسیطرف متوجہ نہ ہو
نہ معلوم پھر یہ وقت فرصت کا پاوے یا نہ پاوے ✣

والحمد للہ رب العالمین ○

مجلس چہل و دوم سعادت پابوس حاصل ہوئی۔ خواجہ ذکرہ اللہ تعالیٰ بالخیر نے یہ
حکایت فرمائی کہ عہدِ دولت میں امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولایت مغرب کے حاکم نے سرکشی
کی تو بھیجا حضرت خلیفہ نے اسپر لشکر کشی کی وہ پکڑا گیا جب اسکو سلاسل و اغلال میں مقید
کرکے روبرو لائے تو آپنے فرمایا اگر تو بدستور خراج ادا کرتا تو میں فوج بھیجکر تجکو گرفتار نہ کرتا اور

Marfat.com

خرابی واقع نہوتی اب اگر خدا تعالیٰ سے عہد کرے کہ ہر سال خراج دیتا رہوں گا۔ تو پھر تجکو اُس ملک کی حکومت
دیتا ہوں اُس نے کہا میں نے خدائے تعالےٰ سے عہد کیا ہے کہ اب اُس ملک کی حکومت قبول نہ کرونگا
جناب خلیفہ نے فرمایا تو گھر بار اہل و عیال لونڈی غلام خویش اقارب رکھتا ہے عمدہ کھانے پہننے سواری
کا عادی ہے بے ملک گذر کیسے کریگا کہا بعوض ملک کے مجکو کوئی ویران قصبہ اُس سے عنایت ہو میں اُسکو آباد
کر کے اپنی گذر اُس سے کرلونگا۔ آپ نے فرمایا کوئی پرگنہ آباد وہاں سے پسند کرلے بولا نہیں فرمایا کوئی گانو
آباد سے بولا نہیں ایک وہ ویران دیجئے کہ آباد کر کے اُسکے محاصل سے اپنے مصارف پورا کروں آخر جناب خلیفہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے معتمد چند اصحاب بھیجے کہ حسب الطلب اُسکے کوئی گانوں ویران دیکھ کر اُسکے
سپرد کردیں۔ وہ لوگ اُس ملک کے تمام پرگنات میں دیہہ بدیہہ پھرے ہر چند جستجو کی کوئی جگہ کم و بیش ایک
نہ پائی آپنے اُس سے کہا وہاں کوئی جگہ دیہہ و زمین افتادہ غیر آباد نہیں نکلی جو تجکو دوں اپنی گذر کو اور جگہ
تو چاہے لے اس امیر نے کہا میرا مقصود یہی ظاہر کرنا تھا آپ پر کہ اے امیر المومنین ظاہر ہو جاوے یہ بات کہ میں
نے ایسا ملک آباد معمور خوش و خرم آپکے سپرد کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد جو کچھ خراب و ویران ہوا تو عہدہ
اسکے جواب کا قیامت کو آگے احکم الحاکمین کے آپکے ذمہ ہے اور میں زیر دستوں کے جواب سے بری ہوں
پھر فرمایا جو سعی و کوشش بادشاہوں کی ہوتی ہے وہ سب رعیت پروری اور آبادی ملک میں ہے نہ
اپنی تن پروری اور خواہش نفسانی میں پھر یہ حکایت فرمائی ملک فارس میں ایک بادشاہ ملکشاہ بن
الپ ارسلان نام عدل دوست نیکنہاد خداترس تھا ایکدن شکار کو گیا رات ہوگئی قریب کسی گانوں
میں شب کو مقام کیا اُسمیں ایک بڑھیا تھی کہ وجہ معیشت اُسکی تنہا ایک گائے پر تھی۔ اور وہ کھیت میں
چرا کرتی غلامان شاہی نے بزور اُس گائے کو پکڑ کر کھانے کو ذبح کر لیا۔ جب اُس پیرزن نے حال اپنی گائے
کا سُنا بیقرار ہو کر بولی مجھے پل پر لے چلو وہاں شہر کے پاس نہر پر ایک پل تھا کہ آمد و رفت سلاطین وغیرہ
لوگوں کی اُسپر تھی اُسے پل زندہ رود کہتے تھے غرض کسی ہمت اُس بڑھیا کو پل پر لیجا کر بٹھا دیا۔ جب
سواری بادشاہی اُسکے قریب پل پر آئی تو پیرزن شور و فریاد کرنے لگی۔ بولی اے پسر الپ ارسلان آج
اس پل زندہ رود پر میری داد دے ورنہ کل قیامت کو جب خدا تعالیٰ قاضی ہوگا تو میں تجھسے پل صراط پر

Marfat.com

اپنا انصاف چاہونگی بادشاہ یہ سُنکر اُسکے پاس آیا اور گھوڑے سے اُتر کر وہاں نماشید بچھوا کر اُسے

پُل پر بوڑھیا کے پاس بیٹھ گیا۔ پوچھا تجھ پر کیا ظلم ہوا ہے۔ بولی میری گائے کہ وجہ معیشت مجھ ناتوان کی تھی

اور کھیت چرتی تھی۔ اس رات تیرے غلاموں نے پکڑ کر ذبح کر لی اور کھا گئے۔ ملک شاہ نے تحقیق کی تو وہ

بڑہیا سچی نکلی غلاموں کو بعد روبکاری حکم سزا دیا پھر اسی گائیں عمدہ منگوا کر اُس پیرزن کو دیں۔ کہا

ایک گائے انمیں بموجب عدل عوض تیری گائے کے ہے اور باقی ۷۹ گائیں بطریق احسان کے تجھ کو

دیتا ہوں ان سب کو لیجا پھر اُس بڑھیا سے دریافت کیا کہ تیرے کتنے آدمی عزیز و اقارب ہیں اور ہر

ایک کی ماہوار مقرر کر دی اور کہا مجھ سے راضی ہوا اور جو شکایت رکھتے ہو اُس پُل پر کہدے کہ اُسکا تدارک

کر دوں ورنہ کل قیامت کو اُس پُل پر مجھ سے نہ جواب بن پڑیگا نہ کچھ عوض و تدارک ہو سکیگا پھر بعد ایک

مدت کے ملک شاہ نے انتقال کیا جب خبر اُسکی وفات کی پیرزن نے سُنی تو سر برہنہ آگئے پروردگار کے

سجدے میں گر پڑی اور بگریہ وزاری بولی خداوندا پسر الپ ارسلان نے کہ بادشاہ مجازی دنیا کا تھا تیری

لحاظ سے مجھپر عدل بھی کیا اور فضل و احسان بھی تو بادشاہ حقیقی کریم و رحیم ہے اُسپر اپنا فضل و احسان فرما

غرض اُس رات وہاں بہت معتمد لوگوں نے ملک شاہ کو خواب میں دیکھا کہ عمدہ لباس بہشتی پہنے ہوئے

خوش و خرم جنت میں پھر رہا ہے اُسکے مصاحبوں نے پوچھا باوجود حکومت یہ مقام عالی کس عمل سے آپکو

ملا۔ بادشاہ نے اُن سے کہا میں نے یہ سب کچھ اُس زال کی دعا سے پایا ہے کہ پُل زندہ رود پر اُسکے

ساتھ عدل و احسان دونوں کیا تھا اللہ تعالےٰ نکتہ نواز نے اُسکے بدلے مجھ پر بالکل فضل و عنایت فرمائی

پھر جناب خواجہ یہ فرما کر کچھ دیر خاموش رہے اور یہ مصرعہ پڑھا مصرعہ۔

عدل شاہاں بہ از فراخی سال ٭

میں اُسوقت مستغرق تھا یہ مصرعہ نہ سُنا آنکھ کھولکر عرض کی کیا مصرعہ ارشاد ہوا تھا تو آپ نے مکرر

فرمایا۔ عدل شاہاں بہ از فراخی سال والحمد للہ رب العالمین ٭

مجلس چہل و سیوم سعادت پابوس ہاتھ آئی جناب خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بیان شروع کیا

کہ آدمی جو کام کرے اُسکو اُس کام کے واسطے کچھ سرمایہ ضرور ہے مثلاً بقال کو مایہ تبقالی مال و

Marfat.com

دوکان وغلہ ہے اور بزاز کا مایہ بزازی مال و قماش و مزارع کو تخم و بیل وغیرہ سامان زراعت اور تیار و
اسیطرح طباخ وہر پیشہ ورکو ہرایک کو مایہ جداگانہ ضرور ہے اسیطرح جو علم پڑھتا ہے اسکو سرمایہ علم چاہئے
سرمایہ علم کیا ہے تو شش و ورع جیسے حدیث شریف میں ہے اطلبوا العلم بالورع طالب علم کو مایہ پرہیزگاری
ہے کہ علم شریف تر سب چیزوں کا ہے سمجھ اس سے بڑہتی ہے وصول الی اللہ اس سے ہوتا ہے پس جب
یہ سب چیزوں میں بہتر ہوا تو برائی کے ساتھ جمع نہوگا - لہذا متعلم متورع چاہئے اور جو کوئی چاہے درویش
بنے اور شوق طلب خدا کا رکھے تو اسکو بھی سرمایہ چاہئے اور فقیری کا سرمایہ مجاہدہ ہے وہ بھی صدق دل سے
نہ اس غرض سے کہ مخلوق اسکو عابد زاہد صاحب مجاہدہ جانیں بلکہ یہ مجاہدہ خاص اللہ تعالیٰ کے واسطے
ہو اور جب مجاہدہ باخلاص ہوگا تو مثمر فوائد ہوگا اور اللہ تعالےٰ اُسے مقام مقصود تک پہنچا دیگا - کہ فرماتا ہے
والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا اور دوسری جگہ فرمایا ہے وجاھدوا فی اللہ حق جہادہ یہ فرمایا
حکمت اُسکی دلمیں اُترتی ہے جو بھوکا اور شکم خالی رہے کہ کہا ہے الحکمۃ لا یجتمع مع الشبع دانشمند سیر
ہوکر نہیں کھاتا اور قطع شہوت نہیں ہوتی مگر مجاہدہ سے اور مجاہدہ عبارت ہے قلت طعام قلت کلام
قلت صحبت انام سے اور مجاہدہ بھی ایکبارگی نہیں ہوسکتا بلکہ تدریج میسر ہوتا ہے اور اسباب میں یہ
حکایت فرمائی کہ شیخ ابو القاسم جوزی قدس سرہ العزیز پہلے مزارع یعنی کاشتکار تھے اور کھیتی باڑی
سے گذران کرتے ایکبار اُنکے دلمیں یہ خیال آیا کہ اگر موت آئی اور میں اسی حال میں ہوا تو کیسے بنے گی اور
یہ خیال اُنپر غالب ہوا گویا کسی نے اُنکے دلمیں یہ قول پھونک دیا کہ ان جائت الموت وانت علی ھذہ
الحالت فکیف حالک مع اللہ تعالیٰ اُنہوں نے ترکِ زراعت کی اور بی بی بچوں کو چھوڑا اُنکے ماں باپ
حیران ہوئے پوچھا بابا احمد تجھے کیا ہوا اور شیخ ابو القاسم جوزی کا نام احمد تھا اُنھوں نے کہا موت کا خوف
میرے دلپر غالب ہوگیا ہے میں اسکے واسطے تیاری میں ہوں - میں سفر کیا چاہتا ہوں - آپ سے
رضامندی چاہتا ہوں کہ مجکو بخوشی جانے دیں باپ نے جانا یہ بطریق رسمی کہتا ہے کہا میں نے رخصت
دی جاؤ جب اجازت باپ کی پائی دل خوش ہوا تیاری سفر کرنے لگے جب باپ نے سمجھا کہ اسکی رسمی
طور پر نہ تھی سچ کہتا تھا - بولے بابا احمد میں تجکو آزماتا تھا تمنے سچ جانا کہ میں نے اجازت دی ہے میں

Marfat.com

ہرگز تمہارے جانے پر راضی نہیں اگر چلے جاؤگے تو میں ہلاک ہوجاؤں گا اور تم بھی خوب جانتے ہو کہ
میں بن تمہارے جی نہیں سکتا کہ ان باپ بیٹے میں نہایت محبت تھی اب کہو تم کیا چاہتے ہو اپنا سفر یا
میری ہلاکت یا یہاں رہتے ہو کہ تمہاری غرض دینی بھی حاصل ہو اور میں بھی ہلاک نہوں اُنہوں نے کہا یہی
بہتر ہے مجھکو اپنی غرض مطلوب ہے چہ خوش کہ آپکی خدمت کیساتھ حاصل ہو باپ نے کہا اگر تمکو شوق طلب
خدا کا ہے اور چاہتے ہو کہ قُرب الٰہی حاصل کرو تو جاؤ فلاں نے محلہ میں ایک پیر ہیں زاہد و متقی جب اُنکے
خدمت میں رہوگے تو اُمید ہے کہ وہ تمکو خدا تک پہنچا دینگے یہ اُنکے پاس گئے اُن بزرگ نے پوچھا تم
کون ہو کہا ابن السبیل یعنی مُسافر ہوں پوچھا کیوں آئے ہو کہا مجھکو شوق طلب خدا کا ہے اور مجھے لوگوں نے
آپکا پتہ دیا ہے اُن بزرگ نے فرمایا نیکو آمدی مبارک باشد مرحبا اب تمہیں میرے پاس رہنا ضرور ہے
غرض اُن بزرگ کی صحبت اختیار کی اُن بزرگ نے تین دن تک عمدہ کھانا پکوا کر مہمان کے ساتھ کھایا پھر کہا
اے ابو القاسم میری عادت ہے کہ میں دن کو روزہ رکھتا ہوں تمہارے ہمراہی کو کھالیا کرتا تھا کہ شاید ۱۰۰
تم کو روزہ رکھنا گراں ہو اب کھانا آوے تو تم کھانا میں روزہ رکھوں گا یہ بولے میں بھی آپ کے
ساتھ روزہ رکھوں گا کہا خیر شام کو دونوں افطار کرتے اور ساتھ کھاتے دو تین دن بعد اُن بزرگ نے کہا اے
ابو القاسم میری عادت سحری کے وقت افطار کی ہے یعنے آٹھ پہر میں مگر تری خاطر کو بعد چار پہر دن کے
شام کو کھاتا تھا اب تم شام کو کھایا کرو میں سحری کو کھاؤنگا تم مبتدی ہو اسقدر صبر نہ کرسکوگے یہ بولے
میں بھی سحری کو افطار کروں گا خیر پھر دو تین دن بعد کہا اے ابو القاسم میری عادت دوسرے دن افطار
کی ہے تمہارے سبب سے سحری کو کھاتا تھا کہ تم مبتدی ہو شاید تمپر مشکل ہو یہ بولے میں بھی موافق آپ
کے دوسرے دن افطار کرونگا کہا خیر غرض اسیطرح بڑھاتے گئے تین دن میں افطار کرتے پھر تبدریج
سات دن تک پہونچے پھر دس دن تک جناب خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ شیخ ابو القاسم سوا روزہ
رمضان اور پنجوقتہ نماز کے اور کچھ نجانتے تھے پھر ایک دن وہ شیخ اُنکے حجرہ سے نکلے اور نماز اشراق
پڑھی ابو القاسم نے پوچھا یہ کیا پڑھتے ہو کہا اسکو نماز اشراق کہتے ہیں بولے مجھکو بھی تعلیم کرو پھر ایک
دن شیخ نے نماز چاشت اُنکے روبرو پڑھی پوچھا یہ کیا ہے کہا اسکو نماز چاشت کہتے ہیں غرض اسیطرح

Marfat.com

فی الزوال اوابین تہجد سب نمازیں انکو سکھلائیں اور ہمیشہ شبانہ روز یاد خدا میں مشغول رہنے لگے اپنے زمانہ میں بڑے بزرگ نامی ہوئے تمام مخلوق انکی طرف رجوع ہوئی خلاصہ کلام یہ ہے کہ طلب خدا کا شوق دل میں پیدا ہوا سرمایہ حاصل کیا مجاھدہ اختیار فرمایا قرب الٰہی کو پہونچے انسان جبتک راہ نہ چلے منزل میں کیسے پہونچیگا جب تک مجاہدہ نہ کرے خدائے تعالےٰ کو نہ پاویگا فرمایا ہے الذین جاھدوا فینا لنہدینھم سبلنا - جاھدوا شرط ہے لنہدینھم اسکی جزا ہیں خرابی شرط کی کس طرح متحقق ہوگی -

والحمد للہ رب العالمین ؕ

مجلس چہل و چہارم

سعادت ملازمت حاصل ہوئی - خواجہ ذکرہ اللہ تعالےٰ بالخیر نے مجھ سے پوچھا کیا شعر کہتے ہو میں نے عرض کی کچھ نہیں فرمایا امیر حسن اور امیر خسرو نے بہت چاہا کہ شیخ سعدی کیطرح کہیں مگر میسر نہوا حضرت سعدی نے جو کچھ کہا وہ اُن کا حال تھا اور خاقانی نظامی بڑے نیک آدمی تھے مگر سعدی کا کلام بمقتضائے حال ہے میں نے خواجہ سنائی کا ذکر کیا فرمایا سنائی رحمۃ اللہ علیہ تارکین سے تھے جہان و جہانیوں سے منقطع ہوگئی تھی گورستان میں رہا کرتے پھر فرمایا حکیم سنائی نے کتابیں غزنی میں لکھیں ہیں ایک روم کی شاہزادہ نے انکا یہ شعر سُنا

شعر

	خیز و بیا مُلک سنائی بہ بیں		اے کہ شنیدی صفت روم و چین	

شاہزادہ نے باپ کے وزیر کو بُلوایا اور اس شعر کے معنے اُس سے پوچھے کہا سنائی کہاں کا بادشاہ ہے جسکا ملک روم کے ملک سے زیادہ ہے میں نے کبھی اُسکا حال نہیں سُنا وزیر نے کہا اے شاہزادہ سنائی کی مراد اس سے مُلک دنیا نہیں انکا مقصد مُلک فقر ہے پوچھا فقیری کیا چیز ہے کہا مُلک فقر دنیادار نہیں دیکھ سکتے جو اہل فقر ہو وہ اُس مُلک کا حال بیان کرے شاہزادہ نے کہا مجھکو سنائی کے پاس جانا ضرور ہوا کہ اُن سے ملکر حال دریافت کروں باپ سے جاکر کہا مجھکو غزنی جانے کی اجازت دیں تا ملک سنائی دیکھوں اول باپ نے باتوں میں ٹالا جب دیکھا کہ بیٹا پریشان ہے مبادا اس خیال سے دیوانہ ہوجائے تو فرمایا جاؤ ہزار غلام ترکی اور رومی خدمت کو ہمراہ کردے جب یہ غزنی میں آیا - پوچھا

Marfat.com

خواجہ سنائی کا مکان کہاں ہے لوگوں نے کہا اُنکا کوئی گھر بار نہیں کسی ویران مسجد یا گورستان میں ہونگے شاہزادہ نے وہاں کا ایک آدمی ہمراہ لیکر تمام ویران مسجدوں اور گورستانوں میں دیکھا آخر اُس شخص نے دور سے دیکھ کر شاہزادہ کو اشارہ سے بتایا کہ فلانی قبر شکستہ میں بیٹھے ہوئے ہیں قبلہ رو گریبان فکر میں سر ڈالے مشغول ہیں شاہزادہ نے غلاموں کو دور کھڑا کرکے گھوڑے سے اُترا اور لباس شاہانہ اُتار کر باادب اور عاجزی اور روبرو ہو گیا خواجہ سنائی نے آہٹ سے جانا کوئی آتا ہے سر اُٹھایا۔ شاہزادہ نے سلام کر رخسارہ زمین پر رکھا پھر اُوٹھ کر پاس گیا اور قدم مبارک پر خواجہ سنائی کے بوسہ دیا اور باادب کھڑا رہا خواجہ سنائی نے پوچھا اے جوان تو کون ہے اور کہاں سے آیا ہے کہا روم سے آپکا مشتاق ہوکر آیا ہوں پوچھا کسواسطے کہا آپکے ایک شعر نے مجھ کو سرگرداں حیران بنایا ہے پوچھا وہ کیا شعر ہے شہزادہ نے یہ پڑھا **شعر**

اے کہ شنیدی صفت روم وچین ١٠٢

خیز و بیا مُلک سنائی بہ بین

اسکو سنکر وزیر سے معنے دریافت کیے کہ کیا ملک سنائی کا ملک میرے باپ کے ملک سے جو والی روم ہے بڑا ہے وزیر نے کہا اس سے مراد ملک دنیا نہیں مُلک فقر مراد ہے میں نے پوچھا مُلک فقر کیا ہے اس نے کہا دنیا دار ملک فقر کو نہیں جانسکتے جو کوئی فقیر ہو بتاوے میں نے دل سے کہا آپ اس شعر کہنے والے کے پاس چلنا چاہیے کہ اسکے معنے انھیں سے خوب معلوم ہونگے لہذا آپ کی خدمت شریف میں حاضر ہوا ہوں کہ جس ملک کا دعویٰ کیا ہے وہ دکھائیں خواجہ سنائی نے فرمایا ہمارا ملک دیکھوگے بولا ہاں تین بار پوچھا پھر کہا اگر میرا ملک دیکھ لوگے تو باپ کے مُلک سے ہاتھ اُٹھالوگے پھر کہا آؤ دیکھو اور پھر اپنے خرقہ کو اُٹھایا اللہ تعالےٰ نے اُسمیں شاہزادہ کو وہ چیزیں دکھائیں کہ بیہوش ہوکر گر پڑا۔ جب ہوش میں آیا تو خواجہ سنائی نے اُس سے پوچھا میرا مُلک دیکھا بولا خوب دیکھا آپ نے اپنی سلطنت کے شعر میں بہت کم بیان کیا ہے [illegible] روم وچین سے ملک کی کیا حقیقت [illegible] تمام عالم کی کچھ نہیں [illegible] خواجہ سنائی نے [illegible] باپ کے پاس [illegible] جاؤں [illegible] کی اپنی خدمت

میں رہونگا اپنے ملک سے کچھ عنایت فرماویں خواجہ سنائی نے کہا میرے ملک میں اس لباس سے
نہیں جا سکتے شہزادہ اٹھا غلاموں کو معہ لشکر رخصت کیا نقد و مال للہ دیا اور ایک کملی نمدہ کی بیچ سے
پھاڑ کر اور دونوں کنارے سیکر کفنی کیطرح گلے میں ڈالی اور خواجہ سنائی کے دست بوس ہوا آپنے
اس صورت میں دیکھکر فرمایا خوب آیا مرد ہوکر آیا پھر اپنے ملک سے بہت کچھ اُسکو دیا اُس وقت میں سے
عرض کی کہ تقدیر نے خواجہ سنائی سے یہ شعر اُسیکے واسطے کہلوایا تھا جناب خواجہ رحمۃ اللہ تعالیٰ بالخیر نے
فرمایا ہاں اُسیکے واسطے کہلوایا تھا اور خواجہ سنائی کے بیان مناقب میں یہ دوسری حکایت فرمائی
کہ غزنی میں ایک قاضی بزرگ زادہ تھا باپ دادا اُسکے اسی عہدہ پر رہے تھے اُنکو شرف الدین قاضی القضاۃ
کہتے تھے مگر اُس نے میراثاً عہدہ قضا پایا تھا علم سے بے بہرہ منجملہ عوام الناس سے تھا اکثر لوگوں نے تعجب
و کنایہ بارہا بادشاہ سے عرض کی کہ دار الاسلام میں یہ قاضی ناخواندہ ہے حکم شرعی غلط کرتا ہے لیکن چونکہ
جو وہ بزرگ زادہ اور بادشاہ کا داماد تھا بادشاہ اُسکے تعرض سے شرماتا اور فکر میں تھا کہ کسی صورت سے ۱۰۲
اُسکو معزول کرے ایک بار غرہ ماہ شب پنجشنبہ کو واقعہ ہوا سب لوگ بارگاہ شاہی میں مبارکباد کو آئے
اُنمیں قاضی بھی آئے بادشاہ نے قاضی سے کہا میں چاہتا ہوں کہ آپ سے بطریق وعظ کچھ نصیحتیں
سنوں کل جمعرات ہے آپ خیال رکھنا جمعہ کے دن وعظ کہنا اور بادشاہ نے اُس بہانہ سے چاہا تھا
اُسکو معزول کرے قاضی جب مجلس سے لوٹا متحیر و متعجب با دل خراب اور سینہ کباب گھر آیا دلمیں سوچا
تھا کل جمعہ ہے میں ناخواندہ ہوں وعظ کیسے کہونگا اور کس حیلہ سے ترک وعظ کروں گا مگر اُسنے کسی کتاب
میں ایک قصہ دیکھا تھا اُٹھا اور سوار ہوا غلام کو ہمراہ لیکر غزنی سے باہر چلا۔ جلد دو تین کوس پر شہر سے
ایک نہر جاری مقام پر فزا تھا وہاں گھوڑے سے اُترا اور غلام کو گھوڑا دیکر کہا دور چلا جا غلام دور جاکر
کھڑا ہوا قاضی نے کپڑے اُتار کر غسل کیا اور بعد طہارت باہر زمین پر ایک تربت کا نقش بنایا اور اُس قبر
کے بائیں طرف کھڑے ہوکر باادب ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا کی یا رسول اللہ میں عاجز متفکر ہوں مجھے وعظ
کہنے کو تاکید کی ہے اور میں اُمّی محض ہوں پھر سر بائیں تربت میں رکھکر زار زار رویا اور کہا یا رسول اللہ
دستگیری فرمائیے اور یہ کہکر اُٹھا اور سوار ہوکر گھر آگیا شب میں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

کو خواب میں دیکھا کہ لعاب اپنے دہنِ مبارک کا انگشتِ شہادت سے قاضی کے مُنہ میں لگا دیا قاضی
جب بیدار ہوئے تو اُنکے دل میں اسقدر علوم جوش زن تھے جو بیان نہیں ہو سکتے قاضی خوش ہوئے
اور دن نکلا علماء و مشائخ منتظر تھے کہ قاضی کو علم وعظ ہے بے لکھے پڑھے کیا بیان کرے گا منبر ورہے
کر آج معزول کیا جاوے اُدھر قاضی سب سے پہلے مسجد میں پہونچے محفل آراستہ ہوئی منبر رکھا گیا۔
بادشاہ آیا قاضی منبر پر جا کر بیٹھا مخلوق حیران تھی کہ کیا کہیگا ناخواندہ ہے غرض قاضی نے بیان شروع
کیا اور وہ تقریر کی کہ جملہ علماء و بلغاء و مشائخ اُسکے وقتِ بیان اور فصاحتِ لسان میں حیران ہوئے
اور بادشاہ رومال آنکھوں پر رکھ کر زار زار روتا تھا اور جو اہلِ علم اُسکی معزولی کے منتظر تھے بے اختیار
رو رہے تھے غرض وہ وعظ کہا کہ کسی نے ویسا نہ سُنا تھا خواجہ سنائی بھی یا یاں اُس محفل میں تھے
کھڑے ہو کر یہ شعر پڑھا +

شعر

اے کردہ نبی در دہنت آبِ دہن		او ختمِ نبوت است و تو ختمِ سخن ؛	

پھر جناب خواجہ ذکرہ اللہ تعالےٰ بالخیر نے فرمایا کہ خواجہ سنائی رحمۃ اللہ علیہ ایسے صاحبِ ولایت تھے اور
فرمایا خواجہ سنائی اور شیخ عثمان خیر آبادی ان دونوں کو نسبت ایک ساتھ ملی ہے اُس مجذوب سے
جسکی حکایت سابق گذری وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ

مجلس چہل و پنجم

دولتِ قدم بوس حاصل ہوئی جناب خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے میرے
چھوٹے بھائی کا حال دریافت کیا چونکہ وہ مُلازم شاہی اور نوکر تھا۔ نوکری پر چلا گیا تھا میں نے
عرض کی وہ یہاں حاضر نہیں۔ باہر نوکری پر گیا ہوا ہے فرمایا بعض لشکری ہیں بہت کرتے ہیں تو
نیک ساعت میں لگتے ہیں اور اسپر یہ حکایت فرمائی کہ ایک میرے آشنا شمس الدین نام نیزہ بازی کرتے
تھے بعنایت آلہی دُنیا سے اُنکا دل سُست ہوا املاک و اسباب فروخت کر کے مہر عورت ادا کیا کہا
میں اُمورِ دُنیا سے کنارہ کشی کیا چاہتا ہوں اگر تو اور خاوند کرنا چاہے تو کہو طلاق دوں ورنہ یہ گھر مال
فرزند تیرے لئے ہیں آرام سے رہو اُس نے کہا مجھ کو کچھ نہیں چاہئے تمہارے شریک حال رہونگی

Marfat.com

جو ہو تقدیر سے سب کی شرکت میں ہوں۔ فرزندوں نے بھی یہی کہا تب کچھ مال بھرے اُسکو زیادہ
دیا اور کہا اپنے عزیزوں کو دے کہ تیری گذر اوقات کو اس مال سے سوداگری کیا کریں پھر خدمتِ
فیض درجت جناب شیخ العالمین نظام الحق والدین قدس سرہ العزیز میں آکر بیعت کی اور مخلوق ہوئے
بعد حصول زہد عبادت کے خدمتِ عالی سے لوٹے جاتے تھے کہ مجھ سے راہ میں ملاقات ہوئی میں
تو خوب پہچانتا تھا وہ دہلی کو آتا تھا اور وہ دہلی سے کہیں اور جاتے تھے اول دور سے میں نے نہ پہچانا جب
قریب آکر سلام کیا تو میں نے پہچانا معانقہ کیا زرد و ضعیف ہو گئے تھے اور کپڑے موٹے پھٹے میلے
پہنے ہوئے تھے ایک بڑا لوٹا ہاتھ میں اور ایک درویش رفاقت میں اور پہلے اُنکا لباس پر تکلف
ہوتا تھا جب سوار ہوتے چند غلام ساتھ دوڑا کرتے یا یہ حال دیکھا میں نے پوچھا خواجہ شمس الدین یہ
کیا حال ہے کہا پروردگار نے مجھ پر عنایت کی دُنیا سے میرا دل پھیر دیا میں نے کہا یہ لوٹا مٹی کا اچھا نہیں
پھری جہاں گل پھٹرے کی لیلو کہا نہیں اُسپر ہر شخص نظر ڈالیگا حفاظت کرنی ہوگی مٹی کے کوزہ کی
کوئی خواہش نہیں کرتا میں اکثر مساجد و ویرانوں میں اُترا کرتا ہوں جہاں ٹھہرا یہ چوب دستی سر تلے
رکھی اور لوٹا وضو کو پاس پہلو کے بے فکر رہتا ہوں میں نے حیران ہو کر کہا کیا خوب عنایت الٰہی
یکایک تمہارے شامل حال ہوئی فقط + پھر یہ حکایت فرمائی کہ اجودھن میں دو بھائی منشی تھے ایک
کو کچھ ایسی کیفیت پیدا ہوئی کہ مُلازمت ترک کی زن و فرزند بھائی کو سپرد کئے اور شیخ الاسلام حضرت
خواجہ فریدالدین کی خدمت شریف میں مُرید ہو کر ذکر و فکر میں مشغول ہوا وہ بھائی اُسکے عیال و
اطفال کی خبرگیری اپنے متعلقوں سے زیادہ اور بہتر کیا کرتا اتفاقاً وہ بھائی سخت بیمار ہوا آخر اُس کو
لوگوں نے چادر اوڑھا دی اور تجہیز و تکفین کی تیاری کرنے لگے۔ دوسرا بھائی درویش جناب شیخ الاسلام
کی خدمت میں زار زار روتا آیا آپ نے پوچھا کیا حال ہے عرض کی میرا ایک بھائی تھا اُسکی مدد سے میں
بفراغ خاطر آپ کی خدمت میں مشغول یاد الٰہی میں رہا کرتا تھا اور وہ میرے اہل و عیال کی خبرگیری مجھ سے
زیادہ کیا کرتا اب اگر وہ فوت ہوا تو بال بچے مجھکو تحصیلِ معاش سے تنگ کرینگے اور اُنکے قوت کے فکر میں
پریشان خاطر ہو کر ذوق طاعت و عبادت مجھکو نہ رہیگا حضرت شیخ الاسلام فریدالدین قدس سرہ العزیز

Marfat.com

نے اُسکو اپنے قریب بلوایا اور فرمایا مراقب ہو کر دیکھ لے کہ تیرا بھائی اچھا ہو گیا ہے لوگوں نے اسکو چارپائی
پر بٹھایا ہے کھانا کھا رہا ہے اُس نے جو آنکھیں بند کیں یہ معاملہ بخوبی دیکھا دل کو تسلی ہوئی جب حضرت
کی خدمت سے گھر میں آیا بھائی کو تندرست پایا غرض اُسے حضرت شیخ نے فرمایا کہ لے شخص جیسا تو اس
وقت دردمند آیا ہے مَیں ہمیشہ صحبت حق سے ایسا ہی رہتا ہوں۔ رازِ دل کسی پر ظاہر نہیں کرتا بعد اس
ذکر کے ہمارے خواجہ ذکرہ اللہ تعالےٰ بالخیر کو ایک حال پیدا ہوا اور بنام مبارک خدمت شیخ الاسلام مولانا
فریدالدین قدس سرہ العزیز کی تواضع کی اور اُنکی بزرگی ذات اور وفور علم اور کشف وکرامات میں بطریق
تعجب فرمایا کہ عجب کشف تھا اور بادب دوزانو بیٹھ کر یہ حکایت دوسری بیان کی کہ قریب اجودھن کے
ایک قصبہ ہے اور نام اُسکا اسوقت بھولا ہے وہاں ایک ترک خونریز حاکم تھا اور اُسکا ایک باز تھا۔
نہایت پسند اور محبوب اُسکا اپنے میر شکار کو جو اُسے رکھتا تھا تاکید کرتا رہتا تھا کہ اسکو سوا میرے موجودگی
کے کبھی میری غیبت میں مت اُڑانا اگر یہ اُڑ گیا تو پھر سنرا یابی میں اُسکی بُرائی تجھ پر ہے نہ مجھ پر اتفاقاً
ایک روز وہ اپنے دوستوں کے ساتھ اُس باز کو پھرانے باہر شہر کے لے گیا تھا ایک جانور اُڑتا دیکھا ١٠٦
سب نے اصرار کیا کہ اسپر اپنا باز چھوڑ اُسنے کہا بادشاہ نے منع کر رکھا ہے مَیں کیسے اُڑاؤں۔
مبادا اگر چلا گیا تو قطع نظر شرمندگی سے بادشاہ مجھکو مار ڈالیگا یاروں نے کہا تو بے فکر ہو کر اڑا اور اس پرند
کا ہمکو شکار دکھا ہم سب آدمی گھوڑے پر سوار ہیں اُسکے ساتھ رہیں گے کہاں جاویگا غرض اُنکے اصرار سے
اس نے اُس جانور پر باز اپنا چھوڑا وہ بلند ہو کر سب کی نظروں سے غائب ہو گیا وہ سب یار اُسکے متفرق
ہو گئے وہ میر شکار بھی کچھ دور ایک طرف گیا پھر دل میں کہا یہ ترک بد مزاج خونریز ہے اور مَیں نے اُس کی
وصیت کے خلاف کیا ہے اب کس منہ سے اُسکے روبرو جاؤں اور خوف سے گریہ اُسپر غالب ہوا ہائے
ہائے زار زار روتا اور طمانچے اپنے سر و رُو پر مارتا تھا پھر سوچا کہ علاج اسکا اور کچھ اسکے سوا نہیں کہ گھوڑا بیچکر
قلندر ہو جاؤں اور پوشیدہ کسی اور مُلک میں چلا جاؤں پھر سوچا کہ اگر میں نے اپنا منہ کالا کر کے جان
بچالی مگر میرے عیال واطفال کو وہ ظالم پکڑے گا اور خدا جانے کیا کچھ تکلیفیں دیگا غرض اُس بدحواسی میں
اجودھن کیطرف چلا اور حضرت شیخ الاسلام کی خدمت فیضدرجت میں آکر بگریہ وزاری قدموں پہ گر پڑا آپ نے

Marfat.com

فرمایا خیر ہے حال بیان کر اُسنے سب قصہ کہا اور بولا اب کس منہ سے اُس ظالم کے روبرو جاؤں اور اگر پوشیدہ کہیں اور نکلجاؤں تو دیکھئے میری اہل و عیال کو پکڑ کر اُن سے کس سختی سے پیش آوے آپ نے پہلے اُسکے واسطے کھانا منگوایا اور کہا کھا غمکی جناب آج دوسرا دن ہے باز گم ہوئے میں وہی کھانا گھر کا کھائے ہوئے ہوں کھانا پینا کسکو بھاتا ہے آپ نے باصرار کھانیکو کہا اُس نے ہاتھ بڑھا کر ایک نوالہ لیا اور بولا حلق سے نہیں اُترتا شیخ نے فرمایا کھانا کھالے خداوند کریم تیری خاطر جمعی پر قادر ہے اُسنے آپکی خاطر سے روٹی توڑ کر پیالہ میں ڈبوئی اور منہ میں رکھ کر کہا حسب ارشاد میں نے تو لقمہ لیا مگر حلق سے نہیں اُترتا مجھے یہ حیرانی ہے کہ امیر نے جب سُنا ہوگا کہ باز اُوڑ اگر خود بھی بھاگ گیا تو میری اولاد پر کیا ظلم کیا ہوگا حضرت شیخ نے فرمایا اُوٹھ دیکھ وے تیرا باز وہ شہر پناہ کے کنگورے پر بیٹھا ہے جاکر پکڑ لا میر شکار نے جب باز کو دیکھا قریب تھا کہ شادی مرگ ہوجاوے مگر شیخ کے پاس اُسطرف دوڑا اور پر جو چوب پر بندھے تھے کہ عُرف شکاریوں میں اُسے بلادنی کہتے ہیں کمر سے نکالکر باز کو دکھائی باز فی الفور آکر اُسکے ہاتھ پر بیٹھ گیا اُس نے پکڑ کر حضرت کی خدمت میں لایا اور عرض کی یہ گھوڑا میری سواری کا جناب کی نظر ہے قبول فرماویں اور میں ہمیشہ بندہ ناخریدہ ہوں شیخ نے فرمایا تو کس پر سوار جاویگا۔ بولا میرا دل خوش ہوگیا ہے ہرن کے سے پانوں میرے ہوگئے ہیں دوڑتا کودتا چلا جاؤں گا جب آیا تو مردہ تھا اب آپکی عنایت سے نئی زندگی پائی ہے شیخ نے فرمایا میں نے یہ گھوڑا قبول کیا پھر تجھے دیتا ہوں گھر تک سوار جا وہاں فروخت کرکے آدھی قیمت مجھکو بھیجنا آدھی تجھے بخشی میر شکار روانہ ہوا جب گھر پہونچا شہر میں مشہور ہوا تھا کہ میر شکار نے باز شاہی گمادیا اور خود بھاگ گیا اور حاکم نے بھی سُنلیا تھا مگر جب تک اُسکے متعلقوں سے کچھ نہ کہا تھا۔ اسکے جلتے ہی پھر شہر میں شور ہوا کہ میر شکار معہ باز کے آگیا حاکم نے اُسیوقت اُسکو بلوایا جب روبرو گیا تو کہا باز اُڑ گیا تھا تو خیر جانور تھا مگر تو کیوں بھاگا بولا اے آقا یہ باز آپکو محبوب تھا اور مجھکو اُڑانے کی ممانعت فرمائی تھی جب خلاف حکم مجھ سے عمل میں آیا اور باز بھی گم ہوا تو کس منہ سے روبرو آتا اور کیا جواب دیتا۔ اب جو باز ملگیا تو حاضر خدمت ہوا پوچھا باز کہاں ہے کہا گھر میں بٹھا آیا ہوں کہا جاکر جلد لے آ یہ گھر آکر باز کو لیگیا امیر نے لیکر اپنے ہاتھ پر بٹھایا تر و تازہ پایا خوش ہوکر پوچھا کیسے پایا اُس نے سہرے سے

Marfat.com

سرگذشت اپنی بیان کی کہ چند یاروں کے ساتھ پھرانے لے گیا تھا انھوں نے ایک پرند دیکھ کر اڑانے کو کہا میں نہ مانتا تھا مگر سب کے اصرار سے باز چھوڑا یہ نظروں سے گم ہوگیا سب لوگ ڈھونڈھ کر اپنے گھر لوٹ گئے میں خراب و خستہ سوچتا تھا کہ جو مالک کے قول کے خلاف کرتا ہے آخر نقصان اٹھاتا ہے میرے بھلے دن تھے کہ میرا منھ اجودھن کیطرف ہوگیا حضرت شیخ الاسلام مولانا فریدالدین کی خدمت میں جاکر رونے لگا آپ نے حال پوچھ کر کھانا منگوایا وہ کس سے کھایا جاتا تھا ہر چند کوشش کی حلق سے نہ اترا۔ تب شیخ نے فرمایا اطمینان سے کھا خدائے تعالےٰ تیری خاطر جمع پر قادر ہے میں نے پھر لقمہ منھ میں رکھا گلے سے نہ اترا تو براہِ کمال مرحمت فرمایا کیوں گھبراتا ہے آ دیکھ لے تیرا باز وہ کنگرہ شہر پناہ پر بیٹھا ہوا ہے جاکر پکڑ لائیں دوڑا اور بلاوُنی دکھلائی باز ہاتھ پر آ بیٹھا پکڑ لیا حاکم نے کہا شیخ الاسلام مولنا فریدالدین ویسے بڑے بزرگ صاحب تصرف ہیں پھر کچھ روپیہ میر شکار کو دیا کہ شیخ کے پاس انکو میری طرف سے نذر کرآ اور پہلے وہ حضرت کا معتقد نہ تھا میر شکار نے کہا بہتر مجھکو خود انکی خدمت میں جانا تھا کہ جب باز ملا اور یہ کرامت غریب میں نے بچشم خود دیکھی تو اپنا گھوڑا نذر کیا آپ نے قبول فرماکر کہا گھر تک اسپر سوار جاؤ وہاں فروخت کرکے نصف قیمت مجھکو بھیجنا۔ نصف اپنے لڑکوں کو میریطرف سے دینا اب مجھے یہ اسپ فروخت کرکے نصفی قیمت لیجانی ہے اور جو کچھ سرکار نے دیا ہے یہ بھی لیجاؤنگا من بعد وہ حاکم معتقد ہوا اور بہت تعظیم کی اور مرید ہوا جب قصہ تمام ہوا تو فرمایا درویشی کا یہ طریقہ ہے بے مجاہدہ کچھ نہیں ملتا فرمایا ہے الذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا اول مجاہدہ ہے پھر مشاہدہ اور یہ آیت پڑھی ومن جاھد فانما یجاھد لنفسہٖ اہل مجاہدہ کو آخرت میں ترقی درجات کی ہوگی پھر فرمایا سالہا مریدوں نے شیخ الاسلام مولانا فریدالدین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں زنبیل لیکر گدائی کی ہے چنانچہ میرے شیخ جناب نظام الحق والشرع والدین نے بارہا فرمایا کہ ہم جراَت ویلہ یا کل کر یہ شیخ کی خانقاہ میں پیٹ بھر کر کھاتے تھے اُسدن ہمکو مارے خوشی کے عید ہوا کرتی تھی اور جن روزوں ویلہ و کل کر یہ نہوتے تو ہم گدائی کیا کرتے پھر فرمایا مردانِ راہ خدا نے یہ خونِ جگر کھایا ہے۔ جب کسی مقام کو پہونچے ہیں۔

والحمد للہ رب العالمین ٭

Marfat.com

مجلس چہل و ششم

سعادت قدمبوسی میسر ہوئی جناب خواجہ ذکرہ اللہ تعالے بالخیر قاضی محی الدین کاشانی کے ذکر میں تھے فرمایا میں نے بزرگوں کی انہیں سے پڑھی ہے پھر گنگے شیخ رسا اور وقت نظری کا بیان کیا کہ مجھے محقق تھے اس مجلس میں ایک مرید جناب سلطان المشائخ کا حاضر تھا اُسنے یہ قصہ انکا بیان کیا کہ ایکبار قاضی محی الدین کاشانی سخت بیمار ہوئے کہ یاروں نے انکی صحت دشوار جانی حضرت سلطان الاولیاء انکی عیادت کو تشریف لائے وہ دیکھ کر اُٹھے اور اپنے آپکو سنبھالکر شیخ کی تعظیم کی اسیوقت سے مرض میں تخفیف ہوگئی جب حضرت شیخ لوٹ گئے تو کہا شیخ بظاہر میری عیادت کو آئے تھے مگر دیکھو کس طرح درپردہ سلب مرض کر گئے اُس محفلمیں ایک درویش ظفرآباد سے آیا ہوا تھا اُس سے دریافت کیا کہ وہاں کوئی درویش ہے وہ بولا پہلے تو نہ تھا اب ایک شخص آگیا ہے اور شیخ بنکر لوگوں کو مرید کرتا ہے میں نے اُس سے پوچھا کیسے مرید کرتے ہو کس کے خلیفہ کون خانوادہ ہے بولا شیخ علیم الدین نبیرہ حضرت فریدالدین ۱۰۶ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے ایک کاغذ لکھ دیا ہے اور اجازت مرید کرنے کی دی ہے یہ کہکر خواجہ ذکرہ اللہ تعالیٰ بالخیر سے پوچھا کہ جناب یہ حجت صحیح ہے اس تحریر دینے سے وہ مرید شیخ علم الدین کا درحقیقت ہوگیا یا نہیں حضرت خواجہ نے فرمایا اگر کوئی شیخ کسی اور کے مرید کو دیکھے کہ سلوک طے کرچکا اور مرتبہ کمالیت کو پہونچگیا ہے تو درست وبجا ہے کہ اپنی طرف سے بھی اجازت نامہ عنایت کرے کہ وہ جہاں ہو سوائے اپنے طریقہ سابقہ کے اس طریقہ مجازمیں بھی مرید کیا کرے ایک حاضرین محفل سے بولا جیسے شیخ جلال الدین تبریزی کو حضرت ابوسعید تبریزی نے اجازت دی تھی جناب خواجہ نے فرمایا یہ شیخ جلال الدین تبریزی تو خود مرید شیخ ابوسعید تبریزی کے ہیں مرتاض کامل الحال انکی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت کی انکی مریدی سے سابق کمال حاصل ہوچکا تھا فی الحال خلافت اور اجازت پائی اُن سے مروی ہے کہ فرمایا کرتے میرا پیر ستر مرید تارک رکھتا تھا کہ لباس انکا فقط پائجامہ کرتہ اور ٹوپی ہوتا سفر میں اگر دریا سامنے آجاتا اور کشتی نہوتی تو دریا پر پانوں رکھتے اور پار ہوجاتے اور یہ سب ہمیشہ اطراف عالم سفر کیا کرتے تھے اور داعی

Marfat.com

نماز و ذکر کے اقامت کرتے بہر حال ترک دنیا شیخ ابو سعید تبریزی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان کیا کہ بڑے تارک الدنیا
تھے ہمیشہ فقر و مجاہدہ میں بسر کی ہرگز دنیا داروں سے کوئی چیز قبول نہ کرتے ایک بار بادشاہ تبریز نے
کچھ بطریق نذر آپ کے پاس بھیجا نہ لیا جب وہ معتمد شاہی چلا گیا تو خادمان خانقاہ سے کہا کہ یہ جس راہ
سے آیا اور گیا ہے اُتنی زمین ایک بالشت گہری کھود کر مٹی اُسکی باہر پھینکدیں اور وہ نذر لانے والا
جب باہر گیا تو شیخ کے خادم سے راہ میں ملا خادم سے کہا تم اِسمیں سے کچھ قبول کر لو کہ برکت کا باعث ہو
اُس نے اس نظر سے کہ حضرت شیخ پر کئی فاقے ہوئے ہیں اور اب وقت افطار قریب ہے کچھ خرید کر روبرو
شیخ کے لیجاؤں قدر قلیل اُس نذر سے لیکر طعام و افطار تیار کر کے مغرب کو روبرو لیگیا آپ نے جو چند
لقمے کھائے تو اُس رات عبادت میں ذوق نہ پایا خادم سے صبحکو پوچھا یہ طعام کہاں سے لایا تھا خادم
نے اول چھپانا چاہا مگر سوچکر صاف کہہ دیا کہ معتمد بادشاہی مجھکو کچھ قدر قلیل دیگیا تھا میں نے مناسب
جانا کہ اُس سے وجہ افطار مہیا کر کے روبرو لے جاؤں کہ آپ پر چند فاقے برابر گذرے ہیں یہ اُس سے 110
تھا شیخ نے یہ سُنکر اُسے خادمی سے معزول کیا فرمایا تو لیاقت خدمت نہیں رکھتا ہے پھر جناب خواجہ
ذکرہ اللہ تعالی بالخیر نے فرمایا رو اِس راہ میں مجاہدہ شرط ہے کہ بے مجاہدہ مشاہدہ حاصل نہیں ہوتا
والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا ۔ وجاھدوا فی اللہ حق جھادہ ۔ ومن جاھد فانما
یجاھد لنفسہ ان اللہ لغنی عن العالمین جو مجاہدہ کریگا اُسکا نفع اُسکے نفس کے واسطے ہوگا آخرت
میں ترقی درجات ہوگی مینے سوال کیا کہ جاہدوا فینا اور جاہدوا فی اللہ کے کیا معنے ہیں اور اُن میں کیا
فرق ہے فرمایا کہتا ہوں پھر وہ تقریر دقیق بیان کی کہ چند عالم جو حاضر محفل شریف تھے کوئی نہ سمجھا فرمایا
اب واضح اور آسان تر کہتا ہوں اس بیان کو سب نے فہم کیا مجھ سے فرمایا تو کیا پوچھتا ہے میں نے
وہی عرض کی فرمایا الذین جاھدوا فینا ای لاجلنا وجاھدوا فی اللہ ای لاجل اللہ ہے کلمہ فی میں
وہ شدت اتصال ہے جو کلام میں نہیں فی ظرف ہے اور ظرف میں مظروف ہے اور اُسکی سند
پر یہ آیۃ شریفہ پڑھی انما الصدقات للفقراء والمساکین والعاملین علیہا والمؤلفۃ قلوبھم وفی الرقاب
اور جگہوں میں لام کے ساتھ ارشاد فرمایا اور رقاب ساتھ فی کے ذکر کیا کہ رقاب میں وہ شدت

Marfat.com

[illegible]

حکم موت کا رکھتی ہے جو کوئی بردہ آزاد کرتا ہے وہ درحقیقت لحیائے موتا کرتا ہے پس اسمیں شدت
بہ نسبت اوروں کے زیادہ ہے سو یہ سب تقریر موافق علم نحو و بیان کے ہے اور حضرات مشائخ قدس
سرہم العزیز اسباب میں ایک اور نکتہ مفیدہ فرماتے ہیں کہ جو شخص مجاہدہ کرے گا تو وہ یا بامید حور و
قصور و بہشت کے کریگا یا خاص واسطے ذات پاک حق تعالے کے سو پہلا مجاہدہ للہ ہے اور یہ دوسرا
مجاہدہ فی اللہ ہے اور جو مجاہدہ کہ فی اللہ ہو چاہئے وہ پہلے سے سخت اور کامل تر ہوتا حق مجاہدہ بجا
لاوے کہ فرمایا جاہدوا فی اللہ حق جہادہ پھر کہا لوگ قدر مطلوب نہیں سمجھتے لہذا مجاہدہ سخت و دشوار
اختیار نہیں کرتے اگر قدر مطلوب جانیں تو اُنپر مجاہدہ دشوار تر آسان تر معلوم ہو اور کہا اوقات کو
غنیمت جانیں اکثر راتوں کو بیدار رہنا چاہئے کہ نزول انوار کا راتوں میں ہوا کرتا ہے مَیں نے پوچھا
کہ اول شب بیداری بہتر ہے یا آخر شب کی فرمایا حدیث شریف میں وارد ہے سال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عن جبرئیل من افضل الاوقات فقال لا دری لکن اذا مضی انصف اللیل
ترتعد الملائکۃ و بھتز العرش فرمایا بعد گذرنے نصف شب کے انوار کا نزول ہوتا ہے عالم لاہوت
سے ارواح پر اور ارواح سے قلوب پر اور قلوب سے جوارح پر اور جوارح سے عالم میں منبسط ہوتے
ہیں پھر ایک آہ سرد لیکر فرمایا جب انوار آتے ہیں تو جاگنے والوں پر نزول انکا ہوتا ہے اور سونے
والے محروم رہتے ہیں کسی نے پوچھا اُسکی کیا علامت ہے کہ نزول انوار معلوم کرے فرمایا علامت
اُسکی یہ ہے کہ اُسوقت خوشی و تسکین دلمیں پیدا ہوتی ہے اور طیب وقت ہوتا ہے یعنی ذوق و شوق
پیدا ہوتا ہے مَیں نے پوچھا اگر وہ وقت پاوے تو کیا تمام دن شوق و ذوق میں رہتے ہیں فرمایا
ہاں اور یہ آیۃ شریفہ پڑھی امن ھو قانت اناء اللیل اناء سے مراد ثلث شب اور نصف شب اور
وقت سحر اور طلوع فجر ہے پھر ایک عزیز نے عرض کی مَیں نے ایک خواب دیکھا ہے جناب خواجہ
اُسکی طرف متوجہ ہوئے اور بغور سنکر جواب فرمایا اور مناسب اسکے ارشاد کیا کہ جناب خواجہ حسن بصری
اور ابن سیرین رحمہا اللہ تعالے یہ دونوں ایک زمانہ میں تھے اور ایک شہر میں اور خواجہ حسن بصری رح

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ تعالیٰ ابن سیرین سے عقیدہ نہ رکھتے تھے ایک بار حضرت حسن بصری نے خواب میں دیکھا کہ میں برہنہ مادرزاد ایک بلند گھوڑے پر کھڑا ہوں صبح اپنے ایک مرید سے کہہ کر ابن سیرین کے پاس دریافت تعبیر کو بھیجا اُس نے جاکر اپنی نسبت کہا میں نے آج خواب میں دیکھا ہے کہ میں برہنہ مادرزاد ایک ٹیلہ پہ کھڑا ہوں ابن سیرین نے اُسکا مونھ بغور دیکھا اور کہا یہ تیرا خواب نہیں ہے یہ خواب حسن بصری کا ہے وہ اونچا گھوڑا دنیا ہے اور اُنکا برہنہ کھڑا ہونا اُسپر تجرد اور بے تعلقی دنیا سے ہے کہ اُسکی طرف بالکل دل اُنکا مائل نہیں وہ شاگرد حضرت حسن بصری کے پاس لوٹ آیا اور سب کیفیت معہ تعبیر بیان کی بعد اسکے حضرت حسن بصری ابن سیرین سے خوش اور معتقد ہوئے دو سبب سے ایک یہ کہ پس غیبت مجھ سے وہ ایسا عقیدہ نیک رکھتے ہیں کہ حکما کہا یہ خواب اُسکا ہے دوسری تعبیر عمدہ سے کہ خاکدان دنیا کو کہا اور میری برہنگی اُس سے بے تعلقی اور بیزاری بتائی پھر اسی باب تعبیر میں اُنکی ایک اور حکایت فرمائی کہ ایک شخص نے ابن سیرین سے آکر کہا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میرے ہاتھ میں انگوٹھی ہے اور میں اُسی ۱۱۲
افواہ رجال اور فروج نساء پر مُہر میں لگاتا ہوں پوچھا تو موذن تو کسی مسجد کا نہیں ہے اُس نے کہا ہاں فلانی مسجد کا موذن ہوں ابن سیرین نے کہا تو اذان صبح کے قبل وقت ہونے سے دیتا ہے ایسی جلدی مت کیا کر کہ رمضان شریف میں جب اذان ایسی صبح سے ہوتی ہے تو لوگ آغاز صبح صادق سمجھ کر عورتوں کی صحبت اور کھانے پینے سے باز رہتے ہیں گویا یہ تیرا مہر کرنا ہے فروج و افواہ پر *

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

مجلس چہل و ہفتم

دولتِ ملاقات حاصل ہوئی۔ حضرت خواجہ نے فرمایا عبادت ظاہری کا سبب ہونا واسطے غذا کے بلکہ ہونا اسی عبادت کا بجائے غذا کس طرح پر ہے پھر خود اُسکی توجیہ میں فرمایا کہ اگر سالک کو عبادت میں ذوق و شوق حاصل ہے تو وہی ذوق و شوق بجائے غذا ہوتا ہے اور اگر اُسکو عبادت میں ذوق و شوق حاصل نہیں تو وہی عبادت باعثِ اشتہا ہو جاویگی اسواسطے کہ اعضا حرکت میں آدیں اگے اور اُنکی حرکت سے اشتہا پیدا ہوتی ہے اسپر یہ حدیث شریف پڑھی کہ فرمایا جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابیت عند ربی یطعمنی ویسقینی فرمایا مُراد یطعمنی ویسقینی سے یہ ہے کہ آپ کو

Marfat.com

ذکر حق سے غذا حاصل ہوا کرتی تھی پھر کہا بعضونکو طعام کھانا عبادت ہے کہ جب بھوک ہوئے اور خواہش
کھانے پینے کی دلمیں آئے تو اب جو یہ کھاویگا تین حال سے خالی نہیں یا اس نیت سے کھاوے گا کہ
سد جوع ہو اور طاعت میں قوت بڑھے تو یہ کھانا عین عبادت ہے چنانچہ ایک بزرگ کا قول ہے کہ
انا اکل وانا اصلی یعنے میں کھانا کھاتا ہوں حالانکہ وہی نماز پڑھنا میرا ہوتا ہے تو جو کھانا بغرض تقویت
عبادت کے ہو وہ عین عبادت ہے اور یا اس نیت سے کھاویگا کہ زور و توانائی ہو تو یہ کھانا مباح
ہے یا اس نیت سے کھاویگا کہ شہوت بڑھے تو یہ کھانا حرام ہے پھر فرمایا ذکر بھی باعث اشتہا ہے اور
بجائے غذا کے بھی ہو جاتا ہے مگر جو مُراقبہ حضوری اور شاہدی کا ہو اور اعضا متحرک نہوں وہ سبب
اشتہا نہیں اور یہ حکایت بیان کی کہ خواجہ عقال مغربی رحمۃ اللہ علیہ چار برس کعبہ شریف میں مُراقب
رہے اور کبھی اس چار سال میں نہ کچھ کھایا نہ کچھ پیا فرمایا جب دل کسی چیز میں مشغول ہوتا ہے تو کھانا پینا یاد نہیں
آتا اور قصہ اس دوکان دار کا جو سابق مذکور ہو چکا یاد دلایا اور تعجب فرمایا کہ اُسکو یاد نہ رہتا تھا کہ کھالیا ہے
یا نہیں یعنی سیری و گرسنگی خرید و فروخت کی شغلِ حساب میں معلوم نہ ہوتی تھی پھر فرمایا آخرت دنیا کی
ساتھ جمع نہیں ہوتی اسیطرح حکمت و دانائی ساتھ امیری و حکومت کے نہیں جمع ہوتی جناب حضرت
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ فرماتے لو کانت الدنیا والاخرۃ اجتمعتا لاحد غیری لاجتمعت لی لا
ان لی قوۃ وبینۃ پھر کسی اور بزرگ کا قول بیان کیا کہ شاید عوارف میں وہ کہا کرتے اردت العبادۃ والتجارۃ
فما اجتمعتا فترکت التجارۃ واقبلت علی العبادۃ جدہ یہ حکایت بیان کی کہ ایک بزرگ تھے بزرگانِ
دین سے انکو علاء بادیہ نشین کہتے تھے جنگل میں ایک عبادتخانہ بنایا تھا گرد اگرد اُسکے دور تک کہیں آبادی
نہ تھی اُنکے پاس ہاں ایک دن تین درویش آئے آتے وقت دلمیں یہ خیال کیا کہ ہم ایک بزرگ کے
پاس جاتے ہیں لوگ اُسکو صاحب کرامت و فراست کہتے ہیں ہر ایک نے کوئی بات دلمیں سوچلی اگر وہ
صاحب کرامت اور مطلع خطرات پر ہوا تو اُن خطرات کو ظاہر کر دیگا ایک نے کہا میں عارضہ شکم رکھتا ہوں
اگر اُسکو کرامت ہے تو بے کہے میرے پیٹ پر ہاتھ رکھکر فاتحہ پڑیگا میں اچھا ہو جاؤنگا دوسرے نے کہا
کتاب نو دو نہ نام کی تالیف منصور حلاج سے اُسکے پاس ہے اگر اُن میں کرامت ہو تو وہ کتاب مجکو دیگی

Marfat.com

تیسرے نے کہا میں جانتا ہوں وہ صحرا میں رہتے ہیں اگر ان میں کرامت ہے تو حلوائی صابونی گرما گرم مجھ کو کھلائیں گے غرض تینوں یہ باتیں سوچکر ان بزرگ کے پاس آئے تو اُنہوں نے اُس بیمار کو پاس بُلایا اور ہاتھ اُسکے شکم پر رکھ کر فاتحہ پڑھی کہا جا اچھا ہو گیا وہ فی الفور تندرست ہو گیا پھر دوسرے کو بُلاکر کہا یہ کتاب نو دونہ نام منصور کی رکھی ہوئی ہے لیجا اور جلد نقل کر کے لا دینا تیسرے کو پاس بلاکر کہا بابا تو لباس شرم و بائیدہ پہنکر حظ نفس طلب کرتا ہے جا یہ لباس اُتار کہ تمکو غذائے حظ نفس دوں فقط ٭

والحمد للہ رب العالمین

مجلس چہل و ششم

سعادت مجلس روزی ہوئی یار بہت تھے جناب خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے ہر ایک کی پرسش احوال کی پھر ایک سے پوچھا تم کیا کام کرتے ہو اُس نے عرض کی۔ میں زراعت کرتا ہوں فرمایا لقمہ زراعت اچھا لقمہ ہے اور بہت کاشتکار صاحب حال گذرے ہیں اور فرمایا

حکایت حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے وقت میں ایک کاشتکار صاحب حال تھا مخلوق میں اُسکی بہت کرامتیں مشہور تھیں جب دعا کرتا پانی برستا جب موقوفی کی دعا کرتا برسنا موقوف ہو جاتا سب میں اُسکا شُہرہ تھا امام حجۃ الاسلام نے اُسکا حال سنکر کہا اُسکو یہاں بلوانا مناسب نہیں خود جاکر اُس سے ملنا چاہئے کہ برکت حاصل ہو غرض یہ ملنے کو اُسکے پاس گئے لوگوں نے اُس بزرگ سے انکی تعریف کی کہ یہ بڑے بزرگ عالم دین ہیں انکا لقب حجۃ الاسلام ہے وہ کاشتکار عامی مسلمان دیہاتی تھا۔ حجۃ الاسلام کیا سمجھے اور اُسوقت ٹوکری غلہ کی بغلیں لئے ہوئے زمین میں تخم ریزی کر رہا تھا اسیطرح بیج ڈالتا ہوا امام حجۃ الاسلام کے پاس آیا کہ باتیں اُن سے کریں اُسوقت ایک اور شخص نے کہا تم ان سے باتیں کرو سبد غلہ مجھکو دو اُتنی دیر میں تخم زمین میں ڈالوں گا اُس بزرگ نے اُسے ٹوکری ندی اور اُسکی تخم ریزی پسند نہ کی حجۃ الاسلام نے اُسکا حال دریافت کرنا چاہا اور سوچا کہ اولیاء اللہ کوئی حرکت بدون مرضی حق کے نہیں کرتے اور کوئی بات اُنکی بے نیت نیک کے نہیں ہوتی دریافت کروں کہ اُنہوں نے ٹوکری غلہ اسکو کیوں نہ دی اور اُسکا بیج ڈالنا اس غرض سے تھا کہ آپ کچھ بفراغ خاطر مجھ سے ملیں باتیں کریں کہ برکت حاصل ہو اور وہ آپ کا کام کرے کہ ہرج زراعت نہ ہو اُس بزرگ

Marfat.com

نے کہا میں تخمِ زمین میں دل شاکر اور زبان ذاکر سے ڈالتا ہوں اور امیدوار رہتا ہوں کہ جو کما دے اُس کو نور و قوت عبادت حاصل ہو اور یادِ خدا میں صرف ہو اگر یہ غلہ اور کو دیدوں تو کیا معلوم وہ دل شاکر اور زبانِ ذاکر سے بوئے یا نہ بوئے ڈرتا ہوں کہ بے برکتی واقع نہو پھر فرمایا معاملات میں خلوص نیت کا ہونا ضرور ہے اور صحتِ نیت یہ ہے کہ کوئی حرکت اور کوئی کلام بے نیت نیک کے نہ کرے اگر کوئی نماز پڑھے اس نیت سے کہ لوگ بھلے دیکھیں اور نمازی کہیں تو بعض علما کا قول ہے اُسکی نماز روا نہیں اور بعض کے نزدیک کافر ہوجاتا ہے کہ عبادتِ خدا میں اور کو شریک کیا کہ ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا وارد ہے پھر فرمایا مخلوق کے روبرو سر زمین پر رکھنا بطور سجدہ روا نہیں مگر لب سے زمین چومنا آیا ہے او تعظیم قبر کی بھی روا نہیں مگر طواف کرنا تربت کسی بزرگ کا بزرگانِ دین سے آیا ہے پھر فرمایا طاعت میں فرماں برداری ہے اور معصیت سے باز رہنے میں رنج و تعب اُسکا ثواب بمراتب زیادہ پہلے سے ہے کہ ممکن ہے طاعت میں ذوق و راحت حاصل ہو اور گناہ سے باز رہنے میں رنج و تعب نفس کا ہوتا ہے اور مروی ہے کہ انما اجرک علی قدر تعبک اور فضیلت میں معصیت سے باز رہنے کی ایک اور حدیث بھی آئی ہے کہ من صبر علی المصیبۃ فلہ ثلثمایۃ درجۃ بین الدرجتین من السماء الی الارض و من صبر علی الطاعۃ فلہ ستمایۃ درجۃ بین الدرجتین من السماء الی الارض ومن صبر عن المعصیۃ فلہ تسعمایۃ درجۃ بین الدرجتین من العرش الی الثری محاورہ عرب ہے کہ صبر علیہ سے مراد روکنا نفس کا ہوتا ہے اُس کام پر اور صبر عنہ سے مراد پھیرنا نفس کا ہے اُس سے پھر بروایت وہب ایک عبارت عربی پڑھی کہ معنے اِسکے یہ تھے کہ جو گناہ کرتا ہے بگمان اس بات کے کہ اللہ تعالیٰ اُس سے مواخذہ نہ کریگا تو پروردگار اُسے فی الفور پکڑتا ہے اور سزا دیتا ہے اور جو گناہ کرتا ہے پھر ڈرتا ہے اللہ تعالےٰ سے کہ کہیں اس نافرمانی پر مواخذہ نہ فرمائے تو اللہ تعالےٰ عفو فرماتا ہے پھر فرمایا الایمان بین الخوف والرجا صفت قلب کی ہے اعضا کی صفت نہیں سالک کو ضرور ہے کہ محافظ جوارح کا رہے اسواسطے کہ ارادہ اول دلمیں پیدا ہوتا ہے بعد اُسکے اعضا حرکت کرتے ہیں جب اُس نے اعضا کو روکا تو ارادہ دل فقط بمنزلہ خطرہ کے رہ گیا اور خطرات پر مواخذہ نہیں پھر فرمایا جو اپنے آپ کو معصیت سے روکتا ہے اُسکو طاعت

Marfat.com

یں ذوق ولذت حاصل ہوتی ہے اور بیان ذوق طاعت میں یہ حکایت نقل کی کہ صوفی بدہنے کو
عبادات شوق نہایت تھا مسجد میں پیش محراب ہمیشہ نماز پڑھا کرتے اسکے سوا انکو اور کچھ کام نہ تھا آمدو
رفت خلق کی اُنکے پاس بہت ہوتی ایک دن چند عالم ملاقات کو آئے اُن سے پوچھا بہشت میں نماز
ہوگی یا نہیں اُنھوں نے کہا وہ دارالخیر ہے وہاں کھانے پینے عیش وآرام کے سوا اور کچھ نہوگا جو عبادت
ہے وہ دنیا ہی میں ہے صوفی بدھنی نے جب یہ سُنا کہ بہشت میں نماز نہ ہوگی تو کہا مجکو بہشت سے
کیا کام ہے جب وہاں نماز نہیں پھر انکے مناقب بیان کرنے شروع کئے اور پہلے یہ حکایت فرمائی کہ اُن
کے شہر میں ایک شخص تھا وہ انکی ملاقات نہ کرتا ایک دن وہ کسی پہاڑ پر جاتا تھا کہ کہیتل میں پہاڑ بہت
ہیں وہاں پہاڑ پر ایک شخص رجال الغیب سے ملا اُس نے اُس سے پوچھا کہ صوفی بدھنی کیسے درویش ہیں
اُس مرد غیب نے کہا وہ بڑا بزرگ ہے مگر افسوس اور اسیقدر مگر افسوس کہہ کر چپ ہوگیا پھر استغفر اللہ
کہہ کر غائب ہوگیا ۔ وہ شخص صوفی بدھنی کے پاس آیا اُنھوں نے پہلے ہی کہنا شروع کیا کہ اُس مرد ۱۰۶
غیب نے بیان میں مگر افسوس کہا تھا اگر فی الفور استغفار نہ کرتا تو میں اُسکو پہاڑ پر سے ایسا گراتا کہ گردن
اُسکی ٹوٹ جاتی پھر یہ دوسری حکایت فرمائی کہ جسوقت وہ مشغول ہوا کرتے تو اُنپر ایک ایسا حال طاری ہوتا
سر و دست و پا جدا جدا ہوجاتے تھے اگر اُس وقت کوئی انکی ملاقات کو آتا اور یہ حال دیکھتا تھا تو خوف
کھاکر باہر نکل آتا اور شور وغوغا کرتا کہ صوفی بدھنی کو کوئی مار گیا اور پارہ پارہ کر گیا پھر جو لوگ اُنکے حال سے مطلع
تھے وہ سُنکر کہتے چپ رہو فریاد مت کرو کسی نے قتل نہیں کیا انکا یہی حال ہے پھر تھوڑی دیر بعد جب وہ
شخص اندر جاتا تو دیکھتا کہ صحیح وسالم آگے محراب کے بیٹھے ہیں ایک نے حاضرین سے پوچھا شیخ بدھنی
کسوقت میں تھے حضرت خواجہ نے فرمایا وہ معاصر شیخ الاسلام حضرت فریدالدین گنجشکر کے تھے پھر خواجہ
ذکرہ اللہ تعالیٰ بالخیر نے مولانا زین سے فرمایا کہ یاروں کو پھول تقسیم کردیں مولانا نے سبد کل خواجہ کے
رُوبرو سے اُٹھا کر لوگوں کو بانٹے جناب خواجہ نے ایک پھول اُٹھا کر سونگھا اور درود شریف پڑھا ۔
پھول سُرخ وسپید دونوں تھے پھر کہا شیخ ابوسعید ابوالخیر نے اور حکیم بوعلی سینا دونوں ہمعصر تھے حکیم
بوعلی حضرت شیخ ابوسعید کا معتقد نہ تھا اور انکی کرامات سنکر کہتا یہ شخص علم سیمیا میں کامل اور فن نیرنجات خوب جانتا ہے اسکے ذریعے

Marfat.com

باتیں ماضی و استقبال کی کہا کرتا ہے ایکدن یہ دونوں کسی باغمیں جمع تھے گلسرخ اسمیں بہت شگفتہ پر بہار تھے حضرت شیخ نے
اُن سُرخ پھولونکو دیکھ کر تم ہمکو اپنا تجمل دکھاتے ہو مجرد اس گہنے کے وہ پھول زرد ہو گئی حکیم بوعلی یہ معاملہ دیکھکر حیران ہوگیا
شیخکے قدمونمیں گر پڑا عرض کی مجھکو خیال باطل تھا کہ آپ کو عالم سمیا اور ماہر نیرنجات جانتا تھا مگر ان علموں کے
واسطے آلات و اسباب کا ہونا ضرور ہے جب اُن سے اثر ظاہر ہوتا ہے آپ نے اُسوقت فقط ایک
بات کہی سب گلسرخ فی الفور زرد ہو گئے یہ امر بجز کرامت صادقہ کے ہو نہیں سکتا پھر فرمایا مولد شریف
ان شیخ ابو سعید ابوالخیر کا موضع مہنہ ہے اور وہ ایک گانوں ہے درمیان سرخس و ماورد کے او منجملہ مناقب
اُنکے سے یہ حکایت بیان کی کہ حضرت ابو سعید زمانہ کودکی میں مہنہ سے علم حاصل کرنے کو سرخس میں تشریف
لائے اُن دنوں وہاں امام محمد سرخسی درس فرمایا کرتے تھے اُن سے سبق شروع کیا اتفاقاً شیخ ایک دن
کہیں جاتے تھے شیخ لقمان پرندہ کو ایک بلندی پر دیکھا اپنا خرقہ سی رہے ہیں تیز دھوپ میں اور پسینہ
اُن سے بہتا ہے شیخ ابو سعید جا کر اُنکی روبرو آفتاب کیطرف کھڑے ہوئے اور اپنا دامن اُٹھا کر اُنکے چہرہ
پر سایہ کیا شیخ لقمان نے سر اُٹھایا دیکھا ابو سعید سایہ کئے ہوئے ہیں کہا اے ابو سعید تجھکو اس خرقہ میں سے
دیتا ہوں پھر اُٹھکر ابو سعید کو شیخ ابوالفضل سرخسی کے پاس لے گئے اور اُنکی خانقاہ میں جا کر اُنکو پکارا کہ اے
ابوالفضل اُنھوں نے آواز سنکر جانا شیخ لقمان ہیں بلحاظ اُنکی بزرگی کے باہر دوڑتے آئے اور قدموں
میں اُنکے گر پڑے اُنھوں نے شیخ ابو سعید کا ہاتھ پکڑ کر حضرت ابوالفضل کو دیا اور کہا یہ آشنا تمہارا ہے اچھی
طرح پرورش کرنا شیخ ابوالفضل رحمۃ اللہ علیہ نے قبول کیا اور یہ کہکر شیخ لقمان پرندہ لوٹ گئے شیخ ابو سعید
حضرت ابوالفضل کی خدمت میں بیٹھ گئے اور ایک کتاب اُتار کر دیکھنے لگی اور دلمیں کہا اس میں کیا لکھا
ہوگا شیخ ابوالفضل اُنکے اس خطرے پر واقف ہو کر بولے اے ابو سعید اس کتاب میں لکھا ہے کہ پروردگار
عز اسمہ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر پیدا کئے سب سے مقصود یہی ایک کلمہ اللہ کا تھا شیخ ابو سعید کو اُنکے
اس بات سننے سے ایک کیفیت پیدا ہوئی اور خواب و خور بھول گئے رات وہیں رہے خادم کھانا لایا
نہ کھایا پھر سحری کو بھی نہ کھایا پھر ایک بار شیخ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ سبق کا وقت آیا طالب علموں
کو خیال رہتا ہے کہ ناغہ نہو شیخ سے عرض کی یہ میرے سبق کا وقت ہے حکم ہو تو پڑھ آؤں اور تفسیر

Marfat.com

حدیث پڑھتا ہوں سبق لیکر پھر حاضر ہونگا شیخ ابوالفضل نے کہا پھر سبق پڑھ آو اتفاقاً اُس دن ان کا سبق یہ تھا۔ کہ قل اللہ ثم ذرھم شیخ ابو سعید نے جب یہ پڑھا تو وہ کیفیت اور زیادہ ہوئی اور امام محمد جوئنے سبق پڑھاتے تھے انکا حال نور باطن سے معلوم کیا پوچھا رات کہاں تھے عرض کی شیخ ابوالفضل کی خدمت میں تھا امام محمد جوینی نے کہا اے ابو سعید تجکو حرام ہے کہ وہاں سے اگر پھر یہاں آوے اور حرام ہے تجھ کو کہ انکی بات سُنکر اور انکی باتوں میں مشغول ہو لوٹ جاوہیں رہنا یہاں مت آنا شیخ ابو سعید اُٹھے اور حضرت ابوالفضل کی خدمت میں آئے اُسی حالت مبہوتی میں شیخ ابوالفضل نے اُنکو دیکھکر یہ مصرع پڑھا۔ مصرعہ

مستک شدہ خبر نداری چپ و راست

پھر کہا ابو سعید کو اُچک لیا پھر کہا اے ابو سعید چلہ میں بیٹھ۔ اُنھوں نے عرض کی کہ اگر حکم ہو تو موضع مہنیہ میں جاکر چلہ کروں کہ سرخس بڑا شہر ہے ہجوم و غوغا بہت رہتا ہے فرمایا جا یہ مہنیہ میں گئے اور مشغول ہوئے اور بیس برس خلوت میں رہے اللہ تعالے نے اُنپر بہت فتوحات باطنی فرمائیں جناب خواجہ ۱۱۸
نے یہ کہکر ایک آہ کی اُسپر میں نے عرض کی کہ شیخ لقمان پرندہ کو پرندہ کیوں کہتے ہیں فرمایا انکا لقب پرندہ اسواسطے ہے کہ کبوتر کیطرح اُڑا کرتے تھے مجلس میں بیٹھے باتیں کرتے ہوتے ناگاہ اُڑجاتے اور دیوار و بام پر جا بیٹھتے پھر اُڑتے اور نظر سے غائب ہوجاتے نہ معلوم کہاں جاتے پھر فرمایا اُنھوں نے جوانی میں طاعت اور عبادت بہت کی تھی جب بوڑھے ہوئے اور عبادت سے باز رہے تو ایک دن خدا تعالے سے مناجات میں عرض کی کہ خداوندا جوان غلام جب بادشاہوں کی خدمت میں بوڑھا ہوجاتا ہے تو اُسکو آزاد کردیتے ہیں تو سچا بادشاہ علی الاطلاق ہے اور میں بندہ ضعیف و بوڑھا ہوا ہوں اب عبادت نہیں کرسکتا مجھے آزاد فرما غیب سے آواز آئی کہ ہمنے تجھے آزاد کیا پھر شیخ لقمان پرندہ دیوانہ ہوگئے مناسب اسکے جناب خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ دو شعر پڑھے +

رسم است کہ مالکان تحریر	آزاد کنند بندہ پیر
ای بار خدائے عالم آرائی	بر بندۂ پیر خود ببخشائے

Marfat.com

حکایت میں نے عرض کی کہ شیخ ابو سعید ابو الخیر نے سنا ہے کہ بہت مشائخ کی خدمت کی ہے اور بہت مشائخ سے نعمت حاصل کی اسپر فرمایا کہ ایک جمعہ کو حضرت ابوالخیر والد شیخ ابو سعید واسطے نماز جمعہ کے جاتے تھے اور ابو سعید ہمراہ تھے راہ میں شیخ آل یسین سے ملاقات ہوئی تو ابو سعید کو شیخ آل یسین کے قدموں میں ڈالا شیخ نے پوچھا یہ تمہارا لڑکا ہے بولے یہ آپکا خدمت گار ہے شیخ نے کہا ہم چاہتے تھے کہ بعد ہمارے کوئی ایسا شخص ہو کہ اسکی غمخواری کرے پھر شیخ آل یسین نے کہا کہ بعد نماز جمعہ میرے پاس آنا اور ابو سعید کو بھی ہمراہ لانا جب نماز جمعہ ہو چکی تو حضرت ابوالخیر فرزند حمید ابو سعید کو حضرت آل یسین کیخدمت میں لیگئے جب بیٹھ گئے تو شیخ نے فرمایا اے ابوالخیر ابو سعید کو اپنے کاندھے پر سوار کر کے اونچا کر کہ اوپر کے طاق سے روٹی اتارے ابو سعید نے جو قرص اتارا تو گرم تھا شیخ آل یسین کو دیا انہوں نے اسکے دو ٹکڑے کئے آدھا اپنے روبرو اور آدھا آگے ابو سعید کے رکھا اور کہا یہ آدھا فقط تو کھا اور آدھا خود کھایا ابوالخیر کو کچھ نہ دیا ابوالخیر نے دلمیں کہا کیا سبب کہ انھوں نے نصف آپ کھایا نصف ابو سعید کو کھلایا مجھکو کچھ نہ دیا شیخ نے کہا اے ابوالخیر بہت برسوں سے میں نے یہ قرص طاق میں رکھا تھا عالم غیب سے مجھ کو حکم ہوا کہ جسکے ہاتھ میں یہ گرم ہو جاوے آدھا اسکو دینا اور آدھا خود کھانا سو یہ اب ابو سعید کے ہاتھ میں گرم ہوا اب ہمارے بعد ابو سعید ہو گا پھر یہ دوسری حکایت بیان فرمائی کہ ایک بار ایک درویش مہنہ میں آیا حضرت ابوالخیر نے ابو سعید کو اس درویش کیخدمت میں بھیجا وہ درویش مشائخ کبار سے تھا بڑا عالم بڑا کرامت والا ابو سعید کے دلمیں اسکی محبت جم گئی ایک مدت بعد اس درویش نے عزیمت سفر کی اور کہا بابا ابو سعید ہم کل روانہ ہونگے انہوں نے عرض کی آپ مجھکو نہ چھوڑ جاویں ہمراہ لے چلیں کہا تیرے ماں باپ ہیں تو نہ چل سکیگا انکو تیرے سبب پریشانی ہوگی اور جس سے تجھ سا فرزند جدا ہو تو ان والدین کی کسقدر بیقراری ہوگی شیخ ابو سعید نے کہا میں ماں باپ سے اجازت لیلوں گا درویش نے کہا اگر وہ دونوں اجازت دیں تو میں ساتھ لیجانے پر راضی ہوں ابو سعید گھر آئے اور ماں باپ سے یہ بات کہی کہ ایسا بزرگ یہاں آ کر جاتا ہے میں نے فائدہ پورا حاصل نہیں کیا پھر یہ سعادت کہاں ہاتھ آویگی اگر تمہاری اجازت ہو تو میں انکے ہمراہ جاؤں ماں باپ دونوں طالب اُنکے

Marfat.com

کمال سکے تھے چاہتے تھے اُس کو کچھ نعمت حاصل ہو جائے پر راضی ہوئے ابوالخیر اُن بزرگ کی خدمت میں آئے
کہا یہ لڑکا بن تمہارے نہ رہیگا میں نے اجازت دی اپنے ساتھ لیجاؤ آپکی ابریق کشی کرے گا غرضکہ ابوسعید ہیں
بزرگ کے ساتھ روانہ ہوئے ہر روز ایک تازہ نعمت انکو دیتے یہاں تک کہ ابوسعید کا کام تمام ہوا ایک بیابان
میں پہونچے کہا اے ابوسعید تم یہاں رہ کر حق سے مشغول رہو میں ہمیشہ تم سے ملجایا کرونگا شیخ ابوسعید نے
برسوں اُس بیابان میں بسر کی وہاں درخت کریر کے تھے اور چشمہ جاری شام کو چند پھل اُنکے لیکر افطار
کرتے اور اُس نہر سے پانی پیتے اللہ تعالے نماز کیوقت گروہ مردانِ غیب کے بھیجدیتا اُنکے ساتھ نماز
جماعت پڑھتے اور پھر مشغول ہو جاتے بعد کئی برس کے ناگاہ وہ پیر ظاہر ہوئے ابوسعید نے اوٹھکر
تعظیم کی پیر نے کہا اے ابوسعید ماں باپ تیرے منتظر ہیں اور تو یہاں خوش رہتا ہے باپ تیرے
واسطے سرگرداں ہے بیابانوں میں پھرتا ہے عنقریب تیرے پاس آویگا اور تجھ کو دیکھ کر خوش ہوگا پھر تجھ
سے پوچھیگا اس جنگل میں تیرے کھانیکا کیا حال ہے اگر تو نے کہا کہ گل کریر کھاتا تھا تو اُسکا دل آزردہ
ہوگا مگر اُسیوقت غیب سے ایک خوانِ طعام آویگا وہ جان لیگا کہ کھانا غیب سے آیا کرتا ہے - وہی 120
اُسکا جواب ہو جاویگا کہا پھر اگر تجھ کو لیجاوے تو اُسکے ساتھ چلے جانا یہ کہکر غائب ہوگئے بعد اُسکے ابوسعید
کے باپ اُس بیابان میں پہونچے گریاں بحالِ خراب پھر ابوسعید کو دیکھ کر زیادہ روے اور لپٹ گئے
پھر دونوں بیٹھے اور حال پوچھنے لگے کہ دُبلا کیوں ہے اور اس جنگل میں کہاں سے کھاتے تھے بھلا اس
نہر سے پانی کا آرام تھا مگر کھانا کیسے ملتا تھا اور نماز جماعت کیسے ہوتی ہوگی ابوسعید نے کہا رجال الغیب
ہر وقت آتے اُنکے ساتھ نماز با جماعت ہمیشہ پڑھا کرتا تھا یہ سُنکر چُپ ہوئے اُسیوقت ایک خوان
اوپر سے اُترا ابوسعید نے باپ کے آگے رکھا معلوم کیا کہ طعام ہمیشہ غیب سے آتا رہا ہے اُس خوان میں
گوشت روٹی شہد اور ہر قسم کا کھانا تھوڑا تھوڑا تھا ابوسعید نے بعد برسوں کے وہ کھانا کھایا اور اُنکے
باپ نے بھی پھر وہ بولے بابا ابوسعید بیچاری ماں تیری فراق میں تڑپتی ہے برسوں جدا رہی اب طاقت
مفارقت نہیں ہے باوجود پیری و ضعیفی کے لوگوں سے جدا ہو کر بیابانوں میں پھرا محنتیں کھینچیں عورت
بیچاری کیا کرے ابوسعید نے کہا بہتر والدہ کی خدمت میں چلتا ہوں بسم اللہ اُٹھئے ابوالخیر نے کہا اگر تمہارا

Marfat.com

پھر جتنے تمکو یہاں بٹھایا ہے آوے اور تم کو نہ پاوے تو بہتر نہوگا - تم یہیں رہو میں جا کر تیری ماں سے خیریت
کہدونگا کہ وہ خوش و خرم خدا سے مشغول ہے - ابو سعید نے کہا ابھی آپ سے ذرا پہلے پیر تشریف لائے
تھے اور کہا تھا تمہارا باپ ابھی آنیوالا ہے اور فرما گئے ہیں کہ اگر وہ لیجاویں تو گھر جانا پھر دونوں اُٹھکے
اور گھر کی راہ لی اودھر پہلے ہی شہر میں مشہور ہو گیا تھا کہ ابو سعید آتے ہیں جیسے کسی بادشاہ کے
آنے کا شہرہ ہوتا ہے تمام زن و مرد شہر کے باہر آئے فتوحات بہت ملیں مگر ابو سعید نے سب
راہِ خدا میں دیکر گھر میں آئے اور بعد برسوں کے ماں سے ملے پھر ہر روز اُنکا کام بڑھتا گیا ؛

والحمد للہ رب العالمین ؛

مجلس چہل و نہم - دولتِ پابوس ہاتھ آئی ایک درویش عزیز مشغول الحال نیا آیا تھا -
اُسکا حال دریافت فرمایا عرض کیا شاہ پور میں رہتا ہوں فرمایا کسی سے تعلق اور آمد و شد نہیں اور توکل
ہے تو خوش حال رہو درویش کو چاہیئے کہ اگر اُسپر فاقہ گذرے تب بھی اپنی حاجت غیر سے نہ کہے اور اگر
۱۲۱ کوئی اُسکے پاس آئے تو طمانچہ اپنے موٹھ پر مار کر گالوں کو سُرخ کر لے کہ دیکھنے والا اُسکے فقر پر مطلع
نہو پھر فرمایا ایکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یاروں میں بیٹھے تھے فرمایا من یضمن واحداً اضمن
له الجنة ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ انا یا رسول اللہ فقال علیہ السلام لا تسئل الناس
شیئاً ثوبان رضی اللہ عنہ نے یہ فرمان قبول کیا پھر ہرگز کسی سے کوئی سوال نکیا یہاں تک کہ ایک
دن سوار جاتے تھے چابک ہاتھ سے گر پڑا دوسرے سے نہ مانگا خود اُتر کر اُٹھایا کہ جناب نبوی آپ
نے سوال سے منع فرمایا ہے ایک اور درویش طالب وہاں حاضر تھا اُس نے پوچھا جس چیز سے جناب
آنحضرت نے ایک کو منع کیا ہو وہ امر کیا اوروں کو بھی لازم ہوجاتا ہے کہا ہاں سب کے حق میں حکم
منعت ہوتا ہے اُسپر میں نے یہ حدیث یاد دلائی کہ فرمایا ہے جناب آنحضرت نے حکمی لواحد حکمی
علی الکل اور جناب خواجہ نے یہ حدیث شریف پڑھی کہ خطابی لحاضر خطابی لغائب جب یہ بحث تمام
ہوئی تو خواجہ نے پھر تقریر بسابق شروع کی اور منع سوال میں یہ فائدہ بیان فرمایا کہ ایک بار حضرت
ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تین فاقے متواتر گذرے تھے پیٹھ پر باندھا انکی بیوی نے کہا آپ

Marfat.com

آنحضرت کی خدمت میں جاکہ فلانا گیا تھا اسکو یہ ملا اور دوسرا گیا اسکو وہ دیا اسکے کہنے سے ابو سعید
آنحضرت کی خدمت شریف میں حاضر ہوئے اسوقت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر یہ فرماتے
تھے من یستعفف یعف اللہ ومن استغنی اغناہ اللہ ومن طلبنا فوجدناہ واسیناہ واعطیناہ ولکن من
یستعفف احب الینا جب ابو سعید رضہ نے یہ بیان شریف سنا جانا میرے مطلب کا جواب ہے
جناب آنحضرت سے کچھ سوال نکیا گھر میں لوٹ آئے اسکے بعد اللہ تعالے نے انپر اسقدر وسعت کی کہ حساب
نہ تھا پھر اسی باب میں یہ آیت شریف پڑھی لا یسئلون الناس الحافا پھر یہ پڑھی یحسبہم الجاھل اغنیاء
من التعفف بعد اسکے یہ آیت تلاوت فرمائی للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللہ لا یستطیعون
ضربا فی الارض یحسبہم الجاھل اغنیاء من التعفف تعرفہم بسیماھم لا یسئلون الناس الحافا فرمایا یہ
آیتہ شریف فقراء مہاجرین کے حق میں نازل ہوئی ہے کہ انکے سوا کوئی اور سکین مدینہ منورہ میں نہ تھا
مسجد شریف میں پڑے رہتے اور سوال سے پرہیز رکھتے پھر ابو سعید اقطع رحمۃ اللہ علیہ کی یہ حکایت نقل کی ۱۲۲
کہ جب انپر تین فاقے گذر گئے تو انکی بیوی نے کہا بازار میں جاکر کسی سے سوال کرکے کچھ لے آ اور
اور جب تک انکا لقب اقطع نہ ہوا تھا غرض انہوں نے بازار میں جاکر ایک شخص کے آگے ہاتھ مانگنے کو پھیلایا
اور سوال کیا اس نیک مرد نے انکو کچھ دیا جب آگے بازار میں گئے تو کوتوالی کے لوگوں نے انکو تہمت ظاری
میں گرفتار کیا کہ تو نے فلانے کی جیب کاٹی ہے اور اس جرم پر انکا ہاتھ کاٹ ڈالا انہوں نے وہ اپنا کٹا
ہوا ہاتھ سپاہیوں سے مانگ کر گھر لے آئے اور مصلے پر آگے رکھکر روتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ اے
ہاتھ خزانہ خدا چھوڑ کر تو اور کے مال کیطرف بڑھا آخر اپنی سزا دیکھی پھر دل سے کہا تو نے دیکھا جو کچھ ہاتھ پر گذرا
اگر تو بھی خزانہ خدا چھوڑ کر غیر سے امید رکھیگا تو تو بھی اپنی سزا بدتر اس سے دیکھیگا پھر جناب خواجہ نے اسپر
قصہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ تعالی وجہہ کا فرمایا کہ آپ کی عادت تھی جب مسجد سے لوٹتے جو یار ملتا
اسکو ہمراہ گھر لے آتے اور جو ماحضر ہوتا اسکے سامنے رکھدیتے ایک بار حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی
عنہ پر تین فاقے گذرے مسجد سے نکلکر سر راہ منتظر جناب امیر کرم اللہ وجہہ کے کھڑے ہوگئے اس عرصہ میں
حضرت امیر بھی مسجد سے آئے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے کوئی آیتہ قرآن شریف کی

Marfat.com

پوچھی اور اس بہانہ سے ہمراہ ہوئے کہ انکے گھر تک چلوں شاید کچھ کھانا دیں بعد تین فاقوں کے کچھ کھاؤں
غرضکہ جناب امیر اُن سے باتیں کرتے گھر تک پہونچے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا تم دہلیز خانہ میں بیٹھو
وہ بیٹھ گئے آپنے اندر جاکر پوچھا کچھ کھانا ہے کہ ابوھریرہ رضی اللہ عنہ ہمراہ آئے ہوئے ہیں خاتون جنت
نے فرمایا تمہارا روزہ ہے تین روٹیں قرض لیکر تمہارے واسطے پکائی ہیں فرمایا لے آؤ حضرت خاتون
نے دو روٹیاں آپ کو دیں ایک رکھ لی حضرت امیر وہ دونوں روٹیاں ابوہریرہ کے پاس لے آئے
اور دیں وہ کھانے لگے پھر حضرت امیر اندر آئے اور کہا کچھ سالن ہو تو دو حضرت خاتون نے کہا تمہارے
گلے کیواسطے روغن زیتون منگوایا ہے آپکا گلا ورم کر آیا تھا اُسکی مالش کو روغن زیتون لائے تھے۔
پ وہ ایک باقی روٹی اور روغن زیتون باہر لے آئے اور ابوہریرہ نے وہ بھی کھالی جناب امیر نے
س دن بھی بعد افطار کچھ نہ کھایا نہ ورم پر روغن ملا اُس مقام پر میں نے جناب خواجہ سے عرض کی کہ یہ
یتہ شریف ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا و یتیما و اسیرا کیا حضرت امیر کی شان میں ہے فرمایا
ں مگر قصہ اسکی شان نزول کا اور ہے کہ آنحضرت شریف ایکدن حضرت امیر کے گھر تشریف لائے وہاں
نین مکرمین کو نہایت ضعیف و نحیف پایا کہ رگیں بدن کی جلد کے نیچے چمکتی تھیں حضرت رسالت پناہ
نے جناب امیر اور خاتون جنت دونوں سے کہا کچھ نذر اللہ تعالیٰ کی قبول کرو شاید برکت نذر سے خدا
ملے اُنکو صحت و عافیت عنایت فرماوے جناب امیر اور خاتون جنت اور آپ کی لونڈی فضہ نام
ہنوں نے نذر مانی کہ ہم ہر ایک تین تین روزے اللہ تعالےٰ کے واسطے رکھیں گے اور یہ نذر خاصکر
واسطے کی کہ بھوکے کو روزوں کے برابر اور کچھ مشکل نہیں ہوتا اللہ تعالےٰ نے ببرکت اُس نذر کے
نین مکرمین کو شفا رعاجل عنایت فرمائی ان تینوں نے پہلے دن روزہ رکھا اور افطاری کو تین
ٹیاں پکائیں ہر ایک کیواسطے ایک ایک قریب مغرب ایک مسکین نے دروازہ پر آکر فریاد کی کہ اے
ل نبوت و فتوت کچھ مسکین کو کھانا دو جناب امیر نے اپنی روٹی اُسے بھیجدی اور جناب خاتون جنت
فضہ خادمہ نے بھی بموافقت آپکے کی اپنے حصے اُسکو دیدئے اور یہ قصہ اگرچہ مدینہ پر سکینہ پہ ہوا اور
ول آیت شریف کا مکہ معظمہ میں تھا مگر جب کھانا کھلانا انکا مدینہ میں واقع ہوا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام
نے دوبارہ یہ آیت آنحضرت پر پڑھی کہ یطعمون الطعام علی حبہ مسکینا و یتیما و اسیرا بعد اس کے

Marfat.com

جناب خواجہ ابتدائے سخن کیطرف متوجہ ہوئے اور یہ آیتہ شریفہ پڑہی ویؤثرون علی انفسہم ولوکان
بہم خصاصہ بعضوں نے کہا نزول اسکا جنگ اُحد میں ہوا ہے کہ کافروں نے پانی گھیر لیا تھا۔ اور
صحابہ کرام پیاس سے ہلاک ہوتے تھے اور فریاد کرتے تھے من یسقینی کون ہمکو پانی پلادے تو ہشام
نام صحابی کو تھوڑا پانی ملا اور اُنہوں نے وہ پانی اپنی بھانجی زخمی کو بھیجا جب اُس نے پینا چاہا دوسرے
صحابی زخمی نے دیکھکے فریاد کی من یسقینی اُسنے کہا لیجاؤ یہ اُسے پلادو اسیطرح ہر ایک زخمی پانی دیکھ
کر مانگتا تھا اور یہ اُس دوسرے کو پلانے کہتا تھا یہانتک کہ اسیطرح وہ پانی سات جگہ پہرا جب ساتویں
کو پلانے آتھا یا وہ زخمیوں میں بوجہ [illegible] حرکت میں وفات کی لاچار چھٹے کے پاس لائی
وہ بھی اس عرصہ میں گذر چکی تھی پانچویں کے پاس لائے وہ بھی زندہ نہ تھے اور اسیطرح چوتھی تیسری
دوسرے پہلے کے پاس آئے جسکو دیکھتے وفات ہو چکی تھی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین وہ پانی اسیطرح
رہ گیا تو صحابہ کرام کی مدح میں یہ آیتہ شریف نازل ہوئی ویؤثرون علی انفسہم ولوکان بہم خصاصہ
اور دوسرا قول [illegible] سے مروی ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس شب ۱۲۷
میں ایک مہمان آیا آپ نے ہر حجرہ ازواج مطہرات میں آدمی تحقیق طعام کو بھیجا کہیں سے اسوقت
طعام دستیاب نہ ہوا تب اپنے یاران حاضرین سے فرمایا اسوقت کون اس مہمان کو کھانا کھلاتا ہے
کہ ہمارے گھر میں کھانا نہیں ہا سبنے کھاپی لیا ایک انصاری نے عرض کی یا رسول اللہ میں اسکو اپنے
گھر مہمان لیجاتا ہوں پھر اُسکو اپنے گھر لے آئے اور بیوی سے کہا یہ مہمان جناب آنحضرت علیہ الصلوۃ
والسلام کا ہے اسکا اکرام اور لحاظ بہت کرنا اُس جنتی بیوی نے کہا کاش کہ اگر شرع میں اپنا
روا ہوتا تو مہمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے اپنی جان قربان کرتی میرے پاس اسوقت سوا
بچوں کے کھانے کے اور کچھ نہیں انصاری نے بیوی سے کہا کچھ فکر نہیں تو چراغ اور کھانا لے
اور لڑکوں کو سلادے اُس نے ایسا ہی کیا اور جو کچھ تھا مہمان کے روبرو رکھکر یہ دونوں بھی
دسترخوان پر بیٹھ گئے کہ اسکے ساتھی کھاویں مگر سوچا کہ اگر ہمنے اسکے ساتھ کچھ بھی کھایا تو مہمان آنجہ
بھوکا رہیگا بیوی چراغ جلانے کے بہانہ اُٹھی اور بحیلہ بجھا کر آبیٹھی اور میاں بیوی اندھیرے میں

Marfat.com

تے کھانا کھانے سے مہمان ہو تا کھا کوئی جیسی لاتے تک منہ خالی پھر تی لیجا تک روٹیوں ہاتھ دکھانیکو کے
سو کے بھوکے دونوں اور کھایا نہ کچھ کیا ایثار نےانہوں رہا سو وہیں پھر ہوا سیر شکم کر کھا خوب وہ ہیں
صبحکو جب وہ انصاری جناب آنحضرت کی خدمت شریف میں حاضر ہوئے تو آپنے ارشاد فرمایا۔
لقد عجب اللہ البارحۃ من ھٰذا المرء ومن ھٰذہ المراۃ ای رضی اللہ تعالی عنہ یعنی اللہ تعالیٰ خوش ہوا
رات کو اس مرد و عورت سے پھر یہ آیت شریف پڑھی یؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ۔
فرمایا جو کچھ تم نے شب میں مہمان سے کیا خدا تعالیٰ اُس سے مطلع ہوا تمہاری تعریف فرمائی۔ جبرئیل
علیہ السلام یہ آیتہ لائے ہیں اور دوسروں نے اسکے شان نزول میں یوں کہا ہے کہ ایک صحابی پر فاقہ
تھا اُسکو ایک سری بہنی ہوئی ملی اور اُسکے ہمسایہ پر دو فاقے گذرے تھے اُس نے دلمیں کہا وہ مستحق
مجھسے زیادہ ہے اسکو وہ سری بھیجدی اسیطرح سات جگہ وہ سری پھری اُسوقت جبرئیل علیہ السلام
وصفِ صحابہ میں یہ آیتہ لائے خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا دو روٹیاں دیکر رضائے الٰہی حاصل کی۔
حکایت دوسری فرمائی ایک دن جناب آنحضرت علیہ السلام حجرہ بیوی ماریہ قبطیہ میں آرام فرما رہے تھے اور
رباح نامی غلام آنحضرت کے در حجرہ پر نگہبانی کو بیٹھے ہوئے تھے اور ان ماریہ قبطیہ کو مقوقس بادشاہ
مصر نے آنحضرت کیواسطے بھیجا تھا کہ اسی حال میں جناب عمر رضؓ تلاش کرتے ہوئے حاضر در دولت
ہوئے رباح نے بڑھ کر جناب فاروق سے کہا آنحضرت نے ابھی آرام فرمایا ہے حضرت عمرؓ یہ سنکر لوٹ گئے
اور اپنے گھر میں جاکر پھر لوٹے رباحؓ نے دوبارہ کہا ابھی آنحضرت شریف آرام میں ہیں امیر المومنین عمرؓ
نے باواز بلند باتیں کیں جناب رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کواڑ کھولا اور بیوی ماریہؓ اندر کی کوٹھری میں
چلی گئیں حضرت عمرؓ نے دروازے میں جاکر دیکھا کہ جناب رسالت مآب چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں اور
آپ کے پہلوئے مبارک پر نقش چٹائی کے جم گئے ہیں اور ایک گوشہ حجرہ میں قریب دو سیر جو
کے پڑے ہیں حضرت عمرؓ یہ دیکھ کر روئے اور عرض کی کہ کسریٰ و قیصر فرش دیبا و حریر پر لیٹیں اور آپ
کہ فخر بنی آدم اور سردار تمام عالم ہیں پرانی چٹائی پر آرام فرماویں تو جناب رسالت مآب نے حضرت عمرؓ
سے فرمایا کہ کیا نہ راضی ہوئے تم اے عمر اس بات سے کہ ہو اُنکے واسطے دنیا اور ہمارے واسطے آخرت

Marfat.com

آپ نے کسی سے فرمایا کہ بیشک گذرتا ہے ہم پر ایک ماہ یا نصف ماہ کہ ہمارے گھر میں آگ نہیں سلگتی
تو پوچھا اُس سُننے والے نے کہ پھر آپ کس چیز سے زندگی بسر فرماتی تھیں کہا حضرت عائشہؓ نے کہ گذر
کرتے تھے ہم خرمے اور نمک سے اور ہمارے پڑوسی انصار بسا اوقات بھیجا کرتے تھے ہمارے یہاں
ہدیہ پھر فرمایا یہاں ہندوستان میں خرما عزیز الوجود ہے عرب میں اس کثرت سے ہے کہ ہر کوئی نہیں
کھاتا جیسے یہاں کے غربا باہر جا کر سبزی ترکاری چن لاتے ہیں اور پکا کر بسر اوقات کرتے ہیں اسیطرح
فقراء عرب باہر نکلکر خرما چن لاتے ہیں پھر فرط تعجب سے فرمایا کہ باوجود اس عزت و قدرت کہ جناب آنحضرت
نے فرمایا ہے والذی نفس محمد بیدہٖ بو سالت ربی ان یجری معی جبال الدنیا ذھبا لاجرتھا حیث
منثبت ولکن آخرت جوعہا علی شبعہا وفقرھا علی غناھا مگر کبھی توجہ خاطر عاطر دنیا دنی
کی طرف نہ فرمائی اور تفصیل اس بیان کی مجلس آیندہ میں ہے ؛

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

۱۲۶

مجلس پنجاہم

سعادت پابوس میسر ہوئی خدمت خواجہ ذکرہ اللہ تعالیٰ بالخیر بیان فائدہ
مشغول تھے اور یہاں پہونچے تھے کہ جبرئیل علیہ السلام جناب آنحضرت کی خدمت مبارک میں آئے
اور بعد سلام کہا اللہ یقرئک السلام ویقول خیرت بین نعیم الدنیا و بین نعیم الاخرۃ یعنے نبوت
خواہ نعیم دنیا کے ساتھ قبول کرو خواہ فقر کے ساتھ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخترت ان
اکون نبیاً فقیراً اجوع یوماً واشبع یوماً سو جس روز آنحضرت سیر ہوتے تو کیا نوش فرماتے تھے چند
خرمے غرض جب ازواج مطہرات نے یہ سُنا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام یہ پیغام الٰہی لائے تھے
اور جناب رسالتمآب نے فقر اختیار فرمایا تو چونکہ عورات ناقص العقل ہوتی ہیں کہ من ناقصات العقل والدین
اُنکے باب میں ارشاد ہوا ہے کہنے لگیں کہ جناب آنحضرت نے تو فقر کو پسند فرمایا ہے ہمکو عمدہ لباس و طعام بخوبی دستیاب نہوگا اگر سوا اُنکے
اب ہمکو بطور جہان ملا وینگے تو ہم نہیں جا سکتے کہ اُنکے پاس زیور و لباس عمدہ ہوگا اسپر اُنکے حق میں
یہ دو آیتیں نازل ہوئیں - یا ایھا النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوۃ الدنیا و زینتھا فتعالین
امتعکن واسرحکن سراحاً جمیلا - وان کنتن تردن اللہ و رسولہ والدار الاخرۃ فان اللہ اعد للمحسنات

Marfat.com

منکن اجرًا عظیما جب یہ آیتیں اُتریں تو آپنے چاہا ازواج مطہرات کو اس حکم سے مطلع کروں۔ لیکن خیال فرمایا کہ عورتیں کم عقل ہوتی ہیں کہیں شق سابق نہ اختیار کریں لہٰذا پہلے جناب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رض کو کہ سب سے کم مایہ اور عاقل تر تہیں بُلا کر فرمایا اے عائشہ میں تمکو درمیان دو باتوں کے مختار کرونگا کہ اُن دونوں میں سے جو پسند ہو اختیار کرو مگر جواب میں جلدی نہ کرنا کہ بے سوچے کچھ کہہ بیٹھو اول سُنکر اپنے والد ابوبکر صدیق رض سے مشورت کرنا پھر جو وہ صلاح دیں ویسا کہنا بعد اسکے آنحضرت علیہ السلام نے اُنکے روبرو یہ آیتیں پڑہیں اور کہا اگر تم سب دنیا اور اسکی زینت چاہتے ہو تو کہو میں طلاق دیکر جدا کردوں اور اگر خدا اور رسول کو فقر و فاقہ کے ساتھ پسند کرتی ہو تو روز قیامت تمکو ثواب عظیم اور آرام پورا ملیگا جناب عائشہ صدیقہ رض نے یہ حکم آلہی سنکر کہا یا رسول اللہ اسی بات کے واسطے مجھکو میرے باپ ابوبکر سے مشورت کرنے کو کہا تھا میں آپ بے سوچے اور بلا مشورت کہتی ہوں کہ میں نے خدا و رسول کو پسند کیا اب جو کچھ رنج و تکلیف دنیا کی ہو سب کچھ اس لذت قرب آلہی اور رضائے جناب رسالت پناہی میں گوارہ اور موجب راحت ہے اس گفتگو کے وقت باقی امہات المومنین حجرہ شریفہ کے باہر کھڑی تھیں جب اُنہوں نے باہر سے سُنا کہ بیوی عائشہ رض نے اللہ اور رسول کو اختیار اور رنج و محنت دنیا کی گوارا فرمائی تو سب اندر چلی آئیں اور کہنے لگیں کہ ہم سب نے اللہ اور رسول اور فقر و فاقہ کو اختیار کیا یہ کہہ کر جناب خواجہ نے فرمایا کہ دُنیا کوئی چیز نہیں۔ جو مال بہت رکھتا ہے اُسکے دشمن بھی بہت ہوتے ہیں پھر میری طرف متوجہ ہوکر فرمایا اے درویش سالہا سال مجکو یہ آرزو رہی کہ ایک تہ بند و کُرتہ پہنکر کلاہ سر پر کوہ و بیابان یا کسی مسجد و مزار میں جا بیٹھوں پھر شہر کو یاد کرکے فرمایا کہ وہاں بہت خطیرے دلپسند ہیں وہاں مجھکو خلوت سے بہت راحت و تسکین ہوتی تھی ان دنوں وہ مزار او خطیرے نہیں رہے سُنتا ہوں کہ وہ سب مقامات دلکش خراب و برباد ہوگئے ہیں پھر فرمایا خواجہ محمود والد معین الدین جو بھانجا مولانا کمال الدین کا ہے میرے ہمراہ ہوا کرتا ہمیشہ نماز صبح مسجد میں پڑھ کر ہم نکلتے اور وظیفہ پڑھتے جاتے راہ میں جب کسی مزار پر پہونچتے تو میں محمود سے کہتا اب تم چاہو مکان جاؤ چاہو کسی اور مزار پر تنہا مشتغل ہو

Marfat.com

وہ میرا کہنا قبول کر کے چلا کسی مزار پر ظہر تک جا کر مشغول ہو جاتا پھر ہم نماز کے وقت طہارت کو نکلتے اذان کہتے دس بارہ درویش اپنے مقام مشغولی سے آکر جمع ہو جاتے نماز باجماعت پڑھتے اور مجکو امام بناتے پھر باقی روز ذکر و شغل میں گذرتا یہاں تک کہ نماز مغرب و عشاء وہیں صحرا میں ہوتی پھر وظیفہ پڑھتے ہوئے گھر آتے اور جب جنگل میں دن کو قیلولہ کرتے تو گرد چند درختوں کے رسّی گھیر دیتے اور درمیان میں سو رہتے نہ درندے کا ڈر ہوتا نہ چور کا کہ بدن یا جوتہ لیجاویگا شب کو گھروں میں ایک جگہ مقرر تھی وہاں مشغول رہتے اسی راحت و آرام میں چند سال گذرے جناب خواجہ رحمۃ اللہ علیہ اسوقت کا ذکر بڑے ذوق و شوق سے بیان فرماتے تھے پھر کہا اگر حکم حضرت پیر مرشد کا نہ ہوتا تو مخلوق کے درمیان رہنا اور جفا و قفائے خلق گوارہ کرنا تو کہاں میں تھا اور کہاں یہ شہر کسی کوہ یا بیابان میں ہوتا پر رہتا میں نے عرض کی کہ حق وہی ہے جو حضور ارشاد فرماتے ہیں مگر آپ کو یہاں رہنے کی تاکید اس واسطے فرمائی کہ ہم لوگ سعادت حاصل کریں پھر فرمایا اگر دنیا کوئی چیز ہوتی تو جناب آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام ۱۲۸
قبول فرماتے اور حدیث شریف پڑھی روی عن ابی الدرداءؓ واسمہ عویم اتی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذات یوم بہ ثمرات فاکل النبی منہا سریعاً فقال مادخل بطن محمد منذ سبعۃ ایام طعام وفی روایۃ منذ خمسۃ ایام فقال علیہ السلام یا عویم سل حاجتک فقال ابوالدرداء یا رسول اللہ انت اعلم بحاجتی منی فکرر النبی علیہ السلام یا عویم سل حاجتک فقال انت اعلم منی بحاجتی فقال علیہ السلام اللھم اجعل قلب عویم مخزونا ابدا اللھم اجعل بدن عویم سقیما ابدا اللھم اجعل ید عویم خالیا عن حطام الدنیا ابدا فقال عویم من یطق ھذا یا رسول اللہ قال اللھم ارزق بعویم اللھم ارزق بعویم اللھم ارزق بعویم پھر جناب خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا نعیم بہشت سے لوگ مطلع نہیں سو اسطے ساتھ دنیا کے گرفتار ہیں اور یہ حکایت بیان فرمائی کہ جب بہشتی بہشت میں جاوینگے ناگاہ اُنپر ایک نور چمکیگا سب سجدہ کرینگے اور جانینگے کہ یہ نور خدائے پاک کا ہے تو غیب سے آواز آویگی یا عبادی لیس الامر کذالک اے بندو یہ نہیں وہ بات جو گمان کی تم نے یہ تو ایک کنیزک نے کنیزکان بہشت سے تبسم کیا تھا سو یہ نور اُسکے منہ سے پیدا ہوا ہے جب خواجہ یہ فرما چکے تو ایک عزیز جو وہاں بیٹھا ہوا تھا اور اول روز تھا سردی زیادہ تھی

Marfat.com

اگر اس وقت مخدوم کے پاس کوئی آگ کی انگیٹھی ہوتی تو سردی تکلیف نہ دیتی خواجہ نے فرمایا اگر خدا تعالیٰ نو ملہ دیگا تو آگ سلگاؤں گا ورنہ خیر جبہ اور لبادہ ہے اسمیں بسر کروں گا اس نے کہا مجکو لبادہ کے اندر ایسی سردی معلوم ہوتی ہے کہ بدن برف ہو جاتا ہے اسپر جناب خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حکایت فرمائی کہ ایک بادشاہ کی لڑکی پر ایک شخص کلال کی نظر پڑی اُس پر عاشق ہو گیا بادشاہ نے یہ سنکر وزیروں سے مشورت کی کہ اس امر پر کیا کیا جاہے سب نے کہا اسکا تدارک جلد کرنا مناسب ہے ورنہ موجب بے حرمتی ہوگا۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ اسکو دو سو چوب زیر محل شاہی کی ماریں اور اسیقدر ہر دروازہ محل پر اُس کلال سے منقول ہے کہ سرہنگان شاہی نے پکڑ کر زمین پر گرایا اور مارنا شروع کیا۔ جب مارنے کا شور ہوا تو اس شہزادی نے کھڑکی کھولکر نیچے دیکھا اس نے پہلے ایک ہی رخسار شہزادی کا دیکھا تھا اس بار پورا مونہہ دیکھا حیران و شیفتہ اُسکے حُسن کا اور زیادہ ہوا وہی دو چوب جو اُسپر پہلے پڑیں انکی خبر اسکو ہی اذیت و تکلیف ہوئی پھر جب اور دروازوں پر اسکو لیجا کر مارا اور باقی جو زیر محل ماریگئیں ہرگز اُن کی اسکو خبر ۱۳۶
ہوئی نہ کچھ درد ہوا اب یہ فقرا عاشقان خدا ہیں اور مشاہدہ عالم الغیب میں مستغرق جب عشق مجازی کا یہ حال ہے کہ مشاہدہ معشوق مجازی میں درد و غم سے بے خبر ہوں تو عشق حقیقی میں بطریق اولےٰ بے خبر ہوں گے۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝

مجلس پنجاہ و یکم شرف مجالست حاصل ہوئی۔ ایک شخص کوئی کاغذ لایا تھا حضرت خواجہ اُس کو دیکھ رہے تھے فرمایا یہ حدیثیں موضوعات سے ہیں کتب مشہورہ حدیث میں نہیں اسمیں ایک یہ حدیث تھی کہ تارک نماز کے ساتھ کھانا نہ کھاویں دوسری یہ کہ یہود و نصاریٰ سے سلام کریں اور بے نمازی اور شراب خوار سے سلام نہ کریں خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ان سے سلام کریں اور تارک نماز کے ساتھ کھانا کھا دیں مگر نسبت ادائے نماز کو کہا کریں مگر وہ محفل میں آکر بیٹھے تو اسکی تعظیم نہ کریں اور جواب سلام میں علیک نہ کہیں اس نیت سے کہ اسکی اہانت ہو اور وہ شرما کر اس کام سے باز آوے پھر جناب خواجہ نے اُس شخص کو وہ کاغذ دیدیا اور فرمایا حضرت شیخ عثمان خیرآبادی کے زمانہ میں ایک دن ایک جوان مست شراب پان کھاتے ہوئے طنبورہ بجاتا ہوا اپنے گھر سے باہر آیا راہ میں شیخکو دیکھا شرما کر دوسری گلی میں چلا گیا

Marfat.com

شیخ عثمان بھی اُسی کوچہ میں گئے جب وہ جوان آگے گیا تو کوچہ کو سربستہ پایا آگے راہ نہ تھی شیخ عثمان
جب قریب پہونچے تو وہ جوان ایک دیوار پر مونھہ لگا کر کھڑا ہو گیا شیخ اسکے پاس گئے اُسنے سر اُٹھا کر بہ
نظر شرمندگی اُنکی طرف دیکھا اور بمجرد نظر طنبور توڑ ڈالا اور شیخ کے قدموں میں گر پڑا شیخ نے اپنے خادم سے
کہا اس جوان کو خانقاہ میں لیچل اور اسکے کپڑے اُتروا کر دینا کہ جلد دھوا دیں اور اسے دو چادریں دینا۔ کہ
جب تک ایک باندہ کر اور ایک اوڑہ کر سو رہے جب کپڑے دھل آویں تو اِسے حمام میں لیجا کر نہلانا اور
دھلے ہوئے کپڑے پہنانا جبتک میں بھی لوٹ آؤنگا غرض خادم اُسے خانقاہ میں لیگیا اور دو چادریں دیں
ایک باندھی اور ایک اوڑھی کپڑے دھونے دیئے اور جوان سے کہا جبتک کپڑے دُھلکر آویں سو رہو وہ سو گیا
جب کپڑے دھل آئے تو اُسے جگا کر حمام میں نہلایا اور دُھلے کپڑے پہنائے شیخ کسی کی ملاقات کو گئے تھے
اُسوقت لوٹ آئے مریدانِ شیخ نے اس جوان کو روبرو حاضر کیا شیخ اُسکا ہاتھ پکڑ کر قبلہ رو کھڑے ہوئے
اور دعا کی کہ خداوندا جو میری وسعت میں تھا وہ میں نے کیا کہ اسکا ظاہر پاک و صاف کر دیا اب تو اپنے
کرم سے اِسکا باطن پاک کر دے پھر شیخ نے اُسے ذکر تلقین فرمایا اور خلوت میں بیٹھنے کا حکم کیا جوان حجرہ ١٣٠
میں گیا اور خلوت میں مشغول بذکر ہوا اتفاقاً شیخ عثمان مغربی واسطے ملاقات شیخ عثمان خیرآبادی کے آئے
تو انکو غمگین بیٹھا دیکھا پوچھا اے برادر آج غمگین کیوں ہو اُنھوں نے کہا غیرت سے پوچھا کس کی غیرت
سے کہا غیرتِ دوست سے پوچھا یہ غیرت کس طرح ہوئی کہا ہمنے جو برسوں میں خون جگر کھا کر پایا تھا
وہ نعمت اس جوان کو ایک ساعت میں ملی پھر جناب خواجہ نے فرمایا عالم بے نیازی ہے قبل من قبل بلا
علت و ردّ من ردّ بلا علت اسکے بعد حکایت خواجہ سنکان کی فرمائی کہ انکا باپ والی سنکان کا کارکن
تھا اور سنکان قریب سرخس ہے اُس والی نے خواجہ سنکان کے والد کے دست و پا بے موجب کٹوا
ڈالے اُنکے سب قریب و عزیز خوف سے بھاگ گئے خواجہ سنکان کی دو ہمیانی اشرفیوں کی ہاتھ آئیں یہ
اُنکو کمر سے باندھ کر بھاگے سرخس میں پہونچکر ایک مسجد میں گئے سوچا میرے پاس دو ہمیانی اشرفیوں کی ہیں
اگر مسجد میں سو جاؤں تو نہ معلوم کوئی مجھ سے لیجاوے سرائے میں اُترنا چاہئے۔ مسجد سے نکلکر ہر چند ڈھونڈا۔
سرائے نہ پائی اتفاقاً خانقاہ شیخ لقمان پر انکا گذر ہوا فقرا لقمانی انہیں کیطرف منسوب ہیں یہ اُس خانقاہ

Marfat.com

میں گئے دلمیں کہا شیخ سے ملنا چاہیئے غرض اُس سے ملے اور وہیں شب گذاری اُس خانقاہ میں قاعدہ
تھا کہ شب کو سوتے وقت چراغ جلاکر ہر شخص کو دیکھا کرتے اور حجروں اور مقاموں میں تفحص کرتے جو
بے حکم رہتا اُسے نکالدیتے اس واسطے کہ خانقاہِ شیخ میں فتوحات بہت آیا کرتی تھیں اور سامان بکثرت
تھا چنانچہ چراغ و قنادیل نقرئی تھی اور فروش اطلسی بندگانِ خدا ہر قسم کی چیزیں بہت لاتے تھے
خادم اسباب ہر جگہ رکھدیتے اور حفاظت کرتے کہ بیگانہ رات کو رہ کر کہیں کچھ نہ لیجاوے غرض شب
کو حسب قاعدہ چراغ جلایا اور موافق قاعدہ قدیم کے جستجو شروع کی خواجہ سنکان کو اجنبی دیکھ کر باہر نکالدیا
خواجہ سنکان نے سوچا رات کو سرائے نہ ملی پھر مسجد کو جاؤں کیا کروں جب قریب دہلیز خانقاہ کے
پہونچے وہاں ایک گھر خالی دیکھا کہ گھوڑوں کیواسطے گھانس لاکر وہاں جمع کیا کرتے تھے دلمیں کہا۔ آج
رات کو اسمیں رہ جاؤں جب صبحکو دروازہ کھولیگا تو باہر چلا جاؤنگا یہ اُسمیں چلے گئے اور خادم نے دروازہ
بندکر دیا یہ شخص سو رہا شیخ عبادت میں مشغول ہوئے نصف شب میں خادم سے بُلاکر کہا مجھے آج کی
رات اس گھر میں ایک آشنا کی بُو آتی ہے جاکر خوب دیکھ خادم پھر گیا اور حجرے اور خانقاہ اور کوٹھی بغور دیکھی کوئی بیگانہ
نہ تھا پھر آکر عرض کی کوئی نہیں یہ سنکر شیخ مشغول ہو گئے تیسری بار پھر سر اُٹھا کر خادم کو بُلایا کہا چراغ
جلا اور خود اُٹھکر چلے اور دہلیز کیطرف آئے جب نزدیک پہونچے روشنی چراغ کی اُس گھر میں پڑی خواجہ سنکان
نے سوچا اب خادم چراغ لیکر اندر آویگا مجھے دیکھ کر بگمان چور پکڑیگا بہتر یہ ہے کہ خود باہر چلوں غرض اُٹھکر
باہر آئے شیخ لقمان نے اُنکو دیکھ کر مصافحہ کیا کہا اے فرزند ہمراہ آؤ ہم تمہی کو دیکھتے تھے اپنے تسبیح خانہ میں
لیجاکر رکھا اور ذکر تلقین کیا اور شغولی سکھائی تین دن میں اُس کمال کو پہونچے کہ اُنکو حکم کیا اب تم سنکان
میں جاکر خلقِ خدا کو دعوت کرو پھر جناب خواجہ نے فرمایا کہ خواجہ سنکان اور خواجہ حید زرادہ یہ دونوں شخص بھی
میں تھے اور دامنِ کوہ میں باہر شہر سے خواجہ حیدر کے اقارب نے جاکر آبادگی تھی اُس محلہ کو حید زرادہ کہتے ہیں وجہ
اسکی یہ ہوئی کہ خواجہ حیدر کو ایک حال پیدا ہوا یہ پہاڑ پر چڑھ گئے اور وہاں غائب ہو گئے۔ وہاں زنجیرہ پہاڑوں
کا بہت بڑا درخت ہے اسکو چند سال گذر گئے ایکبار کسی شخص کا اُن پہاڑوں میں گذر ہوا ایک جوان کو وہاں
دیکھا کہ اپنے ہاتھ پیر درختوں سے پیچھے باندھے ہوئے ایک ڈولی میں ہرن کے تھنوں سے دودھ پیتا ہے

Marfat.com

اور پتیا ہے اُس شخص کو دیکھ کر غائب ہو گیا اُس نے دلمیں سوچا کہ جو حیدر زادہ غائب ہو گیا ہے شاید وہ یہی ہوگا غرض اُس نے شہر میں آکر حیدر زادہ کے ماں باپ سے کہا کہ تمہارے فرزند کو فلانے پہاڑ میں میں نے دیکھا ہے کہ نباس تپی بدن پر باندھے پتوں کی دونی میں ہرنی کا دودھ دھکر پتیا تھا مجھکو دیکھ کر غائب ہو گیا جب باپ نے یہ سُنا تو سمجھ لو کہ برسوں کے گم ہوئے فرزند کی جب باپ خبر سُنے تو کیسا بیتاب ہوگا اُسیوقت دوڑا اور پہاڑ میں پھرا کہیں نہ پایا لاچار ہوکر شیخ لقمان کی خدمت میں آیا کہا برسوں سے میرا لڑکا مفقود الخبر ہے بوڑھی ماں اُسکی رویا کرتی ہے اور میری زندگی بھی تلخ ہے اب ایک پہاڑ میں پتہ ملا تھا میں ڈھونڈھ آیا کہیں نہ ملا آپ مقرب الٰہی ہیں اور وہ بھی درویش صفت ہے اگر آپ اُس ویرانہ میں تشریف لیچلیں تو اُمید ہے کہ آپ کے ملنے کو آوے آپ کی برکت سے میں بھی بعد مدت اُسے دیکھ لونگا شیخ نے کہا بہتر اُٹھ کر اُسکے ساتھ ہو لئے جب اُس کوہ میں پہونچے تو خواجہ حیدر زادہ ظاہر ہو کر شیخ کے پاس آیا اور باپ سے بھی ملا شیخ نے کہا گھر میں چل خلقِ خدا کو دعوت طرف حق کے کر ماں باپ سے ملکر اُنہیں خوش کر حیدر زادہ شیخ سے بولا میں آبادی میں نہیں رہ سکتا میرے والدین سے فرمادیں کہ ۱۳۳
دامن میں اس پہاڑ کے آرہیں میں ہر روز اُن سے ملا کرونگا لہذا والدین اُنکی اُس دامنِ کوہ میں مع دیگر اہلِ قرابت جا بسے آبادی ہوتے ہوتے ایک گانوں بس گیا اور حیدر زادہ کے نام سے مشہور ہوا۔ پھر مناسب اس مجلس کے یہ حکایت بیان فرمائی کہ حضرت احمد جام رحمۃ اللہ علیہ ابتدا حال میں شراب کی بھری مشکیں گدھے پر لادکر شہر میں لاتے مزدوری کرتے یا بیچتے ایک دن گدھے کو ہانکتے جاتے تھے ایک نہر پر پہنچکر گدھا کھڑا ہو گیا شیخ نے اُسے کوڑا مارا کہا چل گدھے نے مونھ پھیر کر کہا عجب حال ہے کہ احمد کہتا ہے چل احد حکم کرتا ہے مت چل شیخ احمد کو یہ سنکر ایک حال پیدا ہوا مشکیں پھاڑ کر پھینکدیں اور گدھا چھوڑ کر ایک پہاڑ پر جا بیٹھے اور وہاں برسوں مشغول رہے برگ ہائے اشجار سیکر پہنتے اور گھانس کھاتے اور شاعر عمدہ تھے جب کوئی شعر کہتے پتھروں پر انگشت سے لکھ دیتے حروف کے نقش پتھروں پر بنجاتے پھر اُنکو عالم الغیب سے حکم ہوا کہ اب جا کر خلق کو ہدایت کر کوہ سے نیچے اُترے اور لوگ جب پہاڑ پر چڑھے تو وہ اشعار جو باشارۂ انگشت پتھروں پر لکھتے اور منقش ہو گئے تھے دیکھے پڑھے لکھ لئے

Marfat.com

ایک کتاب ہوگئی فقط والحمد علی ذالک ✣

مجلس پنجاہ و دوم دولت پابوس حاصل ہوئی ایک درویش آیا تھا کسی کے ظلم کا شاکی جناب خواجہ نے فرمایا درویش تحمل کر اگر اور جفا کیا کریں تم درویش ہو معاف کر دیا کرو پھر یہ حکایت فرمائی کہ خواجہ ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ ایکبار راہ میں جاتے تھے ایک مست جوان گھوڑے پر سوار پیش آیا اور خواجہ کو زور سے کوڑا مارا کہا یہ سبوئے شراب سر پر اٹھالے خواجہ وہ سر پر اٹھا کر ساتھ ہو لیئے اسکے گھر تک پہنچایا وہاں ایک مغنی طنبور بجا رہا تھا جب خواجہ نے سبوئی شراب اتارا تو اس جوان نے طنبور اسکے ہاتھ سے لیکر اُن کے سر مبارک پر اس زور سے مارا کہ سر پھٹ گیا اور خون بہنے لگا بلکہ گوشہ طنبور بھی ٹوٹا خواجہ باہر آئے اور دجلہ پر جا کر جامہ و سر خون آلودہ دھویا اور گھر آکر اپنا مصلےٰ لیا اور بازار میں لیجا کر بیچا پھر اس جوان کے گھر جا کر نصف قیمت مصلےٰ اسکے نذر کی اور کہا تم نے جو طنبور میرے اٹھا کر مارا مبادا تمہارے ہاتھ کو کچھ رنج پہنچا ہو یہ اسکا شکرانہ قبول کیجئے جب جوان نے یہ خوش خلقی خواجہ کی دیکھی اپنی دستار گردن میں ڈالکر قدموں میں گر پڑا اور خالص دل سے توبہ کی پھر جناب خواجہ وہاں سے اس مغنی گھر گئے اور باقی نصف قیمت مصلےٰ کی اُسکے روبرو رکھی کہا میرے سر کی شومی سے تمہارا طنبور ٹوٹا۔ یہ شکرانہ عوض اسکا قبول ہو اُسنے بھی جب آپکا یہ خلق حسن دیکھا رویا اور قدموں پر گر کے تائب ہوا۔ جب جناب خواجہ نے یہ حکایت تمام کی تو اُس درویش نے کہ نہایت رنجیدہ تھا عرض کی کہ ارشاد حضرت بجا و درست ہے مگر کوئی فقیر راہ میں جا رہا تھا ایک نے آکر پیچھے سے گھونسا مارا اُس نے منہ پھیر کر اسکو دیکھا وہ بولا کیا دیکھتا تم لوگوں کا عقیدہ ہے کہ جو کچھ ہوتا ہے مبدا عالی سے ہوتا ہے فقیر نے کہا بجا و درست ہے مگر میں یہ دیکھتا ہوں کہ سیاہ رو کون ہے جناب خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے سنکر جانا کہ ابھی اسکو رنج باقی ہے فرمایا اے درویش تو ہی ہے جو بیان ہوا آگے تم جانو پھر کھانا لایا گیا حضرت خواجہ نے فرمایا مجھے یاد ہوتا ہے کہ یہ حکایت حضرت شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے شاید عوارف کے باب اخلاق میں لکھی ہے کہ حضرت شیخ نجیب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ ایکبار سفر میں تھے اصفہان پہنچے وہاں کے حاکم نے آپکی تشریف آوری سنکر خوان کھانے کے قیدیوں کے سروں پر اطرح دعوت بھیجے آپ نے

فرمایا دسترخوان بچھادیں اور سب حاضرین کو کھانا کھانے کو کہیں بعد سب کے میرے ہاتھ دھلائیں۔
میں بھی سب کے ساتھ کھاؤنگا خادموں نے عرض کی کہ کھانا حاکم کیطرف سے قیدیوں کے سروں پر
آیا ہے فرمایا قیدیوں کو بھی ساتھ کھانے کیواسطے کہو غرض دسترخوان آراستہ اور تمام حاضرین معہ قیدیوں
کے بیٹھے شیخ ہاتھ دھوکر جب آئے تو گذر آپکا قیدیوں کی طرف سے ہوا اُنہیں میں بیٹھ گئے پھر اور یہ
حکایت فرمائی کہ شیخ عبداللہ خفیف کو کہیں دعوت میں بُلایا تھا جب کھانا رکھا گیا تو بہت اقسام کا تھا
اور حلوائی لوزینہ بکثرت اور یہی قریب تر سب کھانوں سے تھا شیخ نے اُس صحنک سے ایک لوزینہ اٹھاکر
نوش کیا عمدہ بنا ہوا تھا لہذا دوسرا لوزینہ بھی اُٹھا کر کھایا اُسوقت خیال ہوا کہ یہ دوسرا لوزینہ خدا کیواسطے نہیں کھایا
لذت کو کھایا ہے کہ دل کو پسند ہوا تھا ہنوز وہ لوزینہ مُونھ میں تھا کہ شیخ نے اپنی زبان چاب لی خون نکلنے
لگا ہر بار رومال سے پونچھ لیتے جب خون زیادہ ہوا تو معتقدین نے پریشان ہوکر دریافت کیا کہ خیر
ہے خون کیوں نکلتا ہے فرمایا میں نے پہلے ایک لوزینہ کھایا تھا بہت لذید تھا دوبارہ پھر وہی کھایا خیال ۱۳۴
آیا یہ کھانا خدا کیواسطے نہیں لذت کو تھا لہذا اسلئے نفس کو اپنی زبان چاب لی ہے پھر اور حکایت فرمائی
ہے کہ ایک بار عبداللہ خفیف کو بخار آیا اپنے تپ سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ اے تپ یہاں بجائے شربت کے
عمدہ آب شور ہے اور بعوض بستر ریشمی کے موٹا کمل اگر شربت لذیذ اور فرش حریر چاہتا ہے تو عضدالدولہ حاکم
شہر کے پاس جا وہاں کے حاکم کا لقب عضدالدولہ ہے جیسے حاکم روم کو قیصر اور والی مصر کو عزیز کہتے ہیں اسوقت شیخ
عبداللہ خفیف شیراز میں تھے اور وہاں سے مقام عضدالدولہ تک مسافت چند روزہ تھی جسوقت یہاں
شیخ نے یہ بات کہی اُسیوقت وہاں عضدالدولہ کو بخار آیا اُسکو جب معلوم ہوا کہ بخار بھیجا ہوا شیخ عبداللہ خفیف
کا ہے فی الحال شیخ کی خدمت میں عرضی لکھی کہ جو مہمان اپنا جناب میرے پاس بھیجتے ہیں میں اُسے
بسروچشم قبول کرتا ہوں مگر اس مہمان تن کاہ جان خراش نورسیدہ کو میں قبول نہیں کرسکتا جب
عرضی اُسکی شیخ کی خدمت میں آئی آپنے فاتحہ اُسکی صحت کو پڑھی فی الفور بخار جاتا رہا پھر فرمایا کیا خوب شیخ
تھے اور کیا خوب بادشاہ یہاں سے شیخ نے تپ بھیجی اُس نے جان لیا کہ فرستادہ شیخ ہے ؎

والحمد للہ رب العالمین ؁

Marfat.com

مجلس پنجاہ و سوم

بالخیر والسعادت ملاقات حاصل ہوئی جناب خواجہ کے پائے مبارک ورم کر آئے تھے اور درد تھا میں نے یہ رباعی پڑھی خاطر مبارک خوش ہوئی۔

رباعی

آماس کہ از پائے مبارک زا داست	زانست کہ بوسہا ملائک دادست
یا خود ز جہاں ہمی رود بہر وداع	در د آمدہ در پائے شما افتادست

پھر تقریر شروع ہوئی اول صفت دوزخ بیان کی پھر صفت بہشت شروع کی میں نے سوال کیا تھا فرمایا جب بہشتی بہشت میں جاوینگے تو ایک نور بہشت میں چمکیگا کہ آٹھوں جنتیں اس نور سے روشن ہوجاویں گی سب بہشتی سجدہ کرینگے بگمان اسبات کے کہ یہ نور تجلی پروردگار کریم و رحیم کا ہے ہم پر فرمان ہوگا یا عبادی لیس الامر کذلک ولکن ھذا نور جاریۃ تبسمت علی دجہ صاحبھا پھر فرمایا جو بادشاہ بہشتی ہیں جب قصرہائے بہشت دیکھیں گے تو اپنے محلہائے دنیا کو انکے روبرو گھورا جانیں گے میں نے عرض کی بیان دوزخ کیوقت بندہ حاضر نہ تھا کہ سنتا فرمایا پھر سنو اور میر خاطر سے چند باتیں اعادہ فرمائیں کہ اگر دوزخی دوزخیں آتش دنیا پاویں تو اس آگ میں آرام سے سورہیں اور اگر آتش دوزخ برابر ناکے سوئی کے پہاڑوں پر رکھی جاسے تو تمام پانی زمین کے خشک ہوجاویں اور اگر ایک بندہ مشرق میں عذاب کرے اور دوسرا بندہ مغرب میں ہوتو اسکے سانس سے ہلاک ہوجاوے پھر یہ حکایت فرمائی کہ مولانا شہاب الدین اوشی نے برسوں زیر منارہ مسجد جامع دہلی کے وعظ کہا ہے اور وہ ہمیشہ ذکر عذاب کا کیا کرتے تھے گاہے بیان رحمت نہ فرماتے ایکبار لوگوں نے جمع ہوکر مولانا سے کہا کبھی آپ بیان رحمت نہیں کرتے ہمیشہ ذکر عذاب فرماتے ہیں کچھ رحمت کا بھی بیان کیجئے مولانا نے کہا میں نے برسوں عذاب کا ذکر کیا تم نے خدائے تعالے کیطرف رجوع نہ کیا اگر رحمت کا بیان کرتا تو کیا حال ہوتا اسپر مناسب وعظ یہ حکایت فرمائی کہ شیخ سیف الدین باخرزی ابتدا حال میں وعظ کہا کرتے تھے اور درویشوں کے

Marfat.com

معتقد نہ تھے وعظ میں درویشوں کو بُرا کہا کرتے ایکبار شیخ نجم الدین کبری اُنکے وعظ میں حاضر ہوئے
انکو دیکھ کر زائد بُرا کہنا شروع کیا پھر جب منبر سے اُترے تو شیخ نجم الدین اُٹھ کر آگے چلنے لگے اور شیخ سیف الدین
واعظ پیچھے تھے شیخ نجم الدین نے پیچھے پھر کر دیکھا اور کہا ابھی یہ صوفی نہیں آیا اُسیوقت شیخ سیف الدین
دوڑے اور شیخ کے قدموں میں گر پڑے پھر شیخ نجم الدین سوار ہوئے اور شیخ سیف الدین نے غاشیہ
پکڑ لیا اور اُنکے گھر تک گئے شیخ نجم الدین نے پاتو دراز کر کے کہا موزہ کھینچ انہوں نے موزہ کھینچلیا۔ بعدہٗ
مُرید ہوئے شیخ نجم الدین نے فرمایا بخارا میں جا اور وہاں خلق کو دعوتِ حق کر ایک دن میں اس قدر نعمت
خلافت ارشاد کی پائی اور یہ دوسری حکایت کہی کہ جب قندو بادشاہِ مُغل مرا اور اُسکا پسر خربندہ نام
اُسکی جگہ بادشاہ ہوا اُسے یہ خربندہ جو لوگوں میں مشہور ہے مقصود میں خربندہ قدیم کو کہتا ہوں تو اُس
نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ میں شیخ سیف الدین باخرزی کے روبرو مسلمان ہوگیا ہوں بیدار
ہو کر یہ خواب اپنی بیوی ملکہ سے بیان کی وہ فی الفور اسلام لے آئی حضرت خواجہ نے فرمایا صحبت خواب
کا اثر دیکھو کہ اُسکی چار عورتیں تہیں سب کو بُلا کر یہ خواب کہی سب بمجرد سُننے کے مسلمان ہوگئیں پھر ١٣٦
فرزندوں کو بلا کر خواب سُنایا وہ بھی مسلمان ہوئے پھر بتدریج ارکانِ دولت اور مقربانِ بارگاہ کو بلایا
اور اُن سے خواب کہا ہر ایک مسلمان ہوتا گیا اور خربندہ نے شیخ سیف الدین کو جب خواب میں دیکھا تھا
تو شیخ کو جبہ صوف اور دستارِ مصری پہنے دیکھا جب سب لشکر مُسلمان ہوگیا تو بادشاہ نے دلمیں کہا
کہ جسکے روبرو میں خواب میں مسلمان ہوا ہوں وہ بزرگ ہنوز بخارا میں زندہ ہیں انکو جا کر دیکھنا ضرور ہے
کہ قدمبوسی سے اور سعادت حاصل کروں اس ارادے پر چند ہزار سواروں سے بطرف بخارا روانہ ہوا
اہل بخارا خبر اُسکی آمد کی سنکر خوفناک ہوئے خربندہ نے پہلے قاصد بھیجے شیخ کی خدمت میں کہ میں آپکی
زیارت کو آتا ہوں حصولِ سعادت کو اہلِ بخارا کو فرمادیں کہ خوش حال رہیں اور خیال کر کے ہراساں
نہ ہوں شیخ نے سب کو مطمئن کر دیا خربندہ جب بخارا پہونچا بیرونِ شہر لشکر چھوڑ کر معہ حرم و اولاد شہر
میں شیخ کی زیارت کو چلا لوگوں نے شیخکو مطلع کیا کہ خربندہ قدمبوسی کو آتا ہے آپنے فرمایا اب اُسے خربندہ
نہ کہو خدا کا بندہ کہو پھر اُسکا نام خدابندہ مشہور ہوا پھر شیخ نے خادم سے فرمایا کہ جبہ صوف اور دستار

Marfat.com

مصری آدے تاپھنکر بلاقات کروں عرض کی اسکی کیا حقیقت ہے کہ شیخ اُسکے واسطے یہ تکلیف فرماتے

ہیں فرمایا تکلیف نہیں ہے اُس نے جس رات مجھے خواب میں دیکھا تھا تو میں جبہ صوف اور دستار

مصری پہنے تھا اب اسواسطے پہنتا ہوں کہ مجھ کو اُس صورت میں دیکھکر پہچانے کہ وہی شیخ ہے اور

سعادت بیعت حاصل کرے پھر یہ اور حکایت دوسری اُنکی بیان فرمائی کہ ایکبار شیخ سیف الدین باخرزی

وعظ کہہ رہے تھے مجلس گرم ہوئی منبر سے قریب چھت کے ایک سوراخ تھا ایک سانپ اُس سوراخ

سے نکلا اور وہیں کنڈلی کر سامنے کھڑا ہو گیا سب لوگ اُس طرف دیکھنے لگے توجہ طرف سے شیخ کی بدلی شیخ

نے لوگوں سے پوچھا کیا ہے کہا ایک سانپ آیا ہے فرمایا اسکو پریشان مت کرو کلام الٰہی سننے آیا ہے

جب شیخ منبر سے اُترے وہ سانپ سوراخ میں چلا گیا پھر شیخ نے کچھ دیر چپ رہ کر یہ شعر خواجہ نظامی کا پڑھا

شعر

نظامی تا توانی پارسا باش		کہ نور پارسائی شمع دلہاست

فرمایا حضرت نظامی رحمۃ اللہ علیہ شکم مادر میں پارسا تھے اور مجاہدہ اپنے اوپر وہاں سے اختیار

کیا تھا ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب **حکایت** پھر حضرت نے فرمایا

اجودھن کا ایک ظالم فرزندان حضرت شیخ فریدالدین کو ستایا کرتا اور وہ ہر بار جناب شیخ کے روبرو

شکایت کیا کرتے اور ستانا اُسکا اس بات پر تھا کہ صاحبزادوں نے کچھ زمین پر زراعت کی تھی

مگر ہر بار جناب شیخ انکو واسطے صبر کے فرماتے ایک بار جناب شیخ وضو کر رہے تھے کہ صاحبزادوں نے

آکر کہا تمہاری بزرگی اور کرامت ہمارے کس کام آوے گی کہ عامل یہاں کا ہم پر ظلم کرتا ہے اور ناحق ستاتا

ہے شیخ نے یہ سنکر اپنا عصا اُٹھایا اور اُسے ایسا اشارہ کیا جیسے کوئی کسیکو ہٹاتا ہے لڑکوں سے

فرمایا تم گھر جاؤ اتفاقاً اُسیوقت عامل کو درد شکم شروع ہوا لوگ اُسکو دروازہ شیخ پر اُٹھا لائے اور عرض کی کہ

گناہ اسکا معاف ہو اور واسطے عفو خطا کے لاویں آپنے فرمایا تیر نشانہ پر پہونچا لوٹا لیجاؤ سو وہ گھر پہونچکر مر گیا لوگوں

نے اطلاع کی کہ حاکم نے وفات کی اُسوقت آپنے فرمایا کہ چالیس برس تک جو کچھ خدائے تعالٰے نے

فرمایا بندہ مسعود نے وہی کیا اب چند سال سے جو کچھ مسعود کے دل میں خطرہ ہوتا ہے پایا سے مانگتا

Marfat.com

ہے پاتا ہے والحمد للہ رب العالمین ۰

مجلس پنجاہ وچہارم بخیر و سعادت دولت قدم بوس حاصل ہوئی ایک عزیز ملتان سے
آیا تھا اور صالح و متدین تھا۔ خواجہ نے اُس سے حال دریافت کیا عرض کی میں تجارت کیا کرتا ہوں
ارشاد فرمایا کہ لقمہ تجارت اچھا لقمہ ہے اور مناسب اسکے یہ حکایت فرمائی کہ اودھ میں ایک سوداگر تھا
اُسکو خواجگی خجندی کہتے تھے حافظِ قرآن تھا میں اور وہ جامع مسجد اودھ کے حلقہ میں ایک جا بیٹھا کرتے
اور وہ موٹے کپڑے سستی قیمت کے لاکر بیچا کرتے بڑے مالدار تھے لوگوں نے کہا مال تمہارے پاس بہت
ہے موٹا مال کیوں لاتے ہو عمدہ سامان قیمتی لاؤ کہ نفع زیادہ حاصل ہو انہوں نے کہا میں کمینہ مال اسواسطے
لاتا ہوں کہ یہ پوشش فقرا و مساکین کی ہے اور باریک پارچہ بیش قیمت لباس ترکوں اور سپاہیوں کا
ہے پھر انکی یہ حکایت فرمائی کہ ایکبار وہ گٹھے موٹے کپڑے کے دہلی لئے چلے جاتے تھے راہ میں جو دریا
تھا اسکے کنارے کیچڑ بہت تھی جب گاڑیوں سے اسباب کشتی پر چڑھانے لگے تو ایک گانٹھ دریا میں گر کر ۱۳۶
ڈوب گئی ہر چند ملاح لوگوں نے ڈھونڈی دستیاب نہوئی خواجگی خجندی نے کہا میرا مال ہرگز گم نہ ہوگا میں
نے زکوۃ مال دیدی ہے لوگوں نے اُسے دیوانہ کہا کہ مال ڈوب گیا اور ڈھونڈنے سے نہ ملا یہ کیسے جانا
ہے کہ نہ جاویگا اور کیسے جانا ہے غرض خواجگی خجندی دہلی گئے اور مال بیچکر لوٹے جب اُسی جگہ دریا پر پہونچے
تو اُس مدت میں دریا ہٹ گیا تھا اور گارا سوکھ گیا تھا دریا کے کنارے درخت کریر ڈالدیا تھا کہ اُس پر
بیٹھ کر وضو کریں یا نہاویں دھوویں ایک لڑکا اُس تنہ پر بیٹھکر وضو کرنے لگا زمین کی طرف دیکھا تو
ایک رسی پڑی دیکھی اُسے پکڑ کر کھینچا وہ مضبوط دبی ہوئی تھی ریت ہٹایا تو وہ گانٹھ نکل آئی اُٹھ کر
چلایا کہ کسی کی گانٹھ ریت کے تلے دبی ہوئی ہے خواجگی خجندی نے اُسکا پکارنا سنا کہا میری گانٹھ ہے
نوکروں اور مزدوروں نے اُسے نکالکر کھولا سب تھان اُسکے صحیح سلامت تھے کوئی خراب و تر نہوا تھا
تب خواجگی بولے میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ میرا مال ضایع نہ جائیگا اور دوسری حکایت یہ فرمائی کہ ایکبار
خواجگی خجندی کے لڑکوں کو حسام الدین اسپر ملک کمیں حاکم شہر نے قید کیا تھا ایک اودھ کا رہنے والا اہلِ
حالی میں حاضر تھا اور اُن لڑکوں سے واقف تھا بولا ایک کا نام مولانا شیر و تھا حضرت خواجہ نے فرمایا

Marfat.com

ہاں مگر یہ نام چھوٹے لڑکے کا ہے الغرض ملک کیں کے فرزند نے اُس رات خواب میں دیکھا کہ کوئی اُس سے کہتا ہے کہ اُنکے لڑکوں کو چھوڑتا ہے یا نہیں جب بیدار ہوا تو ہیبت اُسکے دل پر غالب ہوئی رات ہی کو حکم کیا کہ اُسکو چھوڑ دیں اور روبرو بلا کر معذرت کی اور کچھ تحفے دیکر بعد خوشنودی رخصت کیا اور یہ حکایت اُنکی فرمائی کہ ایکبار خواجگی خجندی نے دہلی میں آکر مال بیچا تھا اور سب روپیہ حجرے میں مقفل کر کے خود کسی کام کو گئے تھے اُنکے غلام نے اُسکی چھت پر چڑھ کر اوپر کو مل دی اور اُتر کر سب نقدی لیکر بھاگ گیا خواجگی (خجندی) خدمتِ شیخ الاسلام حضرت نظام الحق والدین قدس اللہ تعالی سرہ العزیز میں آئے اور عرض کی کہ غلام میرا سب نقدی لیکر بھاگ گیا ہے جناب شیخ نے کچھ دیر مراقبہ فرما کر کہا خواجگی جب وطن کو جاؤ تو مجھ سے ملکر جانا غرض روانگی کے وقت وہ شیخ سے رخصت ہونے آئے آپنے فرمایا تمہارا غلام قید ہو گیا ہے گھر جاؤ خواجگی اودھ پہونچی ایک روز صرافوں کے بازار میں گئے تھے وہاں ایک شخص کو دیکھا کہ پروانہ لئے ہوئے پکارتا ہے کہ خواجگی خجندی کا گھر کہاں ہے اُنھوں نے اُسکے پاس جا کر کہا وہ خواجگی میں ہوں اُسنے پوچھا اے شیخ کیا کوئی تمہارا غلام بھاگا ہے کہا ہاں پھر پوچھا کچھ نقدی لے گیا ہے کہا ہاں کہا اسکو کوتوال کڑہ نے قید کیا ہے وہ شراب خانہ میں تھا کسی نے اُسکے حال سے اطلاع پا کر گرفتار کیا اور وہاں کے کوتوال کے پاس لیگیا جب ڈرایا اور تحقیق کیا تو بولا میں مملوک خواجہ خجندی کا ہوں میرا مالک شہر اودہ میں ہے تم خط لکھ کر دریافت کر لو یہ تقریر کر کے اُس شخص نے وہ پروانہ کوتوال کڑہ کا خواجگی کو دیا اُسمیں لکھا تھا کہ مالک دو گواہ معتبر اپنے ہمراہ لاوے اور غلام و مال اپنا لیجاوے خواجگی اُسیوقت معہ دو گواہ معتبر کے کڑہ گئے اور غلام معہ مال کے لیا اور تنکہا نے زر سے سات تنکہ خرچ ہوئے تھے باقی سب موجود تھے پھر جناب خواجہ نے فرمایا کہ ہم سب حلقہ میں مسجد جامع اودہ کے ایک حاجی کا کرتے تھے اُنکا قاعدہ تھا کہ جب وہ گھر سے نکلتے تو ایک آستین میں قند سیاہ اور دوسرے آستین میں تل اور شکر رکھ لیتے جو فقیر ملتا اُسکو ٹکڑا گوڑ کا دیتے اور شکر اور تل مزاروں پر لیجاتے اور چیونٹیوں کے سوراخوں میں ڈالتے پھر فرمایا وہ بار ہا دونوں ہاتھوں سے موُنھ پر طمانچے دونوں طرف مارتے اور کہا کرتے خواجگی مسلمان ہو۔ والحمد للہ رب العالمین ہ

Marfat.com

مجلس پنجاہ و پنجم

بالخیر والسعادت دولتِ قدم بوس حاصل ہوئی قلندر آئے ہوئے تھے خدمتِ خواجہ نے انہیں رات
کو مہمان رکھا تھا جب میں حاضر ہوا تو مجھ سے پوچھا کہ فقرا اوپر بیٹھے ہیں یا نیچے دالان میں میں نے
نے عرض کی اوپر بالاخانہ میں ہیں ارشاد کیا اِن دنوں فقرا گم ہو گئے ہیں عہدِ سعادت حضرت سلطان
الاولیاء میں گروہ گروہ فقرا ہر طریقہ کے آیا کرتے جناب شیخ انکو ایک دن مہمان رکھتے پھر فرمایا اُن
دنوں لوگوں میں توکل تھا پھر اُس زمانہ کی فراخی اور ارزانی کا ذکر فرمایا کہ گندم و شکر اور جامہ واقمشہ
ہر گونہ سب ارزاں تھی اگر کوئی ایک جماعت کی دعوت کرنا چاہتا تو دو چار تنکہ میں اسقدر کھانا پک جاتا
کہ جماعت کو کافی ہوتا پھر اور مشائخ کے لنگروں کا جو اُسوقت شہر و اطراف میں تھے ذکر کیا کہ لنگر
رمضان قلندر اور لنگر ملک یار پران وغیرہ چند لنگر بڑے تھے پھر یہ بھی فرمایا کہ اِن دنوں اِس طرح کے
لوگ نہ تھے بلکہ سب مرداں با مہابت اور درویشان کامل تھے شیخ بدرالدین سمرقندی سنکولہ میں بہت ۱۴۰
بڑے بزرگ تھے ہمارے خواجہ کے پاس آیا جایا کرتے دعوتیں بہت ہوتیں اور اُنکو سماع میں بہت
غلو تھا جب عُرس ہوا کرتا تو حضرت خواجہ سب لنگرداروں کو بلواتے اور بہت درویش اطراف و جوانب
سے آتے عجب ذوق و راحت اور عجب برکت و شوکت ہوتی اب نہ وہ لنگردار ہیں نہ وہ مشائخ -
سب مٹ گئے فقرا منتظر رہتے ہیں کوئی نہیں پوچھتا پھر جناب خواجہ نے اُسوقت کو یاد فرما کر گریہ کیا اور یہ
حکایت فرمائی کہ ایکبار کسی نے محلدار کے باغمیں دعوت کی اور ہمارے خواجہ جناب شیخ نظام الدین قدس
سرہ العزیز کو بلوایا معلوم ہے کہ جہاں شیخ جاویں اور باغمیں دعوت ہو تو کیا ہجوم ہو گا ہر طرف سے
مخلوق جمع ہوئی اور لوگ بکثرت آئے سماع شروع ہوئی جب قوالی سے فراغت ہوئی تو صاحب دعوت
ہجوم خلق سے حیران ہوا کہ پچاس یا ساٹھ آدمی کا کھانا کیا تھا یہاں ہزار سے زیادہ ہو گئے وہ غریب کیا
کرے محفل میں آکر لوگوں سے عذر کرنے لگا۔ جناب شیخ نے فرمایا یہ بات پسندیدہ نہیں کہ سب محروم
جاویں اور کچھ لوگ کھاویں جب سماع میں سب شریک تھے تو طعام میں بھی شریک رہیں اگر تم انکو

Marfat.com

بے کہائے رخصت کروگے تو ہم بھی نہ کہاویں گے پہر دریافت فرمایا کھانا کسقدر ہے عرض کی نان و گوشت بہ قرص پکائے ہیں شیخ نے فرمایا ہر قرص کے چار ٹکڑے کرو اگر کم ہوں تو چھ ٹکڑے روٹیاں بھی اگر ایک ایک کفایت نہ کریں تو دوبارہ کر ہم سماع کو آتے ہیں نہ کھانے کو پہر شیخ نے مبشر خادم سے کہا جا کھانا آراستہ کر مبشر گیا اور حسب ارشاد کیا لوگ درختوں کے تلے بیٹھے تھے کھلانا شروع کیا۔ ہر صحنک میں بارہ آدمی شریک کیئے اللہ تعالےٰ نے بہ برکت شیخ وہ وسعت فرمائی کہ سبنے سیر ہو کر کھایا پہر فرمایا جب میں اَودہ سے آیا کرتا تو اکثر یار میرے دعوت کیا کرتے مولانا برہان الدین غریب طاب ثراہ اور امیر خسرو اور امیر حسن وغیرہ احباب جب میر آنا سُنتے تو دعا گو کی چند روز تک متواتر دعوت کیا کرتے اور شیخ سے استدعا کرتے کہ فلا نے کو اجازت دعوت کھانے کی ہو اور ایک دن پہلے مجھ سے کہدیتے کہ کل ہماری یہاں دعوت ہے کہ اگر اُسی دن غیاث پور سے شہر کو جاؤں تو تھک جاؤں تو اُس روز مولانا برہان الدین کے گھر میں رہا کرتا دوسرے دن اُنکے ہمراہ جاتا اور دعوت ظہر تک ہوا کرتی کبھی عصر تک بھی رہنا ہوتا جب لوٹتا تو بے وقت ہو جاتا تھا غیاث پور تک پہونچنا نہ ہوتا اُس رات بھی مولانا برہان للدین کے گھر میں رہنا ہوتا کبھی تیسرے دن بھی کہ صبحکو کوئی یار آجاتا اور کہتا ذرا توقف کرو ناشتا لاتا ہوں غرض چاشت تک ٹھیرنا ہوتا غرض دوپہر کو غیاث پور پہونچتا پہر اُس دن بھی شیخکی زیارت کو نہ جا سکتا الغرض ایکبار میں اَودہ سے آیا تھا اور بھائی یعنے پدر خواجہ یوسف بھی ہمراہ تھے اور اُن دنوں میں نے تقلیل طعام کی تھی بھائی نے مبشر سے کہدیا کہ فلانے نے کھانا چھوڑ دیا ہے اور معرض تلف میں پڑا ہے خدمتِ شیخ میں عرض کردی مبشر نے خدمت شیخ میں اور بڑھا کر عرض کی کہ جب رکابی بہر کر فلانے کیواسطے لیجاتا ہوں تو بلاکم و کاست ویسے ہی لوٹ آتی ہے جناب شیخ نے انطار کیوقت ایک قرص قریب دو سیر کا مجھے دیا اور بہت سا حلوا اُسپر رکھا تھا جن یاروں کا صوم دوام ہوتا اُنکو حضرت شیخ کے یہاں سے سوائے رمضان شریف سحری ملا کرتی چنانکہ مولانا فخر الدین زرادی اور مولانا حسام الدین ملتانی اور مولانا شہاب الدین کہ یہ ہمیشہ روزہ دار ہوتے تھے مگر مولنا برہان الدین غریب کہ بسبب ضعف چشم کے روزے سے معذور تھے اُنکو ماہ رمضان

Marfat.com

میں سحری ملتی اور سحری کو کھچڑی روغن پڑی ہوئی آیا کرتی یار جمع ہوتے اور ہاتھ دھو کر کھچڑی کھاتے
غرض جب شیخ نے مجھ کو وہ قرص دیا تو میں حیران ہوا کہ اسکو کس طرح کھاؤں گا بیمار نہ ہو جاؤں۔ یہ
قرص تو میرے بیس دن بلکہ زائد کو کافی ہے بعد عشا وہ قرص میں نے روبرو رکھا اور کچھ کچھ کھانا شروع
کیا بعد آدھی رات کے تھوڑی آنکھ لگی تھی کہ فی الفور اٹھ کر وضو کیا اور تہجد پڑھی پھر وہ قرص لیکر کھانے
بیٹھا برکتِ ولایتِ شیخ سے صبح تک سب کھا لیا اور کوئی زحمت نہیں ہوئی پھر فرمایا اُن دنوں میں
ایسا ہی ہوا کہ متواتر تین دعوتیں ہوئیں اور ہر دعوت میں تین تین شہروں میں رہنا پڑا اور نوروز
تک زیارتِ شیخ میسر نہ ہوئی ہر جگہ سے پیام دعوت آتا اور شیخ سے واسطے اجازت کے عرض کرتے
شاید اُن دنوں یاد ہوتا ہے کہ خادم نصیر نامی تھا فرمانِ شیخ پہونچا تاکہ فلاں جا دعوت میں جا میں نے
عرض کی مجکو کچھ خدمت میں عرض ہے اسپر مجکو طلب فرمایا میں حاضر خدمت ہوا تو فرمایا کیا کہتا ہے
میں نے عرضداشت کی کہ غلام اوس ارادہ سے اس اشتیاق میں آتا ہے کہ چند روز زیر قدم خواجہ رہے اور
ہر روز آپ کو دیکھوں یہاں ہر کوئی دعوت کرتا ہے اور حضرت شیخ کی خدمت میں عرض کرتا ہے مجکو حکم آتا ۱۳۲
ہے کہ دعوت میں جا صبح سے جاتا ہوں اور مولانا برہان الدین غریب کے گھر میں شب کو رہتا ہوں
دوسرا دن دعوت کا ہوتا ہے اُسدن بھی حضرت کی خدمت میں آ نہیں سکتا۔ تیسرے دن بھی لوگ
روکتے ہیں کہ ذرا ٹھہرو ناشتا کر لو دوپہر کو یہاں آنا ہوتا ہے اُسدن بھی زیارت نصیب نہیں ہوتی تین
دن مفت جاتے ہیں یہ سنکر شیخ نے خادم سے فرمایا کہ جو کوئی مولانا کو بلانے آیا ہے اُسے کو ٹادو
اور کہدو کہ یاران شہر کی دعوت کریں اور اُنکو معذور رکھیں وہ عزیز اس جواب سے خاطر شکستہ لوٹ گیا
اُسوقت خدمتِ شیخ قدس اللہ تعالے سرہ العزیز نے یہ حکایت فرمائی کہ میرے خواجہ یعنے شیخ الاسلام
فریدالحق قدس اللہ تعالے سرہ العزیز بعد رحلت جناب شیخ قطب الدین بختیار مرحوم و مغفور کے یہاں
شہر میں تشریف لائے اِن دنوں یہاں شہر میں شیخ بدرالدین غزنوی خلیفہ شیخ الاسلام قطب الدین
بختیار کے تھے مخلوق اُن سے برکت حاصل کرنے کو دعوتیں کیا کرتے اور وہ ہمارے جناب خواجہ کو
ہر دعوت میں بلاتے آخر ہمارے حضرت نے دل میں کہا اے مسعود تو اپنا شکم لقمہ چرب و شیریں

Marfat.com

سے فربہ کرتا ہے قرب خدا تک کیسے ہونچیگا یہ سوچکر بلا رخصت لوگوں کے وہاں سے چلے گئے پھر

وہاں بھی قرار نہ فرمایا کہ وہاں بھی معتقدین بہت تھے دلمیں کہا وہاں رہنا چاہئے کہ بفراغ خاطر مشغول

رہا کروں کل کریہ و دلیہ اور پیلو کھایا کرونگا۔ جب ہمارے خواجہ نے ایسی ریاضت اور مجاہدہ اختیار

کیا تو درمیان ہمارے خواجہ اور شیخ بدرالدین غزنوی کے کہ وہ بھی خلیفہ حضرت کے شہر میں تھے اس قدر

فرق ہوا جیسے زمین کا آسمان سے ؛

والحمد للہ رب العالمین ؛

مجلس پنجاہ و ششم

بالخیر والسعادت دولت پائبوس ہاتھ آئی خواجہ ذکر اللہ تعالے بالخیر نے فرمایا جسقدر سالک کو معرفت خدا تعالے حاصل ہوتی ہے اُسیقدر تعلقات کم ہوتے جاتے

ہیں مثلاً اگر کسیکو یہ معرفت حاصل ہوئی کہ حق تعالے سب چیزوں پر قادر ہے اور ہر چیز پر کامل قدرت

رکھتا ہے کہ اللہ علی کل شئ قدیر پھر اپنا دروازہ خوب بند کر کے بیٹھ رہے اور جان سے کہ خدا

تعالیٰ قادر ہے میرا رزق پہنچاویگا اور تعفف کرے موافق اس آیت شریف کے یحسبہم الجاھل

اغنیاء من التعفف اور کسی سے سوال نہ کرے تو بیشک کامیاب ہوگا موافق اس ارشاد کے

من یستعف یعفہ اللہ تعالی ومن استغنا اغناہ اللہ ومن طلبنا فوجدناہ واعطیناہ و اسیناہ

ومن لیستعف احب الینا ممن سالنا اور اسکا ذکر پہلے ہوچکا ہے پھر فرمایا اور جسنے حق تعالیٰ

کو جملہ اشیاء پر قادر نہ جانا تو تعلق باسباب کرتا ہے اور بعد جاننے کے راغب ترک تعلقات پر

ہوتا ہے حضرت داؤد علیہ السلام کو خطاب ہوا کہ یا داؤد اعرفنی نفسک فتفکر داؤد علیہ السلام

وقال عرفتک بالوحدانیۃ والقدرۃ والبقاء وعرفت نفسی بالعجز والضعف والفناء فقال

اللہ تعالی الان شکرتنی یعنے صفات کمالیہ کی نسبت اللہ تعالی کی طرف کی پھر فرمایا کہ قصہ اس

اعرابی شتر گم کردہ کا سُنا ہے میں نے عرض کی ہاں سُنا ہے پھر حکایت بیان فرمائی ایک اعرابی نے

اپنا اونٹ دروازہ حرم شریف پر بے محافظ چھوڑ کر حرم کے اندر زیارت و طواف کو گیا اور وہاں

اکثر ایسے بدو رہتے ہیں کہ حرم کے اندر سے لوگوں کی چیزیں لیجاتی ہیں غرض ایک بدو آکر اُس اعرابی

Marfat.com

کے اُونٹ کو جبل ابو قبیس پر لے گیا جب اعرابی طواف کرکے نکلا اونٹ کو نہ دیکھا آسمان کی طرف مونھہ
اٹھا کر کہا کیا خداوندا میں تیری سپرد نہ کر گیا تھا قدرت الٰہی سے ایک سوار جبل ابو قبیس پر ظاہر ہوا اور ایک
تھپڑ بدو کے ہاتھ پر ایسا مارا کہ اُسکا ہاتھ ٹوٹ گیا اور کہا یہ کسکا اونٹ ہے بولا ورحرم پر بے محافظہ
کھڑا ہوا تھا میں ہانک لایا ہوں سوار نے کہا اسکا مالک اللہ تعالےٰ سے کہتا ہے میں نے تجھے اونٹ
سونپا تھا جلد لیجا کر اُسکے سپرد کر پھر اُس بدو کی پگڑی اُتار کر اُسکا ٹوٹا ہاتھ باندھا اور دوسرے ہاتھ میں
مہار دیکر کہا لیجا بدو اونٹ حرم میں لایا اور اُسکے مالک کو دیا پھر پوچھا تو کیسے لوٹا لایا بولا یہ اُونٹ بے
محافظ کھڑا تھا میں لیگیا تو نے حق تعالیٰ سے عرض کی ایک سوار غیب سے ظاہر ہوا اور تھپڑ میرے ہاتھ پر مارا کہ
بیکار ہو گیا اور کہا مالک شتر نے خدا تعالیٰ سے عرض کی ہے جلد جا کر اسکا اُونٹ پہونچا دے پھر میری پگڑی
اُتار ٹوٹا ہاتھ باندہ دیا اور دوسرے ہاتھ میں مہار دی میں لے آیا پھر خدمت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے ٹھنڈی
سانس لی اور فرمایا بندگان خدا دو قسم ہیں صاحب نیاز اور صاحب ناز نیاز مند جو حرکت کریں دست ۱۴۴
و پا یا زبان سے سب موافق شریعت ہوگی مگر اہل ناز گستاخ ہوا کرتے ہیں ایک صاحب علم نے سوال کیا
کہ جناب مرتبہ نیاز مندوں کا بلند ہے یا نازنینوں کا فرمایا نازنین ذی مرتبہ ہوتے ہیں پھر فرمایا
جو کوئی ان دونوں میں سے کسی کی خدمت کرے یا گردان سے دور کرے تو قیامت کو منادی پکاریگا
کہ این الذین اکرموا الفقراء والمساکین بعد اسکے یہ حدیث پڑہی یا داؤد اذا رایت طالبا فکن خادما لہ
اور یہ دوسری حدیث بھی فرمائی کہ اطلع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اہل قرنی فقرھم
وجھدھم وطیب قلوبھم فقال البشروا یا اھل الصفۃ فرمایا فقرا بہت ہیں مگر چاہیئے کہ فقر وجہاد ان
کا بخوشی خاطر ہو کہ من استعف احب الینا ممن طلبنا وارد ہوا ہے پھر بیان سر فاقہ میں یہ حکایت
بیان فرمائی کہ بدایوں میں جناب شیخ الاسلام نظام الحق والدین قدس سرہ العزیز کے ایک اُستاد تھے
انکو مولانا علاء الدین اصولی کہتے ہیں وہ ہرگز کسی سے کبھی کوئی چیز قبول نہ کرتی مگر وقت حاجت اگر کوئی
کچھ لاتا تو لے لیتے ایک دن حضرت مولانا فاقہ سے تھے تنہا بیٹھے کہلی کہا رہے تھے اسمیں خاص تراش
آپ کی اصلاح کو آیا آپ نے اُس سے اپنا فقر چھپانے کو وہ پارہ کہل عمامہ میں چھپا دی جب اُس نے

Marfat.com

اسباب درست کرکے خط بنانا چاہا تو آپ نے عمامہ اتارا کہ محلوق ہوں اس حرکت میں وہ پانی کبھی

زمین پر گر پڑی اُس نے جان لیا کہ مولانا نے مجھکو دیکھکر چھپالی تھی نہایت تکلیف میں ہیں غرض جب

وہ اصلاح بنانے سے فارغ ہوا اور باہر نکلا تو ایک امیر کے یہاں گیا چونکہ وہ خاص تراش [illegible]

تھا اور اُن امراء سے ہر طرح کہتا سنتا رہتا تھا اُس امیر سے کہا یہ دولت تمہاری کس کام [illegible]

عالم [illegible] فاقہ کرتا ہے پھر کہا آج میں مولانا علاء الدین اصولی کا خط بنانے گیا تھا [illegible]

مجھکو دیکھکر عمامہ میں چھپالی جب محلوق ہونے کو عمامہ اتارا وہ نیچے گر پڑی وہ [illegible]

شرمندہ ہوئے یہ سنکر اُس امیر نے چند من میدہ اور چند من گھی اور ہزار جتیل [illegible] مولانا [illegible]

بھیجے اور ان دنوں ہزار جتیل بہت ہوا کرتے تھے مگر مولانا نے وہ [illegible]

خاص تراش سے بلاکر کہا فلانے امیر نے کبھی مجھکو کچھ نہ بھیجا تھا آج تو نے جاکر [illegible]

راز فقر افشا کیا جب اُس نے مجھے سامان بھجوایا اب تو جا اور پھر کبھی میرے پاس [illegible] ۱۲۵

بہت لوگوں سے سفارش کرائی اور توبہ کی کہ مجھسے خطا ہوئی نادانستہ پھر ایسی بات کسی سے نہ

کہوں گا تب معاف کرکے اُسکو اپنے پاس بلوایا پھر اور یہ حکایت فرمائی کہ جب حضرت شیخ رحمۃ اللہ

علیہ نے قدوری مولانا علاء الدین اُصولی سے تمام کی تو مولانا نے فرمایا مولانا نظام الدین [illegible] دستار

فضیلت باندھو جناب شیخ پگڑی چار گز کی باندھتے تھے بڑی پگڑی [illegible]

آکر کہا اُستاد نے حکم دستاربندی کا فرمایا ہے میں کہاں سے لاؤں والدہ شیخ [illegible]

میں اسکی تدبیر کردوں گی پھر روئی خرید کر نداف سے دھنکوائی اور آدھی آپ [illegible]

دی کہ جلد کات جاوے پھر ایک نورباف کو جو پڑوسی تھا اُسکو سوت دیکر کہا [illegible]

اُسنے سب کام چھوڑکر دو تین دن میں تیار کرکے آپ کی والدہ کو دی [illegible]

سپرد کی شیخ نے والدہ سے کہا کچھ پیسے ہوں تو مناسب ہے کہ پگڑی کے ساتھ [illegible] لیجاؤں

والدہ شریفہ نے آپ کو چند فلوس دیئے شیخ وہ دستار و فلوس اُستاد کی خدمت میں [illegible]

نے کچھ اور اپنے پاس سے بلاکر کھانا پکوایا پھر آپ سے فرمایا شیخ علی مولا کو بلاؤ ان دنوں علاقوں میں

Marfat.com

دو علی مولا تھے ایک علی مولا خواجہ دوسرے علی مولا بزرگ علی مولا غور کو بلوایا بڑے صاحب دل اور صاحب
قبولیت تھے بعد کھانا کھلانے کے مولانا نے وہ پگڑی اُٹھائی اور کھول کر اپنے دست مبارک میں لی حضرت
شیخ سے فرمایا قریب آکر پگڑی باندھو آپ نے دستار باندھ کر چند بار سر مبارک مولانا کے قدموں پر رکھا
علی مولا نے یہ محبت اور ادب دیکھ کر اُستاد سے ہندی میں کہا آسے مولانا یہ بڑا ہوسے یعنے مرد بزرگ
ہوگا پھر دوبارہ اور کہا کہ بہت بڑا بزرگ ہوگا مولانا علاء الدین اُصولی نے اُن سے کہا کہاں سے جانا
کہ یہ بڑا بزرگ ہوگا وہ بولے میں اس میں دو باتیں دیکھتا ہوں اور ہندی میں کہا جو منڈاسا باندھے سو
پائین پنہری یعنے جو دستار فراغت باندھتا ہے پھر وہ کسی کے پانوں پر نہیں گرتا دوسرے اسکی پگڑی
کچھ ریشمی سے سادہ ہے پھر ابتدائے حال علی مولا سے حکایت فرمائی کہ یہ علی مولا قوم اہیر تھے۔ جب
شیخ الاسلام شیخ جلال الدین تبریزی بداؤں میں تشریف لیگئے تو ایک گھر میں جو سر راہ تھا اُترے یہ
۱۴۶ علی مولا سبوئے جغرات سر پر لئے اُدھر سے نکلے شیخ دروازے پر بیٹھے تھے جب علی مولا نے شیخ کو دیکھا
سبوئے جغرات اُتار کر آگے رکھا اور شیخ کے قدموں پر گر پڑے شیخ نے وہ پیش کش اُن کی قبول کی اور
پیالہ وچمچہ منگوا کر اُس میں سے تھوڑا تھوڑا سب کو کھلایا اور خود بھی کھایا پھر اُن علی مولا سے کہا گھر جاؤ
اُنھوں نے کہا اب میں کہاں جاؤں مجکو کلمہ پڑھائیے کہ مسلمان ہوں شیخ نے کلمہ پڑھایا یہ مسلمان ہوئے
اور کہا میرے پاس نقدی بہت ہے حکم ہو تو گھر جاکر کچھ عورت کو دوں باقی آپ کے پاس لے آؤں۔
جس کام میں آپ چاہیں صرف کریں شیخ نے کہا اچھا جاؤ علی مولا گئے اور عورت سے کہا میں مسلمان ہوگیا
ہوں اور شیخ نے بعد مسلمان ہونے کے اُن کے واسطے کپڑے بنوالئے تھے۔ غرض عورت سے کہا
کہ تو بھی مسلمان ہوتی ہے یا نہیں عورت نے بُرا بھلا کہہ کر کہا میں ہرگز مسلمان نہ ہوں گی۔ پھر علی مولا
نے مال مدفونہ نکال کر تھوڑا سا اُس میں کا عورت کو دیکر کہا تو آج سے بعد میری ماں بہن کے برابر ہے
اب مجکو تجھ سے کچھ سروکار نہیں یہ کہکر باقی مال شیخ کے پاس لے آئے شیخ نے فرمایا اپنے پاس رہنے
دے جہیں کہوں خرچ کرنا شیخ مجکو جتنا کہتے وہ دیا کرتے اور ضیافت شیخ کی کم وبیش بارہ جیتل ہوا
کرتے تھے یہاں تک کہ سب خرچ ہوگئے گیارہ یا نو جیتل رہے علی مولا نے دل میں کہا کہ اگر

Marfat.com

اب کسی کو شیخ بارہ جیتل حسب معمول دلوائیں گے تو میں کیا کروں گا اُسی حال میں ایک شخص آیا شیخ نے کہا علی مولا جو کچھ باقی رہا ہے اسکو دیدے پہر اُن سے کسیکو نہ دلوایا اور جب شیخ بدایوں سے بطرف صوبہ بہار جانے لگے تو سب لوگ بدایوں کے رخصت کو نکلے شیخ چند قدم چلکر کھڑے ہوتے اور لوگوں کو رخصت کرتے اور عذر کرتے یہانتک کہ سب لوگ رخصت ہوئے علی مولا تنہا رہے شیخ نے اُنسے بھی فرمایا علی تم بھی جاؤ علی نے کہا کہاں جاؤں اپنا شیفتہ اور سرگرداں کرکے کہاں بہیجتے ہو اب تمہارا اسیر ہو کر کہاں جاؤں شیخ ایک میل چلکر پہر کھڑے ہوئے اور علی سے کہ پیچھے آتے تھے کہا لوٹ جاؤ وہ بولے کہاں جاؤں اسیر و شیفتہ تمہارا ہوں جناب خواجہ ذکرہ اللہ تعالیٰ بالخیر یہ حکایت فرماتے تھے اور روتے جاتے تھے اور سب حاضرین محفل بھی روتے تھے پہر شیخ ایک میل چلکر لوٹے اور اُن سے کہا علی لوٹ جا۔ کہا کیسے جاؤں اور وہی اگلی باتیں کریں شیخ نے کہا اب لوٹ جاؤ کہ مخلوق بدایوں کی تیری پناہ میں چھوڑتا ہوں تب علی مولا گریاں و نالاں لوٹے پہر بیان فرمایا کہ یہ علی مولا کچھ نہ جانتے تھے۔ فقط پنجوقتی نماز پڑھ لیا کرتے تھے مگر جملہ مشائخ اور علماء وغیرہ اُن سے برکت حاصل کیا کرتے اور قدم چوما کرتے ایسے مقبول الٰہی تھے کہ جو دیکھتا جان لیتا تھا کہ یہ اولیاء کرام سے ہیں میں نے پوچھا آپنے ان کو بداون میں دیکھا ہے فرمایا نہیں ۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۔

مجلس پنجاہ و ہفتم بخیر و سعادت و دولتِ قدم بوس حاصل ہوئی۔ میں نے عیادت میں خواجہ کے پائے مبارک زخمی ہونے میں جو یہ رباعی کہی تھی پیش کی ۔

رباعی

درد دل عاشقاں ازیں بیروں است	ہر چند دو ولکنند درد افزوں است
آں درد نہ رسم کہ ز عشق است بدل	اے درد بگو پائے مبارک چوں است

حضرت خواجہ نے فرمایا اب صحت کلی حاصل ہے اور مناسب اسکے یہ حکایت فرمائی کہ زمین شام میں ایک پہاڑ ہے اُسکو کوہ لکام کہتے ہیں ایک درویش اُس پہاڑ میں رہا کرتے تھے دست و پا مجروح

Marfat.com

تھے کہ انہیں اُٹھا نہ سکتے تھے نہ کروٹ لے سکتے تھے ایک اور بزرگ وہاں پہونچے دیکھا ایک شخص چت پڑا ہے بدن سوجا ہوا انہیں لپٹی ہوئیں اور وہ ایسے ضعیف و نزار تھے کہ انہیں اُٹھا نہ سکتے تھے

لہذا ہم آ ساید انہیں لپٹی ہوئیں اور وہ ایسے ضعیف و نزار تھے کہ انہیں اُٹھا نہ سکتے تھے و کروٹ لے

سکتے تھے ایک اور بزرگ وہاں پہونچے دیکھا ایک شخص چت پڑا ہے بدن سوجا انہیں لپٹی اعضار

زخمی اور ایسا کمزور ہے کہ نہ کروٹ لے سکتا ہے نہ مکھی اڑا سکتا ہے اور ایک دم اُسکی زبان ذکرِ حق سے

خالی نہیں اللہ اللہ کہہ رہا ہے ان بزرگ نے نزدیک جاکر پوچھا اے برادر کیا حال ہے کہا شکر ہے

اللہ تعالیٰ کا پھر کہا کس نعمت پر شکر کرتے ہو کہ تم میں کچھ صحت و عافیت پائی نہیں جاتی کہا نعمت

ایمان پر شکر کرتا ہوں کہ یہ وہ نعمت ہے کہ اگر ہر بن مو ہزار زبانیں ہوں تب بھی نعمت ایمان کا شکر ادا نہ ہوگا پھر فرمایا بہشت بواسطے

ایمان کے ملیگی اور کچھ باتیں وصف بہشت میں فرمائیں کہ جو بادشاہ بہشتی ہونگے وہ قصور بہشت دیکھ کر اپنے محلہائے دنیا کو کھنڈر جانینگے

جو حدیث قدسی بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اعددت لعبادی الصالحین مالا عین رات ولا اذن سمعت ولا

خطر علی قلب بشر جب ایسی نعمت بواسطے ایمان کے ملیگی تو شکر اس نعمت کا ادا کرنا چاہئے سب

میں نے دریافت کیا کہ شکر قبل وصول نعمت کیونکر ہو فرمایا یہ شکر توفیق اعمال صالحہ ہے اور عطار

ایمان اور وعدہ بہشت اور دیدار پر پھر فرمایا اللہ تعالیٰ کو انہیں آنکھوں سے بہشت میں دیکھینگے اس کے

یہ حدیث پڑھی رایت ربی لیلۃ المعراج فی احسن صورۃ پھر فرمایا حق تعالیٰ صورت نہیں رکھتا

کہ وہ شکل و صورت سے منزہ اور پاک ہے پھر احسن صورۃ کے کیا معنے ہوئے پھر خود اسکے دو جواب

بیان کئے اول یہ کہ احسن صورۃ سے مراد صورت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے یعنے دیکھا میں

نے اپنے پروردگار کو درحالیکہ میں احسن صورۃ یعنے اچھی صورت میں تھا جملہ احسن صورۃ حال ہے جیسے

کہ کہتے ہیں رایت اسدا راکبا ای کنت راکبا یعنے اُس وقت میری صورت بہتر صورتوں کی تھی اس

واسطے کہ حالت معراج تھی اور ملاقات انبیا کی اور بشارت قُرب اور نزول انوار کا اور مقام قُرب

میں پہونچا تھا تو بلاشبہ ایک حُسن و جمال صورتِ پاک رسول علیہ السلام میں پیدا ہوگیا تھا

فرمایا اسکی مثال عالم ظاہر میں دیکھو کہ ایک شخص برسوں سے در دولت کسی بادشاہ کا ملازم ہے

دربان شاہی کو وسیلہ کرتا ہے کہ بادشاہ تک پہونچے اس مدت میں ناگاہ اسے بادشاہ

تو یقیناً اسکے چہرہ میں ایک نور و حسن پیدا ہوجائیگا اور وہ حسن بڑھے گا اور جب وہ شخص

Marfat.com

نوازش اور مرحمت شاہانہ کی لوٹیگا تو خوش و خرم تر پہلے حال سے ہوگا آنحضرت ہمارے ملے تھے جب
معراج ہوئی اور انبیاء علیہم السلام سے ملے اور قرب الٰہی حاصل ہوا تو انوار الٰہی شامل حال آپ کے
ہوئے لہذا صورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی میں احسن سابق سے ہوئی اور توجیہ دوسری
اس حدیث کی یہ ہے کہ آپ نے رایت ربی فرمایا مراد ربی سے سیدی ہے یعنی رایت سیدی جبرئیل
فی احسن صورۃ اور روا ہے کہ انکو رب اور سید کہیں اور شاہد اسکا قول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کا ہے کہ کہا انہوں نے رایت ربی فی سکک المدینۃ یمشی وعلیہ حلۃ حمراء وفی رجلیہ
نعلان صفریان قالوا لہ کفرت بعد الایمان فتبسم وقال رایت ربی ای سیدی الحسن رضی
اللہ عنہ چونکہ نحن صورت میں تھا لہذا بندہ نے سوال کیا کہ فرمایا ہے جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے کہ ان اللہ تعالیٰ خلق آدم علی صورتہ یہ ضمیر کی کسطرف راجع ہے کہا طرف آدم کے
اس واسطے کہ صورت آدم علیہ السلام کی جیسا کہ پیدا ہوئی تو قد و قامت اسی صورت پر رہی یعنی
۱۲۹ جتنا قد ان کا پتلا بنایا تھا بعد ڈالنے روح کے بھی اتنا ہی قد رہا برخلاف صورت اور آدمیوں کے
کہ اول بچہ کمتر پھر جوان پھر پیر ہوتا ہے آخر معمر اور شیخ فانی اور ہر حال میں قد و قامت مختلف پایا جاتا ہے
ہاتھ پھر بعد دو ہاتھ پھر تین چار ہاتھ قد قوی وضعیف موٹا دبلا مگر آدم علیہ السلام ایک ہی صورت پر رہے
کہ انکی صورت میں کچھ تبدل اور تحول نہ ہوا جیسے کہ اتنے ہی بعد حیات رہے مجھے اسوقت ایک اور
حدیث یاد ہوئی لہذا میں نے اسے بھی عرض کی کہ عین القضات ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث
نقل کی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رایت ربی علی صورۃ امرد لہ جعد قطط جناب
خواجہ نے فرمایا یہ حدیث اول تو کتب مشہورہ میں نہیں اور اگر حدیث ہے تو حمل اسکا متشابہات پر
کیا جائیگا اور متشابہات پر ایمان لانا چاہئے اور بحث و تاویل اسمیں نہ کرے پھر جناب خواجہ رحمۃ اللہ علیہ
نے قصہ ہابیل و قابیل کا فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی شریعت میں یہ تھا کہ آپ کے وقت میں
ہر حمل میں دو مولود جڑواں پیدا ہوا کرتے تھے لڑکا اور لڑکی آپکی دختر فرزند گذشتہ کی پیدا ہوئے سے
اسے منسوب کرتے جب قابیل پیدا ہوئے تو جو دختر ان کے ساتھ ہوئے وہ بڑی حسین و شکیل تھی

Marfat.com

... حضرت ... پیدا ہوئی تھی خوبصورت نہ تھی قابیل نے کہا میں اپنی ساتھ والی دختر کا مستحق ہوں
کہ ایک حمل سے ہیں حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا حکم شریعت یوں ہے کہ نسبت باختلاف حمل ہو آج
کی دختر حمل کے سپرد کو دیجاوے اسپر قابیل غصہ ہوا اور ہابیل کو کہ ایک پہاڑ تلے سو رہا تھا پتھر سر پر مارکر قتل
کیا بجرد مرنے ہابیل کے تمام جہان میں اندھیرا چھا گیا اُسوقت حضرت آدم زیارتِ حرم شریف کو گئے تھے
یہ دیکھ کر حضرت جبرئیل سے پوچھا کہ عالم تاریک کیوں ہوگیا جبرئیل نے کہا اسوقت قابیل نے ہابیل کو
بظلم قتل کیا حضرت آدم سنکر روئے اور غمگین ہوگئے چنانکہ تا بحیات اسکے بعد تبسم نہ فرمایا پس پہلا خون
کہ ظلم سے زمین پر گرا قابیل کے ظلم سے تھا اور پہلے وقوع اس قتل سے ہر نبات و شجر باطعام و با میوہ تھی
کہ ہر درخت نیچے سے شاخ و برگ تک میوہ بھرا ہوا کرتا تھا اور جو گھانس اُگتی وہ کھائی جاتی وہ برکت دُنیا سے
اُٹھ گئی بعضے درخت خاردار ہوگئے اور بعضے بے میوہ اور نباتات خس و کاہ ہوگئیں جو لائق کھانے کے
نہ رہیں اور وحوش و طیور آدمیوں سے بھاگنے لگے ورنہ سابق باہم مالوف تھے فرماتا ہے اللہ تعالےٰ فقتلہ
فاصبح من النادمین اور چونکہ وہ نادم ہوا اللہ تعالیٰ اُسکو عذاب کرتا ہے گرمی میں بطرفِ مشرق رکھتا ہے کہ ۱۵۰
گرمی کا عذاب چکھے اور سرما میں بطرف مغرب کہ تکلیف سرما دریافت کرے پس فاصبح من النادمین
فرمانا اللہ تعالیٰ کا کیونکر درست ہوا اس واسطے کہ ندامت تو یہ ہے کہ ارشاد نبوی ہے الندم التوبۃ
اور قابیل تائب نہیں ہوا پھر خود جناب خواجہ رحمتہ اللہ علیہ نے اسکا جواب فرمایا کہ ارشاد الٰہی حق قابیل
میں جو اصبح من النادمین ہے اس سے مرادِ ندامت قتل برادر نہیں بلکہ ندامت اسپر تھی کہ اب اس نعش
کو کیسے چھپاؤں کہ دفن سے کوئی واقف نہ تھا نہ سوئی تاگا تھا کہ پارچہ سیا جاوے بے سلا کپڑا لپٹا ہوا تھا
جب ہوا چلتی تو کپڑا اُڑ جاتا ۔ لاش ہابیل کھلجاتی اسیطرح ایک مدت سرگرداں رہا سو اللہ تعالےٰ نے
اس پشیمانی اور ندامت کو فرمایا ہے فبعث اللہ غرابا یبحث فی الارض لیریہ کیف یواری سوأۃ اخیہ
اللہ تعالےٰ نے ایک کوا بھیجا کہ اُس نے دوسرے کوّے کو اُسکے روبرو قتل کیا اور نیچے سے زمین
کرید کر گڑھا کیا اور اُس میں اُسے رکھ کر اوپر سے خاک ڈالدی کہ وہ چھپ گیا ۔ یہ دیکھ کر قابیل
پشیمان ہوا کہ کاش میں پہلے سے یوں ہی کرتا پس زمین کھود کر ہابیل کو دفن کیا ۔

Marfat.com

ب سے رسم گور وکفن کی بنا پڑی پہر مناسب ان فوائد کے اور ایک حکایت فرمائی کہ عبداللہ طاہر نام ایک
وشاہ تھا اور اُسکے وذیر کا نام حسن ابو الفضل تھا اور یہ بڑا عالم تھا ایک بادشاہ نے اس وزیر سے کہا ان
نوں آیتوں کے معنے مجھ سے بیان کر ایک فاصبح من النادمین ۔ دوسری وان لیس للانسان الا ما سعی
سری کل یوم ھو فی شان ہے کہ ان تینوں آیتوں میں حدیث سے تناقض پہلے آیت کی یہ حدیث
ناقض ہے کہ الندم التوبة اور قابیل کا تائب ہونا ثابت نہیں پہر اصبح من النادمین کیسے
رست ہوا اور دوسری آیت شریف کی مناقض یہ آیت شریف ہے کہ من ذالذی یقرض اللہ قرضًا
حسنًا فیضاعفہ اور تیسری آیت سے یہ حدیث مناقض ہے کہ جف القلم بما ہو کائن کہ اللہ تعالے
رماتا ہے کل یوم ھو فی شان اور حدیث خبر دیتی ہے کہ جف القلم بما ہو کائن تو ابو الفضل حسن نے جواب
یا کہ پہلی آیت میں جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا فاصبح من النادمین سو اگلی اُمتوں کی ندامت توبہ نہ تھی جیسی
ن آیتہ سے مفہوم ہوتا ہے توبوا الی بارئکم فاقتلوا انفسکم پس واسطے اظہار فضیلت واکرام اُمت
محمدیہ کے انکی ندامت توبہ مقرر کی گئی کہ الندم التوبة والتائب من الذنب کمن لا ذنب لہ اور دوسری
یتہ وان لیس للانسان الا ما سعی ہے تو یہ حکم بمقتضائے عدل کا ہے لیکن ایک نیکی کا دہ گنا ثواب
ونا موافق من جاء بالحسنة فلہ عشر امثالہا تو یہ بنا بر فضل وعنایت پروردگار کا ہے مگر یہ توجیہ موافق مذہب
معتزلہ کے ہے اور اہل سنت والجماعت کے نزدیک کہ جزائے ثواب اور زیادتی اُس میں دونوں فضل و
کرم سے اللہ تعالے کے ہیں اور تیسری آیت کل یوم ھو فی شان ہے اس میں اظہار ہے
س تقدیر کا جو پہلے مجمل تحریر کر دی ہے یعنے بموجب جف القلم بما ہو کائن کی جو قلم تقدیر نے
وز ازل میں لکھدی ہے اُن احکام کو حق تعالیٰ بطریق تفصیل ہر روز جاری فرماتا ہے یہ حال ہے کل
یوم ھو فی شان کا چنانچہ یہ سنکر جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم
نے سوال کیا کہ ہر روز اسکی شان کیا ہے آپ نے فرمایا ان یغفر ذنبا ویفرج کربا ویرفع قوما ویضع آخرین
یعنے ہر روز اسکی یہ شان ہے کہ گنہگاروں کی مغفرت فرماتا ہے غمگینوں کو خوش کرتا ہے اور بعضوں کو
رت دیتا ہے بعضوں کو ذلت پھر مناسب اسکے یہ حکایت فرمائی کہ ایک بادشاہ نے اپنے وزیر

Marfat.com

کو بلا کر کہا معنے اس آیت کل یوم ھو فی شان کے بیان کرو وزیر نے مہلت مانگ کر فکر کی اور گھر میں جا کر مغموم و متفکر بیٹھ رہا اُسکا ایک غلام ہوشیار تھا یہ حال دیکھ کر آقا سے بولا آج آپ کو کیا فکر ہے وزیر نے کہا بادشاہ نے مجھ سے معنے کل یوم ھو فی شان کے پوچھے ہیں جسقدر غور کرتا ہوں معنے صحیح دل میں نہیں آتے کل جا کر کیا جواب دوں گا غلام نے کہا مجکو اپنے ہمراہ روبرو بادشاہ کے لے چلو میں جواب دیدونگا دوسرے دن وزیر غلام کو لیگیا اور بادشاہ سے عرض کی کہ جواب اس سوال کا اس سے دریافت فرماویں بادشاہ نے فرمایا بیان کر غلام نے کہا ایھا الملک شان اللہ تعالی انہ یولج اللیل فی النہار ویولج النہار فی اللیل ویخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی ویمرض سلیما ویفجع سقیما ویبتلی معافا ویعافی مبتلا ویفقر غنیما ویغنی فقیرا ویرزق قوما ویفجع قوما آخرین بادشاہ خوش ہوا اور اُسکی تحسین کی پہر وزیر سے کہا اپنا جامہ وزارت اُتار کر اس غلام کو پہنا وزیر نے اُتار کر اُسکو پہنایا غلام نے کہا ھذا من شان اللہ تعالے کہ رفعت دیتا ہے کسیکو اور پست کرتا ہے کسیکو پہر فرمایا جناب خواجہ رحمۃ اللہ علیہ تعالے نے عمل اگرچہ کم ہو فقط پنجوقتی نماز پڑہے اور کچھ نہ کرے مگر صدق دل اور نیت خالص سے ۱۵۲
تو کفایت کرتا ہے حضرت ذوالنون رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ قلیل العمل مع کثیر الیقین کثیر و کثیر العمل مع قلیل الیقین قلیل پہر فرمایا اگر نماز نفل و اوراد و مشغولی نہو نہ سہی مگر حضور ضرور ہے۔ پہر باب صدق میں فرمایا کہ ارشاد حضرت ذوالنون رحمۃ اللہ علیہ یا کسی اور بزرگ کا ہے کہ اعلم ان للہ تعالے سیفا فی الارض ما وضع علی شیٔ الا قطعہ وھو الصدق +

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہ

مجلس پنجاہ و ہشتم

بخیر و سعادت نعمت ملاقات حاصل ہوئی آپکے روبرو دسترخوان بچھایا گیا تھا اور جناب خواجہ بموجب اشفاق و عنایت کے فرماتے تھے یارو خوب کھاؤ کھانا عمدہ پلاؤ کا تھا آپ دست مبارک سے ڈالتے جاتے تھے اور اس خادم پر بھی تاکید فرماتے تھے میں گرسنہ آیا تھا اس نیت سے کھایا کہ مخدوم بھوکے کو کھلاتے ہیں اور جب جناب خواجہ کی یہ کوشش دیکھی تو میں نے آپکے روبرو یہ حدیث پڑہی کہ من اکل مع مغفور غفر لہ سو یہ سعادت اسوقت یہاں موجود ہے پہر فرمایا

Marfat.com

دہلوائے اور پان عنایت فرمائے پہر ہم سب منتظر فوائد کے ہوئے کہ کیا فرماتے ہیں جناب خواجہ نے فرمایا مجلس طعام تہی مناسب مجلس کہنا چاہئے اور یہ آیتہ پڑہی کلوا مما رزقکم اللہ حلالا طیبا پس طعام حلال طیب وہ ہے کہ تو کہانا کہاوے اور یہ جانے کہ خدا تعالی دیکہتا ہے اور خدا کے واسطے کہاوے اور نیت کرے کہ جو قوت اس سے پیدا ہوگی طاعت و عبادت میں صرف ہوگی تو وہ شخص عین عبادت و نماز میں ہوگا پہر فرمایا ایک دن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے خدمت فیضدرجت نبوی میں حاضر ہوکر عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم کہانا کہاتے ہیں مگر پیٹ ہمارا نہیں بہرتا آنحضرت صلعم نے فرمایا شاید تم تنہا کہاتے ہو۔ عرض کی ہاں ہر شخص الگ الگ کہاتا ہے آپ نے فرمایا اب اکہٹا ہوکر کہایا کرو اور اول بسم اللہ کہا کرو اللہ تعالی برکت دیگا پہر بروایت عبداللہ بن مسعود یہ حدیث بیان کی کہ قال شیطان الکافر شیطان المومن مالک مھزول قال لانی لا اطعم من طعامہ ولا اشرب من شرابہ لانہ یقول بسم اللہ الرحمن الرحیم فقال شیطان الکافر لی کل فی کل ذالک نصیب لانہ لا یذکر ذالک ۔

والحمد للہ رب العالمین ۔

مجلس پنجاہ ونہم - بالخیر والسعادت شرف مجالست حاصل ہوئی۔ جناب خواجہ حکایت بیان فرمارہے تھے اور مولانا شمس الدین رضی اور کمال الدین خواہرزادہ اور چند درویش حاضر تھے اور یہ بیان تہا کہ بعضی عورتیں جو راہ حق میں واصل ہوتی ہیں بہتر اور بہت زائد مردوں سے ہوتی ہیں اسپر حکایت بی بی رابعہ بصری رح کی بیان فرمائی کہ ایک بار انکو تپ محرقہ عارض ہوئی لوگوں نے ان سے پوچہا یہ تپ کیسے ہوئی بولیں کنت فی الخلوۃ مشغولۃ فعرضت علی الجنۃ فمال قلبی الیہا فعاقبنی اللہ تعالی پہر جناب خواجہ نے فرمایا ایک کو میل دل اور توجہ خاطر پر عتاب کرتی ہیں کہ غیر کیطرف کیوں گیا اور ایک کو کہ طلب دنیا میں ہے دنیا کو آراستہ و مزین کرکے اسکے روبرو ڈالتے ہیں کہ [illegible] اور اسمیں مشغول رہے پہر ترک دنیا میں یہ حکایت فرمائی کہ بی بی رابعہ نہایت حسینہ و جمیلہ تہیں کہ شہرہ حسن انکا دور دور عالم میں پہنچا تہا بصرہ کے علماء و مشائخ نے متفق ہوکر کہا کہ یہ عورت راہ حق میں مردانہ کوشش کرتی ہے مبادا شیطان اسکی راہ مارے سب چلکر اسکو نصیحت کریں پہر جمع ہوکر رابعہ کے پاس آئے اور جب

Marfat.com

انکے پاس مرد آیا کرتے تو وہ پردہ درمیان میں لٹکا لیتیں اور اسکی آڑ سے باتیں کرتیں غرض جب وہ

بزرگان بصرہ آئے تو پردہ کے ایک طرف یہ اور ایک طرف وہ بیٹھے پھر لوگوں نے اس طرح ان سے

بیان شروع کیا کہ کودک اگرچہ باادب ہو مگر استاد ضرور چاہیے اور رعایا اگرچہ نیک ہو مگر بے والی چارہ

نہیں اور عورت اگرچہ عابدہ زاہدہ ہو مگر شوہر دار رہنا بہتر ہے جب یہ کہہ چکے تو رابعہ نے سمجھا کہ یہ میرے

مقدمہ میں نصیحت کرتے ہیں بولیں تم سب میں عالم اور داناتر کون ہے انہیں حضرت خواجہ حسن بصریؒ

بھی تھے لوگوں نے انکی طرف اشارہ کیا کہ ہم سب میں یہ سرگروہ و عالم تر ہیں حضرت رابعہ نے کہا وہ قریب

مجھے پردہ کے پاس بیٹھیں جب وہ پاس آکر بیٹھے تو ان سے پوچھا عقل چند اجزا پر پیدا ہوئی ہے خواجہ

نے کہا دس اجزا پر پھر پوچھا وہ اجزا مرد و زن پر کس طرح تقسیم ہوئے کہا نو جزو مردوں کو ملے اور ایک جزو

عورتوں کو پھر پوچھا شہوت چند جزو پر ہے کہا وہ بھی دس جزو ہے کہا کسطرح تقسیم ہوئی بولے برعکس عقل

کے کہ نو جزو شہوت عورتوں کو دیئے ایک جزو مردوں کو رابعہ رح بولیں سبحان اللہ ایک جزو عقل میری نو جزو

شہوت پر غالب آئی ہے اور نو جزو عقل تمہاری ایک جزو شہوت پر غالب نہیں ہوسکتی ۔ من بعد مولانا ۱۵۴

کمال الدین مولانا شمس الدین رجزی کو اشارہ کیا بمراد میرے کہ یہ قلندر شاعر ہے اُس نے غزل مستزاد

مولانا جام پر غزل کہی ہے جناب خواجہ نے مطلع اور حسن مطلع اس غزل مولانا کا خود پڑھا پھر مجھ سے فرمایا

تم اپنا مطلع پڑھو ان کا مطلع یہ تھا ۔ **مطلع**

آن کیست کہ تقریر کند حال گدارا در حضرت شاہی

از غلغل بلبل چہ خبر باد صبا را ۔ بر نالہ و آہے ۔ میں نے اپنے چند شعر پڑھے

اشعار

آں کیست کہ بگذشت بریں سوئے سوار اوج کردہ کلاہے

غربال ہدف ساخت زفرگان دل ما را نا کردہ نگاہے

تا جملہ ولایات سفیدی و سیاہی در دائرہ آرد

بر روم نگر حضرت سلطان خطا را از شام سیاہی

با گو نگہ حسن بروں راندہ دشہرے شوریدہ بدنبال
دانی طرب انگیز بود ما و شمار انظارہ شاہی
آخر سر و پائی کن و یادی بکن از من یعنی چہ شدش حال
ما خورد نکوئی و دہ آں بے سرو پارا یا مرد بجائی +

جب ایک میں شعر پڑھتا تو فرماتے دوسرا پڑھو عجب وقتِ ذوق تھا چار شعر یاد آئے اور باقی یاد نہ آئے اور یہ غزل میں نے دولت آباد میں کہی تھی والحمد للہ رب العالمین ؂

مجلس شستم بخیر و سعادت دولتِ پابوس ہاتھ آئی ایک جوان عربی آیا ہوا تھا اور عمدہ شانہ نذر کو لایا جناب خواجہ نے دستِ مبارک سے شانہ دان اٹھا کر اپنی کنگھی نکالی اور نئی اسمیں رکھی پھر ہم لوگوں سے پوچھا کہ جب کنگھی تلہ دانی میں رکھی تو پہلے کسطرف سے رکھی پھر خود فرمایا دندانوں کیطرف سے پہلے رکھنا چاہئے کہ وہ باعثِ تفرق بالوں کا ہے پس جو باعثِ تفریق ہوئے دور ڈالنا مناسب ہے اور اسپر یہ حکایت فرمائی کہ میں نے اپنے جناب خواجہ شیخ الاسلام نظام الحق والدین قدس سرہ العزیز سے سنا ہے اور اُس روز قاضی محی الدین کاشانی خدمت میں حاضر تھے کہ تھوڑی دیر میں چند یاران طریقت آئے اور عرض کی ہم آج دعوت میں طوسیوں کے تھے وہاں پسران عماد بھی حاضر تھے اور آپ کی جناب میں کلمات ناملائم کہتے تھے ہم وہاں سے اُٹھ آئے اسپر جناب شیخ نے فرمایا ایکبار کوئی درویش خدمت شیخ الاسلام جناب فرید الحق والدین قدس سرہ العزیز میں آیا آپ نے اُسکو کچھ دلوا کر رخصت کیا وہ کھڑا ہوا اور بولا شیخ یہ شانہ خاص جو مصلے پر رکھا ہے مجکو دو آپ سُنکر چپ ہو رہے پھر دوبارا مانگا اور آپ چپ رہے پھر سہ بارا مانگا مگر کچھ جواب نہ دیا آخر پکار کر کہا شانہ مجکو دو تمہارے واسطے برکت ہوگی شیخ نے فرمایا وہ برکت تیری پانی میں ڈالی غرض وہ رخصت ہو کر چلا باہر قصبہ کے قریب کچھ آب رواں تھا پایاب یہ اسمیں نہانے لگا قضارا ڈوب کر بہ گیا شیخ یہ باتیں کہہ رہے تھے اور قاضی محی الدین وغیرہ یار باتوں میں مشغول تھے کہ اُسیوقت کیلو کھڑی کی جانب سے شور ہوا کہ پسران عماد فردوسی ڈوب گئے اور سبب یہ ہوا کہ خانقاہ طوسیوں سے بعد دعوت باہر نکلے

Marfat.com

اور کشتی پر بیٹھ کر کیلو کھری پہونچے۔ خانقاہِ شیخ کے قریب ہو کر وہاں لنگر مولانا عماد فردوسی کا تھا وہاں
کشتی سے اُتر کر کپڑے اُتارے کہ بدن دہو ویں تہبند باندہ کر پانی میں گھسے ایک بھائی بہنے لگا دوسرے
بھائی سے کہا میرا ہاتھ پکڑ اُسنے ہاتھ پکڑا مگر نکال نہ سکا اس عرصہ میں پانی کا ریلا زور سے آیا دونوں ڈوب
گئے جسوقت یہ خبر غیاث پور میں حضرت شیخ کے پاس آئی اُس سے کچھ دیر پہلے قاضی محی الدین وغیرہ
احباب وہ نالہ پایاب اُتر کر آئے تھے کہ متصل اسکے بعد خبر آئی کہ پسران فردوسی جو دعوت میں بندگان
شیخ کو ناروا کہتے ہیں دونوں پانی میں ڈوب گئے اور اُسیوقت شیخ نے یہ قصہ کہا تھا میں نے نہایت تحیر
ہو کر کہا عجب کرامت در کرامت ہوئی ہے ہمارے شیخ اور شیخ کے شیخ کی بعدہٗ آپنے مناسب مجلس یہ حکایت
کہی کہ ساوی کے ایک مولوی کا روزینہ دیوانخانہ شاہی سے مقرر ہو لیا تھا قضاراً اُنکے یہاں آگ لگی
سامان معہ فرمان جل گیا وہ دوبارہ شہر میں فرمان لکھوانے آئے اور اِن دنوں دوبارہ لکھوانا مشکل ہوتا
تھا غرض محنت و خواری سے انکو جدید فرمان لکھدیا گیا انھوں نے رومال میں باندہ کر آستین میں رکھ 156
لیا کچہری سے نکلکر جب کچھ دور آئے تو دیکھا آستین میں نہ رومال ہے نہ فرمان خدا جانے کہاں گر ا یہ
حیران ہو کر لوٹے اور فریاد کرتے پھرے کہا میرا رومال معہ فرمان کسی نے لیا ہو تو کہدے ہر کوچہ و
محلہ اور دوکانوں پر بادرچیوں اور قصابوں کے پکارتے پھرے کسی نے نہ کہا میں نے پایا ہے
یہ تھک کر رہ گئے دوسرے دن روتے ہوئے خدمتِ سلطان الاولیا میں حاضر ہو کر عرض کی کہ
جناب ایکبار گدائی کر کے فرمان لکھوالیا تھا وہ گھر میں آگ لگنے سے جل گیا دوبارہ آیا گدائی کی پھر
فرمان جدید لکھوایا آستین میں رکھا تھا نہ معلوم کہاں گرا یہ سنکر جناب شیخ نے کچھ دیر مراقبہ فرما کر کہا
مولانا شیرینی نذر مانو کہ اگر فرمان تمہارا ملجاوے تو حضرت مولانا فرید الحق والدین کی روح مبارک کو
اُسکا ثواب پہنچا ، مولانا نے شیرینی مانی اس عرصہ میں حضرت شیخ اور آنے والوں سے مشغول ہوئے
مولانا بیٹھے رہے پھر شیخ نے اُن سے مخاطب ہو کر کہا کہ مولانا کیا خوب ہو کہ اگر ابھی پہلے فرمان
ملنے سے فاتحہ واسطے روح مبارک شیخ الاسلام دلا دو مولانا یہ سنکر اُٹھے اور ایک ششکانی
جو اُنکے پاس تھی لیکر دروازہ خانقاہ پر پہونچے وہاں شیخ کے وقت سے دروازہ خانقاہ کا کی

Marfat.com

وحلوائی وگل فروش بیٹھا کرتے تھے مولانا نے وہ بخشش کا نی حلوائی کو دی اس نے حلوا تول کر خوان سے کاغذ نکالا - کہ اسمیں رکھ کر انکو حلوا دے مولانا نے دیکھا کہ یہ وہی فرمان میرا گمّا ہوا ہے۔ حلوائی نے چاہا کہ پارہ کرے مولانا چلائے کہ پارہ مت کرنا میں یہی کاغذ ڈھونڈھتا تھا غرض وہ کاغذ وحلوا لیکر خوش وخنداں خدمتِ شیخ میں آئے اور قدم چومکر قصہ حصول فرمان کا بیان کیا ؛

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ؕ

مجلس شصت ویکم - بخیر وسعادتِ شرفِ مجالست حاصل ہوئی - گفتگو اسمیں تھی کہ قبولیت اعمال موقوف جذبہ پر ہے یعنے کوئی عمل جبتک جذبہ الٰہی نہ آوے قبول نہیں جب جذبہ حاصل ہوا تو بعد اُسکے جو عمل کرے قبول ہے اور جذبہ کا کوئی وقت مقرر نہیں طفلی میں ہو یا جوانی میں یا شیخی میں مگر جذبہ کے بھی مراتب ہیں ایک جذبہ عوام ہے اور وہ توفیق پانا ہے اعمال صالحہ کی اور ایک جذبہ خواص کا اور وہ عبارت توجہ قلب سے ہے طرف حق کے اور انقطاع ماسوے اللہ تعالےٰ سے پھر فرمایا شیخ عثمان خیری رح کو جذبہ لڑکپن میں ہوا ہے اور قصہ اُسکا گذر چکا - یہ دوسری حکایت فرمائی کہ شیخ عثمان خیری کا ایک مُرید تھا جب وہ کہیں سفر کو جانے لگا تو کوئی معتبر نہ پایا کہ اپنی لونڈی اسکے پاس رکھ جاوے بناچاری مُرشد سے کہا اسکو آپ اپنے حرم سرائے میں رکھیں کہ سفر سے لوٹ آوں شیخ نے اجازت دی اُسنے وہ لونڈی پیر کے گھر چھوڑدی اور چلا گیا ایک دن شیخ گھر میں آئے اُس کنیزک پر نظر پڑی اُسکی طرف سے اُنکے دلمیں خطرہ واقعہ ہوا ہر چند دفع کیا دور نہوا لاچار اپنے مرشد شیخ ابوحفص حداد کے پاس آئے اور کہا ایک مُرید میرے گھر میں اپنی چھوکری چھوڑ گیا ہے مجھے اُسکو دیکھ کر خطرہ واقع ہوا اور ایسا جم گیا ہے کہ دفع نہیں ہوتا اُنکے مُرشد نے مُراقبہ فرماکر کہا تم شیخ حسین ہمدانی کے پاس جاو یہ خطرہ اُن سے دفع ہوگا ورنہ یہ جانیوالا نہیں شیخ عثمان نے سفر کیا اور ہمدان گئے وہاں جس شخص سے شیخ حسین کا گھر دریافت کیا اُسنے اُنہیں بُرا کہا کہ اُسے کیوں پوچھتے ہو وہ تو ایک فاجر فاسق آدمی ہے شرابخوار ہے یہ سُنکر شیخ عثمان رح لوٹ آئے اور اپنے پیر سے آکر کہا آپ نے مجکو ایسے شخص کے پاس بھیجا کہ جس سے اُنکا مکان پوچھا اُسنے اُنکو بُرا دنا سزا کہا اور بااتفاق انکو سب نے فاسق وشرابی بتایا -

Marfat.com

میں بے ملے لوٹ آیا پوچھا وہ خطرہ گیا یا نہیں۔ کہا نہیں بلکہ زیادہ ہوگیا فرمایا میں نے کہہ دیا ہے۔ کہ
جبتک وہاں نجاؤنگا یہ خطرہ دفع نہوگا پھر دوبارہ سفر کیا اور ہمدان میں پہونچکر حسین یوسف کا گھر پوچھا
اسپر سب لوگ بُرا کہنے لگے میں نے کہا اُنسے ضرور ملونگا دیکھوں کیسے ہیں مجکو اُن سے کچھ کام ہے لوگوں
نے اُنکے گھر کا پتہ بتایا جب میں وہاں پہنچا تو دیکھا ایک پیر مرد بیٹھا ہے اور پاس ایک مٹکا اُسپر صراحی
رکھی ہوئی ہے اور ایک امرد حسین نہایت خوبصورت اُنکی گود میں بیٹھا ہے شیخ عثمان خیری یہ دیکھکر
بے ذوق ہوئے دلمیں کہا لوگ سچ کہتے تھے یہ کیا خراب حال ہے میرے شیخ نے کس کے پاس بھیجا
یہ سوچکر لوٹنا چاہا پھر سوچا ملنا چاہیئے اُنکے پاس بیٹھ گئے اُنھوں نے سلوک کی وہ باتیں کیں کہ شیخ
عثمان اور وہ لڑکا دونوں رونے لگے کہ خون آنکھوں سے بہنے لگا پھر شیخ عثمان اُٹھے اور کہا اے
شیخ اللہ بتاؤ یہ کیا حال اختیار کیا ہے کہ سب لوگ آپکی غیبت کرتے ہیں اور آپنے سلوک کا ایسا بیان کیا کہ میں
حیران ہوگیا اور اشک خونی بہائے یہ کیا وضع پسندکی ہے شیخ حسین ہمدانی نے جواب دیا کہ یہ وضع اسواسطے ١٥٦
اختیار کی ہے کہ جب تجھ سا شخص میرا حال ظاہری دیکھے تو مجھ پر اعتماد نہ کرے اور بزرگ جانکر اپنی لونڈی
امانت نہ رکھے تا تیری طرح مجھ کو بھی اپنے شہر و وطن سے سفر کرنا پڑے پھر کہا یہ سبوئے آب ہے اور یہ
صراحی گھوڑی پر پڑی تھی کسی نے شراب پیکر پھینکدی تھی میرے پاس کوئی کوزہ آب نہ تھا میں اوٹھا
لایا اور خوب دھوکر پاک کرلی ہے اسمیں پانی پیا کرتا ہوں اور یہ لڑکا خوبصورت میرا فرزند ہے مجھسے
قرآن شریف پڑھتا ہے پھر فرمایا حضرت خواجہ نے کہ شیخ ابوحفص حداد کو جوانی میں جذبہ حال ہوا اور
اُسکا قصہ فرمانے کو تھے کہ اسمیں ایک سپاہی آیا اُس سے متوجہ ہوکر اُسکا حال دریافت فرمانے لگے
وہ نوکر ہونا چاہتا تھا خواجہ نے فرمایا اندنوں لوگوں کو نوکر رکھتے ہیں پھر کہا نوکری کچھ مضائقہ نہیں اپنی
مشغولی کا لحاظ رہے کہ ترک نہو اُسپر میں نے عرض کی کہ خلق آپکی پناہ میں ہے مناسب ان باتوں کے
یہ حکایت فرمائی کہ ایکبار کسی شہر کو مغلوں نے لوٹا اور اسمیں عمل کرکے لڑکوں اور بوڑھوں کو پکڑتے
تھے اور عورتوں اور جوانوں کے بیڑی اور طوق ڈالتے اور شہر باہر لیجاتے اور اُس شہر میں ایک پیر صاحب
ولایت وہاں کے تھے شہر سے باہر آئے اور ایک ٹیلہ پر چڑھ کے اپنا عصا زیر زنخ تکیہ کرکے کھڑے

Marfat.com

دیکھنے لگے ایک مسافر جو اس بزرگ کے پاس آیا تھا وہ بھی انکے ہمراہ باہر آیا انکے پاس کھڑا ہوا اور دونوں
بطرف شہر دیکھنے لگے کہ عورتوں اور جوانوں کو پکڑ کر بحالت قید باہر لیجاتے ہیں اور زخمی اور کشتوں کے
خون سے ایک نہر رواں تھی تو اس مسافر نے ان بزرگ سے کہا اے شیخ یہ معاملہ الٰہی کا کس دفتر میں
دیکھنا چاہیے شیخ نے کہا دفتر لاابالی میں پھر جناب خواجہ ذکرہ اللہ تعالےٰ بالخیر نے فرمایا یہ انکا کہنا اشارہ
ہے طرف اس حدیث قدسی کے کہ فرماتا ہے اللہ تعالےٰ ھولاء فی الجنۃ ولا ابالی وھولاء فی النار
ولا ابالی پھر فرمایا شرح تعرف میں لکھا ہے کہ یہ کلام کہ ھولاء فی النار ولا ابالی تو درست ہے مگر دوسرا
جملہ کہ ھولاء فی الجنۃ ولا ابالی کیونکر صحیح و درست ہو پھر جواب فرمایا کہ توجیہ اس کلام کی یوں ہے کہ ھو
لاء فی الجنۃ ولا ابالی بجفاھم وھولاء فی النار ولا ابالی بوفاھم یعنے پہلوں کی جفا سے پرواہ نہیں رکھتا
اور دوسروں کی وفا کی پرواہ نہیں رکھتا ایک عالم نے کہ حاضر مجلس تھا سوال کیا کہ ضمیر ہم کی کس طرف
پھرتی ہے فرمایا ہولاء کیطرف پھر فرمایا اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے فریق فی الجنۃ وفریق
فی السعیر پھر حدیث شریف کے معنے بیان کئے کہ مشارق میں ہے فرمایا جناب رسول علیہ التحیۃ
والسلام نے کہ ایک بندہ تقرب حاصل کرتا ہے یہاں تک کہ اسمیں اور بہشت میں ایک بالشت کا فرق
رہتا ہے کہ اس سے کوئی ایسا عمل بد وجود میں آتا ہے کہ اہل دوزخ سے ہوجاتا ہے اور دوسرا بندہ کام
دوزخیوں کی کرتا ہے یہاں تک کہ اسمیں اور دوزخ میں مسافت ایک بالشت کی رہتی ہے پھر کوئی
ایسا عمل نیک اس سے ہوجاتا ہے کہ وہ جنتی بنجاتا ہے اور مناسب اسکے یہ حکایت فرمائی کہ حضرت خواجہ
فضیل بن عیاض قدس سرہ العزیز ابتدا حال میں قطاع الطریق کی جماعت سے تھے برسوں راہ مارتے
رہے اطراف سرخس میں دھاڑے ڈالتے بعد اسکے تائب ہوئے اور سبب توبہ یہ ہوا کہ ایک رات
اپنے گھر جاتے تھے کوچہ میں سنا کوئی شخص کوٹھے پر یہ آیت شریف پڑھتا ہے الم یان للذین آمنوا
ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ انھوں نے سنکر نیچے سے بلے کہا یعنے البتہ وہ وقت آگیا ہے اور وہیں سے انپر
ایک حال طاری ہوا اور انکا قاعدہ تھا کہ جو قافلہ لوٹتے انکے نام معہ تاریخ لکھ لیتے۔ اور انکے شہر و محلے دریافت
کر اور ایک فرد میں یہ سب لکھ کر ساتھ رکھتے اور دوسرا قاعدہ یہ تھا جس قافلہ میں عورت یا لڑکا ہوتا اسے

Marfat.com

نہ لوٹتے اور کبھی جھوٹ نہ بولتے امانت میں خیانت نہ کیا کرتے اور راہ زنوں میں بجائے افسر تھے
جب تائب ہوئے وہ فہرست نکالکر دیکھی جو سامان موجود تھا اُن کے مالکوں کو دیا اور معاف کرایا
اور جو صرف ہوگیا تھا اُسکا عذر کرکے بخشوایا اور یہ کہہ کر راضی کیا کہ میں فضیل ہوں وہ مال میرے پاس
خرچ ہوگیا ہے اب میں نے لوٹ مار سے توبہ کی ہے آیندہ ایسا کام نہ کروں گا تم اپنے حقوق پر خوش ہو
مجھ کو بخشدو کہ توبہ میری قبول ہو سپر بعضے اپنا مال طلب کرتے بعضے کہتے ہمنے بخشا یہاں تک کہ
ایک نصرانی تھا کسی قافلہ میں اُسکو لوٹ کر اُسکی کچھ اشرفیں لیلی تھیں اُسکے پاس بھی آئے اور اُس
سے پوچھا مجھے جانتا ہے وہ بولا نہیں پہچانتا کہا میں فضیل ہوں اپنے کام سے شرمندہ اور تائب ہوا
ہوں اور ہمارے دین میں یہ بات ہے کہ توبہ جب قبول ہوتی ہے کہ مدعی راضی ہوں میں نے تیرا
چند تولہ سونا لیا تھا وہ خرچ ہوگیا ہے پیدا کرکے تجکو دونگا بجائے قرض مجھ پر ہے مگر اب راضی ہو کہ تو
قبول ہو یہ سُنکر وہ نصرانی اپنے گھر میں گیا پھر جلدی نکل آیا اور کہا اے فضیل میں نے قسم کھائی ہے
کہ جبتک میرا سونا نہ دیگا میں راضی نہ ہونگا حضرت فضیل نے کہا مجھ سے قبالہ لکھو لے کہ میں تیرا مال ۱۶۰
دونگا مگر اب راضی ہو کہ میری توبہ قبول ہو بولا میں کیا کروں قسم کھا چکا ہوں اُسکے خلاف کر نہیں
سکتا فضیل حیران رہ گئے کہ اب کیا کروں پھر بولے ایک کے دو دو دونگا بالفعل رضامند ہو کہا جب
تک اپنا مال نہ لیلونگا ہرگز راضی نہ ہونگا غرض اسی گفتگو میں نصرانی نے کہا اور ایک حیلہ کرتا ہوں کہ سوگند
میری پوری ہو میرے پاس اور زر ہے وہ گھر سے لاکر تجکو بخشتا ہوں تو وہ اپنے ہاتھ میں لیکر پھر مجکو
دے کہ قسم پوری ہوجاوے اور میں حانث نہوں خواجہ نے کہا بہتر ہے وہ نصرانی آپ کو اپنے گھر میں
لیگیا اور بتایا اس رکھی ہوئی همیانی میں زر نقد ہے اپنے ہاتھ سے اُٹھا کر مجھ کو دے خواجہ نے وہ همیانی
اُٹھا کر اُسکے ہاتھ میں دی نصرانی نے اُسے کھولکر دیکھا کہا مجھ کو جلدی کلمہ توحید پڑھاؤ کہ میں اسلام لاؤں
آپ نے اُسے کلمہ پڑھایا پھر پوچھا کیا بات دیکھ کر تو ایسی جلدی مسلمان ہوا اور اب تک اسلام سے راضی
نہ تھا وہ بولا میں نے توراۃ میں پڑھا ہے کہ دلیل قبولیت توبہ تائب کی یہ ہے کہ خاک و سنگریزی اُسکے
ہاتھ میں زر ہوجاویں میں نے پہلے گھر میں آکر کچھ خاک و سنگریزے همیانی میں بھر کر تکیہ تلے رکھ

Marfat.com

تھی اور سوچا تھا کہ اگر تم سچے ہو اور تمہاری توبہ قبول ہوئی ہے تو یہ خاک تمہارے ہاتھ میں سونا بنجاویگی اگر تم سچے نہو تو تمکو پکڑ کر مار پیٹ کروں گا یہاں تک کہ میرا مال دو اور بے لئے نہ چھوڑوں یہ کام تمہارے امتحانِ صدق کو کیا تھا اب تمہارے ہاتھ میں جانے سے خاک زر ہوگئی معلوم ہوا کہ توبہ تمہاری مقبول ہے لہذا تمہاری ہاتھ پر مسلمان ہوا یہ قصہ جب اُسکی زن و فرزند نے سُنا سب مسلمان ہوگئے اور جتنے اُسکے گھر اور قوم کے آدمی نے سُنا اسلام لایا پھر باب امانت میں اُنکی یہ دوسری حکایت کہی کہ ایکبار کوئی قافلہ اُنکی حد میں جہاں لوٹا کرتے تھے گذرا قریب شب کے اُنکے خوف سے ہر شخص نے اپنا مال نکالکر اُس جنگل میں جا بجا گاڑدیا ایک جوان دور تر گیا کہ کہیں مال جنگل میں چھپا آئے دیکھا ایک درخت تلے چھپر ہے اور اُسمیں ایک شخص مُصلا بچھائے مشغول وظیفہ ہے اُسنے دلمیں کہا یہ مرد پارسا معلوم ہوتا ہے اس سے کون بہتر ہوگا صلاح یہ ہے کہ مال اسکے پاس امانت رکھدوں غرض اُنکے پاس جاکر کہا خواجہ یہ میری امانت رات بھر رکھلو کہ مجھکو یہاں خوف راہ زنوں کا ہے اُنھوں نے کہا تم اپنے ہاتھ سے اس میرے بوریئے تلے رکھدو اور بے خوف جاکر رات گذارو جوان وہ زر اُنکے بوریئے تلے رکھ گیا ادھر رات کو قطاع الطریق کہ جماعت خواجہ فضیل میں تھے آئے اور قافلہ لوٹا اور مال اسباب لے گئے مگر نقد قافلہ جو جابجا گڑا تھا اُنکے ہاتھ نہ آیا صبحکو جب قافلہ کے لوگ بھاگے ہوئے جمع ہوئے اور جابجا سے اپنا گڑا مال نکال لائے تو وہ جوان بھی اپنا مال لینے کو جنگل میں اُن بزرگ کے پاس گیا۔ وہاں دیکھا کہ چند آدمی اور بیٹھے ہیں اور وہی مال لوٹا ہوا قافلہ کا باہم بانٹ رہے ہیں جوان نے افسوس کیا کہ میں نے خود اپنا مال چوروں کے سپرد کردیا ہے بڑی بے وقوفی کی اب یہ میری امانت کا ہے کو دیگا یہ سوچکر ڈرسے لوٹنا چاہا خواجہ نے لوٹتے دیکھ کر پکارا کہ اے جوان کہاں جاتا ہے خوف مت کر اور آکر اپنی امانت اُسی جگہ سے نکالکر لیجا جوان حیران ہوکر پاس گیا اور بوریئے تلے سے اپنی امانت نکال لی خواجہ نے کہا خوب دیکھ لے میں نے امانت میں خیانت نہیں کی ہے میں جھوٹ نہیں بولتا اگر تیری امانت بجنسہ نہو تو میں خائن اور دروغگو ہونگا پھر جناب خواجہ نے حال اُنکی بزرگی کا بیان فرمایا کہ بعد اُسکے کعبہ تشریف میں جاکر حضرت خواجہ عبدالواحد ابن زید کے ہاتھ پر مُرید و تائب ہوئے اور ولایت

Marfat.com

اور ولایت بکمال پایا کہ کسی نے حضرت خواجہ خضر علیہ السلام سے ملکر پوچھا آپ کی غذا کیا ہے حضرت خضر نے فرمایا میں سال میں ایک بار خواجہ فضیل عیاضؒ سے ملتا ہوں اس ایکبار دیکھنے سے سال بھر مجکو یہ سیری ہوجاتی ہے کہ دوسرے برس تک خواہش آب وطعام نہیں ہوتی ؛

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

مجلس شصت و دوم - سعادت خدمت حاصل ہوئی جناب خواجہ ذکرہ اللہ تعالیٰ بالخیر ایک شخص نووارد کا حال دریافت فرمارہے تھے کہ کہاں سے آئے ہو کیا کام کرتے ہو اس نے وطن تبلایا اور کہا لڑکے پڑھاتا ہوں فرمایا تمہارے شہر میں ایک حافظ مولانا مخلص الدین نامی تھے نہایت بزرگ وصاحب ولایت الدین شاگردوں کے ساتھ سیر کو گئے تھے راہ میں آکھ کے درخت پھلدار لئے انھوں نے توڑکر ہاتھ میں لئے مولانا نے ان کو دیکھ کر پوچھا تمہارے ہاتھ میں کیا ککڑی ہے وہ بولا آکھ کا پھل ہے مولانا نے کہا نہیں ککڑی ہے میرے پاس لاؤ شاگردوں نے کہا جناب آکھ کے پھل ہیں ہم نے ابھی توڑی ۱۶۲
آجکل ککڑی کا موسم نہیں ہے آپ کیسے فرماتے ہو کہ ککڑی ہے مولانا نے کہا مجکو دو یہ تو ککڑی ہے انھوں نے مولانا کو دی انھوں نے چاقو نکالکر ٹکڑے کئے اور سب کو دئے انھوں نے جب کھایا تو وہ ککڑی تھی اسپر میں نے دریافت کیا کہ خواجہ عزیز کینز کی اور مولانا مخلص الدین کیا دونوں ہمعصر تھے فرمایا یہ معلوم نہیں مگر خواجہ عزیز کینز کی رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے بزرگ تھے پھر فرمایا بداؤں بھی بہت بزرگ تھے پھر فرمایا میں نے اپنے شیخ حضرت سلطان الاولیاء کے زبانی سُنا ہے کہ بداؤں میں بھی بہت بزرگ تھے پھر فرمایا میں نے اپنے شیخ سلطان الاولیاء کے زبانی سُنا ہے کہ بداؤں میں دو بھائی تھے ایک کا نام شیخ شاہی موی تاب تھا دوسرے کا ابوبکر موی تاب انکو میں نے بھی دیکھا ہے مگر شیخ شاہی موی تاب کو نہیں دیکھا اور شیخ ابوبکر موی تاب کا سماع میں عجیب حال ہوا کرتا تھا کہ ہمارے جناب خواجہ بہت تعجب فرماتے پھر فرمایا ایکبار ان کو احباب واسطے تفریح کے شہر سے باہر کسی باغ میں لیگئے تھے اور وہاں کھیر پکائی جب اُسے نکالکر کھانے بیٹھے تو شیخ نے اس کھیر کو دیکھ کر کہا اس کھانے میں کچھ تصرف بیجا ہوا ہے کسی نے خیانت کی میں نہ کھاؤں گا سب یار حیران ہوئے باہم دریافت کیا کس سے خیانت ہوئی سب بولے ہم میں

Marfat.com

کوئی خاتن نہیں آخر دو یاروں نے جو کھیر لکائی تھی آگر کہا پکانے وقت کھیر میں جوش آیا وہ ابلکر گرنے لگی
اور برتن نہ تھا جب زمین پر گرنے لگی تو انہنے سوچا اگر با اسکا بہتر یا ہمارا کیا لینا بضرورت وہ گرتا ہوا ابال
کا انہنے کھا لیا یہ سنکر شیخ نے کہا زمین پر گر جانا اسکا بہتر تھا اسی کو تمہارے یاروں نے کھایا تمہارا عذر قبول
نہیں انکو دہوپ میں کھڑا کیا موسم گرمی کا تھا خوب پسینہ انکا بہا تب کہا اب قصور معاف کیا آکر سایہ
میں بیٹھ جاؤ پھر ایسا نہ کرنا انہوں نے توبہ کی پھر شیخ نے فصاد کو بلوایا یاروں نے پوچھا کیا کروگے کہا
ان یاروں کا پسینہ دہوپ میں کھڑے ہونے سے میں نے دیکھا بہت بہا ہے اپنی فصد کھلوا کر اتنا خون میں
بہاؤنگا پھر فرمایا جناب شیخ قدس سرہ العزیز فرمایا کرتے تھے کہ محبت اسقدر کہ یاروں کی رعایت سے انکے
پسینہ کیجگہ خون اپنا بہایا اور رعایت ادب وہ کہ انکا عذر نہ سنا اسکے بعد یہ حکایت فرمائی۔ کہ قاضی
کمال الدین جعفری رحمۃ اللہ علیہ مصنف کتاب منفق قاضی بدایوں تھی منفق بھی وہیں تصنیف کی ہے
انکا کمال علم اس کتاب سے معلوم ہوتا ہے پھر فرمایا شیخ جلال الدین تبریزی اور ان قاضی کمال الدین
جعفری میں نہایت محبت تھی قاضی شیخ کے پاس آیا کرتے اور شیخ قاضی کے یہاں جاتے ایکدن شیخ
قاضی کے یہاں آئے خدمتگار در پہ بیٹھے ہوئے تھے انسے پوچھا قاضی جی کیا کرتے ہیں وہ بولے نماز
پڑھتے ہیں شیخ نے یہ سنکر کہا کیا قاضی نماز پڑھنا جانتا ہے قاضی یہ سنکر حیران ہوئے کہ الہی ...
ہوکر لوگوں میں یہ کیا کہا پھر اور وقت جب یہ دونوں ملے تو قاضی نے شیخ سے کہا تم جو اسدن آئے
تھے تو کیا یہ کہا تھا کہ کیا قاضی نماز پڑھنا جانتا ہے شیخ نے کہا ہاں میں نے کہا تھا قاضی نے پوچھا یہ
کس طرح کہا شیخ نے کہا اے یار نماز علماء اور ہے اور نماز فقراء اور قاضی نے پوچھا کیا فقراء اور کوئی
قرآن پڑھتے ہیں یا رکوع اور سجدہ اور طرح کرتے ہیں شیخ نے کہا خیر قرآن وہی ہے اور ...
بھی وہی مگر قبلہ علماء کا ان تین جہت سے سوا نہیں اگر مصلے دور ہے تو اُسپر تو ...
اصابتہ عین فرض نہیں اور جو قریب روبرو کعبہ کے ہے تو اسکو اصابتہ عین فرض ہے کہ طرف کعبہ کے دیکھکر
نماز پڑھے اور جہت مشتبہ کے تحری مثلاً کوئی ایسی جگہ ہو کہ جہت قبلہ اُسپر مشتبہ ہو تو اسکو تحری لازم ہے جسطرف اسکی رائے پختہ ہو وہی
قبلہ ہے اگر بعد نماز جہت قبلہ اسکو اور طرف معلوم ہوئے تو اعادہ نماز اُسپر ضرور نہیں غرض قبلہ علماء کی یہ تین جہتیں ہیں مگر فقراء جبتک کعبہ کو نہیں

Marfat.com

دیکھ لیتے تکبیر تحریمہ نہیں کہتے قاضی پر یہ بات گراں گذری کہ گویا شیخ نے اپنی کرامت بیان کی کہ میں
ایسا ہوں کہ کعبہ کو دیکھ کر نماز پڑھتا ہوں مگر چونکہ دونوں میں محبت واخلاص بہت تھا لہذا مجلس میں
اور کچھ نہ کہا دونوں تبسم کرکے چپ ہو گئے مگر دوسری یا تیسری رات قاضی نے خواب میں دیکھا کہ
شیخ جلال الدین تبریزی عرش پر مصلا بچھائے نماز پڑھتے ہیں اتفاقاً صبحکو کہیں دعوت تھی جناب
شیخ اور قاضی بھی دونوں وہاں آئے اور ملکر ایک جا بیٹھے تو شیخ نے کہنا شروع کیا کہ نہایت قصد وہمت
علما کی یہ ہے کہ مفتی ہوں یا مدرس یا اس سے بھی بڑھے تو کہیں کے قاضی ہوئے اس سے بڑھ کر منصب
صدر جہانی کا ہے پھر اس سے زیادہ انکی ہمت نہیں ہوتی مگر فقرا کے بہت مراتب ہیں پہلا مرتبہ
کہ جو آپکی رات قاضی نے خواب میں دیکھا ہے قاضی یہ سُنکر اُٹھے اور سر محفل شیخ کے قدموں میں گر
اور معافی چاہی اس اثناء تقریر میں ایک درویش سوختہ آکر پایان محفل میں بیٹھ گیا تھا کہ نظر اُس
نہ پڑتی تھی عاجزوں کیطرح بولا مجھکو منہاج العابدین میں ایک مشکل پیش آئی سوچا کس سے
لہذا آپکی خدمت میں حاضر ہوا ہوں خواجہ نے پوچھا کیا مشکل ہے کہا اسمیں لکھا ہے التصوف
لانہ صیانۃ القلب عن رویۃ الغیر ولا غیر خواجہ نے فرمایا ایک تعقل ہے اور تعقل میں تکلف ہوا کرتا
تصوف مرتبہ مبتدی کا ہے اور اس عبارت میں حال منتہی بیان ہے کہ ولا غیر نزدیک منتہی
نہیں اور یہ معنے حالت استغراق میں ہوتے ہیں جیسے لیس فی جبتی سوی اللہ تعالی میں ہے
پوچھا کیا مراد جبہ سے قلب ہے فرمایا جبتی مُراد ہے علم سے اور حق تعالی کہ جملہ امکنہ کو حاوی ہے
کوئی مکان اور جہت نہیں پس منتہی کے نزدیک کہ اُسکو غیر پر نظر نہیں رہی تصوف کہ عبارت
صیانت قلب کا غیر سے شرک ہوا پھر یہ حدیث پڑھی کہ حسنات الابرار سیئات المقربین

والحمد للہ رب العلمین ۝

مجلس شصت و سوئم - سعادت قدمبوس میسر ہوئی عید الضحی کا دن تھا بہت
تھی دسترخوان بچھایا گیا سب نے کھانا اور حلوا کھایا دعا دیتے ہوئے رخصت ہوئے بگفتگو
امیر میری طرف متوجہ ہوئے اور مناسب دعوت عام کے یہ حکایت فرمائی کہ ایک بار کوئی

Marfat.com

شیخ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آیا اور آپ کے یہاں سامان امارت دیکھا کہ بارگاہ شاہی اور
طنابہائے ریشمی میخہائے زرین ہیں دلمیں کہا یہ کیسی درویشی وفقیری ہے کہ کسی بادشاہ کو یہ میسر نہیں حضرت
ابوسعید اُسکے اس خطرے پر مطلع ہوئے اور اُس درویش سے متوجہ ہوکر فرمایا اے درویش ہم نے
ابھی میخ خیمہ کی دلمیں نہیں گاڑی ہے زمین میں گاڑی ہے پھر اُس سے فرمایا اے یار دنیا کی یہ حکایت
ہے کہ مثل الدنیا کظلک اذا اقبلتها استدبرت عنک واذا استدبرت اقبلت پھر کچھ دیر سوچکر
حکایت خاص فقر کی بیان فرمائی کہ آج اللہ تعالےٰ نے یہ جمعیت اور نعمتیں عنایت فرمائی ہیں سابق
میں نے ایک بار روزہ رکھا دو دن گذرے کچھ کھانا نہ ملا میرا ایک آشنا نتھو نام تھا وہ دو روٹی
مع ترکاری دسترخوان میں لپیٹ کر لایا اور میرے آگے رکھی اُس حال میں اُسنے وہ مزا دیا کہ بیان
نہیں ہوسکتا اور خواجہ اُس مزے کو یاد کرکے سر ہلاتے تھے میں نے دلمیں کہا سبحان اللہ یہ فقر کیا
نعمت ہے کہ اسکا اول وآخر دونوں خوب ہیں پھر اور مشقتوں کا ذکر فرمایا کہ اکثر راتوں کو میرے گھر میں
چراغ روشن نہ ہوتا چند روز متواتر دنوں میں چولہہ نہ سُلگتا - وہ کیا عمدہ دن اور پر ذوق زمانہ تھا ہنوز چند
اعزہ بفضلہ تعالیٰ سامان معاش دس بارہ آدمیوں کا کرسکتے تھے مگر میں نے بتدریج انکو یہ بات سکھائی
تھی کہ میرا مزاج پہچان گئے تھے کہ یہ اس مشقت و بے سامانی میں خوش ہوتا ہے۔ میرا خیال چھوڑ دیا
تھا اگر کوئی دنیا دار ملنے آتا تو میں جبہ شیخ پہن کر بیٹھ جاتا جب وہ چلا جاتا تو لباس کھاروے کا پہن
لیتا کہ جامہ شیخ پہنکر وضو نہ کرنا پڑے غرض لوگوں سے اپنا فقر اسقدر پوشیدہ رکھتا اور ان باتوں میں
آپ روتے جاتے تھے گویا وہ ذوق اسوقت حاصل ہے پھر نہ معلوم اور کیا کچھ فرمایا ۔

والحمد للہ رب العالمین

مجلس شصت وچہارم - شرف پابوس حاصل ہوا - ایام تشریق گذر گئے تھے خواجہ
خواجہ نے مناسب حج کے باتیں شروع کیں فرمایا ایک درویش حجکو گیا تھا بعد ادائے ارکان
حج اُس نے دیکھا لوگ قربانی کرتے ہیں وہ درویش وہاں کھڑا ہوا اور کہا خداوندا تو جانتا ہے کہ میرے
پاس کوئی قربانی نہیں اب میں اپنے آپ کو تیری راہ میں قربانی کرتا ہوں اگر میرا حج قبول ہے تو میری

Marfat.com

قربانی قبول فرمایہ کہکر انگشت شہادت اپنے سے پر پھیری کی اسقدر سر اسکا بدن سے جدا ہو گیا مجکو یہ

شعر جو میں نے پہلے کہا تھا اُسوقت یاد آیا پڑھا

شعر

غلام آں شہیدم کز محبت تند خیاں قابل		کہ انگشت شہادت در گلو راند شود بسمل

حضرت خواجہ نے فرمایا کیا عمدہ حج قبول و مبرور تھا پھر یہ حکایت فرمائی کہ ایک بزرگ اداے حج کو گئے تھے بعد اتمام حج جب سب لوگ رخصت ہو گئے تو یہ حرم شریف میں آکر مراقب ہوئے دیکھا دو فرشتے آئے ہیں ایک سیدھی طرف اُنکے کھڑا ہوا ہے ایک اُلٹی طرف پھر بائیں نے دائیں سے پوچھا کہ اس سال حج کتنوں کا قبول ہوا اُسنے کہا کسی ایک کا بھی قبول نہیں ہوا مگر ایک شخص مصر میں علی موفق نام کفش دوز ہے اُسکے حج کی برکت سے سب حاجیوں نے ثواب حج پایا ہے یہ بزرگ بعد فراغت سوچے کہ مصر چلکر اُس ولی اللہ سے ملنا چاہئے دیکھوں اُسکا معاملہ کیسا ہے کہ یہ حاجی جو بمشقت تمام یہاں آئے چنانچہ خداوند کریم فرماتا ہے لم تکونوا بالغیہ الا بشق الانفس انمیں سے کسی کا حج قبول نہ ہوا مگر بطفیل اُس بزرگ یہ سوچکر مصر پہونچے اور دریافت کرکے علی موفق کی دوکان پر گئے اور ملکر کہا اے خواجہ مجکو آپ سے ایک عرض خاص ہے کہ میں کعبہ شریف گیا تھا بعد اداے حج حرم میں ٹھہرا ایک بار مُراقبہ میں دیکھتا ہوں کہ دو فرشتے آسمان سے اُترے اور میرے دہنے بائیں کھڑے ہو کر ایک نے دوسرے سے پوچھا اس سال کتنوں کا حج قبول ہوا اُس نے کہا کسی کا قبول نہیں ہوا سواے حج علی موفق کے کہ بطفیل اُسکے جملہ حاجیوں کا حج مقبول ہوا ہے اب آپ مجھ سے فرماویں کہ کونسا عمل صالح کیا ہے جسکی یہ عمدہ پاداشں ہے۔ علی موفق نے کہا اے خواجہ میں نے تو آجتک حج ہی نہیں کیا ہے اور اس سال بھی نہیں گیا ہوں۔ مگر ہاں ایک کام مجھ سے بن پڑا ہے شاید اُسکی برکت سے یہ مقبولی ہو وہ یہ ہے کہ میں چند سال سے عزیمت حج بیت اللہ رکھتا تھا اور سوچلیا تھا کہ میں غریب کفش دوز ہوں اتنا کہاں سے ہوگا کہ گھر بھی خرچ دوں اور زاد راہ حج بھی کروں صلاح یہ ہے کہ مزدوری روزانہ سے قدرے قدرے جمع کرتا رہوں جب لائق زاد راہ ہو جاوے تو سفر کروں لہذا ایک برتن زمین

Marfat.com

میں گاڑ دیا تھا اور پندرہ سال سے اسمیں کم وبیش جمع کیا کرتا تھا اس سال جو دیکھا تو بعنایت الٰہی اتنا
ہوگیا تھا کہ خرچ خانہ کو بھی کافی ہو اور حج کو بھی اس عرصہ میں کہ میں منتظر ایام حج تھا ایک دن میری بیوی
پڑوسی کے گھر آگ لینے گئی دیکھا کہ زن ہمسایہ معہ اپنی اولاد کے بکری کا گوشت بھونکر کھا رہی ہے چونکہ
عورت میری حاملہ تھی اسکی خوشبو سے شوق ہوا کہ میں بھی اس کباب سے کچھ کھاؤں بنا برآں زن ہمسائے
سے کہ باہم معاملہ محبت تھا تھوڑا گوشت مانگا مگر اُسنے باوجود مانگنے کے اسے وہ گوشت نہ دیا۔ چونکہ
حامل کو ایسی چیزوں کیطرف نہایت رغبت ہوتی ہے اور اُسکے عدم حصول میں رنج زیادہ وہ غمناک
آبدیدہ لوٹ آئی میں نے کہا خیر ہے یہ رنگ اُڑا ہوا غمناک کیوں ہے تو رو کر کہا اس پڑوسن کے
گئی تھی وہ کباب بھونکر کھا رہی تھی مجھے اسکی بو پسند آئی دل ہوا کچھ میں بھی کھاؤں مگر اُس نے مجھکو
کچھ نہ دیا لاچار میں نے مانگا اسپر بھی ندیا سامنے کھاتی رہی۔ علی موفق یہ سنکر اُس ہمسایہ کے
پاس شکوہ کو گئے اور کہا اے بھائی ہم تم چند سال سے پڑوسی ہیں اور حق جوار ثابت میری عورت
حاملہ تمہارے گھر آئی اور تم گوشت گوسپند بھونکر کھا رہے تھے اُسکا دل ہوا تم سے مانگا مگر تم نے ندیا
یہ کیسی محبت اور حق جوار ہے اُس ہمسایہ نے کہا اے خواجہ علی کیا کہیں وہ گوشت جو ہمنے نہ دیا وہ مُردار
کا تھا ہمپر تین فاقے گذرے تھے ایک بکری مردار گھوری پر پڑی ملی ایک ران اُسکی میں کاٹ لایا
اور بھون کر کھائی ہمکو مباح تھی تمہاری بیوی کو چونکہ مباح نہ تھی لہٰذا نہ دی۔ علی موفق کہتے ہیں جب
میں نے یہ حال فقر وفاقہ ہمسایہ کا سُنا نہایت شکستہ خاطر ہوا۔ اور گھر آکر وہ ظرف زمین سے نکالا
دلمیں کہا خداوند کریم مختار ہے گھر بیٹھے میرا حج قبول فرماویگا ہمسایہ کی رفع تکلیف ضرور ہے جسقدر
نقد اُس میں تھا لاکر اُس ہمسایہ کو دیدیا اور کہدیا کہ یہ لیکر اسمیں کوئی تجارت کر کہ آئندہ تا سایش گذران
شاید یہ معاملہ میرے پروردگار نکتہ نواز کے یہاں مقبول ہوا ہو بعد اسکے آپنے حال شمس العارفین رح
کا بیان فرمایا کہ ایکبار وہ حج کو گئے اور بعد فراغت اُسکے مدینہ منورہ کو جانا چاہا پھر خیال کیا کہ زیارت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بطفیل حج کیسے کروں لوٹ کر گھر آئے اور ایک رات گھر رہ کر زیارت مدینہ
سکینہ کا سفر کیا ایک نے ملیں غلام کے پاس جو خرچ تھا وہ کہیں رکھکر بھول گیا راہ میں جب آیا تو

Marfat.com

شمس العارفین نے کہا اے شیخ میرے پاس جو خرچ تہارات مقام گاہ میں کہاٹ پر بہوے سے رہ گیا اجازت ہو کہ لوٹ کر وہ لے آوں شیخ نے فرمایا درست نہیں کہ راہ حج سے لوٹے تو اور جو قدم راہ خدا میں اُٹھاتا ہے مُوار دنیا کے لیے اُٹھاوے اور مجکو بھی زیبا نہیں کہ تجکو رخصت دوں تا راہ حج سے لوٹے چلا چل خداوند کریم رزاق ہے ہماری روزی پہنچاویگا غرض شیخ نے غلام کو واسطے لانے خرچ کے لوٹنے نہ دیا۔ جب آنحضرت کے روضہ شریفہ پر پہونچے اور سلام عرض کیا السّلام علیک یا رسول اللہ تو روضہ پاک سے آواز آئی کہ علیک السّلام یا شمس العارفین فرمایا اس سے پہلے انکو شمس العارفین نہ کہتے تھے یہ خطاب اُن کا تربت مبارک رسول علیہ السلام والتحیتہ سے عطا ہوا۔ پھر کہا جملہ اعمال اصل کار خلوص نیت ہے بعد حج مدینہ منورہ جانا یہ کیا تھا پھر غلام کو خرچ لانے نجانے دینا کیا تھا توکل قوی اللہ تعالےٰ پر اور محبت خالص جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکے بعد اور یہ ایک حکایت فرمائی کہ ایک درویش کہیں راہ میں جاتا تھا وضو اسکا ٹوٹ گیا ایک پیرزن کے در پر جا کر دستک دی اُسکی لڑکی باہر آئی درویش بے وضو کچھ نہ بولا کہ یہ لوگ بے وضو بات نہیں کرتے فقط ہاتھوں سے اشارہ کیا کہ پانی کا برتن لے آوہ اشارہ دونوں ہاتھ کا نہ سمجھے کہ فقیر پانی وضو کو مانگتا ہے اندر جا کر کہا اے ما قیامت نزدیک آئی ہے اُس نے دریافت کیا کیسے بولے صوفی روزہ دار پینے کو پانی مانگتا ہے مادر نے کہا نہیں وضو کو پانی مانگتا ہوگا بھلا تو پانی تو لیجا دیکھ کیا کرے دختر ظرف پر آب باہر اسکے پاس لاتی اُس نے وضو کیا اور چلدیا پھر فرمایا سابق درویش وصوفیوں کو روزہ افطار کرنا عیب تھا من بعد یہ اور حکایت فرمائی کہ ایک اور درویش کہیں راہ میں جاتا تھا پیاسا ہو کر کسی کے گھر میں پانی مانگا لونڈی پانی بھر کر باہر لائی درویش نے چاہا کہ پیئے لونڈی نے ہاتھ مار کر وہ کوزہ توڑ دیا اور بولی تفطر الصوم فی النہار پھر ارشاد فرمایا توبہ کے تین درجے ہیں اول توبہ ہے پھر انابتہ من بعد روبہ توبہ معاصی سے ہوتی ہے کہ توبوا الی اللہ توبتہ نصوحًا پھر انابتہ کو کہ فرمایا فسنیبن اللہ اور انابت مباحات میں ہے یعنی جو کچھ مباح ہو اُس سے باز رہے پھر تیسرا مرتبہ روبہ کا ہے مگر لغت کی راہ ان تینوں لفظوں کے ایک معنے ہیں اور اوب کے معنے رجوع کے ہیں مشتق آدب سے فرمایا اللہ تعالےٰ نے نعم العبد انہ آداب قصہ حضرت داؤد صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ میں اور

Marfat.com

مقام اولیا روانبیار کا ہے اور صلوٰۃ اوابین کو بھی اوابین اسیواسطے کہتے ہیں اور یہ ایک خیر سے طرف خیر تر کے اور حسن سے طرف احسن کے جانا ہے میں نے عرض کی کہ اگر بعد اشراق اور اوابین کے اور کوئی نماز ہو تو ارشاد فرمائیں کہ بطور ورد مقرر کیجاوے فرمایا بعد اشراق دو رکعت نماز واسطے ثواب روح مبارک جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے ہیں جو چاہے انہیں پڑھے پھر دو رکعت بہ نیت ثواب روح پاک شیخ کی پھر دو رکعت واسطے ثواب والدین کے اور بعد نماز ظہر دس رکعت صلوٰۃ الخضر فوائد الفواد میں منقول ہے کہ خدمت شیخ قدس سرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ انمیں دس سورتیں آخیر کی قرآن مجید سے پڑھیں انکے بعد اور دو رکعتیں ہیں کہ میں پڑھتا ہوں انہیں نیت ہوتی ہے کہ خاص واسطے اللہ تعالیٰ کے بے غرض کسی حاجت کے بعد اسکے ہم سب سلام کر کے حضرت خواجہ سے رخصت ہو کر باہر آئے پھر میں مولانا برہان الدین اور ایک اور دوست کے باہر بیٹھ کر مناقب شیخ بیان کرنے لگے کہ جو کچھ بیان فرماتے ہیں سب مشاہدہ ہے اسمیں ایک امیر آیا اور براہ تکبر بے سلام کئے اندر گیا۔ جب جناب خواجہ کے پاس سے لوٹا تو باہر درویش کو جھک کر سلام کرتا تھا اور سر قدموں میں دھرتا تھا میں نے یاروں سے کہا سبحان اللہ کس تکبر و غرور سے آیا تھا ایک دم حضرت کی خدمت شریف میں بیٹھ کر کس تواضع و اخلاق سے نکلا ہے۔ والحمد للہ رب العالمین +

مجلس شصت و پنجم سعادت مجلس روزی ہوئی۔ میں نے یہ کتاب خیر المجالس ساٹھ یا ستر مجلسیں لکھیں تھیں اور اس گنج سعادت کا کچھ حجم ہو گیا تھا بعض یاروں نے نقل کرنا چاہا میں نے کہا تمام کر لینے دو پھر لکھنا اسپر وہ بے ذوق ہوئے میں بولا یہ مرا گنج سعادت ہے اول پونظر اقدس خواجہ میں گذرانوں گا۔ یہ سنکر اس کتاب کو دست مبارک میں لیکر پوچھا کستقدر ہو گئی ہے۔ عرض کی تیس چالیس مجلسیں رہی ہیں سو مجلس پوری کرونگا بعضے یار نقل چاہتے ہیں لہذا پہلے نظر مبارک میں پیش کرتا ہوں آپ نے ہاتھ میں لیکر چند ورق مطالعہ فرمائے وہ چند جزو تھے اور باقی اجزا سرخ جزو دان میں رکھے ہوئے تھے انکا شیرازہ نہ بندھا تھا خواجہ ابراہیم خادم کو فرمایا سوئی تاگا لا۔ وہ سیاہ ریشم کا تاگا باریک مضبوط لایا۔ فرمایا انکو دوختہ کر دے جب وہ باندھ چکا تو فرمایا یہ جو لکھا ہے الصوفی غنی عن اللہ تعالیٰ یہاں عن کی جگہ من بنا دو۔ میں نے حسب ارشاد بنا دیا پھر فرمایا یہ مسئلہ مبنی علم نحو پہ ہے اگر کہا انا غنی عن اللہ تعالیٰ تو کافر ہو جاویگا۔ اور جو کہا انا غنی من اللہ

Marfat.com

نعالی تو کافر نہ ہوگا پھر کہا عن واسطے اعراض کے ہوتا ہے حدیث میں ہے فرمایا آنحضرت نے النکاح من سنتی
فمن رغب عن سنتی فلیس منی یعنی جنے اعراض اور روگردانی کی میری سُنّت سے وہ میرے گروہ سے نہیں۔
پس اگر غنی عن اللہ کہیگا تو کافر ہو جائیگا۔ کہ معنے یہ ہونگے کہ میں بے نیاز ہوں اللہ تعالےٰ سے یعنی اُس سے
حاجت نہیں رکھتا اور جو غنی من اللہ کہا تو مُراد یہ ہوئی کہ یہ غنا میری عطیہ خداوند کریم کا ہے ایک مُلّا نے کہا شرح
میں لکھا ہے کہ الفقر من لیس لہ حاجۃ۔ خواجہ نے فرمایا ہے معنے غنی من اللہ کے ہیں یعنے اُسکو اللہ تعالیٰ نے
اوروں سے بے نیاز کر دیا اس اثنا میں ذکر فقر و فاقہ کا آیا فرمایا وہ حکایت تو لکھ لی ہوگی کہ جو مہمان جناب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہوتا تھا۔ میں نے پوچھا کیا وہ جسکے واسطے فرمایا تھا من تضیف ضیفنا اور اُسکو
محمد انصاری اپنے گھر لے گئے تھے۔ فرمایا ہاں وہی حکایت پھر خواجہ نے فرمایا جب اُنھوں نے واسطے تعظیم
مہمان آنحضرت کے چراغ جلایا۔ تو آپ نے فرمایا دیکھا میں نے ایک چراغ روشن عرش کے تلے نکلا چنانچہ حضرت
جبرئیل علیہ السلام نے صبح آکر کہا قصہ اُسکا جیسا کہ گذرا مگر چونکہ جناب خواجہ نے چند مجلسوں کے متعلق فوائد
اور فرمائے تو وہ اُنکے مقاموں میں اُسوقت لکھے گئے پھر فرمایا زمانہ نبوی کیا بابرکت زمانہ تھا کہ اصحاب آپکے
ملاقات کرتے ملتے جُلتے کمالات ایمانی ظاہری و باطنی کے پاتے تھے پھر خوبی صحابہ کرام کی بیان کی کہ اُحد
میں شہید و زخمی ہوئے بعضے تشنہ مرے اور اپنا پانی اور یار کو دیا خود نہ پیا اسیطرح وہ جام آب ہر ایک دوسرے
کو دیتا رہا اور خود پیاسا عالم بقا کو گیا پھر مختصر ذکر اُس دوسرے قصہ کا بھی کہا کہ جسکا ہمسایہ ایک فاقہ سے
تھا اور اُس پڑوسی کا پڑوسی ذو فاقہ سے اور ہر ایک دوسرے کو ایثار فرماتے تھے فرمایا خدا ہی جانے کیا برکت کا
وقت تھا اور اُن لوگوں کا کیا ایثار تھا اب رفتہ رفتہ کیا دن آگئے اگر کسی کی طرف دُنیا مونھ کرتی ہے تو وہ اَور
کی جانب پشت کر لیتا ہے کسیکو فائدہ نہیں پہونچاتا۔ پڑوسی کیسا ہی فقیر ہو اُسکی تکلیف سے خبر دار ہو۔ مگر
تب بھی بگھار کی بُو اُسکے دماغ تک جانے کو روادار نہیں ہوتا۔ یہ فرما کر خواجہ خاموش ہوئے میں ڈرا کہ کہیں
گفتگو ختم نہ ہو جائے لہذا عرض کی کہ جناب شیخ الاسلام مولانا فریدالدین کا فقر اور قصہ ملاقات شیخ جلال الدین کے
اُنسے بیان فرما دیں پوچھا کیا وہ نہیں لکھی میں نے کہا لکھ لی ہے مگر ایسے حالات آپکی زبان سے سُننے سے
بے نہایت شامل ہو دل سے اس میری عرض پر یہ دوسری حکایت شروع کی کہ حضرت شیخ الاسلام مولانا ف

Marfat.com

قدس سرہ العزیز کے والد شریف قصبہ کوٹھی وال کے قاضی تھے اور آپ کے چند صاحبزادے تھے - ہماری جناب
شیخ الاسلام اسوقت کم عمر تھے لوگ اُنکو قاضی بچہ دیوانہ کہتے تھے ایکبار جناب شیخ جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ
تعالیٰ اُس قصبہ میں پہونچے لوگوں سے پوچھا یہاں کوئی درویش ہے انھوں نے کہا ایک قاضی زادہ دیوانہ ہے
کہا مجھکو اُسکے پاس لیچلو لوگ وہاں اُنکو لیگئے اُسوقت شیخ جلال الدین کے پاس ایک انار تھا وہی شیخ الاسلام
کے روبرو رکھا آپنے اُسکے ٹکڑے کرکے شیخ جلال الدین کو دیا کہ لوگوں میں تقسیم کردیں اور چونکہ روزہ دار تھے
خود نہ کھایا جب شیخ جلال الدین اور حاضرین مجلس لوٹ آئے ایکدانہ اُس انار کا زمین پر پڑا ہوا ملا شیخ الاسلام نے
اُسے اٹھا کر گوشہ دستار میں باندھ لیا اور روزہ اُس سے کھولا اُسکے کھانے سے دلمیں نورانیت و صفائی
پیدا ہوئی - دلمیں کہا افسوس ایک دانہ ملا اگر میں وہ سب انار کھاتا تو خدا جانے کیا صفائی ہوتی ہمیشہ یہ افسوس
فرماتے یہانتک کہ دہلی گئے اور خدمت شیخ الاسلام مولانا قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ العزیز سے
سعادت ملازمت حاصل کی آپنے بنور باطنی خطرہ دلی پر حضرت شیخ کے مطلع ہوکر فرمایا اے مولانا فرید کیا ہمیشہ
دلمیں افسوس کرتے ہو کہ اگر تمام انار کھاتا تو کیا کچھ فائدہ باطنی ہوتا اے عزیز ہر انار میں ایک دانہ کام کا ہوتا
ہے وہ خود اللہ تعالے نے تمہارے نصیب کیا کہ کھایا تمنے باقی جملہ بیکار تھا اُسدن سے حضرت شیخکو طلب ان
لگی ہوا پھر پوچھا قصہ اِن دونوں بزرگواروں کی ملاقات کا سُنا ہے یا نہیں میں نے عرض کی مجملاً سُنا تھا
فرمایا شیخ الاسلام مولانا فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ ملتان میں طالب علمی کرتے تھے اور مسجد میں اُس محلہ کے جسکو
ساجد حلوائی کہتے ہیں مقیم تھے حضرت شیخ قطب الدین صاحب ملتان میں تشریف لائے تو پہلے اُسی مسجد
میں آئے دو رکعت نماز نفل پڑھی اور حضرت شیخ فرید الدین گوشہ مسجد میں بیٹھے ہوئے کتاب نافع ہاتھ
میں لئے مطالعہ کر رہے تھے حضرت قطب الدین بعد نماز اپنے مُصلے سے اُٹھ کر مولانا فرید کے پاس
کھڑے ہوئے اور پوچھا میاں طالب علم یہ کون سی کتاب ہے عرض کی کہ کتاب نافع ہے حضرت شیخ قطب الدین
نے فرمایا کہ نفع تمہارا اس کتاب پڑھنے میں ہے شیخ فرید الدین نے کہا میرا نفع آپکی نظر کیمیا اثر سعادت بخش
میں ہے اور یہ کہکر حضرت شیخ قطب الدین کے قدموں پر گر پڑے اُسوقت جناب قطب صاحب نے یہ
رباعی پڑھی * **رباعی** - مقبول تو جز مقبل جاوید نشد * وز لطف تو ہیچ بندہ نومید نشد * لطف بحلم

Marfat.com

بندہ پیوست و سے ٭ کان ذرہ بہ از ہزار خورشید نشد ٭ بعد اسکے یہ حدیث شریف پڑہی کہ انزل اللہ تعالیٰ
علی امتی ایتین وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم وما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون فاذا مضیت
ی مت ترکت فیھم الاستغفار الی یوم القیمۃ بعد اسکے یہ حکایت بیان کی کہ نظام الملک وزیر شہر طوس
کا تھا ابتداء حال میں جب وہ لڑکا تھا تو اُسکا باپ بہت کوشش کیا کرتا کہ کچھ پڑہے مگر وہ اہل دُنیا سے ملا جلا
کرتا اُسکے یارانے میں کچھ نہ پڑہا ایکدن باپ نے بُلاکر پاس بٹھایا اور کہا افسوس اے فرزند تو نے کچھ نہ پڑہا اگر
علم دین ہی فقط پڑہ لیا ہوتا تو میرے بعد یہ سب نقد و مال تلف نہ کرتا اور باپ نظام الملک کا بڑا تاجر تھا ہر
قسم کا مال و اسباب اُسکے یہاں بہت تھا اور نظام الملک کا لقب حسن تھا اُس نے کہا اے پدر مہربان
اگر آپ کو میرا پڑہانا منظور ہے تو اور شہر میں مجکو بھیدیجئے کہ یہاں دوست و احباب بہت ہیں جب گھر سے مدرسہ
کو جاتا ہوں دوست آشنا ملجاتے ہیں پہر کہیں جانا نہیں ہوتا اگر غیر شہر میں پڑھنے جاؤنگا تو سوائے علم اور کچھ
کام نہوگا ملنا جلنا انہیں طالب علموں سے ہوا کریگا باپ نے کہا عمدہ صلاح ہے تم شہر ری کو جاؤ علم سیکھو اور سامان
سفر آمادہ کرکے ہمراہ قافلہ جو ری کو جاتا تھا کر دیا اور بہنگام رخصت نصیحت کی کہ بابا حسن جب قریب ری منزل ایک
پہونچو تو وہاں قافلہ ایک چاہ پر اُترے گا تم قافلہ وہاں چھوڑکر اونٹ پر سوار ہوکر موضع مہنیہ کو کہ وہاں سے چند
کروہ ہے جانا اور وہاں حضرت ابوسعید ابوالخیر سے قدم بوس ہونا حضرت شیخ جو تم کو حکم فرماویں اسپر عمل کرنا جب
نظام الملک معہ قافلہ اُس چاہ پر پہونچے تو قافلہ کو وہیں چھوڑا اور اونٹ پر سوار موضع مہنیہ کو چلے جب قریب
اُس موضع کے ہوئے تو دیکھا بہت فقرا آتے ہیں پاس آکر ہر ایک نے نظام الملک کے ہاتھ و قدم پر بوسہ دیا
نظام الملک نے کہا اے بزرگان دین میرا کیا رتبہ ہے کہ میری اسقدر تعظیم و تکریم کرو میں تو ایک سوداگر بچہ ہوں
حضرت شیخ کی قدم بوسی کو آیا ہوں کہ سعادت اندوز ہوں درویشوں نے کہا آجکی رات جناب شیخ نے تمہارے
حق میں یہ بات کہی تھی کہ جو کوئی ایسا شخص دیکھا چاہے کہ دنیا دار ہے ساتھ آخرت سلامت لیجائے تو کل باہر
سے جنگل میں سر راہ جاکر کہڑا ہو ایک جوان آویگا اُس سے ملے القصہ جب یہ خانقاہ شیخ میں پہونچے ۔ ا
جناب ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ نے نظام الملک کو دیکھا تو سر پر ہاتھ پہیر کر فرمایا اے پسر گہر کو لوٹ جا کہ کار دنیا
موقوف تجھ پر ہے حکومت طوس و اصفہان مبارک ہو نظام الملک نے سوچا کہ حضرت شیخ مجکو نعمت

Marfat.com

فرماتے ہیں مگر دیکھئے یہ نعمت کب تک میرے نصیب میں ہو۔ شیخ ابوسعید نے اس خطرہ پر مطلع ہو کر فرمایا-

جب تک توفیق خیرات اور خیال حسنات تیرے ساتھ ہے یہ نعمت جدا نہ ہوگی جب توفیق حسنات کی تجھ

سے دور ہوئی تو جاننا یہ نعمت جاتی رہی نظام الملک شیخ سے رخصت ہو کر قافلہ میں آیا اور ہمراہیوں سے

کہا میں طوس کو لوٹا جاتا ہوں وہ بولے تیرے باپ نے بطرف رَی طالب علمی کو رخصت کیا ہے ابھی سے

کیوں واپس جاتا ہے کہا باپ نے کہہ دیا تھا کہ حضرت شیخ سے ملنا وہ جیسا ارشاد کریں عمل میں لانا اور اُن کا

ارشاد یاد رکھنا مجھے شیخ نے گھر لوٹ جانے کو فرمایا ہے اُنکے حکم سے لوٹا جاتا ہوں غرض جب نظام الملک

طوس کے قریب پہونچا تو وزیر مرگیا تھا اور بادشاہ نے فرمایا تھا کہ شرفائے شہر کو تلاش کر کے جسکا خط عمدہ ہو

دربار میں لاویں چونکہ نظام الملک خوشنویس تھا- حاضر دربار ہوا اور بعد امتحان منصب وزارت پر سرفراز کیا گیا

اور نظام الملک خطاب دیا اُس نے بعد وزارت طوس و اصفہان وغیرہ مواضع میں کہلا بھیجا کہ جہاں ارباب

استحقاق ہوں آستانہ شاہی پر آویں اُنکی پرورش کیجاویگی چونکہ اصفہان وغیرہ ملک بزرگ ہے بہت لوگ

جمع ہوئے اُس نے سب کے واسطے وظیفے اور اوراد مقرر کئے اور اُنکی سالانی ماہ رجب میں دیا کرتا برسوں

یہی طریقہ رہا آخر حال میں ایک بار جب ماہ رجب آیا تو سید محمود متولی نے آکر عرض کی کہ اہل استحقاق جمع ہوئے

ہیں حکم ہو تو اُن کا سالانہ دیا جاسکے وزیر نے کہا توقف کر شعبان میں دونگا- غرض شعبان میں پھر متولی نے

یاد دلایا تو کہا شب برات میں دونگا اور شب برات میں یاد دلانے سے کہا رمضان میں دونگا غرض تاخیر

واقع ہوتی گئی یہاں تک کہ اُسکو یاد ہوا کہ جناب شیخ نے فرمایا تھا کہ جب توفیق خیرات کی اللہ تعالےٰ تجھ سے

لیلے تو معلوم کرنا زوال اپنی نعمت کا تو سید محمود متولی سے کہا مستحقوں کو وظائف تقسیم کر دے کہ شیخ ابوسعید

رحمۃ اللہ علیہ نے فرمادیا تھا کہ جب توفیق خیر تجھ میں نہ رہے تو جان لینا کہ جو نعمت ہمنے تیرے ہمراہ کی ہے جاتی

رہی ابتک میں ہر سال جمادی الاخری میں تیاری کیا کرتا تھا اور خوش ہوا کرتا کہ لوگوں کو اوراد تقسیم کرونگا اس

سال رجب میں تاخیر کی شب برات کو بھی نہ دیا ماہ رمضان آگیا- تو اب اللہ تعالیٰ نے توفیق خیرات مجھ سے

لیلے بلاشک وہ وقت قریب آیا کہ میں دنیا سے سفر کروں اتفاقاً اُنہیں دنوں ملک خراسان میں کہ قلمرو

شاہی میں تھا فتنہ و فساد شروع ہوا بادشاہ نے نظام الملک کو وہاں کے بندوبست پر بھیجا- اور اُس

Marfat.com

چپ قلش میں یہ شہید ہوائیں سنے عرض کی کہ جب نظام الملک شہید ہوئے حضرت شیخ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ زندہ تھے یا نہیں فرمایا یہ بخوبی معلوم نہیں ۞

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۞

مجلس شصت و ششم

سعادتِ قدم بوس میسّر ہوئی۔ جناب خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے سیّد علاء الدین سے پوچھا کہ تم جو مجلس سماع میں گئے تھے کیا ہوا انہوں نے عرض کی کہ حضرت کی برکت سے اچھا ہوا پھر اسکے مناسب خواجہ نے یہ حکایت فرمائی کہ ایکبار نیشاپور میں کسی بزرگ کے یہاں دعوت ہوئی شیخ ابوالقاسم قشیری اور مولانا محمد جوینی دونوں وہاں موجود تھے ابوالقاسم اہل تصوف سے تھے ایک طرف جماعت صوفیوں کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی اور امام محمد جوینی امام فقہا کے تھے دوسری طرف جماعت فقہا انکے ساتھ تھی جب سماع شروع ہوا صوفیہ وجد و حال میں آئے ایک درویش نے اپنا خرقہ چاک کر کے قوال کو دیا تھا اس نے بعد سماع وہ خرقہ امام قشیری کے آگے لاکر کہا انہوں نے فرمایا اس خرقہ کو پارہ پارہ
۱۷۲ کر کے سب حاضرین میں بانٹ دیں مولانا محمد جوینی نے علماء کیطرف دیکھ کر فرمایا ھذا اسراف و اضاعۃ مال ہر چند انہوں نے آہستہ کہا تھا مگر ابوالقاسم قشیری نے سن لیا خادم سے بلاکر کہا اس مجلس فقراء میں دیکھ جسکے پاس مصلائے مرقعہ دار ہو لے آ جب وہ لے آیا تو فرمایا اب کسی شخص کو جو قیمت پارچہ نو و کہنہ جانتا ہو بلا اس جماعت میں ایک دلّال بھی حاضر تھا بولا حضرت میں قیمت پارچہ کی جانتا ہوں فرمایا اس مصلّے کی قیمت بیان کرو وہ بولا دو دینار کا ہے پھر پوچھا اگر یہ مرقعہ دار نہ ہوتا تو کس قیمت کا تھا کہا ایک دینار کا کہ مرقع بنانے میں محنت زیادہ ہوتی ہے شیخ ابوالقاسم نے اُسوقت مولانا محمد جوینی کیطرف متوجہ ہوکر کہا کہ مولانا ھذا لیس باسراف ولا اضاعۃ مال یعنے جس خرقہ میں تکلیف و محنت بہت ہو اُسکے پارہ کرنے میں اضاعت مال نہیں کہ ہر قطعہ اسکا قیمت رکھتا ہے بلکہ پارہ کرنے میں نفع ہوگا پھر حکایت مولانا شمس الدین کردیزی کی بیان فرمائی اور حکایت مولانا حمید الدین ضریر کی تحریر ہو چکی ہے پھر فرمایا یہ سب لوگ صلحا تھے۔ پھر فرمایا مولانا شمس الدین سرخسی صاحب حال تھے ایک دن اُنسے کسی نے کہہ دیا کہ بادشاہ ظلم کرتا ہے عصا ہے شکستہ لیکر باہر آئے کہ امر معروف کریں لوگوں نے بادشاہ کو مطلع کیا کہ مولانا شمس الدین امر معروف کرنے

Marfat.com

آتے ہیں وہ فی الفور یہ سُنکر تخت سے اُٹھ اور باہر چلا آئے شاہی کے قریب مولنا سے ملا قدموں پر گر پڑا
بولا میں نے توبہ کی اور عہد کرتا ہوں کہ ہرگز خلقِ خدا پر ظلم نہ کرونگا۔ اُسوقت مولانا لوٹے ۔

والحمد للہ رب العالمین ۔

مجلس شصت و نہم ۔ دولتِ پابوس میسر ہوئی۔ میرے دل میں تھا کہ جناب خواجہ سے دریافت کرونگا کہ حضرت شیخ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ نے جو نعمت کہ خدمت شیخ فریدالدینؒ سے پائی ہے کس طرح پائی ہے تا آپکی زبان مبارک سے یہ ماجرا سُنوں جب میں نے التماس اس امر کا کیا تو فرمایا یہ قصہ دو طرح پر منقول ہے بعضے کہتے ہیں حضرت شیخ الاسلام فریدالدین کشتی پر سوار تھے سب یار سو گئے تھے۔ شیخ نے پکارا نظام ہمارے شیخ جاگ رہے تھے بولے لبیک یا شیخ حضرت نے فرمایا اپنے فرزند نظام الدین کو پکارتا ہوں پھر تھوڑی دیر بعد فرمایا کہ مسعود چاہتا ہے اپنے فرزند نظام الدین کو نعمت دے مگر خداوند کریم تیرے واسطے دینا چاہتا ہے پھر خدمتِ شیخ کو نعمت عطا فرمائی اور دوسری طرح جو میں نے اپنے شیخ کے زبانی سُنا یہ ہے کہ ایک روز بدرالدین اسحاق خادم شیخ الاسلام کہیں گئے ہوئے تھے مجھے کہہ گئے تھے کہ دو حجرہ پر میری جگہہ پر بیٹھے رہنا۔ اگر جناب شیخ دستک دیں تو جواب دینا یا اگر کوئی ملنے آوے تو اندر جا کر خبر کر دینا غرض میں اُنکی جگہ در پر بیٹھا تھا کہ حجرہ کے اندر سے کچھ آواز آئی میں نے کان لگائے تو معلوم ہوا۔ حضرت شیخ الاسلام یہ رباعی پڑھتے ہیں ۔

رباعی

خواہم کہ ہمیشہ در ہوائے تو زیم	خاکی شوم و زیر پائے تو زیم
مقصود من بندہ ز کونین توئی	از بہر تو میرم ز برائے تو زیم

میں نے دل میں کہا نظام الدین یہی وقت ہے اندر چلنا چاہئے پھر سوچا یہ وقت حضرت کی کیفیت کا ہے [illegible] محل وقت ہوں پھر دل نے کہا اگر وقت خوش شیخ کا ہے تو کچھ نعمت پاؤنگا ورنہ وہ رحیم ہیں یہ خطا معاف فرماویں گے یہ سوچکر دونوں ہاتھ کواڑوں پر رکھہ کر آہستہ تھوڑا سا دروازہ کھولکر اندر گیا اور ایک طرف سر جھکا کر کھڑا ہو گیا شیخ کو دیکھا دونوں ہاتھ اپنے پس پشت پر رکھے ہوئے قبلہ کیطرف چند قدم [illegible]

Marfat.com

اور وجد فرماتے ہیں پھر لوٹ آتے ہیں اور اس آمد و رفت و وجد میں یہ اشعار پڑھتے ہیں اور اس دوسرے شعر پر کہ مقصود من بندہ ز کونین توئی پر سجدہ فرماتے ہیں خدمت شیخ نے مجھ کو دیکھ کر فرمایا خوب وقت آیا کیا چاہتا ہے مانگ ہمارے شیخ نے عرض کی استقامت مانگتا ہوں شیخ فریدالدین نے فرمایا دی ہمنے ہمارے شیخ فرماتے تھے جو کچھ میں نے طلب کیا اُسکا اثر اسیوقت اپنے آپ میں پایا بعد اسکے حضرت شیخ فرمایا کرتے کہ ایک مدت سے میں آجتک پشیمان ہوں کہ افسوس اُسوقت پروردگار سے یہ کیوں نہ مانگا کہ حالتِ سماع میں مروں میں نے عرض کی کہ کسقدر مرتبہ اور قرب سماع میں مرنے کا ہوگا جو آپ اس امر کی تمنا فرماتے ہیں تو جناب خواجہ نے یہ مصرعہ پڑھا ع رقص آں نبود کہ ہر زماں برخیزی ٭

والحمد للہ رب العالمین ۃ

مجلس شصت و ہشتم

سعادتِ خدمت میسر ہوئی۔ خواجہ نے فرمایا ابھی یاران مجلس برخاست ہوئے ہیں خوب گفت و شنید رہی مجھ کو حاضر ہونے میں کچھ تاخیر ہوگئی تھی میں نے دلمیں کہا کہ خواجہ خود چاہتے ہیں کہ بندہ بے فائدہ محروم نہ جایا کرے کچھ اسے کہنا بہتر ہے بنا بر آں میں نے بعجز تمام عرض کی کہ کل 176 ایک یار نے مجھ سے کہا ہے کہ جناب خواجہ کو حکایات عجیبہ اور فوائد غریبہ بے نہایت یاد ہیں اگر جناب خواجہ کو کچھ فرصت ملی تو سوچکر بہت کچھ عمدہ باتیں لکھوائیں اور جیسے مجھ کو اُن دنوں کوشش تحریر ملفوظات کی تھی اسیطرح جناب خواجہ کو بھی عنایت بیان فوائد کی تھی اس پر میں نے عرض کی کہ حضرت کو اسقدر فوائد یاد ہیں کہ اگر مجھ سے اور کئی لکھنے والے ہوں تب بھی پورے نہ ہو سکیں جناب خواجہ نے سنکر کچھ دیر فکر کی کہ اسکی خاطر سے کچھ کہنا چاہئے جب بیان شروع کیا تو اتنا بیان فرمایا کہ لکھنا ممکن نہ تھا کیا تجر تھا اول فرمایا غزنی میں ایک بزرگ شیخ محمد اجل تبریزی نام تھے سید مبارک غزنوی نے اُن سے نعمت پائی ہے انکا ایک سوداگر مرید تھا۔ ایک دن اُس نے انکی خدمت میں آکر عرض کی میرے گھر میں لڑکا پیدا ہوا ہے اور آپ کا بندہ زادہ ہے کچھ نعمت اُسکو عنایت فرماویں خواجہ محمد اجل تبریزی نے فرمایا اچھا کہا جب میں کل نمازِ صبح پڑھ لوں تو اُس لڑکے کی کو دہنی طرف سے میرے آگے لانا اتفاقاً اُسی روز سید مبارک غزنوی بھی پیدا ہوئے تھے اُن کا باپ اُس مجلس میں حاضر تھا یہ بات سنکر دلمیں کہا میں بھی اپنے لڑکے کو شیخ کے آگے لاؤں کہ بطفیل اُس سوداگر بچہ کے شاید شیخ کچھ نعمت اُسکو بھی عنایت کریں جب فجر کی نماز کا وقت ہوا سید مبارک کے باپ جا پہنچے تھوڑی

Marfat.com

نے تکبیر کہی اور شیخ نے نماز تمام کی تو یہ دھنی طرف سے آئے اور سید مبارک کو پیش نظر شیخ رکھدیا شیخ نے
اُنپر نظر محبت ڈالی یہ سب نعمتیں اُنکو وہاں سے ملے ہیں بعد اسکے وہ سوداگر اپنے لڑکے کو لایا شیخ نے فرمایا؟
حصہ سید زادہ کو ملگیا۔ اب تم لوٹ جاؤ پھر یہ ایک اور حکایت فرمائی کہ ایکبار غزنی میں خشک سالی ہوئی۔
لوگ شیخ محمد اجل تبریزی کے پاس استسقا کو آئے کہا دُعا کرو اللہ تعالیٰ پانی برسائے شیخ یہ سُنکر گھر سے باہر نکلے
اور مخلوق پیچھے ہوئے ایک باغ آگے آیا شیخ اُس میں گئے باغبان کو دیکھا نیچے ایک درخت کے سو رہا ہے
شیخ نے اُسکو جگا کر کہا اُٹھ درخت سوکھے جاتے ہیں انکو پانی دے باغبان نے کہا تم کون درخت میرے
ہیں اور باغ میرا جب پانی دینے کی حاجت ہوگی تو میں خود درختوں کو پانی پلادونگا شیخ نے باغبان سے
کہا پھر لوگونکو کیوں منع نہیں کرتے کہ میرا پیچھا لیا ہے ہم سب بندے خدا کے ہیں اور زمین اللہ تعالیٰ کی ہے
پروردگار جاہے گا پانی برساویگا یہ کہکر مکان کو لوٹ آئے۔ تھوڑی دیر بعد اسقدر مینھ برسا کہ عالم سیراب
ہوا پھر یہ اور حکایت فرمائی کہ شہر اودھ میں ایک دیوانہ تھا ایک رات مولانا کمال الدین نے خواب
میں دیکھا کہ وہ دیوانہ منبر پر بیٹھکر وعظ کہہ رہا ہے اور فرشتے حاضر ہوکر اُسکا وعظ سُنتے ہیں ونکو مولانا بازار
میں گئے دیکھا وہی دیوانہ ایک کبابی کی دوکان پر بیٹھا ہوا بره بریاں کھا رہا ہے جب کبابی پارہ گوشت
کڑھائی میں تلنے کو ڈالتا ہے تو یہ دیوانہ اسمیں سے گرما گرم گوشت نکالکر کھاتا ہے اُس نے مولانا کو دیکھکر
کہا مولانا شب کو وہ معاملہ تھا اور دن کو یہ کام ہے یعنے شب کا خواب یاد کرو کہ منبر پر وعظ کہتا ہوں فرشتے
سنتے ہیں دن کو کبابی کی دوکان پر بُھنا ہوا گوشت کھاتا ہوں اسپر یہ اور حکایت کہی کہ غزنی میں ایک
دیوانہ شیخ محمود نام دیوانہ تھا سلطان محمود سبکتگین کے وقت میں بادشاہی بڑا ہاتھی جسکو فیل محمودی کہتے
تھے چھوٹ گیا ایک کوچہ میں شیخ محمود دیوانہ روبرو آیا۔ لوگوں نے شور کیا کہ شیخ محمود بھاگو ہاتھی
ہو آتا ہے تو مارا جائیگا اُسنے نہ سُنا ویسے ہی لااوبالی اُس گلی میں چلا جب ہاتھی کے قریب پہونچا ہاتھی
نے سونڈھ بڑھائی شیخ محمود نے اُسکی سونڈھ پر ایک گھونسا مارا ہاتھی چیخ مارکر گر پڑا اور مر گیا۔ پھر فرمایا شیخ
محمود دیوانہ بے وضو تھا اگر باوضو ہوتا تو مالک فیل بھی تمام ہو جاتا۔ پھر فرمایا میں نے بہت دیوانے دیکھے
ہیں ایک دیوانہ اودھ میں تھا جو کچھ کہتا ویسا ہی ہو جاتا لوگ اُسکے کہنے پر عقیدہ رکھتے تھے ایک دن

Marfat.com

اُوٹھکر بطریق حسرت و افسوس کہنے لگا وہ مُلک تیرا کیا ہوا وہ مال کیا ہوا وہ تخت کیا ہوا دوسروں کے ہاتھ لگا لوگ سنکر حیران تھے کیا کہتا ہے تاریخ و وقت لکھ لیا۔ آخر معلوم ہوا اُس رات سلطان قطب الدین کو قتل کیا تھا

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝

مجلس شصت و نہم

سعادتِ خدمت حاصل ہوئی۔ جناب خواجہ نے فرمایا۔ الصوفی الکائن البائن پھر اِس کی توجیہ میں فرمایا۔ یعنے الکائن مع الخلق والبائن منہم۔ یعنے صوفی باخلق ہوتا ہے۔ مگر اُن سے جدا ہوتا ہے ایک مُلّا نے کہ حاضر تھا عرض کی ان جاعتنا واحداننا کے یہی معنے ہونگے پھر فرمایا اگر مصلّی کو حالتِ نماز میں غیر حق دلمیں گذرے تو اصحاب طریقت کہتے ہیں وہ نماز درست نہیں ہوتی اس واسطے کہ ایک قبلہ ظاہر کا ہے ایک قبلہ باطن کا توجہ جوارح کی کعبہ کیطرف فرض ہے اگر توجہ بطرف کعبہ نہو تو فرض ترک ہونے سے نماز نہوگی اسیطرح قبلہ دل کا ذکر پاک حضرت عزت کا ہے کہ فرمایا جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لاصلوٰۃ الابحضور القلب لازم ہے کہ توجہ دل طرف ذات پاک حق تعالےٰ کے ہو اور دل سردار اعضا کا ہے اگر اس نے اپنے قبلہ سے مونہہ پھیرا تو جوارح بھی بحکم متابعت قبلہ سے روگرداں ہونگے پس نماز اس شخص کی نہ ہوگی جیسا مسئلہ لشکری کا کہ نیت امیر کی اقامت وسفر میں معتبر ہے اگر امیر نے نیت اقامت کی اور لشکری نے سفر کی تو اسکا اعتبار نہیں نیت معتبر امیر کی ہے اسیطرح صورت مخالف میں بھی امیر کی نیت کا اعتبار ہے نہ نیت لشکری کا سو جیسے یہاں تابع و متبوع ہیں اسیطرح وہاں بھی جوارح تابع و قلب رئیس اس پر یہ حدیث شریف پڑہی ان فی جسد ابن آدم لمضغۃ اذا صلحت صلح جمیع البدن واذا فسدت فسد جمیع البدن الا وھی القلب الا وھی القلب پھر فرمایا حضرت ابراہیم بن ادھم نے ایک ہیزم فروش کو دیکھا لکڑیوں کا سامنے رکھے نماز پڑہتا ہے جب وہ سلام پھیر کر فارغ ہوا تو خواجہ ابراہیم نے اُس سے کہا اگر مصلی کو نماز میں خیال دُنیا کا دلمیں آوے تو اُسپر کیا واجب ہوتا ہے اور جو خیال بہشت آوے تو کیا کرے ہیزم فروش نے جواب دیا اگر خیال دُنیا آوے تو وضو از سر نو واجب ہے اور خیال بہشت سے غسل خواجہ نے کہا یہ اُلٹی بات ہوئی لازم تھا کہ خیال دُنیا سے غسل آتا بولا دُنیا مُردار ہے نمازی کے دل پر کہاں گذر ہے اور بہشت مقصود و مطلوب جملہ زاہدوں اور عابدوں کا ہے اکثر خطرہ اسکا دلمیں آیا کرتا ہے

Marfat.com

تشدید غسل واجب کہتا ہوں پھر فرمایا حالت مُراقبہ اور نماز میں چاہیئے کہ بالکل دل حق تعالےٰ سے مشغول ہو اور

طرفۃ العین حضوری سے غائب نہو اور مُناسب اسکے یہ حکایت فرمائی کہ شیخ عثمان خیر آبادی راہ میں چلے

جاتے تھے شیخ واسطے نام کے مُریدوں سے ملے اُنسے پوچھا یا اصحاب فلاں بماذا امرکم شیخکم قالوا امرنا

شیخنا بالتزام الطاعۃ ورویۃ التقصیر فیھا فقال امرکم شیخکم بالمجوسیۃ المحضۃ اس واسطے

کہ رویت تقصیر غیر خدا کے ہے اور طاعت میں غیر حق کا خیال دلمیں کرنا مجوسیتہ ہے پھر یہ قول حضرت

بایزید کا نقل فرمایا کہ انسلخت من قشر البشریۃ کما ینسلخ الحیۃ من قشرھا اور اسی مقام میں کہا ہے۔

سبحانی ما اعظم شانی ولیس فی جبتی سوی اللہ تعالیٰ وہ ایسے محو ہو گئے تھے کہ غیریت نہ رہی تھی پھر

فرمایا جو گدھا نمک زار میں نمک ہو گیا وہ حکم نمک میں ہے اسپر یہ حدیث قدسی پڑھی قال اللہ تعالیٰ ما زال

عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبتہ فاذا احبتہ کنت لہ سمعًا و بصرًا و فوادًا فبی یسمع وبی یبصر وبی

یاخذ وبی یمشی پھر یہ آیت شریفہ پڑھی کہ اذ قال ابراھیم لابیہ آذر اتتخذ اصناما الھۃ۔ وجہ تسمیہ والد

حضرت ابراھیم علیہ علےٰ نبینا الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ آذر کی یہ ہے کہ اصل میں یہ نام ایک بُت کا ہے

جناب خلیل اللہ کے باپ اُسکے نہایت معتقد تھے اور اُسکی پوجا بہت کیا کرتے نہایت محبت سے اُس

بُت کے انکا نام آذر مشہور ہو گیا پھر یہ عربی شعر پڑھا +

شعر

ادعی باسماء سرا فی قبا بلھا		کان اسما اصادت بعض اسماعی	

اور اُسکے مناسب یہ شعر فارسی پڑھا ؎ تو او نشوی ولیک گر جھد کنی ؛ جائے برسی کز تو توئی برخیزد

کسینے مجنوں سے کہا لیلی آئی۔ بولا لیلی میں ہوں اور سر جھکا لیا۔ ایک مُلانے کہ حاضر مجلس تھے یہ دو شعر

عربی کے پڑھے جناب خواجہ نے پسند فرما کر زبانِ مُبارک سے مکرر ارشاد کیا ؛

	رق الزجاج ورق الخمر		فتشابھا وتشاکل الامر
	فکانما خمر ولا قدح		وکانما قدح ولا خمر

ایک اور عالم نے کہ وہ بھی حاضر تھے یہ شعر پڑھا ؎ روحی بروحک ممزوج ومتصل + وکل عارضۃ

تو دلک یو دینی * آخر خدمت خواجہ نے یہ شعر پڑھا *

انا من اهوى و من اهوى انا	نحن روحان طلبا بدنا

والحمد للہ رب العالمین ہ

مجلس ہفتادم

سعادت خدمت حاصل ہوئی۔ جناب خواجہ کی خدمت میں احباب بیٹھے پالودہ نوش کر رہے تھے خدمت خواجہ نے مناسب وقت یہ حکایت شروع کی کہ خواجہ ابراہیم بن ادہم قدس سرہ العزیز کا یہ قاعدہ تھا کہ ایک جگہ نہ رہتے گاہے یہ شہر گاہے وہ شہر کبھی قصبہ کبھی گانوں اور جہاں اترتے مسجد میں اترتے سرائے وغیرہ میں نہ جاتے ہر روز منزل و ہر شب جاتے۔ پھر فرمایا کہ ایک بار کسی شہر کی مسجد میں اترے رات کو مراقب ہوئے غلبہ کیفیت میں دروازہ مسجد کا کھولکر باہر نکلے چوکیدار نے پکڑا اور کوتوال کے پاس لیگیا۔ کہا ایک چور کو پکڑ لایا ہوں اس نے انکو رات بھر کاٹھ میں قید رکھا دن کو وہاں کے حاکم کے پاس لیگیا۔ وہاں قاعدہ تھا جسے رات کو پکڑتے صبح کو حاکم کے پاس لے جاتے وہ جو حکم کرتا جاری کرتے حاکم نے حضرت کو روبرو بلوایا جب غور سے آپکا منھ دیکھا کہا یہ چہرہ چور کا ۱۸۰
نہیں شخص کوئی درویش کامل معلوم ہوتا ہے پھر آپسے پوچھا کیا تم چور ہو آپنے فرمایا ہاں میں چور ہوں مگر دنیا کا چور نہیں دین کا چور ہوں حاکم نے پوچھا دین کا چور کیسا کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بدترین چور وہ ہے کہ اپنی نماز میں چوری کرے کہ اسواء السرقۃ الذی یسرق من صلوتہ ارشاد ہے یعنی نماز میں تعدیل ارکان نہ کرے یا حضور سے نہ پڑھے یا ادھر ادھر دیکھے بجائے غرض جب حاکم نے یہ سنا پچانا نزدیک بلا کر کہا بیٹھ جاؤ پاس تعظیم سے بٹھایا پھر کوتوال سے پوچھا رات انکو کس طرح رکھا تھا کہا کاٹھ میں حاکم اس پر غصہ ہوا کہا برا کیا اس مرد بزرگ سے بے ادبی کی فرمایا دو سو چوب کوتوال کو ماریں جب حاکم نے یہ حکم کوتوال کی نسبت دیا تو خواجہ ابراہیم ادھم نے تبسم فرمایا حاکم نے انکی طرف متوجہ ہو کر کہا اے درویش ہمنے تیری محبت و تعظیم کیوجہ سے کوتوال کی سزا مقرر کی ہے تم نے تبسم کیوں کیا۔ خواجہ نے فرمایا میں اسلئے ہنستا ہوں کہ جسنے خدائے تعالے کی نافرمانی کی اسکو تو پاس بٹھاتا ہے اور تعظیم کی اور جو تیرا فرمان بجا لایا وہ چوب سے پٹوایا جاتا ہے بادشاہ نے اسے معاف کیا پھر کھانا منگوایا کہ خواجہ کو

Marfat.com

ساتھ کھلاوے جب دسترخوان آراستہ ہوا پہلے پیالہ پالودہ خواجہ کے سامنے رکھا خواجہ نے اُس پیالہ کی طرف بغور دیکھا اور نہ کھایا حاکم نے پوچھا اے درویش کیا سبب ہے کہ پالودے کو دیکھتے ہو اور کھاتے نہیں خواجہ نے فرمایا مجھ کو اس تمہارے پالودے سے قیامت کا حال یاد آتا ہے پوچھا کس طرح فرمایا اُس دن دو گروہ ہوں گے بعضے پالودہ بعضے آلودہ فریق فی الجنۃ و فریق فی السعیر اُسی طرف اشارہ ہے جنہوں نے اپنے آپ کو دُنیا میں مجاہدہ طاعت و عبادت میں صاف و پالودہ کیا ہے وہ بہشت میں جاوینگے اور جو آلودہ معاصی ہیں اُنکو آتشِ دوزخ میں پاک و صاف کر کے بہشت میں لیجاوینگے حاکم نے یہ باتیں سُنکر کہا اے درویش تمہاری ان باتوں سے میرا دل کھلگیا۔ تم براہِ عنایت میرے پاس رہو تمہارے واسطے اپنے قریب عبادتخانہ بنوا دوں کہ قریب رہو میں آپکی صحبت اختیار کروں اور حکومت چھوڑ دوں خواجہ نے فرمایا تم میری صحبت میں نہ رہ سکو گے تم بادشاہ ہو ہوس سواری شکاری کی ہو گی جلوس اردلی یاد آئے گی ناگاہ مجھکو اپنے پاس دیکھ کر بے لطفی ہو گی بادشاہ یہ سُنکر نہایت رنجیدہ ہوا خواجہ نے فرمایا سبحان اللہ ناکردہ گناہ تو ایسے خفا ہوئے اگر واقعی مجھ سے کچھ جرم صادر ہوتا تو خدا جانے کیا حال ہوتا۔ میں بھلا اُس خدا کے ساتھ کیوں نہ رہوں کہ ہر دن اُسکے سو گناہ کرتا ہوں اور وہ معاف فرماتا ہے خفا نہیں ہوتا پھر خواجہ نے ایک آہ سرد سینہ مبارک سے کھینچکر فرمایا جو کوئی کچھ کام کرتا ہے بھلا یا بُرا وہ اعمال اُسکے ماں باپ اقارب۔ و عشائر پر پیش کئے جاتے ہیں پھر یہ حدیث شریف پڑھی قال رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان اعمالکم تعرض علی عشائرکم فی قبورهم ان کان خیرا استبشروا وان کان غیر ذلک قالوا اللھم الھمھم ان یعملوا بطاعتک پھر میں نے عرض کی کہ قصہ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کا جو ظروف شراب خلیفہ بغداد کی توڑی تھی کیونکر ہے براہِ مرحمت بیان فرمایا کہ خواجہ شبلی قدس اللہ سرہ العزیز ایک دن کنارہ دجلہ پر جا رہے تھے اور خلیفہ شکار سے لوٹکر آیا تھا شرابخانہ اُسکا کشتی میں لائے تھے جب کشتی کنارہ آئی اور خواجہ کو معلوم ہوا تو یہ کود کر کشتی میں گئے اور تمام ظروف شرابخوری کہ بلور و شیشہ کی عمدہ قیمتی تھی توڑ ڈالی خلیفہ کے نوکر آپ سے کچھ نہ بولے خلیفہ سے جا کر کہا کہ ایک دیوانہ شبلی نام نے کشتی میں آکر تمام ظروف شاہی توڑ ڈالے ہیں مگر ایک برتن [illegible]

Marfat.com

کچھ نہیں کہہ سکتا۔ مگر جب سب توڑے ایک باقی رکھا یہ بے حکمت نہیں لہذا اُنکو روبرو بلاکر اور بعد تعظیم پاس بٹھاکر پوچھا کہ آپ نے جو ظروف توڑے اچھا کیا مگر ایک جو چھوڑ دیا اُسمیں کیا حکمت تھی توڑا تھا تو سب توڑتے۔ یا چھوڑتے تو سب چھوڑتے یہ خلجان میرے دلمیں ہے بھید اس بات کا بیان کیجئے خواجہ نے فرمایا جب میں نے سب برتن توڑے اور ایک رہ گیا تو میں نے اُسکو بھی توڑنا چاہا تھا کہ دلمیں آیا آج بغداد میں اس امر معروف کا شور وچرچا ہوگا کہ کسی عالم دیندار سے نہ ہوسکا شبلی کو آفرین ہو کہ اُسنے شرابخانہ خلیفہ جو علانیہ آتا تھا ٹکڑے ٹکڑے کر دیا میں سوچا اب اس برتن کا توڑنا خواہش نفس اور حب جاہ سے ہے نہ خالص واسطے خدا تعالی کے لہذا اُسکو نہ توڑا مردانِ خدا جس کام میں شرکت نفس ہو نہیں کرتے ۔

وَالحمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ ۔

مجلس ہفتاد و یکم ۔ سعادت قدمبوس میسر ہوئی۔ جناب خواجہ ذکرہ اللہ تعالی بالخیر نے دستر خوان بچھوایا تھا اور اقسام حلوا وغیرہ موجود تھے اور ایک حاجی بھی کچھ کھانا عرب کی قسم کا لایا تھا۔ حاضرین میں ایک شخص کا نفلی روزہ تھا اُسکی خاطر کو جناب خواجہ نے خود بھی افطار فرمایا اور خوب کھانے ۱۸۳
کے لئے یاروں کو تاکید فرماتے تھے میں منتظر اُسکا تھا کہ خواجہ کچھ فوائد ارشاد فرماویں کہ تین چار روز اب اور چند روز پہلے عاشورے سے کچھ نہ فرمایا تھا اُس دن بعد طعام خیال ہوا کہ بحکم ولا مستانسین لحدیث سوال کرنا مناسب نہیں۔ لہذا میں نے دریافت کیا کہ اگر کوئی بعد طعام اپنے شیخ یا اُستاد سے کچھ استفادہ کرے تو ولا مستانسین لحدیث میں تو داخل نہو گا۔ فرمایا نہیں بہر کیف نزول اس آیۃ شریفہ کا اُن لوگوں کے حق میں ہے جو آنحضرت کے کھانے کے منتظر رہا کرتے جب کہیں سے آپکے واسطے کھانا آتا یہ آموجود ہوتے نہ معلوم آنحضرت روزہ دار ہیں یا نہیں وہ بے بلائے آجاتے اور مزاحم حال ہوتے حالانکہ مسلمان تھے جیسا قرآن شریف میں ہے یا ایھا الذین امنوا لا تدخلوا بیوت النبی الا ان یوذن لکم الی طعام غیر ناظرین اناہ ۔ وَالحمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ ۔

مجلس ہفتاد و دوم ۔ سعادت ملاقات حاصل ہوئی ان دنوں میں اور لوگوں کے گھر میں رہتا تھا اپنے گھر نہ تھا اُس دن جو خدمت میں آیا۔ تو سوچتا آتا تھا کہ کیا خراب زندگی ہے اوروں کے

Marfat.com

گھر رضا نامرادی ہے جب وہ در بند کرلیں تو اندر نجا سکوں جبتک نہ کھولیں باہر نہ نکلوں غرض اس سوچ

میں جب حاضر خدمت ہوا تو دیکھا آپ اور حالت میں ہیں میرے خطرہ کے موافق کچھ بات کہہ کر ایک آہ

کی اور یہ شعر پڑھا*

شعر

دشت و کہسار گیر ہیچو وحوش		خانماں گوبماں مگر بہ وموش	

پھر کہا مردانِ غیب خوش زندگی بسر کرتے ہیں نہ گھر کا غم کہ گر سے یا جلے نہ زن و فرزند کا فکر نہ کھانے پینے

کا اندیشہ اگر ملنا جلنا ہے تو اپنے ہی ہم وضع لوگوں سے نہ غیر سے جب خواجہ نے یہ باتیں کہیں تو میں

جان گیا کہ یہ ارشاد میرے حق میں ہے*

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۃ

مجلس ہفتاد و سوم - سعادتِ قدم بوس میسر ہوئی - جناب خواجہ فوائد بیان فرمارہے تھے

کہ میں پہونچا فرمایا درویش یہ دعا نہیں کرتے کہ اللھم انا نسئلک الجنۃ ونعوذبک من النار - یہ فرقہ خدائے

تعالےٰ سے نہیں مانگتا مگر اُسی کو پھر مناسب اِسکے یہ حکایت فرمائی کہ مروی ہے کہ ممشاد دینوری نزاش

مرض پر پڑے تھے اُنکا حال تنگ ہوا اُسوقت ایک مُرید نے ہاتھ اُٹھا کر یہ دعا کی کہ خداوند ممشاد کو بہشت

عنایت فرما خواجہ ممشاد نے یہ سُنکر سر اُٹھایا اور کہا نا سمجھ یہ کیا دعا ہے کہ میرے واسطے کرتا ہے چالیس برس

سے بہشت کو میرے روبرو لاتے ہیں میں گوشۂ چشم سے بھی ادھر نہیں دیکھتا پھر فرمایا ایک طالبِ خدا

حضرت امام جعفر صادق کے پاس آیا - اور عرض کی یا ابن رسول اللہ دعا کیجئے کہ خداتعالےٰ مجکو اپنی محبت

عنایت فرماوے حضرت امامؑ نے دستِ مبارک واسطے دعا کے اُٹھائے اور اُسکے واسطے محبت حق

تعالےٰ کی درخواست کی فی الحال طالب بیہوش ہو کر گر پڑا جناب امام المسلمین نے دیکھا کہ اسے طاقت نہیں

متحمل نہوگا پھر دعا کی کہ خداوندا اِسکو جسقدر اپنی محبت دی ہے یہ اُسکا متحمل نہیں کچھ اُسمیں سے کم کردے

غیب سے آواز آئی برگزیدہ میرے ہزاروں نے مجھ سے سوال محبت کا کیا ہے اُنمیں سے ایک یہ بھی ہے

میں نے ایک ذرہ اپنی محبت سے ہزار حصے کئے اور سب کو تقسیم کئے سو جانلو اُسکو کسقدر ملا ہو گا وہ

کتنی ہے کہ اب اُسمیں کیلئے کم کروں پھر فرمایا انسان کی راہ زن خواہش نفس و شہوات ہیں - یہ دلیو

Marfat.com

جبتک ہو سکتا ہے خدا تک پہونچنے نہیں دیتے راہِ دین مارتے ہیں مجاہدہ اس راہ میں شرط ہے کہ فرمایا والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ کوشش چاہئے کہ جذبۂ آلہی حاصل ہو فرمایا ہے آنحضرت نے علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ جذبۃ من جذبات الرحمن توازی عمل الثقلین پھر فرمایا یہ سب عیوب ہیں جو انسان کو نہیں دکھتے ہیں جناب امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے رحم اللہ تعالیٰ امرءا اھدی عیوب عمر علیہ پھر فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو اپنا دوست کرتا ہے تو اُسے اُسکے عیبوں پر مطلع کر دیتا ہے آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا ہے اذا احب اللہ عبداً ابصرہ بعیوب نفسہٖ اور مناسب اسکے یہ حکایت کہی کہ ایک حاجی نے اکیس حج کئے تھے ایکبار اُسکے دلمیں اسباب کا فخر آیا کہ میں نے اکیس حج کئے ہیں حالانکہ یہ خیال عیب تھا مگر اللہ تعالیٰ نے اُسے اس عیب پر مطلع فرمایا فی الفور کھڑا ہوا اور نفس کی پامالی کو بازار میں جاکر پکارا اے مسلمانوں میں نے اکیس حج کئے ہیں انکو بیچتا ہوں جو چاہے بعوض ایک روٹی کے مجھ سے خریدے اسمیں ایک شخص آیا اور اُس کی پُشت پر گھونسا مار کر کہا اے بیہودہ اسقدر قیمت گراں کہتا ہے تیرے باپ آدم نے تو بہشت ایک دانہ گندم پر فروخت کی تھی تو اکیس حج کو ایک روٹی مانگتا ہے۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۞

مجلس ہفتاد و چہارم

سعادتِ قدم بوس میسر ہوئی۔ جناب خواجہ تقریر ترک دُنیا کے فرما رہے تھے اسمیں بندہ حاضر ہوا فرمایا جناب مولانا حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ نے خدمتِ جناب شیخ سے کاغذ خلافت پایا تو کچھ دیر خلافت نامہ لئے ہوئے مجلس میں بیٹھے رہے اُٹھتے وقت شیخ سے عرض کی کہ غلام کو کچھ وصیت ارشاد ہو جناب شیخ نے فرمایا ترکِ دنیا ملحوظ رہے پھر فرمایا ایک رسالہ میں لکھا دیکھا ہے کہ ما بعث الانبیاء الا لصرف قلوب الناس عن الدنیا پھر کہا دنیا کی [illegible] ہے کہ جب کچھ اُسے پاتا ہے تو اور زیادہ چاہتا ہے اور ظاہر کرتا ہے کہ میں فقط قدر کفاف چاہتا ہوں نہ زیادہ حالانکہ وہ جھوٹ کہتا ہے حکایت مولانا شہاب الدین باغبان کا حال بیان فرمایا کہ وہ کچھ خرید و فروخت نہ کرتے تھے فقط چند درخت انگور و خیار کے لگائے تھے کہ اُن سے بسر اوقات کرتے پھر صحبت اغنیا ترک فرما کر اہلِ دنیا سے پرہیز کرنے لگے پھر اس باب میں یہ حدیث روایت کی کہ ایاکم وصحبۃ الاغنیاء

Marfat.com

اور دوسری یہ حدیث فرمائی کہ تفرمنہم کما تفر من الاسد پھر فرمایا کوئی تمام دن طلب فائدہ دین میں بسر کرتا ہے کوئی طلب فائدہ دُنیا میں بعد اسکے کہا فرمایا ہے جناب آنحضرت علیہ السلام نے کل یوم علم ازدو فیہ علما الا بورك نی صبحۃ ذلك الیوم +

وَالحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ ؕ

مجلس ہفتاد و پنجم

سعادت ملاقات حاصل ہوئی۔ حکایت کرامت شیخ الاسلام والمسلمین مولانا شیخ فریدالدین رحمۃ اللہ علیہ کی بیان کی کہ ایک روغن فروش کسی گانوں میں قریب اجودھن کے رھتا تھا اُس ضلع کے حاکم نے اُس گانوں پر شبخون مارکر لوٹا سب مرد و عورت پکڑے گئے اُس تیلی کی عورت معشوقہ الگ گرفتار ہو کر گم ہوگئی۔ ہرچند وہ چپ و راست دوڑا اور تلاش کی نہ ملی۔ وہ حیران و گریاں فراق سے آپکی خدمت میں آیا۔ شیخ نے اُسکی پریشانی دیکھکر حال پوچھا عرض کی میرے گانوں کو لوٹا ہے اور سب زن و مرد کو پکڑ لے گیا میری عورت پکڑی گئی ہرچند تلاش کی نہ ملی مجھے اُس سے نہایت محبت ہے فراق سے قریب ہلاک ہوں بے اُسکے زندہ نرہوں گا شیخ نے کھانا منگوایا اور اُسے کھانے کو کہا وہ بولا جناب مجھے کئی دن کھانا کھائے ہوئے ہیں گلو خشک ہے کھا نا سکا میں مرا جاتا ہوں جناب شیخ نے فرمایا کھانا کھا خداوند تعالے تیری دلجمعی پر قادر ہے اُسنے چند لقمے حسب ارشاد پیٹ میں ڈالکر ہاتھ روک لیا۔ بولا حضرت لقمہ حلق سے نہیں اُترتا شیخ نے فرمایا تین دنتک میرے پاس رہو اُسے ایکدم قرار نہ تھا تین دن ایک جگہ کیسے رہے شیخ نے فرمایا بن تین دن یہاں رہے کام نہ ہوگا۔ بناچار رھنا قبولکیا دو روز گذرے تھے تیسرے دن اُس ضلع کے دیوان لوگ مقید اجودھن میں لائے ...... امیر کا یہ دیوان تھا وہ گانوں غارت شدہ اُسی امیر سے تعلق رکھتا تھا۔ وہ دیوان ...... قید شیخ کے سلام کو حاضر ہوا۔ شیخ نے پوچھا تجھے کیوں قید کیا ہے بولا لوگوں کے ...... اس ضلع کے حاکم نے مجھے محاسبہ کو بلایا ہے نہ معلوم انجام کیا ہو جناب دعا کریں کہ ...... شیخ نے فرمایا تو بخاطر جمع جا حاکم تجھ پر مہربان ہوگا اور خلعت دیگا مگر میرا تجھ سے ایک سوال ہے دیوان بولا جناب اگر مجھے رہائی ہوئی تو جان و مال میرا حضرت کے غلاموں پر فدا ہے سوال کیا کیا جیسے ...... ہوا ارشاد

کریں شیخ نے فرمایا میں فقط تجھ سے ایک چیز چاہتا ہوں کہ جب تو وہاں پہونچے اور حاکم تجھ پر مہربان ہوکر وفا کرے اور خلعت دے تو جو کنیزک تجھے عنایت کرے وہ اس روغن گر کو فی الفور دینا اُس نے یہ بات قبول کی وہ تیلی اُٹھ کر رونے لگا۔ کہا یا شیخ مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ مقدرت دی ہے کہ چالیس پچاس خریدلوں میں کنیزک کیا کرونگا مجھے تو وہی میری عورت چاہئے شیخ نے کہا تو حجت مت کر اس دیوان کے ساتھ جا وہ خاموش اُس دیوان کے ساتھ ہوگیا۔ جب دیوان حاکم کے روبرو پہونچا اُسکو دیکھتے ہی کہا چھوڑ دو اور میرے پاس لاؤ جب قریب گیا عنایت کی اور کہا جا نہا کپڑے بدلکر آنا دیوان خوش وخورم اپنے خیمہ کی کیطرف آیا وہ تیلی وہاں بیٹھا فراقِ زوجہ میں رو رہا تھا اُسکے پیچھے حاکم نے دیوان کیواسطے خلعت بھیجا اور اپنے خدمت گاروں سے فرمایا فلاں کنیزک کو عمدہ لباس پہناکر دیوان کے پاس پہونچاؤ اور کہو یہ تمکو بطریق انعام عنایت ہوئی ہے خدمت گار اُس کنیزک کو دیوان کے پاس لایا۔ روغن فروش نے جب اُسے آتے دیکھا تو چال سے کچھ پہچانا ادہر اُس عورت نے گھونگٹ سے اپنے شوہر کو دیکھا گھونگٹ کھولدیا روغن فروش دَوڑکر اُس عورت کے قدموں سے لپٹ گیا اور زار زار رونے لگا۔ لوگوں نے پوچھا یہ کیا معاملہ ہے بولا میں اسیکو تلاش کرتا تھا۔ یہ میری عورت ہے اُس دیوان نے سنکر کہا میں حضرت شیخ سے اقرار کرآیا ہوں یہ عورت اسیکو دے دو وہ اپنی عورت لیکر خوش وخورم لوٹ آیا۔ اس حکایت سے حاضرین کو حیرت ہوئی سب رونے لگے جناب خواجہ نے فرمایا عجب کرامت شیخ الاسلام کے ہوئی کہ مُراقبہ میں جان لیا کہ اسکا مطلب اِس طرح حاصل ہوگا ویسا ہی اُسے تعمیل کو فرمایا پھر جناب خواجہ نے مجھ سے فرمایا کہ شام کو وقتِ افطار آنا میں اُسیوقت حاضر ہوا دسترخوان بچھایا گیا۔ ایک مُسافر آیا تھا اُس نے پوچھا کہ امام نے دوسری رکعت میں یہ آیتہ پڑہی ہے الرحمن علی العرش استوی اسکے کیا معنے ہیں اور خود یہ شعر بھی پڑہا ؂

بر عرش ذرہ ذرہ خداوند مستوی است	چہ ذرہ بر اسافل و چہ عرش بر علا

خواجہ نے فرمایا یہاں مراد استوی سے استولی ہے پھر اُس مسافر نے کہا نماز بین العشائین کہیں پڑھتے نہیں دیکھا خواجہ نے فرمایا خانقاہ کے کیا معنے فرمایا خان از روئے لغت بمعنے خانہ ہے اور قاہ کے معنے

Marfat.com

عبادت اور دعا اور مُرعتہ عبادت کی ہیں یس معنے خانقاہ خانہ عبادت والدعا ہے ضرور ہے کہ اسمیں عبادت ودعا کی جاوے تا جلدی قبول ہو بعدہٗ فرمایا اوابین نماز پیغمبران علیہم السلام کے ہے اور اس پر آیت شریف پڑہی نعم العبد انہ اواب جو حق میں حضرت داؤد علیہ علے نبینا الصلوٰۃ والسلام کے فرمایا ✦

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ؕ

مجلس نہتاد و ششم

سعادتِ قدم بوس میسر ہوئی مجلس دانشمنداں بحاث کے تھی- تصوف میں ہوئی شروع کلام یہ تھا - کہ ایک نے سوال کیا کہ خواجہ بایزید قدس اللہ سرہ العزیز نے فرمایا ہے فرمایا ہے لوائی اعظم من لوائی محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات کیونکر ہے جناب خواجہ نے فرمایا بعضے کلمات مشائخ از قسم حال وکیفیت کے ہوتے ہیں کہ انکو ہفوات عشاق کہتے ہیں جیسے یہ قول اُن کا کہ لیس فی جبتی سوی اللہ تعالی اور یہ کہنا انکا کہ سبحانی ما اعظم شانی سوان سب کو ہفوات عشاق کہتے ہیں یہ باتیں غلبات احوال میں اُنسے سرزد ہوتی ہیں کہ ہماری فہم سے خارج ہیں- دوسرے دانشمند نے پوچھا کہ رویت اللہ تعالی کی دار دنیا میں جائز ہے یا نہیں جناب خواجہ نے فرمایا کہ مہتر موسٰی علیہ وعلی نبینا الصلوٰۃ والسلام پیغمبر اولوالعزم اور اعلم الناس بصفات اللہ تعالی تھے اگر رویت حق تعالی کی دار دنیا میں جائز نہوتی تو اُسکو نہ چاہتے پھر فرمایا جب حضرت موسٰی پر خطاب ہوا کہ مالابن النساء المحیض بالماء والطین ولرب العالمین تو فرمان آیا اے موسٰی ترکیب تیرے وجود کی گوشت- و پوست- و استخوان سے ہے اور پہاڑ کہ ترکیب اُسکی سخت ومضبوط ہے سو نور الٰہی اگر اُس پر بھی تجلی کرے تو وہ بھی طاقت تحمل نہ لاسکے گا بلکہ پارہ پارہ ہوجاویگا - پھر جب حضرت موسٰی پر تجلی ہوئی تو کوہ بے طاقت ہوکر پھٹ گیا اور پارہ پارہ ہوگیا حضرت موسٰی بیہوش ہوکر گر پڑے فلما افاق قال سبحانک تبت الیک وانا اول المسلمین اُس دانشمند نے سوال کیا کہ توبہ حضرت موسٰی کی کس بات سے تھے بو تبت الیک فرمایا جناب خواجہ نے کہا رویت خدائے تعالیٰ سے دنیا میں بعد اسکے کہا انا اول المومنین بانک لاتری فی الدنیا یعنے توبہ کرتا ہوں اور از سر نو ایمان لاتا ہوں کہ تجکو دنیا میں کوئی نہیں دیکھ سکتا اسپر ایک اور دانشمند نے سوال کیا کہ رویت الٰہی خواب میں بھی درست ہے یا نہیں فرمایا ایک کتاب

Marfat.com

میں عدم جواز لکھا ہے اور یہ دلیل لایا ہے کہ انسان جو خواب میں دیکھتا ہے وہ شکل سے ہوا کرتی ہے ذات اُس شئے کی نہیں دکھتی اور حق تعالیٰ شکل و شبہ سے منزہ اور پاک ہے پھر کہا اکثر علماء نے اُس کتاب پہ اعتراض کیا ہے اور مقابل اسکے قول مولانا حافظ الدین کا لائے ہیں جو اُنہوں نے شرح عقیدہ میں لکھا ہے کہ رویۃ اللہ تعالیٰ جائز فی المنام پھر شاہ شجاع کرمانی رحمۃ اللہ علیہ کی حکایت فرمائی کہ یہ چالیس سال رات دن میں نہ سوتے عبادت میں جاگتے رہتے اسکے بعد جب ایک شب آنکھ لگی تو حق تعالیٰ کو خواب میں دیکھا پھر اس شوق میں جہاں ہوتے کیا روز کیا شب سو رہتے کہ شاید وہ دولت پھر نصیب ہو ناگاہ غیب سے ایک آواز سنی کہ کوئی کہتا ہے اے شجاع وہ دولت جو تجھے خواب میں عنایت ہوئی تھی وہ نتیجہ اُن بیداریوں کا تھا جو تو نے ہمارے شوق میں کی تہیں ایک او تلا جو حاضر تھا بولا کسی بزرگ کا قول ہے رایت ربی فی احسن صورۃ یہ کیونکر درست ہو جناب خواجہ نے فرمایا اسکی کئی توجیہیں ہیں ایک یہ کہ رایت ربی وکنت فی احسن صورۃ دوسرے توجیہ یہ ہے کہ رایت ربی ای سیدی جبرئیل علیہ السلام

والحمد للہ رب العالمین ؕ

مجلس ہفتاد و ہفتم

سعادت قدم بوس میسر ہوئی جناب خواجہ نے بہت لوگوں کو افطار کے وقت طلب فرمایا تھا اور سب کو سماع بھی تھا بعد افطار مجلس خاص ہوئی یاران بزرگ سے چند آدمی تھے ہر چند وہاں جائے خالی تھی مگر میں کچھ دور بیٹھا تھا خواجہ نے بطریق رحمت فرمایا قلندر سر برہنہ رہتے ہیں تو نے ریسماں سر پر کیوں لپیٹی ہے میں اُسدن ریسماں سر پر باندھے گیا تھا پھر اور یاروں سے فرمایا یہ خوب بسر کرتا ہے اور یہ شعر پڑھا ۔

شعر

نہ خادم ہیچکس نہ مخدوم کسے
گوشہ ونبری کہ خوش جہانے دارد

پھر زمانہ حضرت جناب شیخ سلطان الاولیاء اور اُنکے مُریدوں کا یاد فرما کر تاسف کیا فرمایا خداوندا وہ لوگ کیا نیک و صاحب وصل تھے اور کیا خوش وقت تھا اور بعض یاروں کے نام لئے جیسے مولانا برہان الدین غریب اور مولانا شہاب الدین وغیرہ میں نے کہا اسوقت کے صوفیوں کا کیا ذکر ہو کے عجب صاحب حال تھے پھر کہا

Marfat.com

اُسوقت کے علماء بھی سب دیندار و صالح تھے اور اب اکثر صالح ہیں پھر کہا اِن دنوں دعوتیں عام ہوا کرتی تہیں موسم اعراس اور آخری چہار شنبہ صفر میں خطائر و باغات میں جگہ نہ ملتی تھی ہر طرف سرود و رقص ہوتا پھر اُس وقت کے فراخ سالی اور ارزانی بیان کی جو سلطان علاء الدین کے وقت میں تھی اُن دنوں موسم سرما میں ہر فقیر لبادہ پوش ہوتا کافور نام مہردار شاہی اکثر لبادے سلوا کر فقرا کو تقسیم کرتا بعضے دو دو پاتے پھر یہ حکایت بیان کی کہ قاضی حمید الدین ملک التجار جب اُن دنوں اودھ میں گیا تو وہاں دعوت کی مجکو بھی بلایا تھا جب بعد دعوت لوگ رخصت ہوئے تو میں اور وہ ایک جگہ بیٹھے تو یہ قصہ بیان کیا کہ ایک بار میں نے سلطان علاء الدین کو دیکھا پلنگ پر بیٹھے ہوئے سر برہنہ پانوں زمین پر فکر میں غرق مبہوتوں کی شکل میں روبرو گیا بادشاہ ایسا فکر میں تھا کہ کچھ خبر نہ ہوا میں نے باہر آکر یہ حال ملک فرید بک سے کہا کہ آج میں نے بادشاہ کو اس طرح دیکھا ہے تم بھی جا کر دیکھو کیا سبب اس فکر کا ہے اُنکی صدر پروانگی تھی وہ قاضی کے ساتھ اندر گیا بادشاہ کو باتوں میں لگایا۔ پھر عرض کی کہ امیر المسلمین سے کچھ عرض ہے حکم ہو تو بیان کروں بادشاہ نے اجازت دی قاضی حمید الدین ملک التجار آگے بڑھا اور قاضی نے کہا میں بھی اندر آیا تھا حضور کو دیکھا سر برہنہ پریشان حال فکر مند ہیں سو آپ کو کس بات کی فکر تھی بادشاہ نے کہا سنو مجکو چند روز سے یہ فکر ہے کہ میں دلمیں سوچتا ہوں کہ مجکو اللہ تعالے نے اپنے مخلوق پر حاکم کیا ہے اب کچھ ایسا کام کرنا چاہئے کہ مجھ سے تمام مخلوق کو نفع پہونچے دلمیں سوچا کیا کروں اگر تمام خزانہ اپنا اور سو چند اسکا تقسیم کروں تب بھی خلق کو نفع نہو گا اب ایک بات سوچی ہے وہ تم سے کہتا ہوں وہ یہ ہے کہ تدبیر ارزانی غلہ کی کروں کہ اس سے سب مخلوق کو فائدہ پہونچیگا۔ اور ارزانی غلہ کی یہ تدبیر کی ہے کہ بنجاروں کی نائکوں کو حکم دوں کہ حاضر ہوں وہ جو غلہ اطراف سے ہزاروں بیلوں میں لاتے ہیں انکو خلعت دیکر اپنے خزانہ سے روپیہ قیمت کا دوں اور خرچ خانگی انکا الگ دوں کہ بے فکر ہو جاویں اور جو فائدہ ہو وہ اُنکو معاف کر دوں۔ تا اطراف قریب و بعید سے غلہ لاویں اور میرے نرخ مقررہ کے موافق بیچیں غرض یہی بات قرار داد ٹھہری اور نائکوں کو فرمان جاری ہوئے خلعت اور خرچ اور قیمت خزانہ شاہی سے ملا اور ہر طرح کا غلہ اطراف سے بکثرت آنے لگا چند روز کے بعد فی من گندم سلت جیتل کو آنے لگا اور گھی شکر سب چیزیں ارزاں ہو گئیں خلق آسودہ ہوئی سب نے نفع پایا یہ بادشاہ

Marfat.com

علاء الدین عجیب غریب پرور بادشاہ تھا۔ حاضرین سے ایک بولا لوگ اُنکی قبر پر زیارت کو جاتے ہیں
اور اپنی مُراد کی ریسمان اُنکے مزار پر باندھ آتے ہیں اللہ تعالےٰ اُنکی حاجتیں برلاتا ہے مجکو اس موقعہ ایک
قصہ یاد آیا وہ بیان کیا چند روز ہوئے ہیں کہ میں زیارت مزار کو سلطان علاء الدین کے گیا تھا۔ بعد نماز جمعہ کے
پھر فاتحہ پڑہ کر جہاں لوگ کلاوہ باندھتے تھے گیا اگرچہ مجکو کچھ حاجت نہ تھی مگر میں نے اپنے دستار سے ایک
دھاگا نکالکر وہاں باندہ آیا رات کو خواب میں دیکھتا ہوں کہ کوئی پکارتا ہے کہ سلطان علاء الدین کی قبر پر
کون ریسماں حصول مراد کو باندھ گیا ہے اُسکے چند بار پکارنے پر میں روبرو گیا اور کہا میں نے دھاگا باندھا
ہے بولا تیری کیا حاجت ہے بیان کر میں نے کہا مجھے کوئی حاجت نہیں کیا بیان کروں اور دلمیں گذرا
کہ جو مجھے حاجت ہے اپنے شیخ کے روضہ مبارک سے خواستگاری کی ہے شیخ کافی ہے۔ غیر سے کیا چاہوں
اسی حال میں بیدار ہو گیا *

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝

مجلس ہفتاد و ہشتم ۔ سعادت مجالست حاصل ہوئی ایک سید مُرید ہونے آیا تھا اور زمرہ
اہل قلم بادشاہی میں نوکر تھا حضرت خواجہ نے ہاتھ واسطے بیعت کے بڑہایا اور فرمایا نماز با جماعت پڑہا
کر جمعہ فوت نہ ہو روزہ ایام بیض لازم جان پہر کہا جو روزی ایام بیض کی رکھتا ہے اُسپر روزی فراخ ہوتی ہے
اور میرے مُریدوں کو بھی وصیت ہے کہ جو کام خدا اور رسول نے منع کیا ہے اُسے نہ کرنا پہر فرمایا دولت
دُنیا بے ثبات ہے تم خیال کرو لو کہ چند گھوڑے میرے پائگاہ میں ہیں اور چند خدمت گار دست بستہ میرے
روبرو کھڑے ہیں اتنے درم و دینار کی ہمیشہ میری آمدنی ہے آخر یہ سب کو چھوڑنا ہے اور چھوٹنے والی چیز کا
غم کرنا بے فائدہ ہے غم اور فکر سرائے باقی کا ضروری ہے کہ اُسکو ہمیشگی ہے یہی بغور دیکھو کہ ہمارے
روبرو کتنے تھے اور کتنے چلے گئے آخر ہم سے پہلے تھے اور ہم سے پہلے چلدیئے پھر اُن سید سے پوچھا کیا
کیا کرتے ہو بولا قرآن مجید پڑہا کرتا ہوں جو شخص اُن سید کے ساتھ آیا تھا بولا جناب یہ حافظ ہیں اور ان کے
باپ بھی حافظ بزرگوار و صالح تھے جناب خواجہ نے فرمایا حدیث شریف میں ہے اھل القرآن ھو اھل
اللہ حاصیلہ مولانا شمس الدین رنجری حاضر تھے عرض کی عرب نے قرآن شریف ہند کی طرح نہیں

Marfat.com

پڑھتے یعنے فقط لفظ و آیتہ یاد نہیں کرتے بلکہ ہر آیت کو معہ اسکے شان نزول اور ناسخ و منسوخ وغیرہ احکامات کے پڑھتے ہیں جب اُسکو معہ احکام خوب یاد کر لیتے ہیں تو دوسری آیتہ شروع کرتے ہیں پھر اسباب میں کہ سید باوجود نوکر ہونے کے مشغول رہتے تھے فرمایا اگر کوئی گھر بار میں شب و روز قرآن پڑھتا رہے اور ذکر خدا میں مشغول رہے تو اُسکو نوکری حجاب نہیں وہ صوفی ہے اور یہ شعر حضرت سعدی علیہ الرحمۃ کا ارشاد فرمایا ؎ مراد اہل طریقت لباس ظاہر نیست ٭ کمر بخدمت سلطان بہ بند و صوفی باش ٭

والحمد للہ رب العالمین ٥

مجلس نقتاد و نہم

شرف مجالست حاصل ہوئی ایک مرید خدمت خواجہ کا حاضر تھا اُس سے پوچھا کیا پڑھتا ہے عرض کی ہدایہ فقہ کا جناب خواجہ نے فرمایا امام الحرمین ابو المعالی کو اُنکے باپ ابو محمد جوینی نے فرمایا کہ حضرت ابو سعید ابو الخیر کی خدمت میں حصول برکت کو جا جب وہ حاضر خدمت ہوئے تو شیخ نے پوچھا کیا پڑھتے ہو انھوں نے عرض کی خلافیات پڑھتا ہوں شیخ نے دوبارہ فرمایا خلاف نچاہئے۔ خلاف کرنا نچاہئے جب امام الحرمین ابو المعالی شیخ کے پاس سے لوٹ کر گھر آئے تو اُنکے والد شیخ محمد جوینی نے پوچھا کہ زیارت شیخ کی کہاں شیخ نے کیا کہا یہ بولے مجھ سے شیخ نے پوچھا کیا پڑھتے ہو میں نے واقعی حال عرض کیا کہ خلافیات فقہا پڑھتا ہوں یہ سُنکر شیخ نے دوبار فرمایا خلاف نچاہئے خلاف نہ چاہئے محمد جوینی نے کہا اے ابو المعالی فقہ مت پڑھ اس علم کو چھوڑ دے مگر شیخ کی اسبات کی برکت سے یہ ایسے فقیہہ ہوئے کہ اُنکے شاگرد اطراف عالم میں پہونچے میں نے عرض کی انکو امام الحرمین کیوں کہتے ہیں فرمایا اُنھوں نے دونوں حرمین شریفین میں امامت کی ہے پھر فرمایا منکران سماع بہت ہیں مگر اکثر لوگ منصف بھی ہوگئے ہیں اسپر یہ حکایت فرمائی کہ شیخ ابو سعید ابو الخیر رحمۃ اللہ علیہ ایکبار حدود ہرات سے اُس گانوں میں گئے جہاں شیخ ابو القاسم فراتی رہتے تھے اور اُس اطراف میں یہ رسم تھی کہ جیسے اس ملک میں خانقاہ بناتے ہیں وہاں فقرا کے واسطے محل بنوا دیتے ہیں اُسمیں مسافر اُترا کرتے ہیں غرض شیخ ابو القاسم فراتی نے انکا آنا سُنکر شیخ ابو سعید کا استقبال کیا اور اپنے محل میں لے آئے طعام دعوت پکوایا تھا بعد فراغت طعام کے حضرت ابو الخیر نے شیخ ابو القاسم سے کہا پنج آیتہ پڑھو کہ فاتحہ واسطے بزرگان دین کے کیجاوے اور

Marfat.com

حضرت ابو سعید ابو الخیر کی عادت تھی یہ جہاں جاتے حافظ اور قوال دونوں آپ کے ہمراہ ہوا کرتے شیخ ابو القاسم فراتی منکر ان سماع سے تھے مہابت شیخ سے کچھ نہ بول سکے فقط یہی کہا کہ بعد فاتحہ اوٹھکر باہر چلے گئے قوالوں نے سماع شروع کیا شیخ ابو سعید کو کیفیت ہوئی اُٹھ کھڑے ہوئے اور عین تواجد میں باہر آئے اور ابو القاسم فراتی کے پاس آکر اشارت کی واسطے رقص کے مگر اُنہوں نے اپنے آپ کو سنبھالا اور وجد نہ کیا جب حضرت ابو سعید نے دیکھا کہ یہ وجد نہیں کرتے کہا شیخ صحرا کی طرف دیکھو اُنھوں نے اسطرف نظر کی تو تمام درختان صحرا کو تواجد میں دیکھا معاً نہ اس حال سے شیخ ابو القاسم کو کیفیت پیدا ہوئی جامہ چاک کیا اور رقص شروع کیا پھر اُنکا بھائی جو منکر سماع تھا اُسکو بھی رقص میں لائے ۞

والحمد للہ رب العالمین ۞

مجلس ہشتادم — سعادت قدم بوس ہاتھ آئی۔ بیان اس بات کا تھا کہ جس شخص کا ورد وظیفہ فوت ہو جاوے تو نام اُسکا دفتر اموات میں لکھتے ہیں مگر یہ بات صوفیہ کرام کے نزدیک ہے اور ۱۹۲
اسباب ہیں شیخ حسن نوری کی حکایت بیان فرمائی کہ ایک شخص بزرگان دین سے اُنکی زیارت کو چلے اور اُن بزرگ کی یہ کرامت تھی کہ یہ جو خواب دیکھتے سچ ہوا کرتا جب قریب اُس شہر کے پہونچے تو شب کو خواب میں دیکھا وہ فوت ہوگئے ہیں جب جاگے تو کہا میرا خواب کبھی جھوٹ نہیں ہوتا۔ سالہا سال سے اسکا تجربہ ہوا ہے اب جو وہ فوت ہوگئے تو میں گھر کو لوٹ جاؤں پھر سوچا کہ اب قریب آگیا ہوں اگر زندہ نہ پایا تو اُنکی تربت دیکھکر فاتحہ پڑھوں بعدہ لوٹ جاؤں گا اس خیال سے شہر میں آتے اور ہر کسی سے اُنکی تربت دریافت کرنے لگے سب نے کہا وہ زندہ ہیں اُنکی تربت کیا پوچھتے ہو یہ حیران ہوئے کہ میرا خواب کبھی خلاف نہیں ہوتا غرض اُن سے جاکر ملے اور کہا اے خواجہ خواب میرا کبھی دروغ نہیں ہوا۔ میں نے ایک رات دیکھا کوئی کہتا ہے فلاں فوت ہوا۔ اب اگر آپکو قید حیات میں پایا یہ کیا بھید ہے اُن بزرگ نے سوچکر پوچھا یہ خواب دیکھے ہوئے چند روز ہوئے اُنہوں نے وہ دن تاریخ بتائی فرمایا خواب تمہارا سچا ہے اُس رات میرا ورد قضا ہوگیا تھا عالم بالا سے منادی نے پکارا کہ فلاں شخص فوت ہوا بعد اسکے یہ آیۃ شریف پڑھی فلنحیینہ حیاۃ طیبہ اسکی تفسیر میں اقوال متعدد ہیں مگر بیان حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا یہ ہے

Marfat.com

کہ مراد حیاۃ طیبہ سے قناعت ہے جسکو قناعت ملی گویا حیات طیبہ ملی اور اسلام بھی حیاۃ علمی ہے اور اعتاق
بھی حکماً حیات ہے پھر فرمایا ایک حیات عوام کی ہے اور ایک حیات خواص کی حیات عوام قیام نفوس سے
ہے اور حیات خواص قیام اوقات سے اگر اوقات معمور ساتھ اوراد و مشغولی کے ہیں تو وہ زندہ ہیں۔ اور اگر
اوقات ضائع ہوئی۔ تو موت انکو حاصل ہوئی۔ بعد اسکے ایک ملا کہ حاضر محفل تھا بولا جناب فلاں کتاب میں
ایک مقام حل نہیں ہوتا فرمایا کیا دشواری ہے عرض کی اُس میں لکھا ہے نفاق العارفین افضل من اخلاص
المریدین مطلب اسکا ذہن نشین نہیں ہوتا فرمایا یوں بھی ہے کہ ریار العارفین اس واسطے کہ ایک ریا مذموم
ہے اور ایک محمودہ۔ ریار مذمومہ یہ ہے کہ کوئی نماز پڑھے اس نیت سے کہ لوگ دیکھ کر عابد و زاہد تصور کریں اور
اس خود نمائی میں نیت جذب منفعت دنیاوی ہو تو بعض علمار کے نزدیک وہ کافر ہوا کہ عبادت میں غیر کو شریک
کیا اور حکم ہے کہ ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا۔ مگر اکثر علمار فاسق کہتے ہیں کافر نہیں کہتے اور ریار محمودہ یہ ہے کہ
نماز پڑھے اس نیت سے تا اور لوگ دیکھ کر اسکی پیروی کریں اور عبادت زیادہ ہو جیسے کوئی پیر مریدوں کے
دکھلانے کو نوافل زیادہ پڑھے اور روزے رکھے تا مریدوں کو تعلیم ہو میں نے عرض کی سوال ان کا
نفاق سے تھا فرمایا نفاق ایسا ہی ہے کہ ایک دن ایک شخص جناب رسالت مآب کی خدمت میں آکر بیٹھا
کچھ دیر بعد جب اوٹھ گیا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکے حال سے لوگوں کو خبر دی کہ یہ بد مرد ہے۔
حاضرین سے ایک نے پوچھا یہ غیبت ہے فرمایا غیبت نہیں یہ اخبار ہے اسواسطے کہ آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم خبر دیا کرتے اور اُسکا اعتقاد بھلائی کا رکھتے تھے لہذا اُنکو خبر اُسکے ہوئی کہ اعتقاد تمہارا باطل
ہے اور اُمور باطلہ کا معتقد ہونا روا نہیں۔ اِسپر میں نے عرض کی کہ اذکروا الفاجر بما فیہ بھی تو آیا ہے فرمایا
یہ بیان غیبت کا ہے یعنی جب معلوم ہو کہ غیبت کرنے سے یہ فسق و فجور چھوڑ دیگا تو اُسکی غیبت کرنا روا
ہے کہ وہ اُس خراب کام سے باز آوے یا اور لوگ اُسبات سے مطلع ہو کر اُسکی صحبت سے پرہیز کریں

والحمد للہ رب العالمین ۰

مجلس بست و نہم

دولت دیدار حاصل ہوئی۔ جناب خواجہ نے فرمایا حضرت رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب شرع ہیں جو قول و فعل آپ سے صادر ہوا وہ سزاوار متابعت ہے

Marfat.com

[illegible]

کیا ہے اُسکو ترک کرے پھر یہ آیۃ شریفہ پڑھی وما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا پھر کہا جملہ خزائن و دفائن زمین کے آنحضرت پر پیش کیئے کہ انکو بے حساب خرچ کریں مگر آپ نے قبول نہ کیا اور مال غنیمت سے خمس آپکا حصہ تھا جیسا کہ فرمایا فان للہ خمسہ وللرسول فرمایا آنحضرت نے کہ خمس میرا حصہ ہے مگر وہ بھی لوٹ کر تم پر قسمت کیا گیا ہے اور مناسب اسکے یہ حکایت فرمائی کہ ایک دن خدمت نبوی میں غنیمت بے شمار آئی تھی آپ لوگوں میں اُسے تقسیم کر رہے تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اُس جگہ حاضر تھے جناب اُم المومنین عائشہ رضؓ اُن دنوں کم عمر تھیں یہ دیکھ کر حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس آبیٹھیں اور کہا الیوم یوم بخاری و یوم تشفی جناب آنحضرت نے اور سب کو مال عنایت فرمایا ام المومنین حضرت عائشہ رضؓ کو کچھ نہ دیا جب کچھ باقی نہ رہا تو جناب صدیقہ نے بے ذوق ہو کر کہا ان کنت نبیا فاعدل بنا کما فعل الانبیاء قبلک میں نے عرض کی ان واسطے شک کے ہے خواجہ نے فرمایا یہاں واسطے شک کے نہیں یعنی بہت کہتے ہیں کہ اگر تو میرا فرزند ہے تو یہ کام نہ کرنا اور اگر میرا بھائی ہے تو ایسا کر حالانکہ فرزندیت و اخوت میں کچھ شک و نقصان نہیں ہوتا لہذا اس طرح کہا کہ اگر آپ نبی ہیں تو وہ معاملہ کریں اور جو انبیاء اپنی بیویوں سے معاملہ کرتے تھے جب اُم المومنین سے یہ کلمہ بے ادبی کا سرزد ہوا تو جناب صدیق رضؓ نے طمانچہ مارنے کو ہاتھ اٹھایا جناب رسولخدا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا لا آخرجھا فانھا صغیرۃ جناب صدیق ممانعت سے ہاتھ اُٹھا کر رہ گئے حضرت اُم المومنین کو تین طرح کے غم ہوئے ایک چادر نہ ملنے کا۔ دوسرے کلام بے ادبی کہنے کا۔ تیسرے باپ کی ناراضی کا غرض وہاں سے حیران و شرمندہ اُٹھ کر اپنے حجرہ میں آئیں اور سر زانو پر رکھ کر بیٹھ گئیں مگر آنحضرت بھی متعاقب اُنکے اندر تشریف لائے اور [illegible] ہوئے مگر حضرت عائشہؓ اسی طرح سر جھکائے مغموم و حیران بیٹھی رہیں جب دیکھا یہ کچھ نہیں بولتیں تو دست مبارک اُنکے کاندھے پر رکھکر فرمایا ایھا الشیطان الخبیث اخرج من النفس الطیبۃ حضرت ام المومنین نے جناب رسالتمآب کا یہ کلام سنکر سر اُٹھایا اور بولیں لقد خرج والذی بعثک بالحق نبیا پھر فرمایا بزرگوں نے لکھا ہے کہ یہ غم جو حضرت عائشہؓ کو حاصل ہوا بسبب شومی خواہش دنیا کے تھا کہ دامن اور مقنعہ طلب کیا

Marfat.com

پھر فرمایا بعض کے نزدیک نزول ان دو آیتوں کا اسی محل میں ہوا ہے یا ایھا النبی قل لازواجک ان کنتن
تردن الحیوۃ الدنیا وزینتہا فتعالین امتعکن واسرحکن سراحا جمیلا وان کنتن تردن اللہ ورسولہ والدار الاخرۃ
فان اللہ اعد للمحسنات منکن اجرا عظیما ۰ اور دوسرا قول یہ ہے کہ اُسوقت حضرت جبرئیل علیہ السلام پاس آنحضرت
صلعم کے آئے اور کہا اللہ نقرئک السلام فقال خیرت بین النبوۃ مع الفقر والنبوۃ مع الغنا فقال علیہ السلام
اخترت ان اکون نبیا فقیرا اجوع یومین واشبع یوما مگر آپ کی سیری اس طرح کی نہ تھی جیسے ہم پیٹ بھر کھاتے
ہیں پانچ چھ خرموں میں آپ شکم سیر ہو جاتے تھے پھر فرمایا جب یہ دو آیتیں اُتریں تو آپ نے ازواج مطہرات
سے پوشیدہ رکھا اس خیال سے کہ عورات ناقص العقل ہیں مبادا یہ فقر نہ اُٹھا سکیں اور طلاق لینا پسند کریں
پس آپ نے اول ام المومنین عائشہ صدیقہ کو بلایا کہ یہ سب میں عقیلہ اور عالمہ تھیں۔ پھر کہا اسے عائشہؓ دو آیتیں
نازل ہوئی ہیں۔ میں تمہارے آگے انکو پڑھونگا اور سنا کر پوچھوں گا۔ کہ کہو اب کیا جواب دیتی ہو اور دو
باتوں میں سے کونسی چاہتی ہو سو تم جلدی جواب نہ دے بیٹھنا اول اُسکے جواب میں اپنے والد ماجد سے
اصلاح لینا پھر مجھے جواب دینا بعد اس تفہیم کے آپنے وہ دونوں آیتیں اُنکے روبرو پڑھیں جناب عائشہؓ
صدیقہ جب ارشاد آنحضرت اور حکم سے مطلع ہوئیں تو بولیں یا رسول اللہ اشاور لہذا ابا بکر واللہ اختار اللہ ورسولہ
جب جناب صدیقہ نے صحبت نبوی ساتھ فقر کے قبول کی اور دوسری بیویوں نے حکم کلام الٰہی سنا کہ ہم
مختار کیگئی ہیں تو چونکہ عورات ناقص العقل ہیں بعض نے خیال کیا کہ آنحضرت نے تو فقر و فاقہ پسند فرمایا ہے
اور ہمکو عورتوں میں روسائے عرب کے میلے کچیلے بے زیور و لباس ہونے پڑینگے تو تشنیع ہوگی [illegible]
ہوئیں یوں شکستہ حال بے جامہ و زینت ہیں مگر جب سُنا کہ جناب صدیقہؓ نے اللہ اور رسول کو فقر و فاقہ
کے ساتھ پسند و اختیار کیا تو یکایک سب نے پکار کر کہا واللہ نختار اللہ ورسولہ والفقر [illegible]
دن آنحضرت شریف پر اُس دن سے خوشتر نہیں گذرا کہ جسدن سب بیویوں نے فقر [illegible]
خدا سے جدائی پسند نہ کی پھر بولے کہ جناب صدیقہؓ ان دو باتوں سے باقی بیویوں پر [illegible]
ایک یہ کہ اور سب ثیبہ تھیں سوائے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا دوسرے [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم نے رحلت فرمائی تو سر مبارک جناب آنحضرت کا ام المومنین عائشہ [illegible]

Marfat.com

مبارک پرتھا والحمد للہ رب العالمین ٭

مجلس ہشتاد و دوم - سعادت قدم بوس حاصل ہوئی جناب خواجہ ذکرہ اللہ تعالیٰ بالخیر تقریر ترک دنیا میں کررہے تھے کہ دنیا کی خاصیت ہے کہ اگر سر انگشت اُسپر رکھیں تو تمام انگشت تر ہوجائیگی پھر کہا اللہ تعالیٰ بالخیر نے انبیاء بھیجے اور سب نے یہی حکم پہونچایا کہ فردا قیامت وہ امر تبلیغ سے سبکدوش ہیں ما اٰتکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ فانتھوا - پھر کہا عوارف میں یہ حدیث شریف منقول ہے عن ابی موسی الاشعری قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما مثلی ومثل ما بعثنی اللہ کمثل رجل اتی قوما فقال یا قوم انی رأیت الجیش بعینی وانی انا النذیر العریان فالنجا فالنجا فاطاعہ طائفۃ من قومہ فادلجوا فانطلقوا علی مھلھم فنجوا وکذبت طائفۃ منھم فاصبحوا مکانھم فصبحھم الجیش فاھلکھم واجتاحھم فکذلک من اطاعنی فاتبع بما جئت بہ من الحق ٭ یعنی فرمایا آنحضرت نے لشکر شیطان تمہاری کمین میں ہے ففروا الی اللہ انی لکم منہ نذیر مبین جو آدمی اللہ تعالیٰ کی طرف بھاگے اور فرمانِ رسول بجالاوے اور دنیا سے محترز رہے اُسکو آخرت میں حصہ کافی ملیگا جیسا فرماتا ہے اللہ تعالیٰ تلک الدار الاخرۃ نجعلھا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا بعد اسکے کہا آنحضرت علیہ السلام نے فرمان آلہی پہونچا دیا تا کسی کو روز قیامت عذر و حیلہ نرہے اور اُسپر یہ آیت شریفہ پڑہی رسلا مبشرین ومنذرین لئلا یکون للناس علی اللہ حجۃ بعد الرسل ٭

والحمد للہ رب العالمین ٭

مجلس ہشتاد و سوم - سعادت قدمبوس حاصل ہوئی ایک قلندر آیا تھا عالم سیاح الکامل حضرت خواجہ نے اُسے مہمان کیا تھا جب میں حاضر ہوا تو اُس قلندر کو بھی بُلوایا اور مجھ سے کہا ہمارے پاس ایک قلندر عالم کامل آیا ہوا ہے غرض جب وہ سامنے آیا تو جھک کر باادب سلام کیا خواجہ نے فرمایا بیٹھو پھر اُسکی طرف متوجہ ہوکر یہ شعر پڑہا ٭

گر مرتد نشوی قلندری کار تو نیست ۔۔۔ کافر نشوی عشق خریدار تو نیست

نمبر ۱ مرتد ارتد وہ ہے اسکے معنے ایک دین چھوڑ کر دوسرا دین اختیار کرنا ہے تلافی اسکا ردہ ہے ۔

Marfat.com

جبتک صفات ذمیمہ چھوڑکر صفات حمیدہ حاصل نہ کریگا تو قلندری تیرا کام نہیں اور صفات ذمیمہ کیا ہیں
حقد حسد بخل طلب دنیا خواہش چرب و شیریں حصول شہوات پھر کہا کافر نہ ہو تا کیسے سو کفر کے معنے ستر
کے ہیں یعنی چھپانا کاشتکار کو کافر کہتے ہیں کہ وہ تخم زمین میں چھپاتا ہے پس قلندر عاشق چاہئے ہونا
کہ اپنے حسنات کو پوشیدہ رکھے پھر فرمایا توبوا الیٰ بارئکم فاقتلوا انفسکم اگلی اُمتوں کی توبہ قتل نفس تھی۔
اُنکی توبہ جب قبول ہوتی جب اپنے آپکو مار ڈالتے تھے مگر یہ آیۃ اُمتہ رسول اللہ کے حق میں منسوخ ہے
کہ اِنکی توبہ حسرت و ندامت ہے فرمایا الندم توبۃ اور بعضوں نے کہا ہے یہ آیت اِس اُمت کے حق
میں منسوخ نہیں کہ یہ مامور و مخاطب ساتھ ترک شہوات کے ہیں سو جنے شہوات ترک کیں اُس نے گویا
اپنے نفس کو قتل کیا کہ یہی مراد موتوا قبل ان تموتوا سے ہے قلندر صورت مُردہ کی ہے اسواسطے کہ اُس نے
شہوات و لذات کو ترک کیا ہے پھر کہا نماز ہر شخص پڑھ سکتا ہے اور روزہ بھی سب رکھ سکتے ہیں مگر شہوات
سے جدا ہونا اور ترک لذات کرنا اور کام ہے اِسکا چھوڑنا مشکل ہے اسپر یہ حکایت فرمائی کہ کسی شہر کا بادشاہ
عورت جمیلہ رکھتا تھا اتفاقاً وہ مرگیا اور عورت نے عدت پوری کی وہاں ایک شیخ بزرگ تھے عورت نے
اُنہیں کہلا بھیجا کہ میرا خاوند مرگیا ہے میں جوان حسین ہوں مال و اسباب بکثرت ہے مجھ کو خوف ہے کہ
کہیں یہ مال خواہش نفس میں صرف نہ ہو مجھے للہ اپنے نکاح میں قبول کرو شیخ نے قبول کیا اور نکاح ہوا شیخ کے
یہاں آئی وہ وظیفہ میں مشغول تھے ثلث شب گذری یہ عورت بیٹھے بیٹھے تنگ آئی نیند غالب ہوئی شیخ یہ دیکھکر اٹھے پلنگ پر جاکر عورت کو بلایا
اُسکا ہاتھ پکڑ کر شکم پر رکھا اُنکے شکم میں چند گرہیں ہوگئیں تھیں عورت نے پوچھا یہ گرہیں شکم میں کیسی ہیں کہا یہ
ایسی ہوئیں کہ مجھ سے چند عورتوں نے نکاح کیا جب جی نے چاہا کہ اُن سے انبساط و دل لگی کروں تو میں
نے اپنا جی مارا اور شہوت کو روکا اُسے ہر بار ایک گرہ شکم میں ہوگئی عورت نے پھر ہاتھ شکم پر رکھا اور پوچھا
یہ تازہ ایک گرہ معلوم ہوتی ہے کہ ابھی ہوئی پہلے نہ تھی۔ درویش نے کہا یہ تمہارے سبب سے ابھی ہوئی
ہے۔ حکایت پھر کہا ایک درویش تھا راہ میں کوئی عورت حسینہ جمیلہ اُسکے رُوبرو سے گذری اُسکی نظر اُس
پر ایک بار پڑی اُنگشت سے ایک آنکھ نکالکر پھینکدی دوبارہ دوسری آنکھ نکالنی چاہی کہ ہاتف نے کہا بس
کر ایک نظر کو ایک عقوبت کافی ہے ایک آنکھ نکالنے سے اُس گناہ کا عوض ہوگیا پھر کہا مقصود ترک

تجربہ سے یہ ہے کہ نماز و ذکر میں حضوری پیدا ہو جسکے تعلقات بہت ہوتے ہیں اُسکا دل اُن تعلقات میں پریشان رہتا ہے پس جب نماز و ذکر میں دل پریشان ہو تو حضور نہو گا۔ ومن یعش عن ذکر الرحمن نقیض لہ شیطانا فہو لہ قرین اور احسان کے باب میں یہ جملہ حدیث شریف کا پڑھا الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک ۝ والحمد للہ رب العالمین ۝

مجلس ہشتاد و چہارم - شرف مجالست حاصل ہوئی ایک واعظ حاضر محفل تھا خواجہ نے اُس سے کہا جناب آنحضرت کے عُرس کے روز وعظ کہنا وہ بولا وعدہ وعظ اُسی روز عُرس ہو گا پھر اُس نے پوچھا کہ عُرس آنحضرت میں علماء کا اختلاف ہے جناب خواجہ نے فرمایا اسیواسطے تفاسیر میں بھی اختلاف ہے پھر ایک تفسیر نکالکر پیش کی اُسمیں لکھا تھا کہ نزول اس آیت شریف کا الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا ۝ عرفہ کے دن ہوا ہے بعد اسکے جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم اکاسی دن زندہ رہے ہیں ایک مُلّا نے پوچھا جناب کیا سبب لوگوں کو عرس آنحضرت علیہ السلام میں اُسقدر اہتمام ۱۹۸
نہیں ہوتا جیسا عرس مشائخ میں ہوا کرتا ہے خواجہ نے فرمایا کرنے والے تو پورا اہتمام کرتے ہیں پھر فرمایا ان بارہ دنوں میں میرے جناب شیخ یعنے شیخ الاسلام نظام الحق والشرع والدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کھانا پکواتے بہ نیت عرس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوا کرتا اور بارھویں دن تو دعوت عام ہوا کرتی تھی پھر فرمایا جو کوئی کچھ کھانا بہ نیت ایصال ثواب کیکے روح کیواسطے لوگوں کو دے تو وہ اُسکی روحکو پہونچتا ہے۔ سو کونسا کھانا اس سے بہتر ہو گا کہ بہ نیت روح مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا جاوے آنحضرت ہمارے کھانے کے محتاج نہیں بلکہ ہم سب محتاج شفاعت آنحضرت کے ہیں ہم اپنے روح کیواسطے سعادت سمجھ کر کھانا کرتے ہیں بعد اسکے یہ بیان فرمایا کہ پروردگار نے حدیث قدسی میں فرمایا ہے کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق لاعرف حق تعالیٰ نے اپنے اظہار خدائی کو مخلوق پیدا کی اور صالح و طالح بنائے اور سب کو دو فرقہ کیا فریق فی الجنۃ و فریق فی السعیر پھر کہا فخلقت الخلق یہ اخبار غیر واقع ہے جیسا دوسری آیت میں خلقت الجن والانس الا لیعبدون یہ بھی اخبار غیر واقع ہے اسواسطے کہ یہ آیت چاہتی ہے کہ عبادت و معرفت واقع ہو۔ حالانکہ خلاف اسکے ہے پھر خود کہا کہ جواب اسکا یہ ہے کہ اس کلام میں تقدیر ہے حقیقت یوں ہے کہ۔

Marfat.com

[illegible] لیعبدان کی [illegible] تفسیر لیعبدون [illegible] اور وہاں حدیث قدسی [illegible] ہے کہ حقیقت [illegible]

لان امرھم بالمعرفۃ اور حکم عبادت و معرفت کا سب کو ہے مومن ہوں خواہ کافر۔ پھر فرمایا مقصود علم سے عمل ہے اور علم حسن لنفسہ نہیں بلکہ حسن لغیرہ ہے جیسے وضو کہ وہ بھی حسن لغیرہ ہے سو جیسے مقصود وضو سے نماز ہے اُسیطرح مقصود علم سے عمل ہے اور حصول عمل موقوف اصلاح دل پر ہے کہ شاہد اسکی یہ حدیث ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان فی جسد ابن آدم لمضغۃ اذا صلحت صلح جمیع البدن الا وھی القلب سو یہ حدیث آنحضرت نے اسواسطے فرمائی کہ اُمت اصلاح دل پر کوشش کرے اور علامت دل کی صالح ہونے کی یہ ہے کہ طاعت میں ذوق و راحت پاوے اگر نماز میں ہو تو اتنا ذوق ہو کہ چاہے نماز ہی پڑھتا رہے اور اگر تلاوت قرآن یا ذکر کرے تو اتنا خوش ہو کہ چاہے یہی کرتا رہوں سو یہ علامت صلاحیت قلب کی ہے اور اگر اصلاح قلب میں کوشش نہ کریگا تو دل فاسد ہو جاویگا اور اُسکے تمام بدن میں فساد حلول کریگا اور نماز و تلاوت و ذکر میں اُسکو کچھ حلاوت و حضور نہ ہوگا جیسے مقصود وضو سے نماز ہے ویسے ہی نماز سے مقصود حضور ہے وکل شئ عاصل عن مقصودہ فھو باطل پھر فرمایا یہ ہماری نماز کیا نماز ہے بیماروں کی طرح نماز پر کھڑے ہوئے اُسمیں یہ خیال رہا کہ جلد دو رکعتیں اور پڑھ لیں ۔

والحمد للہ رب العالمین ۔

مجلس ہشتاد و پنجم

سعادتِ مجالست نصیب ہوئی ایک لشکری صالح خواجہ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا اُسکا حال پوچھ رہے تھے فرمایا طلب دنیا میں اگر نیت خیر کی ہو تو وہ فی الحقیقت طلب آخرت ہے اور اسپر یہ حدیث پڑھی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من طلب الدنیا حلالا مباہاتا مکاثرا لقی اللہ وھو علیہ غضبان ومن طلب استعفافا عن المسئلہ وصیانۃ لنفسہ جاء یوم القیامۃ ووجھہ کالقمر لیلۃ البدر بعد اسکے یہ حکایت بیان کی کہ ایک بار پانچسو دینار زر حضرت ابو سعید ابوالخیر پر قرض ہوگئے اور آپ کی خانقاہ میں اُسوقت ایکسو بیس صوفی مقیم و مسافر تھے داروغہ نے شیخ سے عرض کی کہ پانسو دینار قرض ہوگئے ہیں مصارفِ مطبخ میں شیخ نے کہا اونٹ سواری کا لاؤ خادم نے تیار کر لائے شیخ اُسپر بیٹھے اور کہا ابوالفضل فراتی کے پاس جاتا ہوں قصبہ میہنہ کے پاس ایک گانوں تھا اُسمیں

Marfat.com

ابوالفضل قریبی رہا کرتے تھے حسن مودب خادم خانقاہ شیخ نے پہلے ایک آدمی ابوالفضل کے پاس بھیجا کہ جا کر کہدے شیخ ابوسعید معہ اکیسو بیس صوفیوں کے تمہارے پاس آتے ہیں شیخ ابوالفضل نے یہ سنکر کھانا پکوایا اور پا برہنہ گاؤں سے انکے استقبال کو نکلے ملکر شیخ کے قدموں پر گرے اور گھر لے آئے وہاں رسم ہے کہ قریب خانقاہ متعدد مکانات تیار کرتے ہیں کہ مہمانوں کو ان میں اتاریں شیخ کو معہ فقرا ایک مکان میں اتارا اور تین دن مہمانی کی بعد اسکے پانسو اشرفی ایک گرہ میں اور دو سو اشرفی دوسری گرہ میں باندھ کر حسن مودب کے پاس لائے کہا یہ پانسو اشرفیں اولئے قرض حضرت شیخ کو لایا ہوں اور یہ دو سو خرچ راہ فقرا کو حسن مودب نے کہا کہ میں بے اطلاع نہیں لے سکتا ہے چلو کہ شیخ کے روبرو رکھیں ابوالفضل نے ہمراہ آکر شیخ کی نذر گذرانیں حسن مودب نے عرض کی کہ یہ پانسو اشرفیں اولئے قرض کو لایا ہے اور یہ دو سو توشہ راہ صوفیوں کو حضرت شیخ اسکی اس تواضع سے بہت خوش ہوئے فرمایا اے ابوالفضل میں تیرے واسطے دعا کرتا ہوں کہ دنیا تجھ سے جاتی رہے کہ دنیا مبغوض خدا ہے ابوالفضل نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ مجھ کو درویشوں کی خدمت بواسطے اسی دنیا کے حاصل ہوتی ہے اگر دنیا میرے پاس نہ ہوتی تو شیخ کب مجھکو اپنے قدوم میمنت لزوم سے سرفراز فرماتے شیخ نے یہ سنکر ہاتھ اٹھائے اور دعا کی کہ خداوندا ابوالفضل کو دنیا کے ہاتھ میں مت سونپنا بلکہ دنیا اسکا توشہ آخرت کرنا کہ باعث نکال و عقاب اسکا نہو۔ بعد اتمام اس حکایت کے خواجہ نے فرمایا جب تک ابوالفضل زندہ رہے برکت اس دعا سے دنیا نہر کی طرح انکے در پر بہتی رہے ؞

والحمد للہ رب العالمین ؞

مجلس ہشتاد و ششم

سعادت مجالست حاصل ہوئی۔ حضوری نماز کا بیان شروع فرمایا کہ عزیمت نماز میں یہ ہے کہ اول سے آخر تک حضور رہے مگر اس نظر سے کہ معاملے کو حرج ہوگا علما نے کہا ہے کہ تحریمہ اور سلام کے وقت تو حضور ضرور ہو نماز کے بیچ میں اگر حضور فوت ہوا تو وہ معاف ہے مگر یہ حکم بطور رخصت کے ہے اور عزیمت وہی ہے کہ نماز میں از اول تا آخر حضور رہے اور اسکا قیاس مسئلہ زکوٰۃ پر ہے کہ اگر کوئی اول سال میں مالک نصاب ہو اور سال کے بیچ میں نصاب نہ رہے پھر آخر

Marfat.com

سال میں نصاب کامل ہوئی تو اسپر زکوٰۃ واجب پھر کہا اس حدیث میں کہ لا صلوٰۃ الا بحضور القلب میں علمائے نفی فضیلت مراد لی ہے یعنے فضیلت نماز بے حضور قلب نہیں اگرچہ بے حضور جائز ہے روا ہو جائیگی مگر بہتر جب ہی ہوگی کہ بحضور دل ہو اور مشائخ طریقت حقیقت فضیلت مراد لیتے ہیں کہتے ہیں جس نماز میں حضور قلب نہو وہ روا ہے نہیں فرمایا العبادۃ اسم لما شرعہ المرء ابتغاء المرضات اللہ تعالی بخلاف ہوائے النفس اور بعد اسکے یہ حدیث پڑہی کہ المصلی نیاجی ربہ فرمایا دیکھو تم جو نماز پڑھتے ہو اسمیں راز دل خدا تعالیٰ سے کہتے ہو یا نفس و ہوا سے مصلّے کو چاہئے جب ہاتھ تحریمہ کو اُٹھائے اور اللہ اکبر کہے تو سمجھے کسکی تعظیم کرتا ہوں اور سبحانک اللھم میں کس کی پاکی بیان ہے اور الحمد للہ کسکو کہتا ہے ایاک نعبد و میں جانے کس کی عبادت کرتا ہوں - ایاک نستعین میں خیال کرے کس سے مدد طلب کرتا ہوں اسیطرح جانے کسکے روبرو جھکتا ہوں اور کسے سجدہ کرتا ہوں اور نماز میں داہنے بائیں نظر نہ کرے اسپر یہ حدیث پڑہی لو علم المصلی مع من ینٰجی ما التفت پھر کہا سنن و نوافل مکملات فرائض ہیں اگر فرائض میں حضوری فوت ہوئی تو حضوری نوافل کی تکمیل اُسکی ہوجاویگی کیونکہ مقصود نماز سے حضور قلب ہے کہ فرمایا ہے - اقم الصلوٰۃ لذکری پھر کہا الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ کہا دل رئیس جوارح ہے اور جوارح تابع دل قبلہ اعضا کا کعبہ شریفہ اگر اعضا متوجہ کعبہ کو نہو نگے نماز درست نہوگی اسیطرح قبلۂ دل ذات پاک حق تعالیٰ ہے اگر دل اپنے قبلہ سے پھر جاوے تو پھر کیسی نماز اور اسکو مسئلہ لشکری پر قیاس کیا ہے جو سابق گذرا

ایک درویش نے کہ حاضر تھا اسوقت حکایت حسن افغان کی یاد دلائی کہ فوائد الفواد میں جناب شیخ الاسلام سے منقول ہے کہ خواجہ حسن افغان ایک مسجد میں گئے امام نے اُٹھکر نماز شروع کی اور نماز میں اُسکو خیال ہوا کہ فلاں شہر میں جاکر گھوڑے خریدوں اور فلانی جگہ لیجاکر بیچوں بعد سلام حسن افغان امام کے پاس گئے اور کہا اے حضرت آپ چلے اور میں پیچھے ہوا - تم فلانے شہر گئے گھوڑے خریدے اور دوسرے شہر میں لیجاکر فروخت کئے پھر وہاں سے غلام مول لیکر اور جگہ بیچے میں تمہارے پیچھے سرگرداں رہا آخر یہ کیا نماز ہے میں نے عرض کی کہ یہ آمادگی وضو کے وقت سے چاہئے کہ میں نے ایک کتاب میں دیکھا ہے کہ الوضوء انفصال والصلوٰۃ اتصال فمن لم ینفصل لم یتصل * والحمد للہ رب العالمین ۞

Marfat.com

مجلس ہشتاد و ہفتم

سعادت خدمت حاصل ہوئی - جناب خواجہ کی طبیعت میں کچھ تکدر تھا ایک بزرگ ملنے آیا تھا اُسکی جہت سے اُتر کر بیٹھے تھے اُس نے اول حال عارضہ دریافت کیا بولا آپ کو اکثر کچھ نہ کچھ رنج و خلش رہتی ہے گاہے غیب سے کوئی غم ہو جاتا ہے ان اشد البلاء علی الانبیاء ثم الاولیاء فالامثل یہی علامت جناب کی ولایت کی ہے کہ خاصان حق کبھی صدمات سے فارغ نہیں ہوا کرتے اسپر ایک اور یار نے یہ حدیث شریف پڑھی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المومن لا یخلوا عن علۃ او قلۃ او ذلۃ یوذیہ اُس وقت آپنے حال جناب شیخ الاسلام کا یاد کیا فرمایا میرے مُرشد حضرت سلطان الاولیاء کو بھی ہمیشہ کچھ نہ کچھ زحمت و تکلیف رہا کرتی تھی گاہے درد بدن گاہے صداع گاہے سرخ بواسیر گاہے بخار کبھی ان سے خالی نہ رہتے ایک بار عین سماع میں درد پہلو ہوا کہ پریشان کر دیا پھر فرمایا تکلیف ہمیشہ رہا کرتی تھی مگر علاج گاہ گاہ کیا کرتے پھر اور احوال بیان کرکے کہا فتوحات کا یہ حال تھا کہ دولت کا در آگے دروازے کے بہتا تھا - کوئی وقت فتوحات سے خالی نہ ہوتا صبح سے شام تک لوگ آتے بلکہ عشاء تک مگر لینے والے لانے والوں سے زیادہ ہوا کرتے اور جو کوئی کچھ لاتا اُسے زیادہ حضرت کی عنایت سے پاتا پھر کرامت کا ذکر کیا کہ ایک بار ایک امیر سو تنکہ زر نذر کو لایا آپ نے قبول نہ فرمائی جب دیکھا بہت رنجیدہ ہوتا ہے تو اُسمیں سے ایک تنکہ قبول کیا باقی وہ پاس لئے ہوئے غمناک بیٹھا رہا دل میں کہتا تھا اگر حضرت شیخ سب قبول فرماویں تو میری سعادت ہے شیخ نے فرمایا میں نے یہ سب اسلئے قبول نہ کئے کہ تیرے کام آوینگے لیجا میرے پاس اور مال ہے پھر اُس سے کہا اُلٹی طرف دیکھ اُس نے نظر کی تو دیکھا انبار اشرفیوں کا لگا ہوا ہے سر قدموں پہ رکھ کر چلنے کو اُٹھا آپ نے اُسے منع کیا کہ جو کچھ دیکھا ہے اُسے اور سے مت کہنا وہ پوشیدہ نہ رکھ سکا باہر آکر یہ حال لوگوں سے بیان کر دیا پھر یہ دوسری حکایت بیان کی کہ ایکبار سلطان قطب الدین کو کسی بدخواہ نے کہا کہ شیخ تمہاری فتوحات قبول نہیں کرتے اور امراء اور سرداروں کے لائے ہوئے فتوحات قبول کر لیتے ہیں آخر وہ سب بھی تو آپ ہی کے یہاں سے لیجاتے ہیں سلطان قطب الدین نے یہ بات سچ جان کر حکم کیا کہ کوئی امیر یا سردار

Marfat.com

شیخ کے یہاں نہ جاوے دیکھو وہ اسقدر دعوت لوگوں کی کہاں سے کرتے ہیں اور جاسوس مقرر کئے کہ دیکھتے

رہیں جو امیر وہاں جاوے مجھ سے آکر اطلاع کریں۔ جناب شیخ نے جب یہ سُنا فرمایا کھانا آج سے زیادہ

پکایا جاوے ایک مُدت بعد سلطان نے لوگوں سے دریافت کیا کہ خانقاہ شیخ کا کیا حال ہے اُنھوں نے

عرض کی کہ سابق جسقدر پکتا تھا اب اُس سے دوگنا پکتا ہے بادشاہ یہ سنکر پشیمان ہوا کہا مَیں غلطی پر تھا

انکا معاملہ عالم غیب سے ہے ؏

والحمد للہ رب العالمین ؏

مجلس ہشتاد و ہشتم سعادت قدم بوس حاصل ہوئی تقریر اس آیۃ شریف کی تفسیر میں شروع

کی ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم واموالھم بان لھم الجنۃ فرمایا خوب غور سے سنو اسکے معنے

باریک ہیں اس آیت میں چار چیزیں مذکور ہیں مشتری بائع مبیع ثمن۔ اب جانو مشتری کون ہے

اور بائع کون ہے اور وہ جنس بیچی گئی کیا ہے اور قیمت اُسکی کیا ہے پس خریدنے والا تو اللہ تعالےٰ

ہے اور بیچنے والے مومنین ہیں اور وہ چیز جو فروخت ہوئی وہ نفوس واموال مسلمانوں کی ہیں اور

قیمت اُس مال کی بہشت ہے اب چاہیے کہ مبیع یعنی جس چیز کو کہ بیچتے ہیں مملوک بائع کی ہو۔ کہ انسان جب

چیز کا مالک نہوگا اُسے کس طرح بیچیگا۔ پس مومن کو چاہیے پہلے اپنے نفس کا مالک ہو اور مالک نفس

کا وہ ہے جو فرمان خدا اور رسول کا بجالاتا ہے یعنے اُنکا کہا کرتا ہے اور جسے منع کیا اُسے نہیں کرتا۔ پس

ایسا شخص مالک اپنے نفس کا ہے کہ اپنے نفس کو خدا کی بندگی میں بیچا ہے اور اُسکی راہ میں مال خرچ کیا ہی

تو فرداے قیامت اُسکو بہشت قیمت میں ملیگی پھر فرمایا مع وشرے میں بیع شرط ہے یعنے جو کچھ بیچا ہے وہ

مشتری کو سونپ دے پس مومن کو بھی ضرور ہے کہ جان ومال اپنا خدا کے سپرد کرے اُسوقت مستحق بہشت

قیمت کا ہوگا۔ کہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم واموالھم بان لھم الجنۃ۔ تو

جسنے اپنا جان ومال بیچا اور اُسکی قیمت میں بہشت لی تو اُسے چاہیے کہ اپنے جان ومال کو خدائے تعالیٰ کے

سپرد بھی کردے تا فرداے قیامت قیمت میں بہشت لے اُس پر میں نے عرض کی کہ جناب یہ تو خرید و

فروخت باطنی ہے صحت اِسکی کیسے ظاہر معلوم کہ معاملہ پورا ہو چکا فرمایا جب دل مومن کا اُسپر مستقیم و

Marfat.com

ومضبوط ہوگیا کہ جو کچھ خدا و رسول نے کہا وہ کرتا ہے اور جسے منع کیا اُسے نہ کرتا ہے تو اُس نے اپنی ملوک

چیز کو خدا کے ہاتھ بیچدیا اب فردائے قیامت کو قیمت پاویگا ؂

والحمد للہ رب العالمین

مجلس ہشتاد و نہم

سعادتِ پابوس ہاتھ آئی۔ بہت مُسافر آئے ہوئے تھے اور خواجہ نے چندروز اُنکو مہمان رکھا تھا مجلس کے وقت اُنکو بُلوایا جب وہ آئے تو مناسب وقت یہ حکایت شروع کی کہ ایک بار موسم سرد میں ملک اودھ سے میں خدمت میں حاضر ہوا تھا اور شوق زیارت شیخ کا اسقدر غالب تھا کہ سر و پا کی خبر نہ تھی جب آیا تو جماعت خانہ مُسافروں سے بھرا ہوا تھا اقبال نے کہا تم کو شیخ نے چند بار یاد کیا ہے کہ اتنے دن ہوئے فلانا نہیں آیا یہ عنایت شیخ یاد کرکے خواجہ کو گریہ آیا پھر کہا شیخ کے روبرو مجھسے کھانا نہ کھایا جاتا تھا نہ کوئی چیز پیاوتی تھی پھر کہا اثر پیر کا مُرید پر اُسوقت ظاہر ہوتا ہے کہ موافق فرمان پیر کے رہے اور متابعت ظاہر و باطن میں پیر کی کرے اگر متابعت پیر پوری نہ کریگا۔ تو پیری مُریدی کا کچھ فائدہ نہوگا تو جب متابعت نہ کرسکے تو مُرید کیوں ہو کہ کچھ فائدہ حاصل نہوگا۔ پھر اُسکے مناسب یہ حکایت فرمائی کہ شیخ الشیوخ حضرت شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک مُرید نے آکر عرض کی کہ جناب پیر کا مُرید پر کیا حق ہے اور مُرید کا پیر پر کیا حق ہے شیخ الشیوخ یہ سنکر خاموش ہو رہے پھر چند روز بعد اُس نے یہی عرض کی تو شیخ نے فرمایا کاغذ و دوات و قلم لاوہ لے آیا تو شیخ نے شاہ روم کو خط لکھکر معہ ایک مُصلا بطور ہدیہ اُس مُرید کو دیا اور کہا کہ یہ بادشاہ کے پاس لیجاوہ لیکر فی الفور روانہ ہوا۔ اور خیال تاخیر آوائے حکم میں جوتی پہنے نہ گیا کہ وہاں رسم ہے کہ خانقاہ میں برہنہ پا آتے ہیں اور فقراء مسافر جو ہیں علیحدہ ایک طرف وہ اُتار تے ہیں برہنہ پا چلدیا بلکہ زن و فرزند کو بھی رخصت کرنے تک نگیا چند روز میں روم پہنچا محلات شاہی کے پاس جاکر عرض کرائی کہ ایک شخص شیخ الشیوخ کا خط لایا ہے بادشاہ نے سنکر فی الفور اُسے اندر بُلایا اور خط و مُصلا لیکر چوما سر پر رکھا پھر کھولکر پڑھا اور مُرید کو تین دن اپنے یہاں علیحدہ مکان میں اُتارا طرح طرح کے کھانے کھلائے ہر وقت تفقد حال کرتا تھا پھر رخصت کیا اور ایک نقد و اسباب بہت سا خیمہ خورد و نوبت معہ ایک کنیزک ترکیہ کے خدمت شیخ کو اُس مرید کے ہمراہ بھیجی اور

Marfat.com

اور خرچ وافر اُسکو دلوایا جب یہ لوٹا تو مُرید جوان خوبصورت تھا اور کنیزک بھی نوعمر حسین کہ شاہ روم نے شیخ
کیواسطے بھیجی تو جاننا چاہئے کہ کیسی کچھ ہوگی نہایت جمیلہ و شکیلہ تھی، راہ میں ہر بار وہ لونڈی تیز نظر سے براہ
محبت اسکی طرف دیکھتی یہاں تک کہ ایک منزل میں جب اُس نے چند بار نظر گرم محبت سے مرید کو دیکھا
تو اُس نے اُسکی طرف حسم آغوشی کو ہاتھ بڑھایا - ہنوز اُسکے بدن تک ہاتھ نہ پہنچا تھا کہ صورت شیخ الشیوخ کی
انگشت حیرت مونھ میں دبائے ہوئے مُرید کے سامنے آئی - مُرید نے یہ دیکھکر جو ہاتھ بڑھایا تھا سمیٹ لیا -
اور شرمندگی سے بے خود ہوگیا - اور شہوت بالکل جاتی رہی - جب شیخ الشیوخ کی خدمت میں آکر حاضر ہوا
تو شیخ نے پہلے یہ فرمایا کہ حق پیر کا مُرید پر تو وہ تھا جو تو جاتے وقت بجالایا کہ نہ جوتی پہنی نہ زن و فرزند کو
رخصت کرنے گیا کہ اس قدر فرمانِ شیخ میں تاخیر نہ ہوجائے برہنہ پا بے ملے چلدیا سو یہی حق پیر کا مرید
اور حق مُرید کا پیر پر وہ تھا جو تو نے راہ میں دیکھا مُرید یہ سُنکر شرمندہ و سرنگوں ہوگیا پھر جناب خواجہ نے
یہ آیت پڑہی ولقد همت به وهم بها لولا ان رای برهان ربه فرمایا وہ برہان بھی یہی تھا کہ صورت حضرت
یعقوب علیہ السلام روبرو آئی تھی انگشت مونھ میں دبائے ہوئے کہ مفسرین نے یہ بھی ایک قول لکھا
ہے اور جو نبی کا معجزہ ہو جایز ہے کہ ولی کی ویسی ہی کرامت ہو اُس پر میں نے عرض کی کیا ممکن ہے کہ
پیر حالتِ حیات میں صورتِ روحانی اپنی ظاہر کرے فرمایا ہاں ممکن ہے پھر فرمایا کتاب تحفۃ البررہ میں
لکھا ہے کہ مُرید کو چاہئے اُسپر یقین لاوے کہ پیر کی دو صورتیں ہیں ایک روحانی دوسری جسمانی -
جہاں پیر صورت جسمانی سے حاضر نہیں ہوسکتا ہے کہ صورتِ روحانی سے وہاں حاضر ہوجاوے - اور
غرض اس حکایت سے رعایت آداب اور پاس نعمت کا ہے اور مناسب ان فوائد کے یہ دوسری حکایت
بیان فرمائی کہ ایک مُرید تھا جبتک وہ سامنے پیر کے ہوتا دو زانو باادب بیٹھا رہتا - اور الگ بھی دو زانو
بیٹھا کرتا کبھی زانو کھڑا کرکے نہ بیٹھتا لوگوں نے اُس سے کہا تو کبھی زانو نہیں اُٹھاتا - اور آرام سے نہیں بیٹھتا
ہے اُس نے کہا کب روا ہے کہ میں پیر کے روبرو زانو کھڑا بیٹھوں وہ بولے شیخ اور شہر میں ہے اور تو
اور شہر میں بولا میرا پیر صورت جسمانی سے غائب ہے لو صورتِ روحانی سے میرے روبرو حاضر ہے وہ
ایک دن زانو اُٹھاکر بیٹھا - لوگوں نے پوچھا آج کیا سبب جو خلاف عادت زانو اُٹھائے بیٹھے ہو بولا

Marfat.com

بولا میرے پیر نے اس وقت جہان سے سفر کر کے عالم باقی کی راہ لی ہے چند روز بعد خبر آئی کہ فلاں شیخ
دار البقا کو رحلت کر گیا اور اس ہی کے مناسب ایاز کی حکایت فرمائی کہ ایاز جب سلطان محمود کی خدمت
سے گھر آتا - تو ایک حجرہ خاص اپنا بند رکھتا تھا اُس میں جاتا پھر در بند کر لیتا اور کوئی وہاں نہ جا سکتا تھا
ایک دن کسی دشمن نے سلطان محمود سے کہا کہ ایاز جب دولت سرا سے گھر جاتا ہے تو ایک حجرے میں
کہ خزانہ جواہر نفیسہ کا وہاں جمع کیا ہے بیٹھ کر دیر تک تنہا اُنکو دیکھا کرتا ہے وہاں اور کوئی نہیں جا سکتا -
ایک بار دوپہر کو بادشاہ ایاز کے گھر آیا پوچھا ایاز کہاں ہے کہا اپنے حجرے میں ہے بادشاہ نے وہ
بات بیچ جانی اور اُس حجرہ کے پاس جا کر شگاف در سے دیکھا - دیکھتا کیا ہے کہ ایاز قصر شاہی کی طرف
مونھ کئے دست بستہ کھڑا ہوا ہے - بادشاہ دیر تک کھڑا دیکھتا رہا کہ وہ اسیطرح کھڑا ہے پھر بادشاہ نے
اپنے ہاتھ سے دروازہ بجایا - ایاز باہر آیا بادشاہ کے قدموں پر گر پڑا بادشاہ حجرے میں گیا وہاں کچھ نہ دیکھا
مگر گوشہ حجرے میں ایک بوریا اور لوٹا مٹی کا رکھا پایا کہا اے ایاز یہ لوٹا اور بوریہ کیسا ہے بولا لوٹے ٢٠٦
میں وضو کا پانی اور چٹائی نماز پڑھنے کی ہے فرمایا میں دیر تک شگاف در سے دیکھتا تھا کہ تو دیر تک
میرے محل کیطرف دست بستہ کھڑا ہوا ہے بولا میرا کام دن بھر آپ کی خدمت گذاری پھر جب اوراد و
وظائف سے فارغ ہوتا ہوں تو قصر سلطان کیطرف مونھ کئے کھڑا رہتا ہوں - بادشاہ کو اُسکے اس طریقہ
اور عقیدت پر تعجب ہوا ۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

مجلس نویں سعادت خدمت حاصل ہوئی جناب خواجہ معین تقریر میں تھے اور یہ کہہ رہے تھے
کہ ایکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاقہ سے تھے گھر میں تشریف لیجا کر بیبیوں سے پوچھا ھل عندکم
من غذاء دو دلیں کہ کھانا آپ ہیں جو کچھ گھر میں دیا ہو یا دن فرمایئے آپ یہ سنکر بیٹھ گئے پھر حضرت ابوبکر
صدیق رضی آئے اور پاس بیٹھ گئے پھر حضرت عمر فاروق رضی بھی آئے اور بیٹھ گئے اور یہ بھی بھوکے تھے آنحضرت
نے فرمایا توصونا الی رجل صالح یا فرمایا الی بیت رجل صالح حضرت ابوبکر اور حضرت عمر دونوں رکاب سعادت
میں چلے اور دلمیں سوچتے جاتے تھے کہ آپ نے جو مرد صالح فرمایا ہے تو دیکھئے ایسا خوش نصیب کون ہے۔

Marfat.com

ہے ایسی جناب نبوت مآب ابو الہیثم انصاری کے دروازے پر آئے یا اصحاب صفہ سے تھے ہمیشہ مسجد نبوی
میں رہا کرتے آپ نے دروازہ کھٹکھٹایا انکی بیوی نے پوچھا کون ہے فرمایا میں رسول خدا اور دو صاحب
میرے ابوبکرؓ و عمرؓ ہیں انکی بیوی نے کہا یا رسول اللہ پانی نہ تھا ابو الہیثم مشک لیکر پانی لینے گئے ہیں اسی
عرصہ میں ابو الہیثم آئے اور جناب آنحضرتؐ کو در پر کھڑا دیکھا تو مشک اتاری اور پانی نکالکر آگے لائے تینوں نے
تھوڑا تھوڑا پانی پیا پھر آنحضرت نے فرمایا اے ابو الہیثم تم جانتے ہو ہم کسلئے آئے ہیں عرض کی مجھکو یا رسول
اللہ معلوم نہیں فرمایا تم نے وعدہ کیا تھا کہ خوشہ خرما آپکے واسطہ رکھا ہے سو پیش کرونگا اب وہ لاؤ
ابو الہیثم نے کہا گھر میں تشریف لے چلیں آپ اندر گئے انھوں نے خوشہ خرما لاکر روبرو رکھا آنحضرت نے
معہ یاروں کے وہ نوش فرمایا بعد اسکے ارشاد کیا والذی نفسی بیدہ اللہ تعالیٰ یسئلکما عما اکلتما
دشتہ بتہما ایک ملا خدمت میں حاضر تھا بولا بقدر ضرورت کھانے کا حساب نہیں خواجہ نے کہا حلال کا بھی
حساب ہوگا مگر حساب آسان اور تھوڑا فاما من اوتی کتابہ بیمینہ فسوف یحاسب حسابا یسیرا۔
غرض جب آنحضرت اور جناب ابوبکرؓ و عمرؓ اسے کھا کر فارغ ہوئے تو آپ نے ابو الہیثم سے کہا میں نے
جہاد کو لشکر فلاں طرف بھیجا ہے جب تم سنو وہ لشکر لوٹ آیا تو تم میرے پاس آنا کہ ہم کو مال غنیمت
میں سے کچھ دونگا یہ تو اصحاب صفہ سے تھے ملال کیا کرتے مگر ارشاد نبوی قبول کیا۔ عرض کی عنایت و
خاوندی ہے حاضر ہونگا جب لشکر غانم و سالم لوٹ آیا تو ابو الہیثم حسب ارشاد حاضر خدمت شریف ہوئے جناب آنحضرت
نے ایک کنیزک عطا فرمائی اور سفارش کردی کہ اے ابو الہیثم یہ نماز اچھی طرح پڑھتی ہے ابو الہیثم اسکو گھر لائے اور اپنی بیوی سے کہا کہ آنحضرت نے
موافق وعدہ یہ چھوکری دی ہے اور فرمایا ہے کہ یہ نماز عمدہ پڑھتی ہے اسکو اچھی طرح رکھنا بیوی نے کہا تمنے حضور پر اور اپنے اوپر دونوں کا ظلم کیا ابو الہیثم نے کہا
کسطرح بیوی نے کہا جس لونڈی کے حق میں جناب آنحضرت گواہی نماز اچھی پڑھنے کی دیں تو ہماری کیا مجال ہے کہ ہم
اس سے خدمت لیں ابو الہیثم نے کہا اب کیا کروں بیوی نے کہا یا اسکو پھر آنحضرت کے پاس لیجا یا آزاد کر
انھوں نے اسے آزاد کیا اور آنحضرت کی خدمت میں جاکر تقریر اپنی بیوی کی بیان کی جناب رسالت مآب نے
انکی بیوی کے حق میں فرمایا انما الموفقۃ بامور العقبیٰ امور آخرت پر وہ دنیا کو قبول نہیں کرتی پھر فرمایا
دنیا بھی بصورت کنیزک ہے والحمد للہ رب العالمین ○

Marfat.com

مجلس بیستم

سعادتِ خدمت حاصل ہوئی محفلِ علماء و قضات کی تھی لہذا ذکرِ قضاتِ سابقہ کا کیا اور جب ایسی محفل
ہوا کرتی علماء ایک طرف بیٹھا کرتے بعضے بحث کیا کرتے کسیکا نام زنگولہ رکھتے اور کسیکا صدر الشریعہ بعد اسکے حکایت
مولنا فخر الدین رازی کی بیان کی کہ وہ موضع ہری سے ولایت یونان میں گئے کہ وہاں جاکر فضلاء سے
بحث کریں یہ ہنوز راہ میں تھے کہ خبر اُنکی یونان میں پہنچی کہ مولانا فخر الدین رازی بحث کو آتے ہیں اور سوا
اسکے اور کوئی غرض اُنکی نہیں اور علماء یونان علوم حکمیہ اور کلام وغیرہ میں مشہور ہیں جب وہاں کے
بادشاہ نے یہ خبر سُنی باوجودیکہ خود بھی فاضل تھا مگر اپنے علماء کو جمع کیا اور کہا کہ مولانا فخر الدین تم سے بحث
کو آتے ہیں وہ بڑا فاضل ہے تم سب آمادہ ہو رہو وہ بولے ہم ویسے سو کو جواب دے سکتے ہیں اُس کو
الزام دینگے بادشاہ نے کہا دو حال سے خالی نہیں یا تم قائل ہوگے یا وہ اگر تم غالب ہوئے فہو المراد
اگر وہ غالب آیا تو نام یہاں کا بد ہوگا کہ یونانیوں نے الزام پایا کسی تدبیر سے اُسکو راہ میں قتل کرنا چاہیے
کہ یہاں نہ آوے وزیر بولا ایک اور تدبیر بھی ہے کہ ایک خیمہ کھڑا کیا جاوے اور اُسکے درمیان میں پردہ
کھڑا کریں ایک طرف علماء ہوں دوسری طرف سازندی چنگ و رباب لیکر چند حسینوں کے ساتھ اور
وہاں کے سازندی نوازندی اس قیامت کی ہوتی ہیں کہ انسان کو اپنی خوش آہنگی سے جاہیں سُلا دیں
چاہیں ہنسا دیں خواہ رُلا دیں اور جب چاہیں وجد میں لا دیں الغرض حکماء بحث شروع کریں جب دیکھیں
مولانا فخر الدین غالب آتا ہے اور ہمارے علماء قائل ہوا چاہتے ہیں تو درمیان کا پردہ اُٹھایا جاوے اور
سازندی نوازنجی معہ سازوں کے شروع کریں حسینان ہوش ربا روبرو ہوں مولانا اُنکو دیکھ کر مبہوت
ہو جاوینگے خصوصًا بانگ چنگ سُنکر اور ایسے محو ہونگے کہ بے ہوش ہو جائیں گے بادشاہ نے یہ رائے
پسند کی اور خیمہ کھڑا کرکے آرائش محفل کا حکم دیا اُدھر جناب مولانا قریب شہر پہونچے تو بادشاہ نے استقبال
کیا عمدہ محل میں اُتارا اور کہا آپ یہاں کے علماء کے روبرو کچھ فوائد بیان فرماویں مولانا نے روز فردا کا
وعدہ کیا دوسرے دن مجلس منعقد ہوئی - علمائے یونان جمع ہوئے بادشاہ نے اُن سے کہا کوئی مسئلہ

Marfat.com

عقلی شروع کرو مولانا بحث میں مشغول ہوئے وہ سب ایکبار گی بولنے لگے۔ مولانا نے بادشاہ سے کہا آپ دانشمند ہیں یہ علما جو ایکبار بولتے ہیں تو کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی بادشاہ نے حکم دیا کہ فقط ایک عالم سب کا بڑا ہو گفتگو کرے الغرض جب ایک سے بحث شروع ہوئی تو مولانا ہر ایک کو بند کرتے گئے ایک باقی رہا تھا کہ بادشاہ نے پردہ اُٹھانے کو فرمایا مولانا اُن حسینان ہوش ربا کو دیکھ کر سازوں کی خوش آہنگی میں حواس باختہ ہو گئے جب دیکھا یہاں استقلال محال ہے تو چھری کمر سے نکالکر اپنے پانوں میں مارلی اُس درد کی تکلیف سے ہوش میں آئے اور اوٹھ کر اُس شہر سے بھاگ گئے ہرچند بکوشش روکا نہ رکے مشہور ہے کہ مولانا نے ایک بار عمر بھر میں ایک عورت سے زک پائی ہے کہ وہ بڑی بزرگ عورت تھی اُسکو ماما کہتے تھے مولانا اُس سے ملنے گئے ماما نے کہا اسے فخر الدین خدا کو پہچانتا ہے مولانا نے کہا عجب عورت ہے میں نے کئی کتابیں معرفت خدائے تعالیٰ میں تصنیف کی ہیں اور یہ مجھ سے یوں کہتی ہیں ماما اس نظرہ پر مطلع ہو کر بولی وہ کتابیں علم کلام کی جو معرفت ذات وصفات خدائے تعالیٰ میں تصنیف کی ہیں اور قبل معرفت کے ہیں یا بعد معرفت کے مولانا محفہ میں سوار تھے یہ سنکر غلاموں کی طرف دیکھ کر کہا کہ جنازہ فخر رازی کا لاؤ کہ ایک عورت سے قائل ہوا ‎+‎

والحمد للہ رب العالمین ؎

مجلس نود و دوئم ۔ سعادت پابوس ہاتھ آئی۔ خدمت خواجہ مشغول گفتگو تھے اور یہ فرما رہے تھے کہ ایک بار جناب شیخ قدس سرہ العزیز نے مجلس میں فرمایا تھا۔ کہ جو توکل کرے اور اُس پر تین فاقے گذریں تو اللہ تعالیٰ چوتھے دن اسکو ضرور کچھ پہنچاتا ہے یہ سنکر ایک درویش کہ حاضر محفل تھا بولا میں نے تین دن توکل میں فاقہ کئے اور روز چہارم بھی مجھ کو کچھ نہ ملا خواجہ نے فرمایا مولانا تم نے دل میں خیال کیا ہوگا۔ کہ اگر فلاں شخص میرے واسطے آج کچھ بھیجے تو بہتر ہوگا بلکہ یہ بات زبان سے بھی کہی ہوگی سو یہ چوتھا فاقہ اس خیال کی شومی سے ہوا پھر ایک بزرگ سے روایت کی کہ وہ کہا کرتے دنیا کے فقیر بہت شکم سیر کھانا جانتے ہیں کہ توکل کرکے علیحدہ ایک مکان میں بیٹھ جاتے ہیں اور نعمتیں کثیر انکو پہنچتی ہیں پھر فرمایا توکل سے بیٹھنے والے کو لازم ہے کہ اگر سفر کرے تو اس نیت سے کہ علم حاصل کروں یا کسی مقبول بارگاہ

Marfat.com

خدا سے ہوں نہ کوئی [illegible]

کہ ایک درویش کو لنکان لوکان کہتے تھے وہ ہمیشہ ایک گھر کے کونہ میں مشغول رہا کرتا ایک دن گھر سے نکلکر کہیں گیا تھا کہ چند درویش اُسکے گھر آئے اور اُسکے لڑکے سے پوچھا شیخ کہاں ہے لڑکے نے کہا کہیں باہر گئے ہیں اُنکے گھر میں ایک درخت کھجور کا سالہا سال سے خشک ہوگیا تھا جب سُنا شیخ گھر میں نہیں تو اُنہیں سے جو صاحب حلقہ تھا اُس نے اپنا تھوک اُس درخت پر ڈالا وہ فی الفور ترو تازہ باروار ہوگیا پھر وہ درویش چلے گئے جب لنکان ولوکان گھر میں آیا درخت خرما کو تر و تازہ بار دار دیکھا پوچھا کوئی آیا تھا اسکی دختر نے کہا چند فقرا آئے تھے مجھ سے پوچھا شیخ کہاں ہے میں نے کہا کہیں باہر گئے ہیں اُن میں جو بزرگ تھا اُسنے یہ سنکر اس درخت پر تھوک دیا یہ فی الفور تر و تازہ پھلدار ہوگیا لنکان لوکان یہ سُنکر رونے لگا کہا افسوس میں نے سالہا خون دل کھایا اور گھر بیٹھا رہا اس نیت سے کہ کوئی مرد خدا آوے اور حاجت میری برآوے آج چند مرد آئے افسوس میں موجود نہ تھا ایسی سعادت مجھ سے فوت ہوئی یہ سبب وبال سلامتی قدم کا ہے اگر پاؤں نہوتے تو باہر کیوں جاتا اپنی دختر سے کہا پڑوسی کے گھر سے تبر مانگ لا وہ لے آئی اُنھوں نے اپنے پاؤں کاٹ ڈالے پھر دختر سے کہا یہ دونوں پاؤں اٹھا کر طاق میں رکھدے پھر کبھی گھر سے نہ نکلے اور چند سال گذرے اتفاقاً پھر وہ درویش آئے ملے بیٹھے پوچھا تمہارا پاؤں کیا ہوا لنکان لوکان نے کہا ایک بار چند فقرا مردان خدا آئے تھے میں کہیں گھر سے باہر گیا ہوا تھا اُنکے سرگروہ نے اس درخت پر تھوک دیا یہ سالہا سال سے خشک تھا فی الحال تر و تازہ پھلدار ہوگیا جب میں باہر سے گھر میں آیا اور یہ حال سُنا تو سوچا کہ میں مدتوں گھر میں اس نیت سے بیٹھا رہا کہ کوئی مرد خدا آوے جب آیا تو میں کہیں باہر گیا ہوا تھا یہ سعادت جو مجھ سے فوت ہوئی بہ سبب شومی قدموں کے ہوئی اگر پاؤں نہ ہوتے کیوں باہر جاتا میں نے اُس وقت دونوں پاؤں تبر مار کر کاٹ ڈالے اُس درویش نے پوچھا وہ پاؤں کیا کئے گھر میں ہیں یا باہر پھینک دئیے بولا اس طاق میں رکھوا دئے تھے اُس درویش نے دیکھکر وہ پاؤں اُتار سے خشک ہوگئے تھے پھر اُس نے سیدھا قدم سیدھی پنڈلی کے قریب رکھا اور اُلٹا اُلٹی ساق کے پھر کہا فاتحہ پڑھ کر دعا کرو فاتحہ تمام نہ ہوئی تھی کہ پاؤں ملکر تر و تازہ

Marfat.com

ہو گئے خواجہ نے فرمایا یہ وہی درویش تھے جن کے سرگروہ نے تھوک درختِ خرما پر ڈالا تھا۔ اور اللہ تعالٰی نے اُسے سرسبز کر دیا یہ وجہ تسمیہ اُسکے لنکان لوکان کی ہوئی ؁

والحمد للہ رب العالمین ؁

مجلس نود و سوئم ۔ سعادتِ قدم بوس روزی ہوئی جناب شیخ الاسلام کے عرس کے چھ دن رہے تھے سامان کی تیاری ہوتی تھی مناسبہ اسکے فرمایا جب بخارا میں عرس شیخ سیف الدین باخرزی آتا ہے تو تمام شہر کے لوگ کھانا پکاتے ہیں اور تیس گاؤں اُسکے روضہ کی وقف ہیں آمدنی ہر دو کی چالیس ہزار دینار ہیں بخارا میں سال کی چار عیدیں ہوتی ہیں اُنمیں ایک عید عرس شیخ سیف الدین کی ہے اور ایک ماہ شعبان میں کہ اجتماع خلق ہوا کرتا ہے اور دو عیدیں بھی معمولی اسلام کی پھر عقیدہ مُریدی میں گفتگو آئی کہ مُرید کو پیر سے عقیدہ کیسا چاہیئے فرمایا مولانا فخر الدین بغدادی نے کتاب تحفۃ البررہ میں لکھا ہے کہ مرید کو پیر پر اسقدر عقیدہ چاہیئے کہ جانے مجھ کو سوا میرے پیر کے اور کوئی خدا تک نہ پہنچا ویگا اگرچہ اور بھی پیر بہت ہیں مگر مجھ کو قربتِ حق اُن سے نصیب نہو گا بجز صحبت اپنے پیر کے پھر یہ بھی اُسی کتاب میں ہے کہ مرید اس بات پر بھی یقین رکھے کہ پیر کی ایک صورت جسمانی ہے دوسری صورت روحانی ۔صورت روحانی متغیر نہیں ہوتی ۔ پس لازم ہے کہ جب مُرید صورت جسمانی پیر کا تصور کرے تو وہ صورت روحانی سے حاضر ہو نہ صورت جسمانی سے ؁

والحمد للہ رب العالمین ؁

مجلس نود و چہارم ۔ سعادتِ قدم بوس میسر آئی گفتگو حفظ قرآن میں شروع ہوئی ۔ جناب خواجہ نے فرمایا قرآن شریف اُس شخص [illegible] ہے جو دل لوث معصیت اور [illegible] سے صاف ہو اور [illegible] سب اسکے یہ حکایت فرمائی کہ ابو محمد کا ماہے کہ ایکبار میں راہ میں جاتا تھا ایک نہایت حسین شخص سامنے آیا ابو عمر کی نظر اس پر پڑی اس نظر بد کی نحوست دوبارہ بلا اختیار خود بخود اس سے دیکھا تمام قرآن الف الحمد سے سین والناس تک دل سے محو ہو گیا ۔ اس واقعہ کے بعد جناب خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گیا اور حال اپنا کہا خواجہ نے کہا تیرا علاج اسکے سوا نہیں کہ مکہ کو جا اور [illegible] خراب ہوا تو شخص

Marfat.com

کی ہے اس میں دو رکعت ادا کرکے بیٹھ جاؤ ہاں ایک شخص ظاہر ہوگا جب وہ بھی نماز پڑھ کر بیٹھے تو تم

اُسکے روبرو جاکر کہنا اپنا واقعہ کہنا ابو عمر مکہ گئے - اور محراب امام اعظم میں دوگانہ پڑھ کر بیٹھ گئے

ایک پیر مرد آیا - اور دوگانہ پڑھ کر وہ بھی بیٹھ گیا ابو عمر اُسکے روبرو گئے کہا میں راہ میں جاتا تھا - ایک

حسین روبرو آیا - اچانک اُسپر میری نظر پڑی پھر دوبارہ باختیار خود میں نے اُسکو دیکھا تمام قرآن شریف

جو یاد تھا فراموش ہوگیا وہ پیر مرد حضرت خواجہ خضر تھے لعاب اپنے دہن مبارک کا انگشت شہادت

سے لیکر اُسکی زبان میں لگا دیا فی الحال تمام قرآن از سر نو یاد ہوگیا اسی اثنار میں ایک اور پیر مرد آیا اور

دوگانہ پڑھا اوّل بزرگ نے اس دوبارہ آنیوالی کی بہت تعظیم کی جب وہ چلا گیا - تو خواجہ خضر نے ابو عمر سے کہا

تم انہیں پہچانتے ہو - میں نے کہا نہیں کہا یہ خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ تھے مگر انھوں نے مجھے رسوا

کیا بعد اسکے ایک ملک زادہ کہ خدمت خواجہ میں بیٹھا ہوا تھا - اُس سے دریافت کیا کونسی کتاب پڑھتے ہو

بولا تلخیص فرمایا اس کتاب میں عجائب وغرائب بہت ہیں منجملہ اُنکے یہ دو قاعدے غریبہ جو اس آیت

شریف میں مذکور ہیں بیان فرماتے قال اللہ تعالیٰ انما تنذر من اتبع الذکر وخشی الرحمن بالغیب فبشرہ

بمغفرۃ واجر کریم - انما واسطے حصر کے ہے پس یہ قرآن منذر نہوگا مگر اُسیکو جو تبع اُسکا ہے نہ کافرون

کا اور رحمن بروزن فعلان صیغہ مبالغہ کا ہے یعنے کثیر الرحمۃ - سو جو کثیر الرحمۃ ہو اُسے خشیت کیونکر متصور ہوگے

اگر لفظ قہار یا جبار ہوتا تو مناسب تھا جواب اوّل کا یہ ہے کہ مراد اتباع سے اتباع قرآن کا ہے اور

جب یہ اتباع مومنوں سے حاصل ہوا تو گویا حصر بھی اُنہیں کے حق میں ہوا - جواب دوسرے کا یہ ہے

کہ خشیت میں مدح مومنوں کی ہے اس واسطے کہ قہار سے سب ڈرتے ہیں مگر گناہ گار مسلمان جبتک

ڈرتا نہیں کہ رحمت حق بے نیاز ہے اُس سے نہ ڈرتے ۔

والحمد للہ رب العالمین ۔

مجلس نود و پنجم - دولت پابوس میسر ہوئی - جناب خواجہ قصہ شیخ ابوسعید ابوالخیر

کا فرمارہے تھے کہ ایکبار آپ نیشاپور میں تشریف لے گئے مخلوق وہاں کی آپ سے برکت حاصل کرنے

کو آئی وہاں ایک شخص معتبر امام محمد کرامی نام تھا جب اُنھوں نے نام ابو سعید کا سُنا تو لعنت کی اور

Marfat.com

جب اُنکی محفل میں ذکر آپ کا ہوا کرتا۔ تو لعنت کیا کرتے ایکبار امام محمد بیمار ہوئے شیخ نے اُنکی عیادت
کو جانا چاہا مُریدوں نے عرض کی وہ آپ کا ادب نہیں کرتا کیوں جاتے ہو شیخ نے نہ مانا سواری کو
محفہ منگوایا آپ کا حکم لوٹا نہ سکتے تھے۔ سواری حاضر کی آپ سوار ہوئے حسن مؤدب خادم خانقاہ نے
ایک درویش کو پہلے استمزاج کیواسطے بھیجا جب اُس درویش نے جاکر امام محمد گرامی سے کہا کہ شیخ ابو سعید
آپ کی عیادت کو آتے ہیں تو بولے دروازہ میرے گھر کا بند کر دو کہ اندر نہ آویں اور اُن سے کہدو
میرے پاس کیوں آتے ہیں کلیسائی نصاریٰ میں جاویں اُس درویش نے آکر حسن مؤدب سے یہ جواب کہا
سب مُریدان ہمراہی بدمزہ ہوئے شیخ نے اُنکے چہروں سے رنج خاطر دریافت کرکے پوچھا کیا حال
ہے اُنھوں نے عرض کی آپ وہاں کیوں جاتے ہیں ہم نے پہلے اُس درویش کو بھیجا تھا کہ آپ
کی تشریف آوری سے مطلع ہو اُسنے سنکر کہا کیوں آوے اُسے کلیسا میں جانا چاہئے حضرت ابو سعید
نے یہ سنکر حکم دیا کہ ہم اُس بزرگ کے ارشاد کی تعمیل کرینگے مجکو کلیسا کی طرف لیچلو یہ سنکر خدام و
معتقدین اور زائد حیران ہوئے کہ یہ اور دوسری بلا کیا اٹھ کھڑی ہوئی۔ مگر کسیکو مجال عرض نہ تھی شیخ
نے فرمایا محفہ طرف بڑے کلیسا کے پھیرو جب بناچاری اُدھر چلے تو راہ میں ایک رافضی ملا اُس نے
پوچھا اس محفہ میں کون ہے لوگوں نے کہا شیخ ابو سعید بولا اُس پر لعنت ہو یاروں نے یہ سنکر اُس کو زد
وکوب کرنا چاہا مگر شیخ نے باصرار منع کیا کہ خبردار کوئی اِسے کچھ نہ کہنا وہ اپنے قول میں محق ہے کہ ہمارے
دین کو باطل جانتا ہے سو لعنت باطل پر کرتا ہے جب اُس رافضی نے یہ خلق آپکا دیکھا اور یہ کلام سنا
کہ وہ ہمارے دین کو باطل جان کر امرِ باطل پر لعنت کرتا ہے حیران ہوا اور شیخ کے قدموں پر گرا تائب
ہو کر ساتھ ہو گیا۔ جب وہاں سے آگے بڑھ کر قریب کلیسا پہونچے تو گرجے میں شور ہوا کہ شیخ ابو سعید
رہنمائی خلق کلیسا میں آتا ہے اتفاقاً وہ دن یکشنبہ کا تھا۔ جملہ یہود و ترسا وہاں جمع تھے اور رئیس کلیسہ
میں دو تصویریں تھیں حضرت مریم اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی اور اُس دن دونوں تصویروں
کی پرستش ہوتی تھی۔ سو شیخ کا آنا سنکر شور و غل کرنے لگے کہ شیخ اپنا دین چھوڑ کر ہمارے دین میں
داخل ہوتا ہے عرض محفہ شیخ کا کلیسا کے اندر لیگئے قریب اُن دونوں تصویروں کے آپ نے

Marfat.com

تصویر حضرت مسیح علیہ السلام کیطرف متوجہ ہوکر یہ آیت شریفہ پڑہی أ انت قلت للناس اتخذ ونی وامی الھین من دون اللہ اور اگر تم نے یہ نہیں کہا اور تم پر بہتان ہے تو واسطے اظہار بندگی کے اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرو حضرت ابوسعید کے یہ کہتے ہی وہ دونوں تصویریں پھر گئیں اور روبقبلہ ہوکر خدائے تعالیٰ کو سجدہ کیا جب اُن یہود و ترسا نے یہ دیکھا کہ دو صورتوں نے قبلہ کیطرف اللہ تعالیٰ کو سجدہ کیا تو سب کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگئے شہر میں ایک غوغا ہوا۔ کہ شیخ ایک کلیسا میں گیا تھا ایسی کرامت دکھا کر ہزاروں یہود و ترسا کو مسلمان کیا۔ پھر شیخ نے مکان میں آکر یاروں سے کہا کہ اُس پیر کی فرماں برداری سے جو ہیں گرجہ میں گیا۔ تو کیسے فائدے ہوئے رافضی تائب ہوا ہزاروں یہود و ترسا مسلمان ہوئے رفتہ رفتہ یہ بات آپ کی امام محمد کرافی نے سُنی کہ تمہارے حسب ارشاد شیخ کلیسہ میں گئے اور ہزاروں لوگ اسلام لائے شیخ کی کرامت دیکھ کر تو خود سوار ہوکر حضرت ابوسعید کے گھر تشریف لائے اور اُتر کر روبرو آکر قدموں میں گر پڑے جب خواجہ نے یہ حکایت تمام کی دلوں میں نہایت ذوق پیدا ہوا۔ پھر گفتگو دربارہ محبت واقع ہوئی فرمایا جو کوئی کسی سے محبت کرے تو چاہیے کسی کام میں خلاف مزاج اپنے محبوب کے نہ کرے پھر کہا صدق محبت متابعت ہے اگر کسی نے دعوے محبت کا کیا اور متابعت نہ کی اور خلاف مرضی محبوب کام کیا تو وہ مُدعی ہے محب نہیں بلکہ دشمن اُسکا ہے پھر اس باب میں یہ دو شعر عربی پڑھے

اشعار

اطعت لامریک بصرم حبلی	مریھم فی احبتھم بذالک
فانھم اطاوعوک فطاوعیھم	وان عصیوک فاعصی من عصاک

پھر کہا شافعی کے باب الامر میں لکھا ہے کہ ترک اطاعت عصیان ہے پھر واسطے تصدیق اس مضمون کے یہ ایک اور شعر عربی پڑھا +

شعر

لو کان حبک صادق الاطعتہ	ان المحب لمن محب مطیع +

فرمایا ایک درویش کسی شہر میں گیا۔ دیکھا تمام شہر کبود پوش ہے وہ بھوکا تھا ایک باغ میں گیا۔ درخت انجیر بہت تھے اور لڑکیاں درخت پر چڑھی انجیر کھا رہی تھیں فقیر کو دیکھ کر چند انجیر اُسکو دیں

چیٹ وٹے اسے وہ کھاتے اور ان لڑکیوں کو بھی کبود پوش پایا۔ پوچھا اس شہر میں کیا رسم ہے
کہ سب کبود پوش ہیں یہ لباس تو ماتم کا ہے اُن لڑکیوں نے کہا ہم سب ماتمی ہیں جب سے خبر رحلت
جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنی تھی اس قوم کے سب لوگوں نے جامہ کبود پہنا تھا پھر
یہی رسم درمیان ہمارے ہوگئی کہ کوئی سفید نہیں پہنتا۔ مگر کبود محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے پھر حکایت خواجہ اویس قرنی کی بیان کی کہ جنگِ اُحد میں جب ایک دردانہ دندان مبارک رسول
علیہ السلام سے شکستہ ہوا تو خواجہ اویس موضع قرن میں تھے یہ سنکر راہِ محبت اپنا ایک دانت توڑ ڈالا پھر
سوچا شاید وہ اور دانت ہو اپنا ایک اور دانت توڑا۔ غرض اسیطرح اُنتیس دانت اپنے توڑے اس بیان
میں خواجہ پر گریہ غالب ہوتا تھا مگر روکتے اور بیان کرتے جاتے تھے ؛

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ؁

مجلس نود وششم

۔ دولتِ مجالست حاصل ہوئی جناب خواجہ بیان فوائد میں تھے کہ
بندہ پہنچا ذکر اس آیۃ شریف کا تھا۔ اوّل حکم تقوے کا کیا ہے من بعد صحبت صادقین کے پھر کہا
صادق وہ لوگ ہیں کہ جن کی صحبت میں لوگ کامل ہوجاویں اور تقوے اختیار کریں اور یہ صحبت
وخلت جو دنیا میں صادقین سے ہو آخرت میں بھی مفید و مثمر برکات ہے بخلاف اُن لوگوں کے
جن کی صحبت یہاں مورثِ فسق و فساد ہوتی ہے کہ وہ لوگ قیامت میں باہم ایک دوسرے کے
دشمن ہونگے ارشاد خداوندی ہے الاخلاء یومئذ بعضہم لبعض عدو الا المتقین ایک کتاب میں
دیکھا ہے کہ قیامت میں ایک کو بہشت میں لیجاوینگے وہ اپنا مقام خلد بریں میں دیکھ کر ملائکہ سے پوچھے
گا کہ یہ مرتبہ بلند مجکو پروردگار نے آج یہاں عنایت کیا ہے میرے مصاحب کو بھی جو دنیا میں تھا
دیا یا نہیں فرشتے کہیں گے تو نے اعمال صالحہ بہت کئے تھے لہذا اُنکے عوض میں یہ [illegible]
تیرے یار نے وہ عمل نہیں کئے لہذا اسکو ایسا درجہ نہیں ملا۔ پس وہ شخص مناجات دعا کریگا کہ
بار الہا تو جانتا ہے میں نے جو عمل کیا ہے وہ اپنے اور اُسکے دونوں کے واسطے کیا ہے اس پر وہ
رؤف و رحیم حکم دیگا کہ اسکے اُس یار کو بھی ایسا ہی مرتبہ دیں۔ غرض ثمرہ صحبت صادقین دونوں

Marfat.com

بھی ملیگا - انشاء اللہ تعالیٰ +

والحمد للہ رب العالمین ؕ

مجلس نود و ہفتم

سعادتِ ملاقات نصیب ہوئی - فرمایا فردائے قیامت کو اللہ تعالیٰ مدعی بندے کا ہوگا - اور جناب رسول علیہ السلام مدعی اُمت پر اسیطرح پیران طریقت مُریدوں پر دعویٰ کرینگے جس نے بجالانے فرمانِ الٰہی میں سُستی کی ہے اُسنے خدائے تعالیٰ کو اپنا خصم کیا ہے اور جس نے سنن رسول علیہ السلام کو ترک کیا اور اُس پر مواظبت نہیں کی اُس نے رسول کو اپنا خصم کیا ہے - اور جسنے رضائے پیر کو ترک کیا اُس نے پیر کو اپنا خصم کیا پھر فرمایا لازم ہے کہ انسان ان تینوں کو ہاں اپنا مدعی اور خصم نہ بناوے پھر کہا ہر شخص کی ایک پونجی ہے کہ انتظام اسکا اُس سرمایہ سے ہوتا ہے مثلاً مایہ بادشاہ کا خزانہ اور حشم اور خدم تاج و تخت پیل و پائگاہ ہے اگر یہ چیزیں اُسکے پاس نہ ہوں تو مفلس ہو جاوے گا - اور سرمایہ کاشتکار کا بیل ہل بیج ہے اور سرمایہ عالم کا علم و کتاب اگر علم بھولجاوے تو گویا اُسکا سرمایہ جاتا رہا - اسیطرح درویش کا بھی سرمایہ ہے اور وہ حضور دل ہے پروردگار کے ساتھ اگر درویش کی حضوری جاتی رہی تو مفلس بے مایہ ہو جاویگا - پھر فرمایا جو وقت فقیر کا بے حضور جاتا ہے اُس سے قیامت میں شرمندہ ہوگا اس پر یہ دو شعر حضرت سعدی علیہ الرحمۃ کے پڑہے +

اشعار - گویم آں روز کہ در خدمتِ جاناں بودم الخ + پھر فرمایا یہی تینوں قیامت میں اسکے مدعی ہونگے یعنے اللہ اور رسول اور پیر - اُس سے ناراض اور الگ ہو جاوینگے - اور اسکے مناسب یہہ حکایت فرمائی ایک بادشاہ تھا اُس نے قاعدہ مقرر کیا تھا کہ دربار عام کے وقت جو چاہتا تھا اُسکے پاس اندر بلا اجازت چلا جاتا اور اپنی حاجت خود بلا واسطے کہہ سن لیتا چوبدار و دربان کھڑے کسیکو مانع نہ ہوتے ایک دن کوئی فقیر گدڑی پوش حسب قاعدہ بادشاہ کے پاس جانے لگا دربانوں نے للکار کر روکا درویش نے حیران ہوکر کہا اے خواجہ یہاں کی تو رسم ہے کہ ہر شخص بے اجازت اندر جاتا ہے تم مجکو منع کیوں خلافِ حکم شاہی کرتے ہو شاید میرے کپڑے حقیر و مختصر دیکھتے ہو دربان نے کہا ہاں بسبب ایسے لباس تیرے کئے رد کرتا ہوں کہ یہ لباس جو تو نے پہنا ہے اولیائے خدا کا ہے اس لباس سے مدد لی

Marfat.com

پر نہیں ملتے لوٹ جا یہ لباس اُتار کر لباس دنیا پہن آ - پھر تجھ کو نہ روکوں گا - مگر غرت اس لباس کی تجکو اندر جانے سے منع کراتی ہے درویش سے نے یہ بات سنکر اپنی حاجت چھوڑی اور کہا میں لباس درویشوں کا نہ اُتارونگا پھر آپ نے یہ بیت پڑہی **بیت**

	کار در گاہِ خداوند جہاں را دو بس		در گہ خلق ہمہ رزق دنیا است وہوس	

والحمد للہ رب العالمین ۃ

مجلس نود و ہشتم

دولتِ مجالست حاصل ہوئی - ایک شخص مُلکِ بہار سے آیا تھا اور قاضی وہاں کا تھا جناب خواجہ نے فرمایا بہار دلکشا مقام ہے کہ وہاں حضوری تیغ کی حاصل ہوتی ہے پھر وہاں کے ایک خطیرہ کا ذکر کیا کہ عمدہ مقام باراحت ہے ایک بادشاہ نے اپنے واسطے بنوایا تھا پھر اُس قاضی نو آمدہ سے پوچھا کہ وہ امیر وہاں دفن ہوا یا نہیں اُس نے عرض کی کہ اُس خطیرہ میں دفن ہوا ہے - خواجہ نے فرمایا اسکی بڑی عمر ہوئی اور بہت شہروں میں رہا مگر چونکہ نیت صادقہ تھی پروردگار نے وہیں پہنچایا - اور مناسب اِسکے یہ حکایت فرمائی اور اول یہ آیت شریف پڑہی اھم خیر ام قوم تبع اسکی نبوت میں اختلاف ہے مگر ولایت متفق علیہ ہے حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ بادشاہ تبع نبی تھا - اور آنحضرتؐ سے بھی جب لوگوں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا تبع نبی ہے پھر کہا اس میں بھی اختلاف ہے کہ عرب سے تھا یا حاکم عرب تھا ایکبار جماعت اہل کتاب پر جنگ میں غالب آیا - اور اُنکو قید کر لیا اور اُن سے اپنا دین چھپاکر پوچھا کہ تمہاری کتابوں میں کہیں آیا ہے کہ آخر کو کوئی پیغمبر اور احمد نام کا مبعوث ہوگا پھر اُن سے پوچھا کہ اُس رسول آئندہ کی صفت اور صورت کیا ہوگی اہل کتاب نے آنحضرت شریفیہ کا سب حال مفصل کہا کہ وہ مکہ میں پیدا ہونگے اور مدینہ شریف میں اُن کی سکونت ہوگی - اور قبر شریف ہوگی تبع نے یہ سنکر ارادہ زیارت مکہ کا کیا پہلے مدینہ میں آکر وہاں کے لوگوں سے پوچھا کہ یہیں کوئی شخص احمد نام اس صورت و صفت کا ہے سب نے کہا نہیں تبع نے کہا جب کتاب توریت میں اُنکی آمد لکھی ہے

Marfat.com

توانجام کار تو عنقریب پیغمبر آخر الزمان مبعوث ہونگے مدینہ منورہ میں آنحضرت کی سکونت کیواسطے اپنی طرف سے محل بنوایا اور مدینہ والوں سے کہا کہ میں نے یہ مکان رسول آخر الزماں کے واسطے بنوایا ہے عنقریب انکا ظہور ہوگا۔ اور نامِ پاکِ احمدؐ میں اس گھر کو انکے واسطے وقف کرتا ہوں پھر سالہا سال وہ مکان وہاں کے لوگوں کے پاس رہا جب آنحضرت مبعوث ہوئے تو وہ گھر ابوب انصاری کے قبضہ میں تھا جب آنحضرت شریف نے مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں نزولِ سعادت فرمایا تو حکم کیا کہ جہاں میرا اونٹ بیٹھے وہیں اتروں گا آپ کا شتر سواری تمام مدینہ میں پھرا اور ابوب انصاری کے دروازہ پر آکر بیٹھ رہا اس میں حکمت یہی تھی کہ آنحضرت اسی گھر میں کہ جو تبع نبی نے بنام آنحضرت وقف کیا تھا اقامت فرماویں غرض جنکہ خلوص نیت تھا اللہ تعالیٰ نے وہیں پہنچایا۔ بعد اسکے یہ آیتہ شریف پڑھی وکان ابوھما صالحا فرمایا اس شخص نے دیوار کے نیچے خزانہ دفن کیا تھا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی یہ میرے فرزندوں کو پہونچے اللہ تعالیٰ نے انہیں کو پہنچایا میں نے عرض کی کہ قصہ حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کا بیان فرماویں کہا کہ یہ قصہ مشہور ہے کہ حضرت موسیٰ نے جناب خضر سے ملکر کہا ھل اتبعك علی ان تعلمنی مما علمت رشدا یعنے کیا متابعت کروں میں تمہاری اس بات پر کہ سکھاؤ مجکو اپنے علم لدنی سے جو تعلیم کئے گئے ہو تم قال انك لن تستطیع معی صبرا کہا تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے اور باوجودیکہ حضرت خضر نے تین امر کئے اول کہا اگر میرے ساتھ رہتے ہو تو فلا تسئلنی عن شئ مجھ سے کچھ سوال نہ کرنا حضرت موسیٰ نے قبول کیا کہ کہا ستجدنی انشاء اللہ صابرا ولا اعصی لك امرا۔ پھر دونوں کشتی پر سوار ہوئے حضرت خضر نے اس کشتی میں بعد اترنے کے سوراخ کیا حضرت موسیٰ نے دیکھا کہ جس کشتی پر سوار ہوئے اسکو توڑا۔ از روئے بشریت اعتراضاً کہا اخرقتھا لتغرق اھلھا یعنے کشتی توڑنا باعث غرق کرنے اسکے لوگوں کا ہی سو یہ کام اچھا نہیں کیا حضرت خضر نے فرمایا میں کہہ چکا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا لا تواخذنی بما نسیت یعنے مت مواخذہ کرو مجھ سے بھول چوک کر پھر آگے چلکر ایک لڑکا راہ میں دیکھا اور حضرت خضر نے اوسے مار ڈالا۔ حضرت موسیٰ نے کہا تم نے جو نفس معصوم کو قتل کیا اچھا نہ کیا حضرت خضر نے فرمایا میں نے نہ کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے جناب کلیم اللہ نے

Marfat.com

کہا کہ اگر پھر بولوں تمہارے کام میں تو مجھ کو رفاقت سے الگ کر دینا۔ پھر دونوں بھوکے پیاسے ایک گانوں میں پہونچے تو وہاں کے لوگوں سے کھانا مانگا۔ گانوں والوں نے کھانا نہ دیا فابوان یضیفوھما پھر وہاں ایک دیوار دیکھی کہ گرا چاہتی تھی حضرت خضر نے اُسکو ہاتھ سے چھو کر سیدھا کھڑا کر دیا۔ حضرت موسٰیؑ نے پھر تیسری بار کہا کہ اگر آپ چاہیں تو بطور مزدوری اس دیوار سیدھا کرنے پر کچھ لے لیں حضرت خضر نے یہ تیسری بار کا سوال سنکر کہا ھذا فراق بینی وبینک بس اب مجھ میں تم میں جدائی ہے اور بھید ان تینوں باتوں کا مفصل بیان کیا کہ کشتی والے غریب ہیں اور ظالم بادشاہ آنے والا ہے کہ کشتیں بیگار میں پکڑتا ہے اب اسکو بیکار دیکھ کر چھوڑ دے گا۔ اور کلام شریف میں جو آیا ہے کہ کان ابوھما صالحا تو صالح کہنے میں یہ حکمت ہے کہ صالح شخص جو کام کرتا ہے وہ موافق عقل و حکمت و شریعت کے کرتا ہے ورنہ بے اس لفظ کے خیال ہوتا کہ شاید اُس نے براہ بخل خزانہ گاڑ کر اُس پر دیوار بنادی ہو پھر فرمایا ایک کتاب میں لکھا دیکھا ہے کہ ساتویں پشت میں وہ شخص صالح گذرا تھا اُسکی برکت صلاحیت نے یہاں تک اثر کیا اور اُس نے خزانہ گاڑ کر اُس پر دیوار بنادی تھی۔ حق تعالیٰ نے اُسے محفوظ رکھا اور ساتویں پشت میں پہنچایا بعد اسکے کلام اسمیں شروع ہوا۔ کہ وضع اعمال کے واسطے مشقت اور تعب کے ہے اُسپر جناب خواجہ نے یہ حدیث شریف پڑھی کہ فرمایا آنحضرت شریف نے کہ اجرک علی قدر تعبک ونصبک پھر کہا تعب و مشقت اعمال میں نفس کو ہوتا اور روحکو لذت حاصل ہوتی ہے اور آرام پاتی ہے کہ وہ درماندگی تعب کی فراموش ہوجاتی ہے اور اسکی مثال فرمائی کہ قدم جناب آنحضرت کے طول قیام سے نماز شب میں ورم کر جاتے تھے اور آپ کو اس محنت سے راحت و سرور ہوا کرتا تھا اور نماز کھڑے ہو کر پڑھتے تھے اور اگر اس عبادت میں ذوق و راحت نہ ہوتی تو قیام ممکن نہ ہوتا اور دوسری مثال یہ کہی کہ ایک بار خار قدم مبارک جناب امیر علیہ السلام میں ایسا چبھا تھا کہ اُسکا نکالنا دشوار تھا جب آپ نماز میں مشغول ہوئے تو یاد الٰہی میں ایسے مستغرق ہوئے کہ لوگوں نے وہ خار قدم مبارک سے کھینچ لیا۔ اور آپ کو خبر نہ ہوئی۔ اسکے بعد گفتگو محبت کا بیان شروع ہوا کہ جب تک دل میں محبت الٰہی نہ ہو تو محنت نہ ہو سکے گی پھر کہا ...

Marfat.com

شعر لنقیہ پڑھی۔ انا عرضنا الامانۃ علی السموت والارض والجبال فابین ان یحملنہا واشفقن منہا وحملہا الانسان انہ کان ظلوما جہولا اسی آیتہ کا ترجمہ حافظ علیہ الرحمۃ نے اس شعر میں کہا ہے ؎ کہ عشق آسماں نتوا نست کشید قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند ہ چونکہ آسمان وزمین وغیرہ محل محبت نہ تھے لہٰذا قبول نہ کی اور انسان نے کہ محل محبت تھا قبول کیا اور عشق ومحبت میں ضد ومخالفت ہے اسیواسطے فرمایا انہ کان ظلوما جہولا۔

والحمد للہ رب العالمین ہ

مجلس نود وششم

سعادت خدمت حاصل ہوئی۔ ایک عالم عرب سے آئے ہوئے تھے آپ نے پوچھا کیا کام کرتے ہو کہا مقنعہ بافی کرتا ہوں اسپر جناب شیخ نے یہ حکایت فرمائی کہ شیخ احمد نہر والہ رحمۃ اللہ علیہ کسب نوربافی کیا کرتے تھے گاہ گاہ کارگہہ میں بنتے ہوئے ایسا حال طاری ہوتا تھا کہ غائب ہوجاتے۔ کچھ دیر بعد جب موجود ہوتے تو کپڑا ٹوٹا ہوا تیار پاتے ایک دن قاضی حمید الدین ناگوری قدس سرہ العزیز ان سے ملنے کو آئے کچھ مدت باہم بیٹھ کر جب قاضی صاحب جانے لگے تو کہا اے شیخ احمد کب تک اس کام میں رہوگے۔ یہ کہہ کر چلے گئے شیخ احمد اٹھے کہ میخ تانے کی مضبوط کریں کہ سست ہوگئی تھی وہ سنگ ہاتھ پر اس زور سے پڑا کہ ہاتھ ٹوٹ گیا۔ شیخ احمد نے کہا یہ ہاتھ میرا شیخ قاضی حمید الدین ناگوری نے توڑا ہے من بعد شیخ احمد وہ ریاض چھوڑ کر بالکل خدائے تعالےٰ سے مشغول ہوئے۔ پھر اسکے موافق یہ دوسری حکایت بیان کی کہ قاضی کاشان نغرار کے معتقد نہ تھے۔ لوگوں نے جب بےاعتقادی کا باعث پوچھا تو کہا وہ درویش اور اولیا جو میں نے دیکھے اب کہاں ہیں لوگوں نے کہا کیسی تو لی اولیا رکا کیا بیان کروں۔ ایک مزدور صاحب کسب کا قصہ کہتا ہوں میں ایک بار کاشغر میں تھا۔ وہاں میری چھوٹی چھری کہ نہایت محبوب تھی اتفاقاً بیچمیں سے ٹوٹ گئی میں نے نہایت غمناک ہوکر وہاں کے چھری سازوں کو دکھائی اور کہا مثل سابق کے بنا دو کہ شکستگی نہ معلوم ہو اور جو مزدوری چاہو لو۔ سب نے کہا یہ قابل جوڑنے کے نہیں۔ قاضی نے

Marfat.com

کہا مجکو مثل سابق بلاعیب درست چاہئیے۔ بولے۔ یہ ہرگز نہ ہوسکے گا پھر ان کاریگروں سے قاضی
سے کہا فلانے محلے میں جاؤ وہاں اس نام کا ایک کاریگر صاحبِ ولایت ہے۔ شاید اُس سے تمہاری
غرض برآوے۔ قاضی دریافت کرتے ہوئے اُسکے پاس پہونچے اور چھری اُسکے روبرو رکھ کر کہا
میں اسکو بصورت سابق بلافرق بنوایا چاہتا ہوں بولا ویسی نہیں ہوسکتی۔ قاضی نے کہا مجھے تو
لوگوں نے تمہارے پاس بھیجا ہے کہ یہہ میرا مطلب تم سے برآویگا۔ اور میں اسے بہت عزیز رکھتا
ہوں للّٰلہ درست کردیجئے اس نے یہ سُنکر چھری میرے ہاتھ سے لیلی۔ اور قریب اپنے مُنہ کے
لیجا کر مجھ سے پوچھا تم کس شہر کے ہو۔ میں نے کہا کاشان کا ابھی ایک بات کہنے میں وہ چھری
بھی بلافرق درست ہوگئی۔ پھر مجکو دی کہا کہ لیجا۔ میں لیکر نہایت خوش ہوا۔ پھر جناب خواجہ نے فرمایا
لقمہ کسب و ہنر پاکیزہ ہے اور کہا ابدال اللہ جو کوہستان میں رہتے ہیں پہاڑ سے لکڑی گھاس
توڑ کر شہر میں بیچتے ہیں ایک شخص لاتا ہے باقی وہیں پہاڑ میں رہتے ہیں وہ لکڑی وغیرہ بیچکر کھانا
مول لیجاتا ہے قوت انکا اِس طرح ہوا کرتا ہے یا دوائیں یا پہاڑی میوے لاکر فروخت کرتے ہیں
جو چیز کسی کی ہو سو ایک ابدال لاکر بیچتا ہے اور سب کے واسطے خوراک خرید لیجاتا ہے۔ اسی پر پھر
بیان فرمائی کہ ایک بار مولانا حسام الدین اندپتی حضرت سلطان الاولیاء کی خدمت میں
آئے آپ نے فرمایا مولانا آج میں نے ایک ابدال کو دیکھا عرض کی کہاں پر جناب شیخ نے کہا
میں زیارت مزار حضرت بی بی فاطمہ سام کو گیا تھا۔ وہاں ایک تالاب ہے اُسپر ایک شخص کو دیکھا
کہ لکڑیوں کا سر سے اتار کر کنارے پر رکھا ہے اور ایسا خوب وضو کیا کہ میں دیکھ کر متعجب ہوا
بعد وضو دو رکعت نماز باراحت تمام پڑہی مجھ کو اُسکی طرز نماز سے اور زیادہ تعجب ہوا۔ پھر خالی لوٹا
تین بار دھویا پھر ایک ایک لکڑی دھوکر درود پڑہ کر اُس میں رکھتا گیا اسیطرح سب دھوکر
بعد تین بار تالاب میں غوطہ دیکر کنارے پر رکھا کہ پانی ٹپک جاوے میں متعجب ہوکر اُٹھا اور
روپیہ جو میری دستار میں تھا کھول کر اُسکے روبرو پیش کیا اور کہا کہ اے خواجہ اسے قبول کرو اس
نے کہا کہ اے شیخ مجھ کو اِس بات سے معذور رکھو۔ میں نے کہا تم دو پیسے کے واسطے اتنا رنج

Marfat.com

اور [illegible] ہو - [illegible] ایک روپیہ مفت دلواتا ہے نہیں لیتے - بولا معاف رکھئے

ہم نے کہا کیفیت نہ لینے کی بیان کرو - بولا بیٹھو تو بیان کروں جناب شیخ اور وہ شخص

دونوں بیٹھے اُس نے کہنا شروع کیا - کہ میرا باپ یہی کام کرتا تھا میری خوردسالی میں اُس کا

اِنتقال ہوگیا - پھر مجھ کو ماں نے استقدر احکام عبادت آلہی سکھا دیئے کہ بے خوف نماز پڑھتا ہوں

پھر والدہ نے انتقال کے وقت مجھ سے بلا کر کہا کہ چھپّر میں ایک کپڑا گرہ لگا رکھا ہے لے آ - میں

ڈھونڈھ کر لے آیا اور والدہ کے روبرو رکھا اُس نے کھول کر کچھ جدا کیا اور کہا اتنے میں کفن لانا

اُتنا غسال کو دینا اور اتنا گورکن کو - پھر بیس روپئے یا کچھ کم مجھکو دیئے کہ یہ خرچ تیری تمام عمر کا

ہے تیرا باپ باغوں میں جاکر لکڑی اور ترکاری بیچکر لاتا تھا اُس سے گذر ہوتی تھی - یہ تیرا سرمایہ ہے

لکڑی اور ترکاری تو بھی لاکر بیچا کر اور سوائے اس کے کسی اور وجہ سے مت کمانا - جب اُس نے

یہ قصہ تمام کیا - تو جناب شیخ نے جان لیا کہ یہ ابدال اللہ سے ہے اور ابدال کسی سے کچھ نہیں قبول

کرتے فقط مزدوری اور محنت پر گذر کرتے ہیں -

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝

مجلس صدم

سعادت پابوس حاصل ہوئی - فرمایا حکایت حکیم کی سُنی ہے - کہ ایک حکیم تھا جب

چند روز متواتر اسکو فاقہ سے گذرے اور کھانا نہ ملا - تو دریا کے گھاٹ پر گیا - وہاں چند برگ

زردآلو کے پڑے تھے کسی باغبان کے پھینکے ہوئے حکیم بھوک سے اُنکو اُٹھا کر کھانے لگا - کوئی

امیر دُنیادار بھی وہاں آنکلا حکیم کو اس حال میں دیکھ کر گھوڑے سے اُترا اور بعد تسلیم و تعظیم

کے حکیم سے باتوں میں کہا کہ اگر آپ صحبت بادشاہ کی اختیار کریں تو اس برگ کھانے سے

بے پرواہ رہیں حکیم نے اُسی طور نصیحت و محبت کے کہا کہ اگر تم برگ زردآلو پر قناعت کرو تو اہل

Marfat.com

دُنیا کی ننگ صحبت سے خلاصی پاؤ فقط +

مؤلف خیر المجالس کہتے ہیں میں نے یہ حکایت مولانا برہان الدین غریب سے سنی تھی اور اُن کی ملفوظات میں اس حکایت کو لکھ چکا ہوں - پھر میں نے عرض کی کہ مولانا برہان الدین غریب کو خواب میں دیکھا ہے پوچھتے ہیں کیا کتاب تمام ہوئی - میں نے عرض کی ہاں پھر ایک کتاب لاکر میرے روبرو کھولی پڑھی کتاب تھی کہ زر اُس سے ظاہر ہوتا تھا یعنی وہ کتاب مجھ کو مرحمت فرمائی اور اہل مجلس سے کہا ایسی نعمت اسکو دینی چاہئے +

والحمد للہ علی الاتمام والصلوٰۃ علی رسولہ والتحیۃ والسلام

تمت

Marfat.com

Marfat.com

رشند نامہ محشی - رشند نامہ کے نام ہی سے مطلب پیدا ہے مضمون کتاب ہویدا ہے یہ نسخہ شریفہ بھی حضرت شیخ قطب العالم عبدالقدوس گنگوہی رضی اللہ عنہ کی تصنیفات سے عمدہ کتاب علائق دیدہ ہے جویائی معرفت کیلیو قابل خرید ہے قیمت ۴ر **کشکول کلیمی** اُردو خاندان چشتیہ اہل بہشت کے تمام حلقہ بگوش اس کتاب کی عظمت سے واقف ہیں تعلیم اذکار خفی و جلیہ و اقسام مراقبہ میں نہایت مستند کتاب ہے مصنف اسکے حضرت فانی فی باقی باللہ حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی رضی اللہ عنہ ہیں قیمت ۴ر

ارشاد الطالبین محشی اُردو از حضرت شیخ جلال الدین تھانیسری خلیفہ اعظم حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رضی اللہ عنہما طرق ذکر و فکر مراقبہ و محاسبہ میں عمدہ کتاب ہے قیمت ۲ر **تذکرۃ المعین** اُردو حضرت خواجہ غریب نواز سلطان الہند معین الدین حسن سنجری ثم الاجمیری نور اللہ مرقدہٗ کی مختصر سوانح عمری ہے قیمت بہت کم صرف ۱ر **سوانح عمری** مولوی غلام محمد خان صاحب چشتی مدظلہ آپ خلیفہ حضرت فخر الاولیا خواجہ سلیمان چشتی تونسوی رضی اللہ عنہ کے ہیں تحصیلداری کی پنشن پاتے ہیں یہ آپنے خود اپنی سوانح عمری انسٹھ برس کی عمر میں لکھی ہے اسمیں علاوہ حالات خانقاہ حضرت فخر الاولیاء کے مضامین تصوف - حالات غدر کروہ - عمدہ نصائح اپنی ملازمت وغیرہ کے حالات لکھے ہیں قابل دید ہے قیمت ۱۲ر

گلدستہ گلشن فقیری حالات خاندان عالیہ قادریہ چشتیہ نقشبندیہ سہروردیہ - اور دیگر خانوادہ ہائے متفرق کے ہزارہا اولیا کرام رحمہم اللہ کے اسما مع تاریخ وفات و جائے مزار وغیرہ قیمت ۴ر **شجرہ چشتیہ صابریہ** - از منشی محمد حافظ اللہ صاحب و مولوی اسد اللہ خان صاحب مدرس صابری اپنے سلسلہ کے شجرہ کو دعائیہ وغیرہ طور نظم کیا ہے فی جلد ۲ر

تحفۃ المتقین - مولانا مولوی حافظ حاجی حافظ الدین صاحب ہنگی شاگرد رشید مولوی رحمت اللہ صاحب مہاجر کی تالیفات سے نادر رسالہ مولانا ممدوح نے اس کتاب کو احیا علوم کے باب آفات دل و زبان سے اخذ کیا ہے دریا کوزہ میں بند ہے صاحبان تقویٰ کیواسطے اسکا مطالعہ بس مفید ہے بہت تھوڑی جلدیں باقی ہیں قیمت ۸ر **مولود مرغوب القلوب** عجب پندور کلام - عمدہ بیان دلکش نظم قابل خواندگی محفل میلاد شریف ہے قیمت ۸ر **دیوان مضطر** نعتیہ و عاشقانہ دونوں طرحکا کلام ہے اس میں ایک اور بڑی خوبی کی بات ہے کہ سنہ ۱ ہجری سے لیکر ۱۳۰۵ ہجری تک کے ہزار تاریخی اسلامی نام ہر سنہ کے متعدد ہیں یا دوسرے لفظوں میں یوں کہئے کہ گویا تاریخی اسمار کا گنجینہ ہے صاحبان اولاد اگر اپنی اولاد کا تاریخی نام رکھنا چاہتے ہیں وہ ضرور اس کتاب سے مدد حاصل کریں قیمت فی جلد ۸ر

دیوان محفوظ - نعتیہ دیوان ہے طبیعت کی آورد قابل داد ہے - مولود و نعت خوان اسکو ضرور خریدیں - قیمت ۴ر **دیوان شباب** - نعتیہ دیوان ہے از نتائج طبع حافظ پیر خان صاحب نابینا احمد آبادی قیمت ۲ر

سعادت الکونین فی فضائل الحسنین آجتک اس تذکرہ سراپا کے متعلق (نظم و نثر) جسقدر کتابیں چھپی ہیں افراط تفریط کے سبب اصلی واقعات سے خالی ہیں - نظر بریں تذکرہ اماموں کے متعلق یہ کتاب چھاپی گئی ہے کہ جسکی ہر روایت کو مستند حدیثوں اور تاریخ کی معتبر کتابوں سے اخذ کیا ہے زبان کی سلاست محاورات کی نفاست ہرگز اجازت نہیں دیتی کہ اس کتاب کو شروع کرکے رکھدیجئے قیمت ۸ر **تفریح الاحباب فی مناقب الآل و الاصحاب** خلفاء اربعہ کے فضائل و مناقب عشرہ مبشرہ کے حالات ازواج مطہرات کے فضائل تمام اہلبیت کے ستودہ خصائل حضرات حسنین کے برگزیدہ شمائل - سچ تو یہ ہے کہ دریا کو کوزہ میں بند کیا ہے ایک کالم اُردو دوسرا سلیس اُردو جسمیں عربی کا پورا ترجمہ صفحہ بصفحہ ہے اس نایاب کتاب کی عمدگی بڑے بڑے محققین کی تقریظیں ثابت کر رہی ہیں قیمت ۱۲ر جوجوہم کثیر بہت قلیل یعنی دو روپے ۲ر **جوہر الایقان فی حفظ الایمان** فاتحہ سوم - چہلم محفل میلاد - قیام وغیرہ کا ثبوت - غیر مقلدین کے عقائد خاصکر عبدالوہاب نجدی کا ذکر - اختلافی مسائل کے فیصلہ کرنے میں اس کتاب

Marfat.com

مہر و دستخط ذیل میں درج کئے جاتے ہیں بروقت خریداری دیکھنا چاہیے +

اشتہار واجب الاظہار

یہ کتاب کلاً و جزاً حسب منشائے قانون ستم
درج رجسٹر سرکار ہو چکی ہے۔ لہذا کوئی صاحب اہل
مطبع یا تاجر کتب بلا اجازت تحریری مالک مطبع طبع نہ
فرماویں۔ ورنہ بجائے فائدہ کے نقصان اٹھائیگا
ہاں جسقدر جلدیں مطلوب ہوں مشتہر سے طلب فرمائیں
جس کتاب پر مشتہر کے دستخط قلمی و مہر نہ ہو وہ مال سرقہ
سمجھا جائے گا۔ بائع و خریدار کے ذمہ مواخذہ ہوگا۔ ایسی کتاب کی خریداری
سے احتراز فرمایا جاوے بلکہ خاکسار کو اطلاع دیں مبلغ دس روپیہ
انعام دیا جائیگا +

المشتہر

غلام احمد خان بریان مترجم کتب تصوف مالک
مطبع مسلم پریس دہلی +

Marfat.com